

مارو - آسمان

مچان - کسی اونچی جگہ پر پتیاں گاڑ کر  
کی جگہ آسکے اور پر پناہ توہین

ماربل اوڈ - پھولدار کالی لکڑی

مرین - ہمازی کارخانہ

ماپنجھی - افسر پوسٹ - سکاٹنی پوسٹ

ن

نارورن - شمالی

نارورن ڈسٹرکٹ - ضلع شمالی

نیٹیو - دیسی - ہند کے ہندوستانی - کابل

نیوکلیرنگ - جہاں نیا جنگل جانتا ہوا - ایک  
ٹاپو کا نام ہے

نپی - سڑی ہوئی منجھلی سے بنائی جاتی ہے

ہاے ہوز

ہالس - ڈانڈ

ہاسپتال - شفاخانہ

ہیڈ کلارک - سرد دفتر - بڑا کرائی

ہولیل - بڑا بنیاد

فرسٹ کلاس - اول درجہ

فورٹھیہ کلاس - چہارم درجہ

فٹھیہ کلاس - پانچواں درجہ

فرسٹ سٹینڈل - جمعہ از قسم دوم

کب و گہ فارسی

کاپا - ٹوکی

کاپچی - ہریہ - شولا

کلاس - درجہ

کوڈ - مجموعہ

کیمونڈز - دو اساز ملازم ہسپتال

گریڈ - عمدہ - درجہ

گول بال - گریڈ

ل

ولکل رکارڈ - دفتر مختص المقام - ٹاپو

کے انتظام کا دفتر

اب اباہیل - اباہیل پرند کی سستی جو

وہ سست ہو کر لگتا ہے اور

قوت باہ کے واسطے مینرل ہاہی

سنتقور کے ہے

<p>ڈویژن گنگیشین - ایک ڈویژن کا جمعا</p>	<p>ٹکٹ لیو - ایک قسم کی رہائی ہے</p>
<p>سوشل سائنس - سوشل سائنس</p>	<p>ٹیفن - ایک کھانے کا نام ہے جو دوپہر بعد</p>
<p>سکسٹ - نئی آبادی - بندوبست</p>	<p>بطور نغز کے کھاتے ہیں -</p>
<p>سدرن - جنوبی -</p>	<p>تھار ڈکلاس - درجہ سوم -</p>
<p>سدرن ڈسٹرکٹ - ضلع جنوبی -</p>	<p>ٹولپدار - چیر ہی ایک ٹولی کا افسر -</p>
<p>سبڈیوٹی - جو بلاؤ کے صرف آواز رکھتا</p>	<p>ج عربی و راج فارسی</p>
<p>نشانی مارے -</p>	<p>جٹی - گھاٹ یا پل جہاں بوٹ یا جہاز اگر</p>
<p>سرکٹ بنگلہ - مسافر خانہ -</p>	<p>ٹھہرتے ہیں -</p>
<p>سکشن - دفعہ قیعیان -</p>	<p>جہاز کی کپتی اہل جہاز کی جماعت -</p>
<p>سٹیٹس - نائب جمعدار -</p>	<p>چارچ - اختیار - سپردگی -</p>
<p>سکن یا سکند ٹریڈیل - نائب جمعدار -</p>	<p>چین گینگ - بیڑی والوں کی جماعت -</p>
<p>سکند ڈکلاس - درجہ دوم -</p>	<p>و عربی اور ہندی</p>
<p>سیکٹھ ڈکلاس - درجہ ششم -</p>	<p>ڈھنی لیو کریک - ڈھنی پٹی کی کھاڑی</p>
<p>شرطیہ رہائی - قلمی رہائی گرتو دوپور شہر</p>	<p>(ڈھنی ایک برہا پٹی کا نام جس سے</p>
<p>سے باہر نجاوے -</p>	<p>گھرون کو چھاتے ہیں)</p>
<p>شوٹی - سوکھی مچھلی -</p>	<p>ڈونگی - چھوٹی کشتی -</p>
<p>سٹ</p>	<p>ڈسٹرکٹ - ضلع -</p>
<p>فری - آزاد جو قیدی نہیں -</p>	<p>ڈویژن - قسمت -</p>
<p>فارسٹ - جنگل -</p>	<p>ڈپارٹمنٹ - محکمہ -</p>

فرہنگ الفاظ تاریخ عجیب

الف

ب عربی و پ فارسی

باوٹا - نشان - جھنڈا -  
 ہبہو - بانس  
 ہبہو فلاٹا - بانس کی کھاڑی -  
 بھنڈا رہ - پختہ کھانا - باورچی خانہ -  
 بوٹ - کشتی -

پورٹ - بندر - جیسے کراچی بندر - چھلی بند  
 پلوگا - خدا -

پیٹی افسر - بطور چراسی کے ایک پرستے والا  
 قیدی افسر -

سپاک ورک - محکمہ تعمیر بنیادیں -  
 پراوٹ سکرٹری - سکرٹری نگران امور ذاتی -  
 پتھر ورجو قیدی ایک قسم کی رانی پکر بطور خود پتھر کر کے  
 اپنی گذران کرتے ہیں  
 پیون - نوڈلر چراسی جو ہا نفی قیدیوں پر افسر ہے  
 پیچی - مندوق

ت عربی و ت ہندی

تھر با میٹر - پارہ کا آلہ جس میں مدارج سردی  
 گرمی کے معلوم ہوتے ہیں -

اسکرومی - ایک جہاز پیاری ہے جس سے مسوڑ  
 پھول جاتی ہیں اور پندلیاں سخت ہوتی ہیں  
 انولید گینگ - بڑھے کمزوروں کی جہت  
 آلہ تھر با میٹر - ایک نل میں پارہ ڈال کر اس سے  
 مدارج سردی گرمی کے دریافت کرتے ہیں  
 اسٹرن ڈویژن - سمت شرقی -  
 انڈین ہوم - جنگلیوں کے حساب کتاب  
 کا کارخانہ -

ڈر - حکم -  
 نیشن - پورٹ پلیر کے علاوہ غلطی  
 ٹاپوڈن کی تقسیم - (ٹاپو)  
 ورسیر - مخالف گدام -  
 ڈر - گدام - ڈچیرہ -  
 جزیرہ -

کنٹ - سنگاپور پناہ گاہ کی  
 آبادی مراد ہے -  
 افسر - مصاحب -

تاریخ تصنیف از مولوی ایوب خان صاحب  
تخلص کینی

منشی جعفر نے بعنوان خریب

کہا کینی نے ہر "تاریخ عجیب"  
۱۲۹۶ھ

انڈمان کا جو لکھا گل احوال

نام و تاریخ کی خواہش جو کی

تاریخ بناء مسجد از نواب قاسم علی خان صاحب

شنو کہ راست گویم کہ ام موہد شد

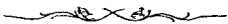
مستی سبب غلیلِ خداے واحد شد

ہزار شکر کہ ایچا بنائے مسجد شد  
۱۲۹۴ھ

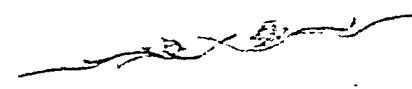
زنور بیت خدا انڈمان مٹرا بود

پہ صوبہ دار بہادر لقب و در نام

بفکر سال چورفتم ز غیب تا و گرفت



کتاب	موضوع	تعداد	نوع	ملاحظات
۱۰۰۰۰	تاریخ ایران	۲۰۰	کتابخانه	
۱۰۰۰۱	تاریخ ایران	۲۰۰	کتابخانه	
۱۰۰۰۲	تاریخ ایران	۲۰۰	کتابخانه	
۱۰۰۰۳	تاریخ ایران	۲۰۰	کتابخانه	
۱۰۰۰۴	تاریخ ایران	۲۰۰	کتابخانه	
۱۰۰۰۵	تاریخ ایران	۲۰۰	کتابخانه	
۱۰۰۰۶	تاریخ ایران	۲۰۰	کتابخانه	
۱۰۰۰۷	تاریخ ایران	۲۰۰	کتابخانه	
۱۰۰۰۸	تاریخ ایران	۲۰۰	کتابخانه	
۱۰۰۰۹	تاریخ ایران	۲۰۰	کتابخانه	
۱۰۰۱۰	تاریخ ایران	۲۰۰	کتابخانه	
۱۰۰۱۱	تاریخ ایران	۲۰۰	کتابخانه	
۱۰۰۱۲	تاریخ ایران	۲۰۰	کتابخانه	
۱۰۰۱۳	تاریخ ایران	۲۰۰	کتابخانه	
۱۰۰۱۴	تاریخ ایران	۲۰۰	کتابخانه	
۱۰۰۱۵	تاریخ ایران	۲۰۰	کتابخانه	
۱۰۰۱۶	تاریخ ایران	۲۰۰	کتابخانه	
۱۰۰۱۷	تاریخ ایران	۲۰۰	کتابخانه	
۱۰۰۱۸	تاریخ ایران	۲۰۰	کتابخانه	
۱۰۰۱۹	تاریخ ایران	۲۰۰	کتابخانه	
۱۰۰۲۰	تاریخ ایران	۲۰۰	کتابخانه	





شماره سند	تاریخ سند	موضوع سند	محل سند	ملاحظات
۱۰۰۰۰۰	۱۳۰۳/۰۱	فروزی	اشکوشیا	۱۴۲۲۳ - ۱۴۲۳۰
۱۰۰۰۰۱	۱۳۰۳/۰۲	پایه	اشکوشیا	۱۴۲۳۱ - ۱۴۲۳۸
۱۰۰۰۰۲	۱۳۰۳/۰۳	پایه	اشکوشیا	۱۴۲۳۹ - ۱۴۲۴۶
۱۰۰۰۰۳	۱۳۰۳/۰۴	پایه	اشکوشیا	۱۴۲۴۷ - ۱۴۲۵۴
۱۰۰۰۰۴	۱۳۰۳/۰۵	پایه	اشکوشیا	۱۴۲۵۵ - ۱۴۲۶۲
۱۰۰۰۰۵	۱۳۰۳/۰۶	پایه	اشکوشیا	۱۴۲۶۳ - ۱۴۲۷۰
۱۰۰۰۰۶	۱۳۰۳/۰۷	پایه	اشکوشیا	۱۴۲۷۱ - ۱۴۲۷۸
۱۰۰۰۰۷	۱۳۰۳/۰۸	پایه	اشکوشیا	۱۴۲۷۹ - ۱۴۲۸۶
۱۰۰۰۰۸	۱۳۰۳/۰۹	پایه	اشکوشیا	۱۴۲۸۷ - ۱۴۲۹۴
۱۰۰۰۰۹	۱۳۰۳/۱۰	پایه	اشکوشیا	۱۴۲۹۵ - ۱۴۳۰۲
۱۰۰۰۱۰	۱۳۰۳/۱۱	پایه	اشکوشیا	۱۴۳۰۳ - ۱۴۳۱۰
۱۰۰۰۱۱	۱۳۰۳/۱۲	پایه	اشکوشیا	۱۴۳۱۱ - ۱۴۳۱۸
۱۰۰۰۱۲	۱۳۰۳/۱۳	پایه	اشکوشیا	۱۴۳۱۹ - ۱۴۳۲۶
۱۰۰۰۱۳	۱۳۰۳/۱۴	پایه	اشکوشیا	۱۴۳۲۷ - ۱۴۳۳۴
۱۰۰۰۱۴	۱۳۰۳/۱۵	پایه	اشکوشیا	۱۴۳۳۵ - ۱۴۳۴۲
۱۰۰۰۱۵	۱۳۰۳/۱۶	پایه	اشکوشیا	۱۴۳۴۳ - ۱۴۳۵۰
۱۰۰۰۱۶	۱۳۰۳/۱۷	پایه	اشکوشیا	۱۴۳۵۱ - ۱۴۳۵۸
۱۰۰۰۱۷	۱۳۰۳/۱۸	پایه	اشکوشیا	۱۴۳۵۹ - ۱۴۳۶۶
۱۰۰۰۱۸	۱۳۰۳/۱۹	پایه	اشکوشیا	۱۴۳۶۷ - ۱۴۳۷۴
۱۰۰۰۱۹	۱۳۰۳/۲۰	پایه	اشکوشیا	۱۴۳۷۵ - ۱۴۳۸۲
۱۰۰۰۲۰	۱۳۰۳/۲۱	پایه	اشکوشیا	۱۴۳۸۳ - ۱۴۳۹۰
۱۰۰۰۲۱	۱۳۰۳/۲۲	پایه	اشکوشیا	۱۴۳۹۱ - ۱۴۳۹۸
۱۰۰۰۲۲	۱۳۰۳/۲۳	پایه	اشکوشیا	۱۴۳۹۹ - ۱۴۴۰۶
۱۰۰۰۲۳	۱۳۰۳/۲۴	پایه	اشکوشیا	۱۴۴۰۷ - ۱۴۴۱۴
۱۰۰۰۲۴	۱۳۰۳/۲۵	پایه	اشکوشیا	۱۴۴۱۵ - ۱۴۴۲۲
۱۰۰۰۲۵	۱۳۰۳/۲۶	پایه	اشکوشیا	۱۴۴۲۳ - ۱۴۴۳۰
۱۰۰۰۲۶	۱۳۰۳/۲۷	پایه	اشکوشیا	۱۴۴۳۱ - ۱۴۴۳۸
۱۰۰۰۲۷	۱۳۰۳/۲۸	پایه	اشکوشیا	۱۴۴۳۹ - ۱۴۴۴۶
۱۰۰۰۲۸	۱۳۰۳/۲۹	پایه	اشکوشیا	۱۴۴۴۷ - ۱۴۴۵۴
۱۰۰۰۲۹	۱۳۰۳/۳۰	پایه	اشکوشیا	۱۴۴۵۵ - ۱۴۴۶۲
۱۰۰۰۳۰	۱۳۰۳/۳۱	پایه	اشکوشیا	۱۴۴۶۳ - ۱۴۴۷۰
۱۰۰۰۳۱	۱۳۰۳/۳۲	پایه	اشکوشیا	۱۴۴۷۱ - ۱۴۴۷۸
۱۰۰۰۳۲	۱۳۰۳/۳۳	پایه	اشکوشیا	۱۴۴۷۹ - ۱۴۴۸۶
۱۰۰۰۳۳	۱۳۰۳/۳۴	پایه	اشکوشیا	۱۴۴۸۷ - ۱۴۴۹۴
۱۰۰۰۳۴	۱۳۰۳/۳۵	پایه	اشکوشیا	۱۴۴۹۵ - ۱۴۵۰۲
۱۰۰۰۳۵	۱۳۰۳/۳۶	پایه	اشکوشیا	۱۴۵۰۳ - ۱۴۵۱۰
۱۰۰۰۳۶	۱۳۰۳/۳۷	پایه	اشکوشیا	۱۴۵۱۱ - ۱۴۵۱۸
۱۰۰۰۳۷	۱۳۰۳/۳۸	پایه	اشکوشیا	۱۴۵۱۹ - ۱۴۵۲۶
۱۰۰۰۳۸	۱۳۰۳/۳۹	پایه	اشکوشیا	۱۴۵۲۷ - ۱۴۵۳۴
۱۰۰۰۳۹	۱۳۰۳/۴۰	پایه	اشکوشیا	۱۴۵۳۵ - ۱۴۵۴۲
۱۰۰۰۴۰	۱۳۰۳/۴۱	پایه	اشکوشیا	۱۴۵۴۳ - ۱۴۵۵۰
۱۰۰۰۴۱	۱۳۰۳/۴۲	پایه	اشکوشیا	۱۴۵۵۱ - ۱۴۵۵۸
۱۰۰۰۴۲	۱۳۰۳/۴۳	پایه	اشکوشیا	۱۴۵۵۹ - ۱۴۵۶۶
۱۰۰۰۴۳	۱۳۰۳/۴۴	پایه	اشکوشیا	۱۴۵۶۷ - ۱۴۵۷۴
۱۰۰۰۴۴	۱۳۰۳/۴۵	پایه	اشکوشیا	۱۴۵۷۵ - ۱۴۵۸۲
۱۰۰۰۴۵	۱۳۰۳/۴۶	پایه	اشکوشیا	۱۴۵۸۳ - ۱۴۵۹۰
۱۰۰۰۴۶	۱۳۰۳/۴۷	پایه	اشکوشیا	۱۴۵۹۱ - ۱۴۵۹۸
۱۰۰۰۴۷	۱۳۰۳/۴۸	پایه	اشکوشیا	۱۴۵۹۹ - ۱۴۶۰۶
۱۰۰۰۴۸	۱۳۰۳/۴۹	پایه	اشکوشیا	۱۴۶۰۷ - ۱۴۶۱۴
۱۰۰۰۴۹	۱۳۰۳/۵۰	پایه	اشکوشیا	۱۴۶۱۵ - ۱۴۶۲۲

نمبر کتاب	تاریخ شائع ہوا	تاریخ شائع ہوا	تاریخ شائع ہوا	تاریخ شائع ہوا	تاریخ شائع ہوا	تاریخ شائع ہوا	تاریخ شائع ہوا
۱۳	۱۳۲۶	۱۳۲۶	۱۳۲۶	۱۳۲۶	ارکان	ارکان	ارکان
۲۸	۱۳۲۹	۱۳۲۹	۱۳۲۹	۱۳۲۹	پروفیسر موسیٰ علی پور	پروفیسر موسیٰ علی پور	پروفیسر موسیٰ علی پور
۲۹	۱۳۲۶	۱۳۲۶	۱۳۲۶	۱۳۲۶	بیبی	ڈولانا	ڈولانا
۹	۱۳۶۲	۱۳۶۲	۱۳۶۲	۱۳۶۲	مدرس	کلارا	کلارا
۱۰	۱۳۶۳	۱۳۶۳	۱۳۶۳	۱۳۶۳	موسین	ارکان	ارکان
۲۱	۱۳۶۲	۱۳۶۲	۱۳۶۲	۱۳۶۲	پرنس آفجہ	مدرس	مدرس
۲۶	۱۳۶۳	۱۳۶۳	۱۳۶۳	۱۳۶۳	علی پور	منڈے	منڈے
۳۰	۱۳۲۶	۱۳۲۶	۱۳۲۶	۱۳۲۶	ارکان	ارکان	ارکان
۳۱	۱۳۶۳	۱۳۶۳	۱۳۶۳	۱۳۶۳	مدرس	فیتہ مول	فیتہ مول
۳۵	۱۳۶۳	۱۳۶۳	۱۳۶۳	۱۳۶۳	بیبی	سوس	سوس
۳۲	۱۳۶۳	۱۳۶۳	۱۳۶۳	۱۳۶۳	یک میگ	یک میگ	یک میگ
۸	۱۳۶۵	۱۳۶۵	۱۳۶۵	۱۳۶۵	علی پور	ارکان	ارکان
۹	۱۳۶۲	۱۳۶۲	۱۳۶۲	۱۳۶۲	مدرس	چاندکو	چاندکو
۶	۱۳۸۹	۱۳۸۹	۱۳۸۹	۱۳۸۹	بیبی	عمر پاشا	عمر پاشا
۱۶	۱۵۰۹	۱۵۰۹	۱۵۰۹	۱۵۰۹	کلکتہ	فارسٹ	فارسٹ
۸	۱۵۲۹	۱۵۲۹	۱۵۲۹	۱۵۲۹	مدرس	انور دین	انور دین
۵	۱۵۳۶	۱۵۳۶	۱۵۳۶	۱۵۳۶	کلکتہ	فارسٹ	فارسٹ



ردیف	تاریخ	محل	مقدار	نوع	ملاحظات	تاریخ	محل	مقدار	نوع	ملاحظات
۲۵	۹ جنوری ۱۸۹۶	ارکان	۹۰۶۴	۸۶۸۰	نوبت	۹ جنوری ۱۸۹۶	ارکان	۹۰۶۴	۸۶۸۰	نوبت
۹	۱۱ -	نوبت	۹۰۶۵	۹۰۶۵	نوبت	۱۱ -	نوبت	۹۰۶۵	۹۰۶۵	نوبت
۲	۱۲ -	نوبت	۹۱۸۶	۹۰۶۶	نوبت	۱۲ -	نوبت	۹۱۸۶	۹۰۶۶	نوبت
۱۹	۱۶ -	ارکان	۹۲۲۰	۹۱۸۷	ارکان	۱۶ -	ارکان	۹۲۲۰	۹۱۸۷	ارکان
۲۸	۱۷ -	نوبت	۹۲۵۷	۹۲۲۱	نوبت	۱۷ -	نوبت	۹۲۵۷	۹۲۲۱	نوبت
۱۶	۱۸ -	ارکان	۹۳۶۹	۹۲۵۸	ارکان	۱۸ -	ارکان	۹۳۶۹	۹۲۵۸	ارکان
۳۱	۱۲ -	نوبت	۹۳۷۶	۹۳۷۰	نوبت	۱۲ -	نوبت	۹۳۷۶	۹۳۷۰	نوبت
۱۳	۱۱ -	نوبت	۹۵۹۷	۹۳۷۱	نوبت	۱۱ -	نوبت	۹۵۹۷	۹۳۷۱	نوبت
۱۴	۱۱ -	نوبت	۹۵۹۸	۹۵۹۸	نوبت	۱۱ -	نوبت	۹۵۹۸	۹۵۹۸	نوبت
۱۸	۱۰ -	نوبت	۹۶۰۶	۹۵۹۹	نوبت	۱۰ -	نوبت	۹۶۰۶	۹۵۹۹	نوبت
۲۶	۹ -	نوبت	۹۶۲۰	۹۶۰۷	نوبت	۹ -	نوبت	۹۶۲۰	۹۶۰۷	نوبت
۲۰	۱۳ -	نوبت	۹۸۴۰	۹۶۲۱	نوبت	۱۳ -	نوبت	۹۸۴۰	۹۶۲۱	نوبت
۱۹	۲۱ -	نوبت	۱۰۰۹۸	۹۸۴۱	نوبت	۲۱ -	نوبت	۱۰۰۹۸	۹۸۴۱	نوبت
۱۴	۲۶ -	نوبت	۱۰۷۳۸	۱۰۰۹۹	نوبت	۲۶ -	نوبت	۱۰۷۳۸	۱۰۰۹۹	نوبت
۸	۲۵ -	نوبت	۱۰۷۴۰	۱۰۷۳۹	نوبت	۲۵ -	نوبت	۱۰۷۴۰	۱۰۷۳۹	نوبت
۱۱	۲۰ -	نوبت	۱۱۳۱۰	۱۰۷۴۱	نوبت	۲۰ -	نوبت	۱۱۳۱۰	۱۰۷۴۱	نوبت
۸	۱۹ -	نوبت	۱۱۳۱۲	۱۱۳۱۱	نوبت	۱۹ -	نوبت	۱۱۳۱۲	۱۱۳۱۱	نوبت

شماره	تاریخ	محل	تاریخ	محل	تاریخ	محل	تاریخ	محل
۱۳	۱۳ ستمبر ۱۹۱۵ء	شاہ عالم	۶۰۱۸	۵۹۹۸	۱۳ ستمبر ۱۹۱۵ء	شاہ عالم	۶۰۱۸	۵۹۹۸
۱۴	۱۴ اکتوبر ۱۹۱۵ء	مولین	۶۰۲۳	۶۰۱۹	۱۴ اکتوبر ۱۹۱۵ء	مولین	۶۰۲۳	۶۰۱۹
۱۶	۱۶ ستمبر ۱۹۱۵ء	علی پور	۶۱۳۸	۶۰۲۵	۱۶ ستمبر ۱۹۱۵ء	علی پور	۶۱۳۸	۶۰۲۵
۱۸	۱۸ نومبر ۱۹۱۵ء	اراکان	۶۱۷۸	۶۱۳۹	۱۸ نومبر ۱۹۱۵ء	اراکان	۶۱۷۸	۶۱۳۹
۱۵	۱۵ جولائی ۱۹۱۵ء	گلگت	۶۱۸۳	۶۱۷۹	۱۵ جولائی ۱۹۱۵ء	گلگت	۶۱۸۳	۶۱۷۹
۱۶	۱۶ دسمبر ۱۹۱۵ء	ایرین	۶۲۳۴	۶۱۸۴	۱۶ دسمبر ۱۹۱۵ء	ایرین	۶۲۳۴	۶۱۸۴
۲۰	۲۰ ستمبر ۱۹۱۵ء	علی پور	۶۳۷۹	۶۲۳۵	۲۰ ستمبر ۱۹۱۵ء	علی پور	۶۳۷۹	۶۲۳۵
۲۱	۲۱ جنوری ۱۹۱۶ء	فلک سادک	۶۴۱۹	۶۳۸۰	۲۱ جنوری ۱۹۱۶ء	فلک سادک	۶۴۱۹	۶۳۸۰
۱۳	۱۳ ستمبر ۱۹۱۵ء	مولین	۶۴۲۰	۶۴۲۰	۱۳ ستمبر ۱۹۱۵ء	مولین	۶۴۲۰	۶۴۲۰
۲	۲ فروری ۱۹۱۶ء	کرنل ریستہ پکستان کینڈہ	۶۴۶۰	۶۴۲۱	۲ فروری ۱۹۱۶ء	کرنل ریستہ پکستان کینڈہ	۶۴۶۰	۶۴۲۱
۱۴	۱۴ ستمبر ۱۹۱۵ء	مولین	۶۴۸۰	۶۴۶۱	۱۴ ستمبر ۱۹۱۵ء	مولین	۶۴۸۰	۶۴۶۱
۱۳	۱۳ مارچ ۱۹۱۶ء	گڈی گنگ پتلے سیکل	۶۵۸۰	۶۴۸۱	۱۳ مارچ ۱۹۱۶ء	گڈی گنگ پتلے سیکل	۶۵۸۰	۶۴۸۱
۲۰	۲۰ مارچ ۱۹۱۶ء	اسین	۶۶۲۷	۶۵۸۱	۲۰ مارچ ۱۹۱۶ء	اسین	۶۶۲۷	۶۵۸۱
۲۸	۲۸ اپریل ۱۹۱۶ء	خمیس	۶۹۳۷	۶۶۲۸	۲۸ اپریل ۱۹۱۶ء	خمیس	۶۹۳۷	۶۶۲۸
۱۳	۱۳ اپریل ۱۹۱۶ء	گڈی گنگ	۶۰۸۲	۶۹۳۸	۱۳ اپریل ۱۹۱۶ء	گڈی گنگ	۶۰۸۲	۶۹۳۸
۱۹	۱۹ ستمبر ۱۹۱۵ء	خمیس	۶۲۶۲	۶۰۸۳	۱۹ ستمبر ۱۹۱۵ء	خمیس	۶۲۶۲	۶۰۸۳
۲۱	۲۱ اکتوبر ۱۹۱۵ء	شاہ عالم	۷۳۶۴	۷۲۶۳	۲۱ اکتوبر ۱۹۱۵ء	شاہ عالم	۷۳۶۴	۷۲۶۳

تاریخ آمد	تعداد	قیمت	تعداد	قیمت	تعداد	قیمت	تعداد	قیمت
۲۲ جنوری ۱۸۷۵	۳۸۰۵	۳۸۱۱	۳۸۰۵	۳۸۱۱	۳۸۰۵	۳۸۱۱	۳۸۰۵	۳۸۱۱
۱۲ فروری ۱۸۷۵	۳۸۱۲	۳۹۲۲	۳۸۱۲	۳۹۲۲	۳۸۱۲	۳۹۲۲	۳۸۱۲	۳۹۲۲
۱۲ مارچ سنہ ۱۸۷۵	۳۹۲۳	۳۹۲۳	۳۹۲۳	۳۹۲۳	۳۹۲۳	۳۹۲۳	۳۹۲۳	۳۹۲۳
۱۵ اپریل سنہ ۱۸۷۵	۳۹۲۴	۴۰۵۱	۳۹۲۴	۴۰۵۱	۳۹۲۴	۴۰۵۱	۳۹۲۴	۴۰۵۱
۲۲	۴۰۵۲	۴۱۴۵	۴۰۵۲	۴۱۴۵	۴۰۵۲	۴۱۴۵	۴۰۵۲	۴۱۴۵
۲۶ مئی سنہ ۱۸۷۵	۴۱۴۶	۴۱۴۶	۴۱۴۶	۴۱۴۶	۴۱۴۶	۴۱۴۶	۴۱۴۶	۴۱۴۶
۵ اگست سنہ ۱۸۷۵	۴۱۴۷	۴۲۵۵	۴۱۴۷	۴۲۵۵	۴۱۴۷	۴۲۵۵	۴۱۴۷	۴۲۵۵
۲۵ اکتوبر سنہ ۱۸۷۵	۴۲۵۶	۴۳۶۵	۴۲۵۶	۴۳۶۵	۴۲۵۶	۴۳۶۵	۴۲۵۶	۴۳۶۵
۸ دسمبر سنہ ۱۸۷۵	۴۳۶۶	۴۴۷۵	۴۳۶۶	۴۴۷۵	۴۳۶۶	۴۴۷۵	۴۳۶۶	۴۴۷۵
۳۰ دسمبر سنہ ۱۸۷۵	۴۴۷۶	۴۵۸۵	۴۴۷۶	۴۵۸۵	۴۴۷۶	۴۵۸۵	۴۴۷۶	۴۵۸۵
۱۰ جنوری سنہ ۱۸۷۶	۴۵۸۶	۴۶۹۵	۴۵۸۶	۴۶۹۵	۴۵۸۶	۴۶۹۵	۴۵۸۶	۴۶۹۵
۱۸ فروری سنہ ۱۸۷۶	۴۶۹۶	۴۸۰۵	۴۶۹۶	۴۸۰۵	۴۶۹۶	۴۸۰۵	۴۶۹۶	۴۸۰۵
۲۷ اپریل سنہ ۱۸۷۶	۴۸۰۶	۴۹۱۵	۴۸۰۶	۴۹۱۵	۴۸۰۶	۴۹۱۵	۴۸۰۶	۴۹۱۵
۵ مئی سنہ ۱۸۷۶	۴۹۱۶	۵۰۲۵	۴۹۱۶	۵۰۲۵	۴۹۱۶	۵۰۲۵	۴۹۱۶	۵۰۲۵
۱۲ جون سنہ ۱۸۷۶	۵۰۲۶	۵۱۳۵	۵۰۲۶	۵۱۳۵	۵۰۲۶	۵۱۳۵	۵۰۲۶	۵۱۳۵
۱۹ جولائی سنہ ۱۸۷۶	۵۱۳۶	۵۲۴۵	۵۱۳۶	۵۲۴۵	۵۱۳۶	۵۲۴۵	۵۱۳۶	۵۲۴۵
۲۶ اگست سنہ ۱۸۷۶	۵۲۴۶	۵۳۵۵	۵۲۴۶	۵۳۵۵	۵۲۴۶	۵۳۵۵	۵۲۴۶	۵۳۵۵
۳۱ ستمبر سنہ ۱۸۷۶	۵۳۵۶	۵۴۶۵	۵۳۵۶	۵۴۶۵	۵۳۵۶	۵۴۶۵	۵۳۵۶	۵۴۶۵
۷ اکتوبر سنہ ۱۸۷۶	۵۴۶۶	۵۵۷۵	۵۴۶۶	۵۵۷۵	۵۴۶۶	۵۵۷۵	۵۴۶۶	۵۵۷۵
۱۴ نومبر سنہ ۱۸۷۶	۵۵۷۶	۵۶۸۵	۵۵۷۶	۵۶۸۵	۵۵۷۶	۵۶۸۵	۵۵۷۶	۵۶۸۵
۲۱ دسمبر سنہ ۱۸۷۶	۵۶۸۶	۵۷۹۵	۵۶۸۶	۵۷۹۵	۵۶۸۶	۵۷۹۵	۵۶۸۶	۵۷۹۵
۲۸ جنوری سنہ ۱۸۷۷	۵۷۹۶	۵۹۰۵	۵۷۹۶	۵۹۰۵	۵۷۹۶	۵۹۰۵	۵۷۹۶	۵۹۰۵
۴ فروری سنہ ۱۸۷۷	۵۹۰۶	۶۰۱۵	۵۹۰۶	۶۰۱۵	۵۹۰۶	۶۰۱۵	۵۹۰۶	۶۰۱۵
۱۱ مارچ سنہ ۱۸۷۷	۶۰۱۶	۶۱۲۵	۶۰۱۶	۶۱۲۵	۶۰۱۶	۶۱۲۵	۶۰۱۶	۶۱۲۵
۱۸ اپریل سنہ ۱۸۷۷	۶۱۲۶	۶۲۳۵	۶۱۲۶	۶۲۳۵	۶۱۲۶	۶۲۳۵	۶۱۲۶	۶۲۳۵
۲۵ مئی سنہ ۱۸۷۷	۶۲۳۶	۶۳۴۵	۶۲۳۶	۶۳۴۵	۶۲۳۶	۶۳۴۵	۶۲۳۶	۶۳۴۵
۱ جون سنہ ۱۸۷۷	۶۳۴۶	۶۴۵۵	۶۳۴۶	۶۴۵۵	۶۳۴۶	۶۴۵۵	۶۳۴۶	۶۴۵۵
۸ جولائی سنہ ۱۸۷۷	۶۴۵۶	۶۵۶۵	۶۴۵۶	۶۵۶۵	۶۴۵۶	۶۵۶۵	۶۴۵۶	۶۵۶۵
۱۵ اگست سنہ ۱۸۷۷	۶۵۶۶	۶۶۷۵	۶۵۶۶	۶۶۷۵	۶۵۶۶	۶۶۷۵	۶۵۶۶	۶۶۷۵
۲۲ ستمبر سنہ ۱۸۷۷	۶۶۷۶	۶۷۸۵	۶۶۷۶	۶۷۸۵	۶۶۷۶	۶۷۸۵	۶۶۷۶	۶۷۸۵
۲۹ اکتوبر سنہ ۱۸۷۷	۶۷۸۶	۶۸۹۵	۶۷۸۶	۶۸۹۵	۶۷۸۶	۶۸۹۵	۶۷۸۶	۶۸۹۵
۵ نومبر سنہ ۱۸۷۷	۶۸۹۶	۷۰۰۵	۶۸۹۶	۷۰۰۵	۶۸۹۶	۷۰۰۵	۶۸۹۶	۷۰۰۵
۱۲ دسمبر سنہ ۱۸۷۷	۷۰۰۶	۷۱۱۵	۷۰۰۶	۷۱۱۵	۷۰۰۶	۷۱۱۵	۷۰۰۶	۷۱۱۵
۱۹ جنوری سنہ ۱۸۷۸	۷۱۱۶	۷۲۲۵	۷۱۱۶	۷۲۲۵	۷۱۱۶	۷۲۲۵	۷۱۱۶	۷۲۲۵
۲۶ فروری سنہ ۱۸۷۸	۷۲۲۶	۷۳۳۵	۷۲۲۶	۷۳۳۵	۷۲۲۶	۷۳۳۵	۷۲۲۶	۷۳۳۵
۵ مارچ سنہ ۱۸۷۸	۷۳۳۶	۷۴۴۵	۷۳۳۶	۷۴۴۵	۷۳۳۶	۷۴۴۵	۷۳۳۶	۷۴۴۵
۱۲ اپریل سنہ ۱۸۷۸	۷۴۴۶	۷۵۵۵	۷۴۴۶	۷۵۵۵	۷۴۴۶	۷۵۵۵	۷۴۴۶	۷۵۵۵
۱۹ مئی سنہ ۱۸۷۸	۷۵۵۶	۷۶۶۵	۷۵۵۶	۷۶۶۵	۷۵۵۶	۷۶۶۵	۷۵۵۶	۷۶۶۵
۲۶ جون سنہ ۱۸۷۸	۷۶۶۶	۷۷۷۵	۷۶۶۶	۷۷۷۵	۷۶۶۶	۷۷۷۵	۷۶۶۶	۷۷۷۵
۳ جولائی سنہ ۱۸۷۸	۷۷۷۶	۷۸۸۵	۷۷۷۶	۷۸۸۵	۷۷۷۶	۷۸۸۵	۷۷۷۶	۷۸۸۵
۱۰ اگست سنہ ۱۸۷۸	۷۸۸۶	۷۹۹۵	۷۸۸۶	۷۹۹۵	۷۸۸۶	۷۹۹۵	۷۸۸۶	۷۹۹۵

Abstract of the arrival of all convicts from 10 March 1858 up to 1st April 1859

گوشوارہ آمد جدید قیدیان از ابتدا کے ۱۰ مارچ ۱۸۵۸ء عیسوی

تاریخ آمد	سزا کا نام	تاریخ آمد	تاریخ آمد	تاریخ آمد	تاریخ آمد	تاریخ آمد
۱۰ مارچ ۱۸۵۸ء	۱	۲۰۰	۱۹۵۰	۲۱۵۹	سیدنی	۱۰
۱۱ مارچ ۱۸۵۸ء	۲۰۱	۵۱	۲۱۶۰	۲۲۸۸	فرکوئین	۱۱
۱۳ مارچ ۱۸۵۸ء	۳۶۲	۵۰۱	۲۲۶۹	۲۶۲۲	کونسن ٹیل کراچی	۱۳
۱۵ مارچ ۱۸۵۸ء	۵۰۲	۶۳	۲۶۳۵	۲۶۶۰	بارک منٹ ہٹی	۱۵
۱۲ جون ۱۸۵۸ء	۶۳۲	-	۲۶۶۱	۲۶۶۵	فرکوئین	۱۲
یکم جولائی ۱۸۵۸ء	۷۷۳	۶۵۲	۲۶۶۶	۲۹۲۵	فرکوئین	۱۲
۲۰ مارچ ۱۸۵۸ء	۸۵۲	۱۰۰۰	۲۸۲۶	۳۰۲۵	ٹوبل کین	۲۰
۱۲ اگست ۱۸۵۸ء	۱۰۰۱	۱۰۳۰	۳۰۳۰	۳۱۵۰	شہرہ جی کپہ کراچی	۱۲
یکم ستمبر ۱۸۵۸ء	۱۲۳۸	۱۳۲۹	۳۱۰۰	۳۲۵۳	فرکوئین	۱۲
۱۱ اکتوبر ۱۸۵۸ء	۱۳۳۰	۱۳۶۰	۳۲۵۳	۳۳۱۱	فرکوئین	۱۱
۱۶ مارچ ۱۸۵۸ء	۱۳۶۶	۱۶۸۳	۳۳۱۲	۳۶۰۰	ٹوبل کین	۱۶
۲۰ مارچ ۱۸۵۸ء	۱۶۸۳	۱۸۰۶	۳۶۰۱	۲۶۹۴	فرکوئین	۲۰
۳ نومبر ۱۸۵۸ء	۱۸۰۸	۱۸۶۲	۳۶۹۴	۳۰۶۲	فرکوئین	۳
۸ دسمبر ۱۸۵۸ء	۱۸۶۳	۱۹۴۹	۳۰۶۲	۳۸۰۲	دلبروس	۸

نام قیدی	نمبر جسر قیدی	نام قیدی	نمبر جسر قیدی
ازلام الم گنارو	۶۴۰۲	موا کچھاری	۱۰۲۲۴
جھوٹھی	۹۲۶	مسماہ پوچی	۱۰۲۹۹
مسماہ گوندنی	۱۶۴۲۰	شوکتا نشہ	۱۰۳۶۴
مسماہ ہوائی	۱۴۶۱۸	پیر پوچی	۱۱۴۳۵
مسماہ بیانی	۱۶۴۱۶	ونگسا چلم	۱۱۶۲۳
مسماہ روٹھالی	۱۸۴۵۰	کھتیہ جنگو	۱۲۳۱۵
چھنچو گارو	۱۲۳۸۶	پٹاری پانی	۱۲۳۵۴
مستی خلیفہ	۲۰۱۳۳	پندر گارو	۱۲۴۲۶
کاکھی گولتاھا او گار پراہیل پرن	۱۶۸۳۳	نبی صاحب	۲۲۶۱۲
چوی		رسول صاحب	۱۲۴۹۶
شیخ گوپال	۲۳۲۳۶	پالا پٹری گارو	۱۴۵۲۹
ٹھاکر خان	۲۷۲۹۶	مسماہ گننی	۱۲۹۲۱
مہر چند خان	۱۶۲۱۲	مسماہ کھتی	۱۶۰۳۳
گیدڑی ایٹوہی	۱۸۱۹۶	مسماہ ٹھکنی	۱۸۳۵۵
ششٹی گارو	۴۸۰۰۵	مسماہ چھٹی	۱۶۵
شراکت اللہ	۲۱۵۱۱	مسماہ لال بی بی	۱۳۱
شیخ مدینہ	۱۹۵۱۹	پانچ کوری شیخ	۱۳
	۲۱۱۱۱	چٹاکو	۱۳

نام قیدی	نمبر قیدی	نام قیدی	نمبر قیدی
ٹوٹی راسن	۹۲۶۳	شوئی زرا برہما	۰۲۱۱۷۲
چکوئی ڈنگمن	۹۲۶۵	بوانا پنا پڑو	۷۸۱۹
اپاناسی	۹۲۹۲	پیشا ونگٹا ریڈی	۷۸۶۱
چنایری کلاناڈو	۹۳۰۶	باپو ہاتھی	۸۷۶۶
ٹاناکوٹی رامرو	۹۳۳۷	کیفرو برہما	۹۰۰۹
سماۃ پاپا	۹۳۵۵	وفات اللہ	۷۳۶۱
پالوگلی برہما	۹۳۹۶	گھودی شیخ	۶۹۹۳
پان سکنا برہما	۹۴۲۲	بھانڈو	۹۹۹۶
کوس	۹۴۹۳	کوٹنچیم پاوراجی	۶۷۶۶
پیمرو ونگادوم	۹۹۷۱	شیخ اودشاہ	۱۷۲۲۵
کوپلی انڈی	۹۹۸۷	بڑ صاحب	۱۵۵۴۰
ہارڈو خان	۱۰۱۴۹	گدھی بنی اورڈھری	۲۹۳۵
جناب عالی	۱۸۱۰۶	رنت آوی	۹۲۹۵
کام دیو	۲۳۲۶۳	لو ہاڈوم	۹۰۸۶
سماۃ دیوبی بی	۴۲۲۲	نیادی بانی گورو	۹۱۹۹
لوئی دہر خٹک	۵۵۰۹	من اد لیر پینا	۹۲۳۳
گھوگھوٹنگا	۱۱۹۱۹	چرا کاپتی چون پیر	۵۲۱۸
کھرجرا	۶۷۵۳	گب پینا	

مخاومی خانہ شروع نمبر جلالان کے نمبر ۱۳۲۹۱ اور اخیر نمبر ۱۳۵۰۰ کے جنہیں ۱۳۳۰۵ بھی شامل ہو چکا تو تاریخ آمد ۲۰۔ دسمبر ۱۹۱۴ء اور نام ہمارے فریوولس آف لیدی و نام منقام علی پور و سچ پایا اسپتال پر جبکہ کسی قیدی کا نمبر بلجاوی تو اسکی تاریخ آمد و نام منقام جہان آیا و نام ہمارے سپر سوار ہو کر آیا فوراً معلوم ہو چکا و یگانہ۔ یہ نقشہ واسطے کارروائی اہلکاران شہنشاہ کے بہت ہی مفید ہو گا مگر یہ تھوڑے سے نام جو اس نقشہ کے اول میں تحریر کر دیئے ہمارے ناک کے لوگوں کو جنہوں نے ایسے نام کبھی نہیں سنے بہت حیرانی میں ڈالینگے لیکن یہاں تاہم دنیا کی مخلوق جمع ہونے سے ہزاروں نام اس قسم کے بلکہ اس سے بھی زیادہ منتخب ہیں ان تھوڑے ناموں کو مشتمل نمونہ از خزائن سے تصور کریں۔ اور ناظرین منہب مزاج سے امید ہو کہ بعض بیچائی کے ناموں کو پڑھ کر اس عاجز کی بے ادبی کو معاف فرماویں کیونکہ اول تو وہ قصور نگار ان باپ کا جو ایسا نام رکھا وہ سزاگاہ کے لوگوں میں وہ الفاظ گالی میں شاید داخل نہیں ہیں فقط

List of our own names of our own

فہرست نام و نمبر قیدیان پورٹ پیر جو واسطے ملاحظہ  
ناظرین کے ہزاروں نام سے منتخب کیے گئے

نمبر جہت قیدی	نام قیدی	نمبر جہت قیدی	نام قیدی
۱۳۱۹۸	پٹھو دی شاہ	۷۸۵۵	سماۃ منگی
۱۳۳۰۵	شیخ فلان (نون ٹوٹ)	۲۳۳۲۵	ابلیس شاہ
۲۱۵۱۱	جھانٹو منڈل	۱۹۵۸	ٹوٹا کر پلی
۹۰۳۰	سماۃ نونی	۳۷۲۱	ناشوئی تھا پیر ہا
۸۱۸۲	سماۃ مستی	۲۱۵۷۰	پاچک لون پیر ہا

## CHAPTER VI.

Some curious names of convicts, an abstract of the arrivals of all convicts from 10th March 1858 up to 1st April 1879, method of ascertaining the date of arrival of any convict, the name of the vessel by which he arrived and the place of his embarkation merely by referring his register no to the abstract subjoined.

## فصل ششم

فہرست چند عجیب نام قیدیان مع گوشوارہ آمد قیدیان  
ابتداء ۱۰ مارچ ۱۸۵۸ء لغایت یکم اپریل ۱۸۷۹ء

اس فصل کے آخرین لیک گوشوارہ آمد چالان جملہ قیدیوں کا ابتداء ۱۰ مارچ ۱۸۵۸ء  
تاریخ آبادی جزائر ہڈاسے تا تاریخ امر وزہ شامل کیا گیا ہے۔ اگر کسی قیدی کا نمبر دیکھ کر اس  
تاریخ آمد و ناک و نام جہاز سپروہ آیا دریافت کرنا ہو تو اس گوشوارہ سے ایک دم معلوم ہو سکتا ہے  
غرض پچیس ہزار قیدیوں کا انتخاب جسٹس آٹھ صفحوں میں لکھ کر دریا کو گوزے میں بھرو یا ہر  
اور اسی واسطے تھوڑے عجیب اور نادرام و نمبر جسٹس قیدیان ٹیلنٹ ہڈاسے چھانت کر اس  
گوشوارہ کے اول بلور نمونہ کے تحریر کر دیے ہیں تاکہ بسہولیت اس سے دریافت ہو سکے  
۱۰۔ دوسرے نام شیخ فلان نمبری ۳۳۰۵ کا حال آمد دریافت کرنا منظور ہے تو ہم نے



## جنگلی

## ہندی

تیروئی گان لیک کا تک تارو دیا لیک  
 کا می جیا بوڑا  
 چورویک ٹیک پڑھی  
 بیجا لین نا کا دوی  
 نو چھانا تاکے  
 اب لی گا پانڈا ٹیک کے  
 نو چھالیک تاپ کے  
 ان نو ایسی  
 کا می جیا پو لوڈا  
 پاپی لاب جا بلڈا  
 امی گوڈ آر چاگ پیدیک رونی  
 وویو پاگورالول  
 وین تالبٹ آ  
 نول او باویک اب پارمی کا کپے ڈاکے  
 نول او باویک لاجکے (گو جیکے) ڈاکے  
 نول او باویک ارٹاپ کے ڈاکے  
 نول او باویک اسٹارن اسٹے ڈیکے ڈاکے  
 موگوگ پچا کا ڈاکے

فجر کو جاؤ شام کو آؤ  
 یہ کسکا گھر ہو  
 سمندر میں غوطہ مارو  
 اس پوٹ پر بیٹھو  
 تم کیا مانگتے ہو (چاہتے ہو)  
 وہ بچہ روتا ہو  
 تم کیا پڑھتے ہو  
 تم کچھ سکتے ہو  
 یہ کپڑا کسکا ہو  
 وہ شراب عورت ہو  
 اسکا ہاتھ پانچن ہانڈ ہو  
 میں بھگورائوں  
 یہ لوہا جگورو  
 تم خون کبھی نکرو  
 تم زنا کبھی نکرو  
 تم چوری کبھی نہیں کرو  
 تم کسی سے مقابلہ میں کبھی جھوٹ مت پو  
 احمق مت ہو

جنگلی	ہندی
کارو گودامالے (میکرے)	پیرسور کا گوشت کھاؤ
دیت یاٹ - آجا پیک ایک	تم تھوڑی مچھلی اور شہد لاؤ
ڈوڈا اکا ایر کے ڈین ابنا	میں پیسا ہون تھوڑا پانی دو
یا ڈی میکے	پکھو اکتاؤ گے
کمی ن آراسے آنگ نو کے	تم گب آؤ گے
نوہ اڈینگان ایک اونکے ارم لات	تم کل جنگل کو جاؤ
مارولین تامو پول (پلوگا)	بھنا آسمان میں ہر
ڈین کارا انا میدیک مان	ہمکو کمان اور تیرو
ڈونگے یا بانئی کے	میں نہیں دوٹگا
ایرم لاٹ داب ایک	مجمکو جنگل کو لیچلو
نوڈا داب بیت نایا بڈا	مجمکو مت مارو
نوچھا آرا ایک نوچھالات کے	تم ویسرب جاؤ گے
پوللا پاکے	پانی برستا ہر
ڈاٹ پان نیلم بیدیک ٹویو	میرے واسطے پان اور کوڑھی لاؤ
چھا ایر مالین نو بوڈو کے	تم کون سے جنگل میں رہتے ہو
انگورائی تو - وال میدیک میک کے	تم چاول اور وال کھاؤ گے
انگورائیگان اولوچو	تم چرٹ پیتے ہو
انگوروگ ایک ناکن پی	تم شراب پیو گے

ہندی

بہنگلی

اُون بے ٹوکا دے  
 اُون بے رت ٹوکا دے  
 اُون بے مون وار دیکھ تہیرے اوناو  
 اُون بے کو ہر بیٹی نیواو  
 اُون بے کو ہنہ بیان واو  
 اُون بے کو ہے مٹیا آخو  
 اُون بے کیانے ٹوکا دے  
 مے آیتا لید ٹوکا دے  
 بہنگلیا ہووے کاؤ دے  
 بہنگلیا گہناؤ دے  
 اوٹے ٹوناؤ دے  
 اُون بے مے آسے وا نو داو  
 مے ایلا دین مے گونا کو چر مووے لیدرے  
 ایک - دیکو - ٹن - تیرے - پاپا - ہاسے - ہات  
 آٹا - نواٹے - دپاٹے  
 ہم جو مے سیدو تہسب اُونے نے  
 اُون بے کرے - بے ٹنگ - پیٹی - ال  
 مالہ - اینا درنگ  
 جادو - آرزو - بیج

تمھارا نام کیا ہو  
 تمھارا ضلیغ کون ہو  
 تم کس تصور میں قید ہو  
 تم کہاں رہتے ہو  
 تم کہاں جاتے ہو  
 تم کہاں سے آئے  
 تم کیا کہتے ہو  
 او سکو کیا بیماری ہو  
 بنگلو کسے مارا  
 تمھاری شادی ہوئی  
 وہ کون آدمی ہو  
 تم او سکو جانتے ہو  
 ن گائے اور بیل کا کیا مول ہو  
 دو تین چار پانچ چھ سات  
 نو دس روپیہ  
 ہشتا نین بہت مھنگا ہو  
 رکو جا کر آکا چاول  
 زمی لاؤ

ہندی

ہندی

<p>مین پیسا ہون تھوڑا ٹھنڈا پانی لاؤ۔          تم نوکری کرو گے          کیا طلب لو گے          تم کیا بولے          کل یا پسون تک آؤ گا          یہاں کوئی مسافر کے رہنے کی جگہ ہے          بازار سے چاول آٹا ترکاری لاؤ          میرا قصور معاف کرو          یہ راہ کہاں جاتی ہے          مین نے دن بھر کام کیا اب تھک گیا ہوں          تم نے وہی دیکھی ہے          تم نے یہ گھر کب بنایا          تم انگریزی بول سکتے ہو          تمہاری زبان مین اسکا کیا نام ہے</p>	<p>اینگ تائی کٹو کوراہم کوڑی کی          فی چاکری آکو          فی اندا سمبلا مانگون          فی اند پارے پتا          نالابیری وے الاتی ان بیری وے          ابرے ایرین مسافر کان اوندو          بازارلی پونی اری پت ایٹلا ایٹو کریک گندوا          نیماچے اید اکتو پورتا پیرو          ای ہی ابرے پونو          یان ایڑی نالی میلے چہ اید پرت بیزارائی پونی          فی وتی کندو          فی ای پورے اپا کتے          فی انگریزی ہاک اری او          تندے باکلی او پیر ایندانی</p>
---	--

CIN GALESE LANGUAGE

سنکلی یا لنکا کی زبان

سنکلی

ہندی

بودونگ نمشکار کرپانگ

خدا کی بندگی کرو

## MALAYALUM LANGUAGE

## ملیالم زبان

## ملیالمی

## ہندی

خند سے پیریند

ٹھہرا کیا نام ہے

رنی ابر سے ایری گنو

ٹم کمان رہتے ہو

رنی ابر سے پونو

وہ کمان جاتا ہے

ای بن آری

وہ کون ہے

نی آپا بن

ٹم کب آئے

ای بے فی اند او پنو

اسکو کیا پیاری ہے

ننگ آرا آڑی چد

ٹنگو کیس نے مارا

اندے ایما اندے باپا اینک ارٹی چد

ٹھہرا سے باپ اور بھائی نے ٹنگو مارا ہے

ایدی اندا بیلے

اسکا کیا مول ہے

ایدی آگا الا پرت پرسو

یہ ستا نہیں بلکہ بہت مھنگا ہے

ایدلے وا

اس طرف آؤ

ابر سے ایری

یہاں بیٹھو

ابر سے اینی

یہاں سے اٹھو

ابر سے فی پو بیگا

یہاں سے چلے جاؤ

آدی گانوپاسی ایری کنگو کور سے چوراند اتری

میں بھوکا ہوں تھوڑا کھانا دو

رنی اند بیلے چہ پنو

ٹم کیا کام کرتے ہو

## ہندی

## کٹھمی

میں بہت پیاسا ہوں تھوڑا

ٹھنڈا پانی لاؤ

کیا طلبہ لوگ

صاحب کب آویگا

کل یا پرسوں تک آؤنگا

یہاں کسی مسافر کے ہنسنے کی جگہ ہے

بازار سے دو دھچا پل آتا

ترکاری لاؤ

اس دفعہ میرا تصور معاف کرو

یہ راہ کہاں جاتی ہے

میں آج دن بھر کام کیا تھا گیا ہوں

تم گوشت مچھلی کھاتے ہو

میری عورت کو کتنے دیکھا ہے

یہ کالی اور وہ بہت خوبصورت ہے

تجئے یہ گھر کب بنایا

وہ روتا ہے یا ہنستا ہے

تم اردو زبان جانتے ہو

نہیں صاحب مجھ کو نہیں معلوم

نانا گو باہل نی رڑکی آگے دستے تھمن

نیرو کوٹھری

اینوسلا تو گونڈی

دھواری یا واگے بناناو

نانا بیبے اتھوانا رڈوریے بندے تو

ایسے وہرگین جنر واری کے آتھل او

بازار وندا ہا لو آگی

ہتھو پیتا تا

ای ویلے ن پتھو کشما مارڑی

ای مادی ایلی گے ہو گند

نانو ہگ لٹا کلسا مارڑی نیاستے

نیو (نیٹو) کھنڈا اینا تین تیری

نن ہنڈتی نائیو نوٹھی ری

ای ننگو گپتھو ایدالے آکی بھل سندری

نیو ایمنی یا واگے اندکٹ سندری

انوالا نانا اتھوانگتا

نیو آروو ماٹو بلری

ایلری ننگے کو تیل

# CANARE SELANGUAGE

## کٹری یا کزنانگی زبان

کٹری	ہندی
تین (رغم) ہیسرو اینو	تھارا نام کا ہے
نیو ایسے ار تیری	تم کمان رہتے ہو
اور و اینے ہو گتار	وہ کمان جاتا ہے
اور و یا واگے بندرو	وہ کب آیا
پنو یا واگے و ہا دیری	تم کب جاؤ گے
اور می گے این بیانی	اسکو کیا بیماری ہے
رنگی یار و بڈا درو	تکو کسے مارا
ایدا قیمت اینو	اسکا کیا مول ہے
ایڈاگ آلا توٹی او	یہ سستا نہیں بلکہ بہت مٹھکا ہے
اٹی وا (جمع بڑی بجاسے واحد کے)	اس طرف آؤ
اٹی کوڑ (جمع کوڑی)	یہاں بیٹھو
اٹا ایل (جمع ایلری)	وہاں سے اٹھو
اٹا ہوگ (جمع ہوگری)	یہاں سے چلے جاؤ
ناناگے ہاسی وی آگے دے	میں بھوکا ہوں تھوڑا
سولپ اولی کے کوڑو	کھانا دو
نیو (نینو) چاکری مارتی وی	تم نوکری کرو گے

## ہندی

## گجراتی

کل پاپریسون آونکا  
یہاں کسی مسافر کے رہنے کی جگہ ہے

یہاں کوئی جگہ نہیں ہے

دھرم سالاکو جاؤ

ہمارے واسطے بازار سے ترکاڑی

اور پیاز لاؤ

میرا قصور معاف کرو

میں بھوکھا ہوں کچھ روٹی ہو

جلدی کرو مجھکو دور جانا ہے

یہ راہ کہاں جاتی ہے

میں نے دن بھر کا کام کیا تھا کس گیا ہوں

میرا ہی عورت کو ٹھننے دیکھا ہے

وہ آدمی روتا ہے یا ہنستا ہے

اپنی تپ کو میرا سلام بولو

میں نے اسکو آٹھ فوروز سے

تھکے ہیں

تھکے ہیں

تھکے ہیں

کالے نمین تو پر م وارے آوس

دہین کوئی ویسا دہنے رہوانی جگیا سہ

وہین کوئی جگیا نہ تھے

دھرم سالامون جاؤ

مھارا واسطے ہاٹ تھکی ساگ تھھا

کاندا لاؤ جو

مھارو اپرا وہ اکشما کرو

اون بھوکھو سون تھوڑ روٹلو آپو

ویلو آپو سننے لائو جاؤن سہ

آرستو چان جائس

سون واڑا بھر کام کر میں نے تھا کی گیہ سون

مھارا ہونے تھسے جوئی سہ

وہ نیکھہ رو آس کے ہنسائی

تھھارا باپ نے مھارا وقی سلام کہیہ جو

مون اسے یہاں نے آٹھ نو داڑا سے

نہ تھی جویا

اوپان گیو

صاحب سے کوئے خبر نہ تھی



GUJARATI LANGUAGE

گجراتی زبان

ہندی

گجراتی

تھارا نام کیا ہے

تھارو نام اُسونس سو

تم کہاں رہتے ہو

تھین چان رہتوسو

تم کہاں جاتے ہو

تھین چان جاؤسو

تھو کیا بیماری ہے

تم شے سون روک سو

کس نے مارا

تم نے کیسے مارا

بھائی نے مارا ہے

تھارا بھائی مارا سو

لیا مول ہے

اینون سو دام سو

ہو سستانین

اکرو سے مندو نہ تھی

آنی پانا او

وہین بیسو

وہین تھکی ہنیدے جاؤ

وہین تھکی اوٹھو

موسے جوا آپو

سیٹے تان لاکھی پانی آپو

بھائی تم ہے نوکری کر سو

تھین چارا او سو

چلے جاؤ

پانی دو کرونگ

## ہندی

## مہنگی

تم کب آؤ گے

فی وے پوڑو دستاؤ

وہ کپڑے کھانے کا چور ہے

بھلو انم دو ننگا

میں نے اسکو آٹھ فوروز سے نہیں دیکھا

جسے نوینی انندی ٹوندی دنال پنجمی

وہ ایک مینے میں دس ہاتھ اشرفی

وک ماس بویدی پانڈو اشرفی

کھاتا ہے

را لوسپا دستانو

اتوار کو پیدا ہوا اور سنچر کو

آدوارم ایدی پٹا اندی سنوارم پی

مر گیا

پوانڈی

تم روتے ہو یا ہنتے ہو

نے او ایرو ستا واسے کانا آوتاوا

میر لڑکا بھوکا پیاسا ہے

نا کور کو (پٹرو) آنکھلی واسم تو ادناڑو

تم جانتے ہو وہ بد معاش ہے

فی کوتل سٹو وارو بد معاش

نہیں صاحب وہ نیک معاش ہے

لے وو دھورا پنجمی وارو

اسکو تھوڑی دوا دیکر کام بڑھچدو

دین کی گوچم مندو آپنجمی پم پنسو

اسکا ہاتھ باندھو

دیہنی چھد لو کٹو

میرے سر میں درد و خار ہے

ناسرس لو تو پی جو رم

اسکا پاؤن ٹوٹ گیا

وانی کالو ایرگی پوانڈی

ایک روپیہ کا گڑ کپڑا دو گے

وک روپیہ کی ایسی گڑا لو

وہ روپیہ تین آنہ کا ایک سیراٹا

رندڑ روپیہ نمونڈ آنال کی وک سیراٹا

اور چاول پکتا ہے

انڈی منگا و اموتا ڈی

## TELOOGOO LANGUAGE

تنگلی زبان

تنگلی

ہندی

ویشنوا ہڈا کٹنے پڑا

ہندی ایم پیرو

نی ضلکا ایدی

نی کو ایم رو گتا

ہندی ایم فریاؤو

نیکو ایور کوٹ نارو

دین کی ایم خرید

ایدی بھو پیرم

لے دو بھو چھو کا

اٹلارا

اکڑا کو چھو اور آشنا نم چٹے

اکڑا پنھی ویلی پو

اکڑا پنھی لے گو

سناو ہرا کی ناسلام چھو

نی او نو کرمی چستاوا

نال گو ایدو وفتلو نو پیاو

خدا سب سے بڑا ہو

تھارا نام کیا ہو

تھارا ضلع کون ہو

تھاکو کیا بیماری ہو

تھاری کیا نالیش ہو

تھاکو کس نے مارا

اسکا کیا مول ہو

یہ بہت مھنگا ہو

تین صاحب پیستا ہو

سیرف آؤ

دھر پٹھو اور غسل کرو

ان سے چلے جاؤ

ان سے اٹھو

بنے صاحب کو میر اسلام پولو

کرمی کرو گے

پانچ آدمیوں کو بلاؤ

## ہندی

تم نوکر نئی کرینگے

کیا بطلب لوگے

تیم کب آوگے

کین یا پیر شون تک آوگکا

سیان کو بی مسافر کے رہنے کی جگہ ہے

انارتھ دودھ چاول

پمچھلی ترکاری لاو

اس دفعہ میزاق تصور نہ مان کرو

یہ راہ کہاں جاتی ہے

میں نے دن بھر کام کیا اب تھک گیا ہوں

میری عورت کو تنے دیکھا ہے

تنے یہ گھر کب بنایا

وہ آدمی روتا ہے یا ہنستا ہے

تم انگریزی بول سکتے ہو

اپنے ما باپ کو میرا سلام کہو

میں نے اسکو ایک ہفتہ سے نہیں دیکھا

کہ کہاں گیا

صاحب جگو کچھ معلوم نہیں

## اوریٹیا

تو سے نوکری کرنے چیبو کی

کیا در با تم لے بو

تو سے کون دن آسبو

کچھ دن آبا پر دن آسبو

یہ گرام سے پر باسی رہیا کو جگہ بلبو کی

بازار رو دودھ چاولو

پمچھو پیریا آنو

یہ مور و دوسو کیکھا کرو

یہ راہ کون ٹھا کو جیبو

موتی دن بھر و کام کری بڈی آیا سوسیلی

مور و پھار جیا کو ٹھین دیکھلو

تو سے یہ گھر کیسے تیار کلاو

یہ فشو کا نڈا نا ہنستا

تو سے انگریزی کتھا جانچو کی

تو مور و ماتا باپ کو مور و نشکار بولو

موتی اٹھ دن ہلایا ہو دیکھ نہیں

یہ کو ٹھا کو گلا

صاحب موتے جو نا ناہن

<p>بارہ واڑی</p>	<p>ہندھی</p>
<p>بڑوہ باپڑوہ ہیکاری پتے</p>	<p>وہ آدمی بہت عزیز ہے</p>
<p>URDU LANGUAGE</p>	
<p>اُڈیا زبان</p>	
<p>اُڈیا</p>	<p>ہندھی</p>
<p>تار نام کہیں</p>	<p>تھمارا نام کیا ہے</p>
<p>تھم کون تھمار رہنی</p>	<p>تھم کہاں رہتے ہو</p>
<p>یہ سنس کون تھما کو جا بے</p>	<p>وہ کہاں جانا ہے</p>
<p>یا لگو کس روگ</p>	<p>ہسکو کیا بیماری ہے</p>
<p>تھگو کے مارا</p>	<p>تھگو کس نے مارا</p>
<p>تار نونا اور باب موٹے مارے</p>	<p>تھمارا بڑا بھائی اور باب مارا ہے</p>
<p>یار کس خرید</p>	<p>اسکا کیا مول ہے</p>
<p>یار ستا نہیں بڑھی سو ہر گرو</p>	<p>پستہ نہیں بہت مٹکا ہے</p>
<p>تو نے انکی آئیو</p>	<p>سطرف او</p>
<p>ایس تھل میں بسو</p>	<p>مان پیٹھو</p>
<p>تو سے ایٹھار او ٹھو</p>	<p>مان سے او ٹھو</p>
<p>تو سے ایٹھار جاؤ</p>	<p>مان سے چلے جاؤ</p>
<p>سو تے بھو کہ لگتا بھو جن دیو</p>	<p>ن بھو کھا ہون تھوڑا کھانا دو</p>
<p>سو تے بڑھی پراس لگتا کا کر پانی دیو</p>	<p>ن بہت پیاسا ہون تھنڈا پانی لاؤ</p>

مار واری

ہندی

تھارا بھار جی اور بھائی جی مار پوتھے  
انھیں چیزا و ام کتنا تھے  
اٹھی نے آؤ

مہارے باپ اور بیائی نے مارا جو  
اسکا کیا بول جو  
اس طرف آؤ  
تم کب آؤ گے

تھے کدبان اچھو

میں جلدی آؤنگا

ہتے روہینے آئیں

یہاں سے چلے جاؤ

اٹھان سے جاؤ (جا)

میں بھوکھا ہوں تھوڑا کھانا دو

بھوکھ لاگی تھے کھانے کو دے

میں پیاسا ہوں تھوڑا ٹھنڈا پانی دو

بڑی تر کھا لاگی چھے ٹھنڈ و جل پیلا دے

تھے کوئی کی چاکری کر شیو کہ نا

تم کسی کی شوکری کرو گے

کوئی راہ والا کی جاگہ اٹھے تھے

یہاں کسی مسافر کے رہنے کی جاگہ ہو

اؤہ رستو کٹھی نے جاویلو

یہ راہ کہاں جاتی ہو

میں دن بھر کام کر پوتھے اب تمہاں رہو

میں نے دن بھر کام کیا اب تمہاں گیا ہوں

تم فرنگی کی بات جانے تھے

تم انگریزی بول سکتے ہو

مہارو ایک اٹھوار اشون اٹکو دیکھو نہیں ہنو

میں نے ایک ہفتہ سے اُسکو نہیں دیکھا

تھے کاٹین کرو چھو جی

آپ کیا کرتے ہو

میں تو مایا میں بیٹھو چھون

میں تو محل میں بیٹھا ہوں

تھے کٹھے شون آیا چھو

تم کہاں سے آئے

مئے بازار سے کانگشیو لا دو

میرے واسطے بازار سے کانگھی لا دو

ہندی	بھدیلی
ایک بند ذوق میرے واسطے لاؤ	ایک توپک ہرے واسطے لاؤ
وہ گھوڑا کسکا ہے	اُوہ گھوڑو کون کوی ہے
وہاں سے ایک گائے میرے واسطے لاؤ	نہاں سے ایک گایا مو کو لے آنا
اُسے لڑائی کی	اُوہ نیاو کیا
اب وہ اُس سے ملیگا	اب وہ بنا رہو گیا
جو تون کے مارے تمہارا منہ توڑ ڈالوگا	پنہین کے مارے تمہارو منہ توڑ ڈالینوں
یہ عورت بہت خوبصورت ہے	اِہ پیر بہت نونی ہے
وہ عورت بڑی چھٹال ہے	اُوہ پیر ان نیاں ہے
تمہارے ٹک میں گیون جو پیدا ہوتا ہے	ٹہرے ٹک میں پیسی جو کہ ہوت ہے
بازار سے آنا لاؤ	بازار سے کک لے آؤ

## MARWARI LANGUAGE

### مارواری زبان

ہندی	مارواری
تمہارا نام کیا ہے	تمہا لگو نام کا میں چھے
تم کہاں رہتے ہو	تھے کتھے رہو چھو
وہ کہاں جاتا ہے	بوہ آدمی کتھے جاوے تھے
اسکو کیا بیماری ہے	بوہ ماپڑا نے کا میں کھید تھے
تکو کسے مارا	تھانے (ستھ) کون آدمی مارو چھے

چینی

ہندی

کھوئے گا ہم مت چا۔

چینا زبان میں اسکو کیا کہتے ہیں

# BUNDELKHANDI LANGUAGE

بندیل کھنڈی زبان

بندیل کھنڈی

ہندی

تھارو ناؤ کاہر

تھارا تام کیا ہر

تم کمان رہت ہو

تم کمان رہتے ہو

تم کمان جات ہو

تم کمان جات ہو

اُوہ کمان گینو

وہ کمان گیا

تو موکاروگ ہر

تنگو کیا بیماری ہر

تو موکون نے مارو

تنگو کس نے مارا

ایکو کامول

اسکا کیا مول ہر

جا بہت مہنگی ہر

یہ بہت مہنگا ہر

ای بازو آؤ

اسطرف آؤ

ایتے بیٹھو

ادھر بیٹھو

اوتے سے چلے جاؤ

وہاں سے چلے جاؤ

ٹاٹھی - گڑئی - بیل - جل سو با - بیللا - لے آؤ

تھالی لوٹا کٹورا گلاس تسلا لاؤ

اپنے بھینا کو میرا سیتا رام کہو

اپنے بھائی کو میرا سلام بولو

تھارے داؤجی کمان ہیں

تھارے بڑے بھائی کمان ہیں



ہندی

چینی

م نوکری کرو گے

فی تا کو مہا

م رنگون سے کپ آئے

فی کی شی آن کھو گے سے لوستے

م بازار کو جاؤ اور تھوڑے چاول رو آؤ لاؤ

فی بیو کا سٹے شی کھاتے ہستے نان لوستے

م کو کس نے گالی دی

مست شوئے نانی زرا

م تھارے پاس بندوق اور بارو دہو

فی جے پو پھاؤ فوسے ما

م تم انیون کھاتے ہو

فی بیات آفرن ہین ما

م ایک بوتل شراب کا کیا مول ہے

م وین ہے اوینٹ گوم کی ٹو ٹوئے

م تم ایک روز کی مزدوری کیا لوگے

م یت نیت فی ہو کی ٹو کو انگ چین

م اسطرف آؤ

لوستے کوئے شات

م یہاں بیٹھو

م اکھوئے بے چھو

م وہاں سے اٹھو

م اینگ چھوئے (ہی شین لا)

م یہاں سے چلے جاؤ

م ہوئی لے

م مین نیسا مہون تھوڑا پانی یا چارو

م نوئے کینک ہوت ہے پنت شوئے با چھا بیالا

م تم انگریزی سمجھتے ہو

م فی شیک ہو مہون ما واماں

م خد کی بندگی کرو

م پانی پھوسیت لے

م یہ کسکا گھر ہے

م کھوئے کن او مش شوئے گا جا

م یہ راہ کس طرف جاتی ہے

م کھوئے ہیو کائی ہونگ آنائی چھوئے

م مین نے اسکو ووزوز سے نہیں دیکھا

م نوئے ماہانے کین کھوئے کینگ نیت لا

برہما	ہندی
تو تالین لائے تو اسے کھینچا اگوا کو پیلا کھو ونبوے وی پامین کھی - سیز	وہ پیر کے روز جاویگا آپ ابھی گھر کو جائیگے گہری میز بیان بچناؤ

## CHINESE LANGUAGE

## چینی زبان

چینی	ہندی
نی سٹینگ	سہارا نام کیا ہے
نی آنائی چھوئے چی	تم کہاں رہتے ہو
کھوئے ہوئے نائے چھوئے	وہ کہاں جاتا ہے
نی آوائی چھوئے لواسے	تم کہاں سے آئے
نی کانگ سٹ آ	تم کیا کہتے ہو
کھوئے یوٹ ایک کھونگ	اسکو کیا بیماری ہے
مت شوئے تانی یا	تھو کیس نے مارا
نیئن گالا شوئے جا	جو کون آدمی ہے
نی شیک کھوئے ما	تم اسکو پاتے ہو
کھوئے گھوینگ مت تے کا نا	اس حسد و رق کا وارم کیا ہے
نئے ٹو نا جے پے نٹ نان نوئے ہیائے	میں سمجھ گیا ہوں تھوڑا کھانا دو
اکالی شئی کھائی نے ناو گوک نوئے چھوئے لوئے	تھوڑا کھانا کھیتے سے چھٹی دیر کاں بازیت لاؤ

ہندی

تھے کچھ لڑائی کی خبر سنی  
آپ اتنے روز تک کہاں تھے  
وہ کب آویگا

{ میرے واسطے رنگون سے تھوڑا کپڑا  
ایک لنگی ایک رومال لانا

{ میرا صندوق چوری ہو گیا  
اسین کچھ روپیہ پیسا  
زرور یور تھا

{ آپ کیا مانگتے ہیں  
میری کچھ عرض ہو صاحب

چراغ جلاؤ

پتی بچھاؤ

آپ کی بی بی کیسی ہو

تھوڑا موت

میرے واسطے چادر تیار کرو

کئی دوکان کہاں ہو

ہندوستانی زبان جانتے ہیں

کل بدھ جمعرات جمعہ سینچر اتوار

برہما

ماؤن پین جے تدین مینا گو کیا دلا  
کھیا ہمانیدی وو دیدا و کیا گیا  
توبید ولائے ڈون

{ چونڈو پورا اوو تاسی لنگی تھے  
پاوا تھے نیکون گایولاوا

{ چونڈو مینا نکھو پاتو ابی  
ہوا تھے نانا وے میان پیسا میان اوو  
آسامیان شدلا

کھیا بالودے

چونڈو چکا پوز یا شیدی کھیا

می مھون

می مٹولائی

کھیا مینا مینے سیدے

مامی نے

چونڈو بو لغے مے پیم با

توزے سائین بے ماوون

کھیا کلا جگاتا تلا

ہندی زبان

سالین لنگا-ٹو وھو کیا آبد-تا وکھا-سنے تالین نوئے

ہندی

برہما

یہاں سے پہلے جاؤ

دین یا گا تو

میں بہت پیاسا ہوں تھوڑا پانی دو

چوند و ایم تھان یے ساڈے لے تسی پربا

تم اب جاؤ کل یا پرسون آؤ

ماؤن میں دیکھئے تو اسے فین سے کولا

میں کل و وہ پر کو کیا تھا

چوند و منے نیلگا لاوے

یہ کسکا گھر ہون

دی این بدو ہاے

یہاں مندر میں مسافر کے رہنے کی جگہ ہے

دی زیا ماگانڈو نیو پنے یاشدلا

تھارے گا لون آو ضلع کا کیا نام ہے

ماؤن میں تو آسینو نامے باوون

میں نے دن بھر کام کیا اب تھک گیا ہوں

چوند و تانیلون الاؤ لاؤ تو آگو مووے

یہ عورت کالی گراؤسکی بہن

دی مٹی ماہا آو سووے لگاؤ تو نیما

خوبصورت ہے

امتان لاوے

تھارا باپ اور ما بھائی مر گئے

ماؤن میں آجھے لگاؤ کو تیکو نیما

یا زندہ ہیں

مہو پے شی دیدلا

وہ روتا ہے اہنتا ہے

تو نو نیدلا ماہو پنے اسی نیدلا

میں نے اُسکو ایک مہینے سے نہیں دیکھا

چوند و تو گو تماشنی بی ما تو نے کو

پاپے بیٹے اور بیٹی کو میرا سلام دنا دو

کھیا تاتی گو چھو ماؤن لائی پاپا

سب کمان میں

کھے بکو تو ادا لے

چوند و تیبو

ہو میں کو یا تو میلا

تیرے تیرے

تیرے تیرے

ہندی

تم لوگ گھی اور روہ کھاتے ہو  
یا تیل

وہ بہت بد معاش ہے

پھلی گوشت گائے اندھ مرغی لاؤ  
تم ناریل اور سوکھی مچھلی اور ٹھائی کھاؤ

ایک دو تین چار پانچ چھ  
سات آٹھ نو دس

اُس بوٹے میں کون سوار ہے

تم راجہ کی نوکری کرو گے

یہا طلب لو گے

م فجر اور شام بلکہ دن اور رات

یہا حاضر ہو

یہا کوئی شراب کی دوکان ہے

تم چرٹ پیتے ہو

تم کیا کام جانتے ہو

اس طرف آؤ

یہا بیٹھو

ہاں سے اٹھو

پرسہما

ہوئے نیر اور تھو بالاکا اور نوجا دلاتاؤن

تلاومی پین بھی

تو امتیان چھوڑے

نا۔ نیا اتا۔ او۔ بے۔ نیو۔ گے۔ لا

ماؤن مین۔ اونڈی۔ ناچھاؤ۔ ماؤسچا میلا

کھو۔ کھو۔ توگو۔ لیکو۔ ناگو۔ کھیا کھی

کھون۔ کھو۔ شیخو کو گو تے

ہوتا نیا باؤو تھائی نیدے

ماؤن مین سہمی پین الولو میلا

بیلولا گایوے

ماؤن مین نیکو۔ لگا بو۔ نیانی

دیپین نے۔ نیا۔ نیامین

ویا آئے۔ سائین۔ شیدلا

ماؤن مین سیلھی تاؤتلا

ماؤن مین بالاکا میاں تاتے

ویسے گولا

ویا تھامین

ہو نیا گاتھا



ہندی

ملانی

آپ کیا مانگتے ہیں

سیری کچھ عرض ہو

میں کیا کروں میرا اختیار نہیں

چراغ جلاؤ

بتی بجھاؤ

نماز کو جاؤ

تمنے حج کیا ہو

آپ کی بی بی کیسی ہو

بھولوست

میرے واسطے چائے تیار کرو

م کل یا پرسون جائینگے

سکی دوکان اور گھر کمان ہو

بس بوٹ کا کیا کرایہ ہو

پہنڈو ستانی بول سکتے ہیں

شہر اور اس گانوں کا کیا نام ہو

ن۔ ستار۔ سمندر۔ پہاڑ۔ جھاڑ۔ جگل کا نام

شگل۔ بدھ۔ جمعرات۔ جمعہ

۔ اتوار۔ کانام

آپا لونون

سایا بون آڈو

سایا آٹا بولے بوٹ بوکن سایا پوٹیان اختیار

پاسنگ پیتا

پاٹوم پیتا

پگی سمپانیک

سوڈاپنی حاجی

چمچ مانا استری ٹیروما

جانگن لوپا

سیپ آیر چاؤ

سایا ایسا تو لو سا ہینڈا پرگی

مانا گڈ ڈو گن روما

آپا اوپا اینی پراؤ

ٹو بولے چاکب ہندو ستانی

اینی شگری پتو تپت آپا ناما

لاگیت۔ بن تاگ۔ کوٹ۔ بوگیت۔ پوکو۔ اوتن۔ نلما

شمانین۔ شلاشہ۔ رالچو۔ خمیس۔ جمعیت

سہتو۔ احد۔ ناما

ملانی

ہندی

سکارنگ ہوسے کچی ماری ایسوا تو ڈوسا

تم اب جاؤ کل یا پرسوا ڈو

ایسی روماسا پا

یہ کسکا گھر ہو

وہی سیٹی آڈا کا پست اوران تنگل

یہاں کسی مسافر کے رہنے کی جگہ ہو

ایسی ماری ترلا لگو کر جاسا با سوڈا پست

ہین نے دن بھر کام گیا اب تھک گیا ہوں

ایسی پروم پون میتھم دیا پوتیان آڈے پوتے

یہ عورت کالی مگر سبکی ہن گوری ہو

لو پوٹیان آہان باپا آڈا کا آو تو ماتی

تمھارے بھائی یا باپ مر گئے یا زندہ ہین

ایتو منا گیس اتوا گلا

وہ روتا ہو یا ہنستا ہو

کاسی سلام لو پوٹیان ماڈن انا

اپنی ما اور بیٹے کو میرا سلام بولو

سایا ترا تیا ڈا تینگولیا اتم ماری

ہین نے اسکو پانچ چھ روز سے نہیں دیکھا

توان مانا گئی

صاحب کہاں گیا

سایا تیا دا تو

مجکو معلوم نہیں

موجوا نکا اپتو کو ڈا

اُس گھوڑے کو پچو گے

آڈا کا آپا آپا ڈنگار

تمنے کچھ سنا ہو

گیننی لانا مانا تنگل

آپ اتنے روز تک کہاں تھے

پیلما سو ماری

وہ کب آویکا

سایا پوٹیان کائن ماری

میرے کپڑے اسی وقت لاؤ

مانا آڈا

کہاں ہین

اڈا آتس پتی اوٹو کپالا

صندوق پر آپ کے سر کے نزدیک



ہندی

طلائی

مین سچ کتا ہون

سایا بی لنگ بچل

اسکا کیا مول ہو

آپا ہرگا

مین بھو کا ہون تھوڑا کھانا او

سایا لاپر پاگی سیکنی ناسی

وہ بہت بد معاش ہو

ایمو اور ان تر لالو جاہر

چھلی گوشت اندہ مرغی لاؤ

زیکن - ڈاگن - تاور - ایم - باتاری

تم چاول اور وود کھاؤ گے

لومو تاکن ناسی خانا شوسو

بھی ایک دو کبھی تین چار بوٹا وہاں آتین

تا ڈاکتی کاسٹو وودہا پیگلا امیت پروبارتی

تم نوکری کرو گے

لومو تاکن عاجی

کیا طلب لو گے

برا پامو غاجی

تم فجر اور شام دونوں وقت میرے پاس آ کرو

سوماری پاگی ڈان پنک چیا

وہاں کوئی شراب کی دوکان ہو

ڈی سینی آڈا کا کدو آرا

تم تنبا کو پیتے ہو

آڈا تاکن تاکو

دن میں مجھ کو فرصت نہیں رات کو میرے پاس آؤ

سینگسایا تیا ڈسنگ نام بولے ماری چمپاسایا

اسٹرن آؤ

ماری سینی

یہاں بیٹھو

ڈو ڈو سینی

وہاں سے آؤ ٹھو

بانکے ڈیری سانا

یہاں سے چلے جاؤ

پگی ڈیری سینی

بن بہت پیاسا ہون تھوڑا ٹھنڈا پانی دو

سایا تر تالو یا ناس باگی سیکے آیر منم

اسامی	ہندی
بیتا ہما جاک پھالی تو	لیکھنؤ اور ایک مینہ پن میرا مرڈاویگا
گنشا - گنئی - کتھام - بری - پا	ریکب - ڈونہ - تین - چار - پانچ
خوک - سینہ - اٹھ - نو - دس	پتھہ - سات - آٹھ - نو - دس
<b>MALAY LANGUAGE</b>	
ملائی زبان	

ملائی	ہندی
آپا	ننھارا نام کیا ہے
مانا ٹینگل	گرم کمان رہتے ہو
آڈا ٹینگو کاسنگا پورا	تھنے سنگا پور دیکھا ہے
مانا سوپی	وہ کمان جانا ہے
ڈی مانا ماری	گرم کمان سے آئے
نگری اوڈا گندم براس	تھارے کاسین گیون چاول پیدا ہوا ہے
آپا لوبی لنگ	تھریا کہتے ہو
آپا سکیٹ	گم کر لیا بیماری ہو
سپا پونگل	کیس سنے مارا
سینی آڈا کاسوڈارا	نہی تھارا دوست ہو
سپا پرتو	وہ بولن تو ہمارا
توتو کا ویا	

ہندی

۱۶۶  
آسامی

ہنگامیوں پر

تھوڑے ہاتھ

یہ ہتھیار

تھوڑے ہاتھ

میں صاحب

تھوڑے ہاتھ

ہاں صاحب

تھوڑے ہاتھ

اسلامت آؤ

تھوڑے ہاتھ

میں بیٹھو

تھوڑے ہاتھ

یہاں سے چلے جاؤ

تھوڑے ہاتھ

یہاں سے اونسو

تھوڑے ہاتھ

میں تھوڑے ہاتھ

تھوڑے ہاتھ

میں تھوڑے ہاتھ

تھوڑے ہاتھ

تھوڑے ہاتھ

تھوڑے ہاتھ

تھوڑے ہاتھ

تھوڑے ہاتھ

تھوڑے ہاتھ

تھوڑے ہاتھ

تھوڑے ہاتھ

تھوڑے ہاتھ

تھوڑے ہاتھ

تھوڑے ہاتھ

تھوڑے ہاتھ

تھوڑے ہاتھ

تھوڑے ہاتھ

تھوڑے ہاتھ

تھوڑے ہاتھ

تھوڑے ہاتھ

ہندی	سنٹیھالی
وہ روتا ہوا پانہنستا ہے۔	راہ تپا چہ لاند اتنا
میرے باپ اور ما کو میرا سلام ہو لو	آیاں اپانگ اینک جو اتیا کی مین
وہ کہاں گیا	اینی او پاتے سینا اینا
جگہ معلوم نہیں	کین ایتوانا
میں نے اسکو بہت روز سے نہیں دیکھا	اڑھی دنت کین لے لکا جا
ایک مہینہ ہوا یا ایک برس	میچا ڈون چہ میت سہرا ہو بانیا
ایک دو تین چار پانچ	پیان - مارپا - اپا - او پونا - موپان
چھ سات آٹھ نو دس	تروپا - آپا - ارپا - اریا - گلیا -

## ASAMESE AND BHOTIA LANGUAGE

### آسامی و بھوٹیا زبان

ہندی	آسامی
تمہارا نام کیا ہے	تاکا ڈوبے
تم کہاں رہتے ہو	نگ برانگ لائی
تم کہاں جاتے ہو	نگ برے تھا نگ لائی
وہ کہاں گیا	او برے تھا نیان
جگہ معلوم نہیں	انک سانانی مائیان
انکو کس نے مارا	ننے سرے بولائی
تم نے اسکو کس واسطے مارا	نگ تنے فی بولائی

سنہالی

ہندی

اپارم تھیالی کنا

اپا تم سینوتن

چینا گوہ سو میان

چینا مینا روئی تھنا

چھم نم گونون کڈا

اڑھی کم دام کڈا

ایلو جوئے

نن تارو وئے

نن تانے سینوئے

ان تانے تینگن سے

سنگی ان تھنا چاولی ام ٹھے

اتھارم ٹینا

چولائی لام او جوا

گپا مینگ او جوا ٹین

اپیا ہاٹورے او اپینا

لیجا۔ لگو و چلو۔ لگو کو گو گو کو سے  
پڑا ترکاری گوشت پھلی

دو تائین سے

او پاتم سینوتن

تم کمان رہتے ہو

تم کمان جاتے ہو

تگو کیا بیماری ہو

تھنے اُسکو کسو اسطے مارا

اسکا کیا مول ہو

یہ بہت سنگا ہو

سپٹرو او

او صر پٹھو

پان سے چلے جاؤ

پان سے اٹھو

ن بھوکا ہون تھوڑا کھانا دو

دکری کرو گے

ب او گے

یا پرسون او ٹنگا

مسافر کے رہنے کی جگہ ہو

واسطے کپڑا ترکاری گوشت پھلی لاؤ

مور معاف کرو

بس طرف جاتی ہو

ششمیری	ہندی
دروازہ دیو	دروازہ بند کرو
یہ چیز ان پور	یہ چیز ادھر لاؤ
یہ نہ تورا	اسکو وہاں لیجاؤ
ہنس سست نوکرس لایو	اس سست نوکرو مارو
ہنس و پیو میں سلام	اسکو میرا سلام بولو
یہ بوڑھیو	یہ بوجھا اوٹھاؤ
کاشترننر لڑائی سپنن	کشمیر میں لڑائی ہوئی
کاشترننر کوڑا شکر چھہ	کشمیر میں کتنی فوج ہو
اگر چھہ لٹھہ اڑہ کام کریوسزا پائیو	اگر تم ایسا کام پھر کرو گے تو سزا ہوگی
یہ چھہ لداخ کچھہ شارج	یہ لداخ کی بکری ہو
یہ پیر سٹھانرم چھو	یہ اون بہت نرم ہو
پوزہ ون	سج بولو
آپن ماون	جھوٹھہ مت بولو
تو بہ چھو مسلمان کہ نہ ہند	تم مسلمان ہو پاہندو

COLEANDSONTHAL LANGUAGES

کول و سنتھالی زبان

سنتھالی

ہندی

امان تو پینا

تمھارا نام کیا ہو

### کشمیری

### ہندی

اے پیارے سٹھائے تھیں چھو

یہ پہاڑ بھرتا اور نچا ہے

میں گاؤں بہ گورن بنوں کیا چھو

اس گاسے اور گھوڑے کا دام کیا ہے

کاشتر منڑو گھیو کسہ مول کیا چھو

کشمیر میں وودھ اور گھی کا کیا بھاد ہے

تو بہ ہمس کرن بابت لاؤ لو

تھنے اسکو کسو اسطے مارا

تو بہ منہ نیت پنجاب یو

تم میرے ساتھ پنجاب چلو گے

تو ہنراج ہندناؤ کیا چھو

تمھاری والدہ کا کیا نام ہے

تو بہ جمال کاشترن نرانان چھو

تم جلال کشمیری کو جانتے ہو

کاشتر منڑو کیا کیا میوہ آسان چھو

کشمیر میں کیا کیا میوہ ہوتا ہے

تو ہنر ذات کیا چھو

تھما ہی کیا ذات ہے

تو بہ کیا تنخواہ پیو

تم کیا طلب لو گے

تو بہ چھو ہمارا ج سند نو کر چھو

تم ہمارا ج کے نوکر ہو

یتھہ چھا کینسی مسافر س کٹہ جائے

یہاں کسی مسافر کے رہنے کی جگہ ہے

سو چھو سٹھا دا غا بار

وہ بڑا داغ باز ہے

تو بہ چھو میں دوست

تم میرے دوست ہو

سو چھو تھند دشمن

وہ تمھارا دشمن ہے

مہ سیت لے یو

میرے ساتھ آؤ

ہمس زنان وہ ناؤ

س عورت کو بلاؤ

دروازہ مشر یو

دروازہ کھولو

ہندی

کشمیری

یہ پکڑھی اور جوتہ کسکا ہے

یہ دستار بہ پیزار کسند چھو

یہ لڑکا لڑکی کسکے ہین

یہ یخوتہ کور کسند چھو

وہ کسکی عورت ہے

یہ کھانز زمانہ چھو

تھوڑی ترکاری اور چاول و مچھلی

کم سبزی بہ شکل بہ گاڈہ مازتھول

گوشت انڈہ میرے واسطے لاؤ

میںے بابت اینو

تم کھان رہتے ہو

تو بہ کتھہ روزان چھو

تم نوکری کرو گے

تو بہ کریوہ نوکری

میرے واسطے کشمیری چار بناؤ

میان بابت کاشتر چار بناؤ

تم کھان رہتے ہو

تو کتھہ چھو روزان

یہ راہ کس طرف گئی ہے

یہ و تھہ کت چھہ گشران

تم حقہ پیتے ہو

تو بہ چھو تموک چوان

میں بھوکھا ہوں تھوڑا کھانا دو

بہ چھن فاقہ کنیسا و یون کھن کھتو

میں پیسا ہوں پانی پلاؤ

سیدھ چھہ لچ شتریش تریشہ چایون

کشمیر میں برون کب پڑتی ہے

کاشتر منتر شین کر پیون چھو

وہ یہ لکھ کب ہوگا

سومیلہ کرسب نہ

تھارے ملک میں چوری بہت ہے

تھڈس ٹاکس منتر سٹھا ژور شپسان چھہ

وہ عورت بہت خوبصورت ہے

ہوزان سٹھا خوبصورت چھہ

کچھ کپڑا اور ایک کتل جگودو

کپرھنہ بہ اک کتل بریو



ہندی

کشمیری

حقہ پیوگ

انڈہ پکاؤگ

روٹی کھاؤگ

سورہو

کہان جاتے ہو

ادھراؤ

ایک طرف ہسٹا جاؤ

میرے پیارے آؤ

بڑی عزت والا ہو

وشت کھاؤگ

ہارا نام کیا ہو

کشمیر سے کب آئے

ہارا کیا پیشہ ہو

میرین برف پڑتی ہو

میری زبان میں اسکا کیا نام ہو

لوٹی کا کیا مول ہو

سالہ کشمیر میں کتنے کو بکتا ہو

ہکو دو

چیر دا با چیسے

بھول پکاسے

چنچ بڑ کا کیسے

شو نگہ سے

گور و گش

یورولاؤ

یلا تو ایدر فو

ولو ولو مد نو کہ یوز میان

آن من سونش شان من اونس

نیٹ کیسے

چون ناؤ کیا چھو

تو نہہ کا شیر پیٹھہ کراؤ

تو ہہ کیا کام کران چھو

کاشیر چھا شین پیوان

کاشیر پیٹھہ ایک ناؤ کیا چھو

ایہ ژا در ہند مول کیا چھو

یہ دو سالہ کاشیر منز کیش کنن ایوان چھو

یہ کلا پوش اسی دیو

<p>پنجابی</p>	<p>ہندی</p>
<p>چھدے و تو                  چڑھ وے اور لہن پے ویلے آؤ                  تو سی بڑے چرکے (یا دھل) کے آؤ بندے                  فی ہنا بہت چرکے آئین                  چلونی کر یو روڑی بابا ناک وے                  چلونی از یو مکانی                  او بھنا تیا کتھے جاندا ہر                  تون سانو کی آکھدا ہر                  ایسا لوڑیندا</p>	<p>آج پائیش کرو                  وقت طلوت اور بیکے آؤ                  آپ بڑی دیر برکے آتے ہو                  اجو بہن بہت مدت کے بعد آنا ہونا                  اور کیو بابا ناک کی زیارت کو چلو                  بہنو تعزیت کو چلو                  جی کمان جاتے ہو                  کتھے کیانکھے ہو                  بجا و ضرورت ہو</p>

CASHMIRI LANGUAGE

کشمیری زبان

<p>کشمیری</p>	<p>ہندی</p>
<p>(کاشر) کا چھر کتھ چہ بونن                  پھرن سنا                  بہت سے نیور گاتے                  بہت سے یوریل                  گورمن داماپیے                  تریس داماپیے</p>	<p>کشمیری بولی سمجھتے ہو                  مین خود بول نہیں سکتا                  صاحب باہر جاؤ                  صاحب یہاں آؤ                  چھا چھ پیوگے                  پانی پیوگے</p>

پنجابی

ہندی

تو پاؤا کی تہہ ہر

تھھارا کیا نام ہر

تو کتھے رہندا ہر

تم کہاں رہتے ہو

تو کتھے وینجے (جاستے)

تم کہاں جاستے ہو

اوتھون کی سنگتا ہر

تم کیا مانگتے ہو

تھھو واڈھی کی نالچ (نالش)

تھھاری کیا نالش ہر

تھھینو کین مارا وے

تم کو کس نے مارا

واڈھی بھوکھ مینو کچھہ کڑہ وینین

میں بھوکھا ہوں تھھوڑا کھانا دو

واڈھی تھھہ کچھہ پانی وھر سین

میں بہت پیاسا ہوں تھھوڑا پانی دو

توسی کیوں لڑیندے اور گالی دیندے

تم کس واسطے لڑتے اور گالی دیتے ہو

اوہ روندہ ہر کہ ہنستا ہر

وہ روتا ہر کہ ہنستا ہر

اسی کلھہ جاندے ہیں

میں کل جاؤنگا

ہون کی وچا ہر

اب کیا بچا ہر

ساڈے نال او

ہمارے ساتھ او

تھھو واڈھی تھون یارن کی گل میں نہیں جاندے

تھھاری عورت کی بات میں نہیں سمجھتا

تھھو واڈھی کھاپنڈ ہر

تھھارا کون گانوں ہر

کہہ کتھے وچھو سائین آج ٹیکو گھر بٹدے

کہاں جاتے ہو آج یہاں رہو

سا نو آج وچھن دے

مجھ کو آج جانے دو

پلوچی	پندی
ارتھ - پنج سرے ساک پوڑا استین کرد ان بڑے سنگھ کہتا چہدہ	آنا چاول ترکاری میان میکی آسن بکری کے سچے گوکنے مارا
تھا کھائی باوٹھین	تم کسکی رعیت ہو
فرنگی لشکر دکھ شدہ	انگریزی فوج کس طرف گئی
ایہ کھائی لوگین	یکسکا گھر ہو
یک بندہ بہ یک بچین	ایک لڑکی ایک لڑکا ہو
یک خرے مین گھسارا خٹا	ایک گدھا ہمارے کھیت مین ہو
تالیرو دزدو	تمنے وہ اونٹ چوریا ہو
تہان آمر پیچھے کھشتہ	تمنے اُس آدمی کو کیوں مار ڈالا
تہانی کسے شاہد استین	تمہارا کوئی گواہ ہو
فی چتا کھنے ماواوے کھنا	اب چپ رہو مین سوتا ہوں
آسا اوکنے	آگ جلاؤ
کھٹے نے وہاڑی پیرین	نھوڑا نکلاؤ
گھیت - گھیت - وہ - چہل - وہ چہل - وہ	میں تیس چالیس پچاس
رو جھانا گورا نڈہا چکرین	مر و جنان مین ایک ڈنبہ کا کیا مول ہو
ایہ دروہنی وکھاج کھائین	پنچہ و چھرا کسکا ہو
حزائی بندگی و نواسا کھان	ہاکی بندگی و نماز کرو
تراچھہ قصور قید آنکھو	س قصور مین قید ہو

پلوچی

پنجابی

ہندی

تو ہاڈا کی تہا ہر

تو کتھے رہندا ہر

تو کتھے ونجے (جاسنہ)

اوتون کی سنگھا ہر

تھو واڈھی کی ٹانج (ٹالشن)

تھیو کین مارا وھی

واڈھی بھوکھ پیو کتھے ٹکرہ وینین

واڈھی تہہ کچھ پانی دھر سین

توسی کیون لڑیندے اور گالی دیندے

اوہ روندہ ہر کہ ہنسا ہر

اسی کلمہ جاندے ہیں

ہون کی وچا ہر

ساڈے نال او

تھو واڈھی تیون یارن کی گل میں نہیں جاندا

تھو واڈا کیدھا پنڈہ ہر

کہہ کتھے وچوسا میں آج ٹیکو گھر بیڈے

سانو آج ونجن دے

تجھارا کیا نام ہر

تم کہان رہتے ہو

تم کہاں چاتے ہو

تم کیا مانگتے ہو

تجھاری کیا تالیش ہر

تنگو کس نے مارا

میں بھوکھا ہوں تھوڑا کھانا دو

میں بہت پیاسا ہوں تھوڑا پانی دو

تم کسو واسطے لڑتے اور گالی دیتے ہو

وہ روتا ہر کہ ہنستا ہر

ن گل جاؤنگا

ب کیا بجا ہر

مارے ساتھ او

عاری عورت کی بات میں نہیں سمجھتا

مارا کون گانوں ہر

ان جاتے ہو آج بیان رہو

ن آج جانے دو

<p>پلیو جی</p>	<p>ہندی</p>
<p>آرتھہ - بیج سرے ساگ پورنا استین کہ نہ ان بڑے سنگھ کہتا چہدہ</p>	<p>انا چاول ترکاری بیان لیگی اس بگرمی کے بچہ کو کسے مارا</p>
<p>تھا کھائی باوٹھین فرنگی لشکر دکھو شدہ</p>	<p>تہ بگلی رعیت ہو کریجی فوج کسٹرن گئی</p>
<p>ایہ کھائی لوگین یک بندہ پک بچین</p>	<p>یک ساگر ایک دن ایک لڑکا ہو</p>
<p>یک خرے میں گشارا خٹنا تالیرو دوزدا</p>	<p>یک کھجور کے کیت میں ہو تہ چر پڑا جو</p>
<p>تہان امر پچھے کھشتہ تہانی کسے شاہد استین</p>	<p>تہ سے تہ کو گویوان ہر ڈالا</p>
<p>فی چپا کھنے ماواوے کھنا آسا او کھنے</p>	<p>تہ تہ</p>
<p>کھنے و ہاڑی پیارین گھت گھت وہ چنل - وہ چنل وہ</p>	<p>تہ تہ</p>
<p>یہ جو مہنی و کھاج کھائین خود تہ بندگی و نواسا کھان</p>	<p>تہ تہ</p>
<p>ترجمہ تصویر قسدا خگر</p>	<p>تہ تہ</p>

سنہی

بلوچی

ایک بندوق اور ایک گھوڑا میرے واسطے لاؤ  
 جلدی کرو بجکو دو پر ہڈا ہارو  
 یہ راہ کہاں جاتی ہے  
 میں نے دن بھر کام کیا اب تمہیک گیا ہوں  
 وہ آدمی رو تا ہی یا ہنستا ہے  
 میری عورت کو ٹھننے دیکھا ہے  
 اپنے باپ اور ما کو میرا سلام کہو  
 وہ کہاں گیا  
 جناح مجھے معلوم نہیں  
 ایک دودھ کی گائے میرے واسطے لاؤ  
 تمہاری شادی ہوئی  
 مسجد کس طرف ہے  
 تمہارا کوئی دوست یہاں ہے  
 اُس پہاڑ کا کیا نام ہے  
 آج بہت سردی ہے ایک کتل اور کپڑا دو  
 دو آدمی دغا باز ہے  
 تمہاری چھاپچھ اور کھن دو  
 ہمیشہ فجر اور شام کو میرے پاس آؤ

ترستہ نریان پچا بیار  
 تیکھا باقی کہ میں پڑھ دیر میں  
 برونک تھا بگور برونک  
 ما سون زبون شن کار کو ورتھا گان  
 انکا دروم گرے گین یا خند میں  
 تھوئی جن ویسگر  
 تھو وری فیدار و ما سا سلا بان دے  
 ان تھا گو (نوٹھو) شندان  
 مناسدہ نے واکھوشدہ  
 گو کھے زاسگین پچا بیار  
 تھائی سیریا  
 حزانئی لوگ تھا گلوین  
 تھائی لاکا ایدھان استین  
 ان گھوہ (لوکر) نام چھہ  
 سنا سکھا گو ہارے بیسا سنا گھے چو شٹی دے  
 ان مردم لوٹو میں لگورے  
 کھئے جھن موستے منادے  
 ہر روشن گور ما با گھا بیگھاتے یا

تہذیب ہندی

ہلوچھی

تراکیٹیا جہدہ (تساہڈ ٹراٹیا لٹھ و)  
 تراکیٹیا چھڈا  
 تھاہین ارزاہم جہدہ  
 اسے لیٹروہے چھڈا کترہماہین  
 یہ کازتا خود کھنٹے  
 یہ بازے بچاہین  
 اندماہیا (اؤگوبیہ)  
 اینا اینڈا  
 چھیدان دابرو (چھیدان درکھو)  
 جھودان کھڑوبی  
 مین شودھی آن مین تے ورڈے دی  
 ہاسکھیا تھوئی آن منا آنے دی  
 تھاہجر اس شو انکھئی کھائے  
 تھان کھدین کھائے  
 ہے یا نگھہ کمان ہے تیرو شے کمان  
 ایندھا رودا اؤکھے ہندے استین  
 شہران برو پھا گوزدے وسیلے تھوے فقہا ہار  
 اداہرجی منتر گستا منامعاف کمان

تکوسنے زرا  
 نکو کیسے بخرم گیا  
 تھنے اسکے تھو ازار بھجھا  
 اس اونٹ کا کیا نول  
 تم یہ کام کر سکتے ہو  
 یہ بہت مہینکا ہو  
 ایسٹرف اوڈ  
 ادرہ پٹھو  
 یہاں سے پلے جاؤ  
 وہاں سے اٹھو  
 مین بھوکھا ہون کھانا دو  
 مین پیسا ہون ٹھنڈا پانی دو  
 بھائی تم نوکری کرو گے  
 تم کب اوگے  
 کل یا پرسون اوگے  
 یہاں کوئی مسافر کی جگہ ہو  
 ہمارے شہر سے گوشت پیاز لسن روئی لاؤ  
 میرا قصور معاف کرو



گوئدی	ہندی
نیما ہونجا	تم ہو رہو
ادولون ہونباند	یہ گھر کس کا ہے
فینڈ ہا میگا مند اکو	یہاں میں رات کو رہ سکتا ہوں
اور پارا سے پونور	وہ بیوقوف ہے
اور ایاتی بنتور	وہ سچا ہے
نیما ہندی نٹو	تم جو ٹھا ہے
ایگا ہونال دوکان نٹا	یہاں کوئی دوکان ہے
ناک پہ چا	ہکومت مارو
نیما بانگ رنگھتی	تم نے اسکو سوا سے گالی دی
اوار بد خراب نٹا	وہ عورت بہت خراب ہے
نینڈ سے	آج نہیں

## BELOCHHE LANGUAGE

### بلوچی زبان

بلوچی	ہندی
تھائی نام چمین	تمہارا نام کیا ہے
ہاگھو نشتیا	تم کہاں رہتے ہو
تا تھان گوروی	تم کہاں جاتے ہو
ترا چھہ ہوفین	تمکو کیا بیماری ہے

ہندی

گوندھی

آج کیا کام کریگا

نینڈ باتل بو تو کیا کی

ایک جرو تین چار پانچ  
چھ سات آٹھ نو دس

اونڈی رنڈو موٹو مالو سپون  
سارون ساتو آٹھ نو دس

یہ پیل تھنے چوری کیا

ادنیما کوندا کتھی

آج جاڑا ہی ایک گل اور کپڑا دو

نینڈ پنی دسانا ناگڑھی گیتل ہم

آج جاؤ کل آؤ

نینڈھن نارھی ورا

تم بھلا کو جانتے ہو

نیما بھلا پوتھونی

مین نہیں جانتا

ننا پونون

تم شہر کو جاؤ آنا وال گھی نمک

نیما نائے ہن پنڈھی - والی - پالنی -

چاول مچھلی گوشت لاؤ

ہوور پرانگ - پنک - ہووی - ترا -

یہاں مرغی انڈہ ملیگا

ایگا کورینج پوٹاٹو

یہ گائے کٹنا دو وہ دیتی ہے

اونٹا لال بچوک پالال ہنتا

جوڑو ہم چھوٹا بھائی - بیٹا - بیٹی بہن مرگے

نیار - دولٹالان - سور - اوال - سرک - سار - پانی

اسکا بچہ پیدا ہوا

تین مرکا آتا

تھکو کیا بیماری ہے

نیک باتل پو ایتا

تم اب کیسے ہو

اروک نیما بدانتو

تم بہت سست ہو

نیما بڑا باتل بو تو کیوی

تم غسل کرو

ایر تو نکا

ہندی	ارومی
جھڑی تیار کرو	پہنچی تیار پتو
COND. LANGUAGE	
گوئڈی زبان	

ہندی	گوئڈی
تمہارا نام کیا ہے	نیا پوزو باتل
تم کہاں رہتے ہو	نیا پگا من ٹن
تم کہاں جاتے ہو	نیا جگا وان ٹن
تم کیا چاہتے ہو	باتل من کا تونی
یہ زاہ کس طرف گئی	ایڈھریکی دانٹا
اس طرف آؤ	ایگا ورا
یہاں سے چلے جاؤ	ایگا ڈا ہٹو
میں پیسا ہوں پانی دو	اسکے اوڈا وستا میر ترا
میں بھوکھا ہوں روٹی دو	کروستا جاوا اوڈا ہم
آگ لاؤ	کس ترا
تم نوکری کرو گے	نیا چا کر نیا گاندا کی
تمہاری کیا مالش ہے	تینا بچر مولا
بہت مہنگا ہے	او مہنگے منٹا
اپنے باپ کو بلاؤ	نے باہن کیا

اردوی	ہندی
آدین ایڈوران پرمی کران	وہ لکھتا پڑھتا ہو
انگے اوڈکٹ	وہان گھر بناؤ
انگو ٹنگو تیریا	تم ہندوستانی جانتے ہو
اونگو پھیلے ادکی پیریتا	تمہاری زبان میں رسکو کیا کہتے ہیں
<p>تنگے کھلے - سیوے کھلے - بڑھ کھلے - بال کھلے</p> <p>[ دیلی کھلے - سنی کھلے - نایت کھلے - ]</p>	<p>پیر تنگل - بڈھ - جمعرات</p> <p>جمعہ - شیجر - اتوار</p>
اونو - رنڈو - مونو - ناپلو - انچی	اک - دو - تین - چار - پانچ
اڑو - اپو - ایو - اوپو - پو	چھ - سات - آٹھ - نو - دس
پدن ادنو - پن رنڈو - پدمونو - پت اسپد	گیارہ - بارہ - تیرہ - اونیس
اروڈو - موپدو - نارپدو - ایم پدو	بیس - تیس - چالیس - پچاس
اروڈو - ایل وڈو - ین پدو - تورو	ساحھ - ستر - آسی - نوے
نوڑو - آسیرم	سٹو - ہزار
ان اوڑے یا ویلے کارنے کو پڑو	میرے نوکر کو بلاؤ
کدو موڑو	دروازہ بند کرو
کدو تورو	دروازہ کھولو
نی ربنو سستی	تم بہت سست ہو
مرکادے	بھولومت
اونکو بوتی ایلے	وہ بیوقوف ہی

## اروی

یگل چتے اپن پارتیا  
 اوگنو تنگاچی کرپا ارکد  
 اوگل چن جی رنوسرپا ارکد  
 اندانسه اوران الادی چکران  
 انگو پان کوین سلام چل  
 فی روئی تئد ویا الادی چور تئد ویا  
 ناچی - آرنالا پارک ویلے  
 اوگوالان یگلے پونانگو  
 آیا اینکو تریا دو  
 اندا پویلے رنوسلے ارکد  
 اندانسه رنوکونوین  
 اوگو چلو کرے لے یئر نال سرا پور چو  
 اندے پسونتا ویلے کی مانگنے  
 یٹ ونبدوروپہ ویلے ارکدو  
 کوچم تونی تیوپا ارکدو  
 سمتر تلے مو  
 اوگومرند کورٹ ویلے کی اپا پو  
 تنگے کلے - ویلی کلے نایت کلے وزان

## ہندی

میڑے چاکو تئے دیکھا ہو  
 تمھاری ہن بہت گالی ہو  
 میڑی سالی بہت گوری ہو  
 وہ روتا ہو یا ہنستا ہو  
 اپنے دادا کو میرا سلام بولو  
 تم روٹی کھاؤ گے یا بھات  
 میں نے اُسکو پانچ چھ روز سے نہیں دیکھا  
 وہ کہاں گئے  
 صاحب مجکو معلوم نہیں  
 وہ عورت بہت نیک ہو  
 وہ آدمی بہت خراب ہو  
 اوسکو بولو ہفتہ میں سات روز برابر او  
 اُس گانے کو کتنے کو مول لیا  
 آٹھ نوروپہ اسکی قیمت ہو  
 تھوڑا کپڑا مجکو چاہیے (ہونا)  
 تم سمندر میں غسل کرو گے  
 اُسکو دوا دیکر کام پر بھیجو  
 پیر اور جمعہ اور اتوار کو وہ آتا ہو

ارومی	ہندی
اوکل کو یار بننا	تکڑے گالی دی
نیگو د نم اناٹ کو چند بے پوڑے	تم کسی واسطے ہمیشہ تکرار اور لڑائی کرتے ہو
انگے وا	اسطرف او
انگے اوکار	یہاں بیٹھو
انگے ارنڈے پو	یہاں سے چلے جاؤ
انگے ارنڈیندری	وہاں سے اٹھو
نیگو چور گورنا پسیا ار کرین	جگلو کھانا دو میں بھوکا ہوں
نیگو رہو تا تم اراکد کو خچم تھی کو نڈا	میں بہت پیاسا ہوں تھوڑا پانی دو
فی ویلے سیویا	تم نوکری کرو گے
آنا آیا ویلے سیویا	ہاں صاحب میں نوکری کرونگا
یتا چلم وانگوے	کیا طالب لوگے
مچون نال روپیہ پوم	تین چار روپیہ بس ہے
فی میو وروے	تم کب آؤ گے
نالے نال تھی کی راتری کے وروے	کل یا پرسون رات کو آؤنگا
انڈے ویلے پورے کوڑ	اسوقت میرا قصور معاف کرو
انگے مسافر اراکرت کے ویران اراکدا	یہاں کسی مسافر کے رہنے کی جگہ ہے
انڈے ولی ینگے پور	یہ راہ کی طرف جاتی ہے
اتی الان ویلے سیدے انڈ پوچی	میں نے دن بھر کام کیا اب تھک گیا ہوں

تکلو کس نے مارا

تمھاری شادی ہوئی

وہ کون آدمی ہو

تم اوسکو جانتے ہو

میں سچ کہتا ہوں

تمھارا ضلع کون ہے

تمھارا کوئی رشتہ دار اس جگہ ہے

ہاں صاحب میرا ایک بھائی میرا

باپ ما اور بیٹا بیٹی یہاں ہیں

تمھاری عورت نے اوسکو مارا ہے

اسکا کیا مول ہے

ایک یا دو روپیہ اسکی قیمت ہوگی

یہ ستانہیں بلکہ بہت مہنگا ہے

نم بازار کو جاؤ اور آنا چاول ترکاری لاؤ

لیا کھی مصالحہ اور گوشت مچھلی نہیں سچا ہے

میں صاحب میں نے انڈا پکایا ہے

موڑا دودھ دہی اور کھن بھی لانا

چیزیں فجر کے وقت ملتی ہیں اب نہیں

اوٹگل کو پاراڑچا

اوٹگل کن لم آچی

اندامن سے پار

اوٹگل کو اندامن کو ترپا

نان نسیم چورسے

اونگو اورینا

اوٹگل کو سندم پارا ایلم ار کرانگو

آما ورا سنے - ٹک پنا - تمار - گن -

ان بھائی - پتہ - اور - پسر -

گلو انکے ار کرانگو

اونگو پنچا دمی اونکو ارچا

او کریم تینا

ور روپیہ رنڈ روپیہ اید ویلے آچی

او نیم اتے رہنو ویلے ارکد

میگل کرٹے کی پوئی ماؤ - ایسی - کانی - کونڈا -

یٹا نیسی - مسال - کرسی - پن - وانڈا -

نان موئے آکنے

گوٹھ - پالی - تیر - ویسے - او کونڈا -

انڈو وڑے کالمبر و امبر دا اسے

ہنگالی	ہندی
آج اپنی ادھاب ہلائے اسی اسین	آج تم بہت دیری سے آئے
آپنی اے روپ ہلا پوکری بین نا	تم پھر ایسی سستی مت کرو
اوہان کے اے کنو ہوئے تے جاپے پز	اسکو موقوف کر دو
پر روپ لگن	چراغ جلاؤ
پر روپ پیسے دین	پتی بچھاؤ
بھات راندھین	کھانا پکاؤ
دو وار (کپاٹ) کھولین	دروازہ کھولو
بھولی بین نا	بھولو مت

TAMILORAWI LANGUAGE

ٹامل یا ارومی زبان

ارومی	ہندی
اونگو پیرینا	تمھارا نام کیا ہے
نیگو پنا کو تم سیدی گون	تم کس قصور میں قید ہو
نیگوینگے ار کرڈ	تم کہاں رہتے ہو
نیگوینگے پور نیگو	تم کہاں جاتے ہو
نیگوینگے ارندوندی گو	تم کہاں سے آئے
نیگویتا چور نیگو	تم کیا کہتے ہو
اؤرک تینا وادی	اوسکو کیا بیماری ہے



ہندی

بنگالی

اُونی کو تھائی گئے سین

آمین جاننی نا

اوپا شری نیتان تو بھالو مانس

اُو لو کھی بدو پاچی

اُونہا کے بولین روز روز کانے آئے شو

اوگا بھی کا تو لکائے نئے سو

آٹھ نوٹکا ادھر دام ہوئے سے

ایکھو کا پڑا مان کے دین

آپنی ندی تے چان کرین

اوپا کے اوشدی کہوائے کانیر اوکھا پھائے پڑ

او لو کھی لکھا پڑھا جانین کی نا

آپنی اے کہانے ایک کہانا گھر باندھو

آپنی ہندوستانی کتا جانین کی نا

اپنا چھانپ (بیرا) بنائے آٹھے کی نا

آپنی چھاؤنی کتو جانین کی نا

اپنا راسے کہانے کتو بشر کتو دی پاش (ہوئے)

آمین بنگالی کتا جاننی نا

آپنی اوبان کے بی باہو کری ہین

گیا

بجگو معلوم نہیں

رت بہت نیک ہے

وہی بہت خراب ہے

وہ پو پو روز روز کام پراؤ

لکائے کتنے کتنے کو مول لی

نہ نور و پیمہ اسکی قیمت ہے

اکھرا کھرا کھو دو

شمندر میں غسل کرو

اسکی ووا دیکر کام پر بھیج دو

وہ کھینا پھنا جانتا ہے

تھم بیان ایک گھر بناؤ

تھم ہندوستانی جانتے ہو

تھم گوشی بنانا آتا ہے

تھم جھپیر کا کام معلوم ہے

تھم بیان کتنے برس ہوئے

میں بنگالی بات نہیں جانتا

تھم اس سے شادی کرو گے

ہنگالی	ہندی
اسے کہاں ہوئی تے اپنی جان	یہاں سے چلے جاؤ
ایو کہاں ہوئی تے اوٹھے جاؤ	وہاں سے اوٹھو
آمین کہو داپے سی امان کے کچھو کہتے دین	میں بھوکھا ہوں تھوڑا کھانا دو
آمین پی باشائے امان کے بل دین	میں پیابھا ہوں تھوڑا پانی دو
آپنی کمنو کری بن (چاکری کری بن)	تم نوکری کرو گے
آپنی کہے آشی بین	تم کب آؤ گے
کالھہ کی پرسون آشی بو	کل یا پرسون آؤنگا
اے کہو نے امار قصور معاف کریں	اس وقت میرا قصور معاف کرو
اے کہانے اویتی کہانا آسے	یہاں کسی مسافر کے رہنے کی جگہ ہے
اے پاتھہ کو تھائی گیا سے	یہ راہ کس طرف جاتی ہے
آمین کل دن کام کرتے مرتیسی (مری گیلیم)	میں نے دن بھر کام کیا اب تھکا گیا ہوں
امار کھوڑو مہاشائی کے دیکھے سین	میرے چچا کو تنے دیکھا ہے
اپناز بھگنی بڈو کو چھری	تمھاری بہن بہت کالی ہے
آمار شالی (جسٹر) بڈو سندھ	یہ تھی سالی بہت گوری ہے
اولو کوئی کیا نوکاندین کی ماشین	میرے ہرے ہرے ہوتے ہیں
اپنا رشامی (بھتار) کے امار پر نام جہان	اپنے سیر اسلام دو
آپنی روٹی (پیٹے) کی اتو بھو جن کری بین	تم نے کھانے کے بیجے بیجے
آمین اڈنا کے پانچ چھہ وپاش دیکھی تا	میں نے کھانے کے بیجے بیجے دیکھا

ہندی

تک کو کس نے مارا

تمھاری شادی ہوئی

وہ کون آدمی ہے

تم اس کو جانتے ہو

میں سچ کہتا ہوں

تمھارا کوئی رشتہ دار یہاں ہے

تمھاری عورت نے اس بچے کو مارا ہے

اسکا کیا مول ہے

{ تم بازار کو جاؤ گھی مصالحہ

چھملی گوشت لاؤ

تمھارا باپ ما اور بیٹا بیٹی مر گئے

تھوڑا دودھ دہی اور کھن لاؤ

{ یہ چیزیں فجر کے وقت ملتی ہیں

شام کو نہیں

تک کو کس نے گالی دی

تم ہمیشہ کسو اسے مکرار اور لڑائی کرتے ہو

اس طرف آؤ

یہاں بیٹھو

بنگالی

اپنا کے کے میرے سے

اپنا ربی باہو ہوئے سے

اوسکے

اپنی اوہے کے جانین

آئین شتو بول سی

اپنا بھائی کیہو ایکھانی آئین

اپنا ہٹری او ہر پتر کے میرے سے

اسی ہار کی دام

اپنی بازار سے جان گہر تو مشلا مشو مانگشو

آئین (نی آشن)

اپنا پیتا ماتا پوتر و کتیا م تو ہوئے سے

رکچت ڈوگدو دوسہی اور ما کیم آئین

{ وہ در میو سو کالے سے بوئی کال بیل پوا

جائے نا

اپنا کے کیے کالا گالی دیے سے

اپنی کی جتنے قضیہ دنکا کرین

اے کہانے آشن

اے کہانے بشن

<p>مرہٹی</p>	<p>دیہندی</p>
<p>تیس آپے دھندھیا وریا پٹھون ڈیا          تو موٹھا بدھی وان آہے          تو موٹھا بدھی نشٹ آہے          مزور کاہین کرپا کرا          تیا لاموٹھی سیکچھا (ڈنڈ) زاہلی          تم مہین کیونہان یال</p>	<p>اوسکو کام پر پھیندو          وہ بڑا عقلمند ہے          وہ پو توں ہے          میری پرورش کرو          اُسکو سخت سزا ہوئی          تم کب آؤ گے</p>

BENGALEE LANGUAGE

بنگالی زبان

<p>بنگالی</p>	<p>ہندی</p>
<p>(تھار) ہاشایر نام کی          آپن کر کو تھاے ضلع          ہاشایر ٹھا کریر کی نام          آپنی کی مقدمہ قید آسین          آپنی کو تھاے تھا کرن          آپنی کو تھاے جان          آپنی کو تھاے تھیکے آیلن          آپنی کی بول چھین (بالین)          اُنار کی یاد ہی (پیرا)</p>	<p>تھارا نام کیا ہے (یا آپ کا نام کیا ہے)          تھارا ضلع کون ہے          تھارے باپ کا نام کیا ہے          تم کس تصویر میں قید ہے          تم کمان رہتے ہو          تم کمان جاتے ہو          تم کمان سے آئے          تم کیا کہتے ہو          اُسکو کیا بیماری ہے</p>

ہندی

مرہٹی

دیوان سے اٹھو

تیتھون اوٹھا

اپنے صاحب کو میرا سلام بولو

اپنی صاحب جاس بلزا سلام ساٹھا

تم نوکری کرو گے

تم مہین چاکری کرال

تمھارے ملک میں روٹی کھانے ہیں

تم چائلیکات بھاگری کھاتا تے کیمنون

یا بھات -

مان تانڈل (اتھو ابھات)

بازار سے ترکاری اور گوشت لاؤ

بازار اتون بھاجی آنی بائس (مٹن) آن

ٹھوڑا پانی پلاؤ

ٹھوڑا پانی پازا

تم کب آؤ گے

تم مہین کیونہان یاں

کیڑا کھانا اُسکو دو

ان دستر تیانس دیا

میں نے ایک ہفتہ سے اُسکا حال نہیں سنا

می ایک ٹھوڑا پانسون تیاچے ورتان ایتھنہا

اُسکو بولو پیر اور منگل و جمعرات

تیانس ساٹھا چندرواری یا بھومواری

دسینچر کو آیا کرے

یا گورواری یا مندواری ایتنا

وہ روتا ہی یا ہنستا ہی

تورٹ آہے کیونہان ہست آہو

او سکی عورت چنناں ہی

تیاچی باکیو سندھل آہو

میرا لڑکا بھوکا پیاسا ہی

مازا ملگا بھوکھا تانہان آہو

اوسکا ہاتھ پانوں باندھو

تیاچے ہاتھ پاسے (ہست چرن) باندھا

میرا قصور معاف کرو

باجی چوکی کر پا کر

اوسکا سر چھوٹ گیا

تیاچے ڈوکے پھٹلے

چین وی - کیا خیر بنائے	چین ہوتیہ کیا کیا لائن
ایک موافق - ہینک ہنسی	ملوح - بڑا دن - اور خوشی
ڈیاک اوتتا - دودھ گوجان	اوتلا ہانی - بیچ - استبان
ڈائے - میشاب - ایشاؤ - پو - گو	ہے اونی - اگ - آمونین - تاکو
ہول تال غان - حکم گومان	یائی شہ مرک - سلام - گوجان
تواو - بیماری - کیا - مرو	ہول تانی ونے - شروع گزنو
تواچھ مرقد - پو - آواب	لیٹ لیسرہ - ختم کتاب

MAHRATTA LANGUAGE.

مرہٹی زبان

مرہٹی	ہندی:
تم چے کائے نانو	تمہارا نام کیا ہے
تم ہاس کائے روگا دیتھا ہے	تو کو کیا بیماری ہے
تم چھی کیا فریاد آہی	تمہاری نالیس ہے
تیاں کونی مارے	تو کتنے مارا
یاچے کائے مولا ہے	تو کا کیا منہ ہے
ستا آہے اتھوا ہمارگ	تو کتنے روزینہ ہے
ایکڑے یا	تو کتنے ہے
لٹھے ہا	تو کتنے ہے
تیخون نا	تو کتنے ہے

# NICOBARESE LANGUAGE

## نکوباری زبان

نکوباری

ہندی

چن لیانگ مین  
شام کیون مین  
چون مٹالی  
چین یونین  
ہینگ تاق روپیہ قنوم آئین و آئین  
تو او تو آن مین

تمھارا نام کیا ہے  
تمھارا ملک (ٹاپو) کون ہے  
تمھارا گھر کہاں ہے  
تم کیا مانگتے ہو  
ایک روپیہ مین کتنے ناریل دوگے  
کیا تم بیمار ہو

چاق قومی آنے پیکالی یو  
تائینٹرے (کیتے) ایتا آن مین  
آن نہنتو  
یو چوہ آن مین

سر مین دردا در بخار ہے  
مہیاں او  
ہیاں بیٹھو  
ہیاں سے چلے جاؤ  
دواسطے

چوومی  
قام تاق روپیہ آنے لو قم لانگ  
چین اولیو لو ان مین چھا ابیا  
چن لیانگ پیواوائی تو آنے مین  
ہینگ تاق روپیہ قام تاق کنلا ہا آروئے  
اولیو لو آن مین چھا ابیا یا شہ مرک

لال کپڑے کا کیا مول ہے  
صاحب کے سامنے کیا بولو گے  
آدمی نے تمکو مارا اسکا کیا نام ہے  
روپیہ کا کتنا چاول بیگا  
صاحب کو میرا سلام بولو

ان سے چلے جاؤ	این دو کو جو
وہاں سے اٹھو	ان سے پون دو کو اٹھو
میں بھوکھا ہوں تھوڑا کھانا دو	ٹوک لگی من بانڈو دے
میں پیاسا ہوں پانی دو	پچانہی لگی پائین پاجے
تم نوکری کرو گے	آو تیورے
کیا طلب لو گے	کائی لے تون
تم کب آؤ گے	تون کد ہی آوے
کل یا پرسون آؤنگا	دیگی آنے پرے دیہین آوے
آج رات بہت بھنڈا ہے تھوڑا کپڑا اور گل	آجی راتے ہیا لوہی پوٹرون کبلون دے
یہ راہ کیسٹرن جاتی ہے	اہ واٹا کاہین جاہے
تمھاری عورت اور ما باپ بیٹا بیٹی	توہ تھے - پاکھی - باکو - پوہیرو - پوہیرو
ہن بھائی اچھے ہین	ہائی - واوا - ہرے ہین
وہ کہاں گیا	اوہ کاہین اٹھی گیو
مجکو معلوم نہیں	آہی ناہین جاتو
میں نے اوسکو ایک برس سے نہیں دیکھا	ایک اوری ناہ دیکھیو
ایک مہینہ ہوا وہ یہاں آیا تھا	ایک مہینہ ہوا اتو
ایک دو تین چار پانچ	ایک ہین تین چار
چھ سات آٹھ نو دس	چھو ہات آٹھ نو



پھیالی	ہندی
کیلے آئے چھو ہوئی آئے چھو یا پر سین آئے چھو بڑھ بانو کیتر جان چھو آٹھ دن ہوں مالائی اوسکو دیکھو مالائی جانڈے نو	تھک آوے گے کل یا پر سین آوے گا یہ راہ کمان جاتی ہو میں نے اُسکو آٹھ روز سے نہیں دیکھا جھگو معلوم نہیں

## BEHEL LANGUAGE

### بھیلوں کی زبان

بھیل وانی	ہندی
تو نا تو کا ہو تو کا میں رہتو تو ن کا میں جاتو تھل کائے دو کھا کو ڈا تھو کیو کنیڈ سے خاطر تھو کیو یا کائی مولو ہو جا کو مانگھو ہو ایہان آؤ ایہان چھو	تمھارا نام کیا ہو تم کہاں رہتے ہو تم کہاں جاتے ہو تمکو کیا بیماری ہو تمکو کس نے مارا تم نے اُسکو کس واسطے مارا اِسکا کیا مول ہو یہ بہت مضنگا ہو اس طرف آؤ ادھر بیٹھو

## NEPALESE LANGUAGE

## نیپالی زبان

## نیپالی

## ہندی

تمروٹا نو کیا ہو

تمھارا نام کیا ہو

تیمی کھان رنچو

تم کہاں رہتے ہو

تیمی کھان جاچھو

تم کہاں جاتے ہو

تیمی کا نوٹھا آئے ہو

تم کہاں سے آئے ہو

تیلانی کیا بھیسو (کیا بیماری چھا)

تکو کیا بیماری ہو

تیلانی کسے ماریو

تکو کس نے مارا

تیلے اسلامی کینو ماریو

تمنے اسکو کسواسے مارا

یہ چیز کو تیلے کیا دام لینے چھو

اسکا کیا مول ہو

اتراؤ

اسطرف آؤ

اتر جاؤ

اودھر جاؤ

تیمی بیان بچھ جاؤ

تم بیان بیٹھو

تیمی ٹھارو ہو

تم کھڑا ہو

مالائی بھوکھ لاگا کو چو تباہین لے کے کھانا

آپ جھکو کھانا دو میں بھوکا ہوں

مالائی تر کھالاگا کو چھو پانی کو لائی دو

میں پیسا ہوں تھوڑا پانی دو

تیمی لے کے اسی نوکری کرنے چھو کو چھو نو

تم نوکری کرو گے

سکتے روپیہ طلب لینے چھو

کیا طلب لو گے

## ہندی

## ہندی

سو بہان ایندس یاں پیرین

کل آونگا پاپرسون

ہتھے مسافر جو ٹیکن جی کا جا ہے

بیان کوئی مسافر کے رہنے کی جگہ ہے

ہتھے جانے ناہو مسیت بین و سچ

بیان کوئی جگہ نہیں مسجد کو جاؤ

توں و سچ بازار اتھوم اور پسر و پٹیا

ہمارے واسطے بازار سے کچھ پیاز

پیار

ولسن لاؤ

(کھنیاؤ)

موتے گناہ بخش

میرا قصور محاف کرو

موتے بھوکھ لگی ہر مانی گوندھن کھیرا

بین بھوکھا ہون کچھ روٹی سالن دو

سیگھا تپھو موتے پرے و بختوہی (پرے ہندی)

جلدی کرو بھگودو ورجاناہی

ہی اور رستو کتھے ویند

ہر راہ کہاں جاتی ہے

موندھ سچو ڈیہون کم کیوہی مانو

بین نے دن بھر کام کیا اب

تھکوا اینہان

تھک گیا ہون

موندھ جی جوئے توں دیتھے ہے

سیری عورت کو تھے دیکھا ہے

ہو مار تھو کھلے تو جان روئے تو

یہ آدمی روتا ہے یا ہنستا ہے

توں جے پیو کے موندھ جا سلام دیکھ

پاپ کو میرا سلام بولو

موندھ تو آٹھ نو دیہون ہوانہ ڈیٹھو

بین نے اسکو آٹھ نوروز سے نہیں دیکھا

ہو کڈھان دیو

وہ کہاں گیا

سائین موتے انھین کا ماجی

صاحب بھگو کچھ معلوم نہیں

خبر کا ناہی

SANDHI LANGUAGE

سندھی زبان

سندھی	ہندی
تہون جو نالو کو جاڑو (چھا) آہے	تمھارا نام کیا ہے
تہون کتھے ویٹھون آہین	تم کہاں رہتے ہو
تہون کڈھا تو وینجین	تم کہاں جاتے ہو
توکھے کپھڑو مرض ہے	تم کو کیا بیماری ہے
توکھے کیہون ماریو	تم کو کسے مارا
تھونجے بھاؤ مارو بیان	تمھارے بھائی نے مارا ہے
ہنے جو مول کترو ہے	اسکا کیا مول ہے
ہی او منگو ہے سا نگھونا ہے	یہ منگتا ہے ستا نہیں
ہیڈ بان آ	اسٹرن او
ہتے ویو	اوہر بیٹھو
ہتھان ونجھو	بیان سے چلے جاؤ
ہوتان او ٹھیو (او بیو)	وہان سے اوتھو
موکھے مانی دے	ہلکو کھانا دو
اوشجائیو آ بیان موکھے پانی دے	میں پیسا ہوں پانی دو
آدا تو بیلی او بھیندے	بھائی تم نو کری کرو گے
تو کہہ میں ایندے	تم کب آؤ گے

ہندی

مگرانی

کل یا پرسون اورنگا

یہاں مسافر کے رہنے کی جگہ ہے

تھے روٹی و ترکاری تیار کی

میرا قصور محاف کرو

جلدی کرو چکو دور جانا ہے

یہ راہ کہاں جاتا ہے

میں نے دن بھر کام کیا ہے

تھک گیا ہوں

میری بہن کو تھے دیکھا ہے

وہ روتا ہے یا ہنستا ہے

اپنے بابا کو میرا بہت سلام بولو

اوسکو میں نے بہت روز سے

نہیں دیکھا

وہ کہاں گیا

یہ گھر میرا ہے

چکو معلوم نہیں

وہ آدمی

پر محاش ہے

باندھے گا ہاں اس کے پیری

ایدا مسافر نے نند کے جاگا بہت

تو نگین و تلکاری تیار کوتا

منی گناہ بخشو

گو شاکن من دور رو گیان

اپہ راہ کجا روڈ (رو)

من دور این رو چا کار کوتا

من دم جرتا

منی گو پار تو ویستا

ایہ مردم گریٹ آ کے خندی

تئی مات پتان منی بازیا سلیمان بدہ

باز روچ بیتا منی ستا

وا کجا شوٹا

ایہ لوگ منی گے

باسہی ٹا ہا

ایہ مردم سب گندہ کی فی

## MOKRANI LANGUAGE

## مکرانی زبان

مکرانی

ہندی

تھین نام کاہین

تو گجائشے گے

واکجا روو

اشیا چہ بیماری

بٹرا کیا جتا

توئی کارا کوت کنے

اشیے قیمت چہ

اشیے بازے زرے گتا

انگوبیا

ایداہینے (بہ)

چیداہرو

چودا چیزبٹو

من ورگا بدہ سے شو دی کا

ماتوئی کا من سرد آبا بار بدہ

تو نو کری کنے

تو کدی کاٹے

تمہارا نام کیا ہے

تم کہاں رہتے ہو

وہ کہاں جاتا ہے

اوسکو کیا بیماری ہے

تکو کیسے مارا

تم یہ کام کر سکتے ہو

اسکا کیا مول ہے

یہ بہت منگاہے

اسطرف او

ادھر بیٹھو

یہاں سے چلے جاؤ

وہاں سے اٹھو

ہلکو کھانا دو مین بھوکھا ہوں

مین پیاسا ہوں ٹھنڈا پانی لاؤ

تم نو کری کرو گے

تم کب آؤ گے

میں نے ون بھر کام کیا اب تک کیا ہوں  
تمھاری بہن کالی ہے

میرا بھائی اور باپ گورے ہیں  
وہ روٹا ہے یا سنتا ہے

اپنے چچا اور دادا کو میرا سلام کہو  
تم روٹی کھاؤ گے یا بھات

میں نے اسکو ایک دو روز سے نہیں دیکھا  
وہ کہاں گیا صاحب مجکو معلوم نہیں

اوس گھوڑے کا کیا دام ہے  
شاید چار پانچ یا دس روپے ہونگے

بہتھ سات اونٹ اور آٹھ نوچر  
چورا لیکے

پیر - منگل - بدھ - جمعرات - جمعہ - سنچر - اتوار

ماتام روز کار کڑے دے زوڈیرا ستر ستر  
استا خورتکا تو باوا

زمان رور او مور او پلار تک سپندی  
دے جاڑھی او کہ خواندے

تو کا کاتا او چاچاتا زمان سلام وایا  
توڈوڈیے خورے او کہ روجے خورے

باپو او دو وار روڑے او شوے چہ دیا اونید  
دے چرتالار مانا معلوم نہ دے

دے دے آس سو یا دا

خدا خبر سلور یا پنز ویالس رو پیہ یا دا  
شپک یا او داوخان او آٹھ یا نہ خچرے

پنگیرے بوتے

دوشنبہ - سه شنبہ - چار شنبہ - پنج شنبہ - جمعہ - شنبہ

- ۱ - یو - ۲ - دو - ۳ - درے - ۴ - سلور - ۵ - پنزو - ۶ - اشپک - ۷ - اوو - ۸ - آٹھ - ۹ - نہ - ۱۰ - کس - ۱۱ - یو کس - ۱۲ - دوسر
- ۱۳ - وبار کس - ۱۴ - سوار کس - ۱۵ - پنزل کس - ۱۶ - شپار کس - ۱۷ - وو کس - ۱۸ - آٹھ کس - ۱۹ - نو کس -
- ۲۰ - شل - ۲۱ - یو وشت - ۲۲ - دو وشت - ۲۳ - وروشت - ۲۴ - سله رشت - ۲۵ - پنز وشت - ۲۶ - شپک وشت -
- ۲۷ - او وشت - ۲۸ - آٹھ وشت - ۲۹ - نہ وشت - ۳۰ - ویرش - ۳۱ - سلو سجت - ۳۲ - پنزوس - ۳۳ - شپتو - ۳۴ - او یا -
- ۳۵ - آٹھیا - نو چے - ۳۶ - ہیرار -

پشتو	پہیدی
دے خواتا راشا	اسطرف آو
رازا دے کنیا	یہاں بیٹھو
توا غاڑا نا پاشا	وہاں سے اوٹھو
دوسے زائنا تو زالا لڑشا	یہاں سے چلے جاؤ
زوڈیر تگیم تنخے او پو مالاداکا	میں بہت پیاسا ہوں تھوڑا ٹھنڈا پانی لاؤ
توانگریزی پو گئے	تم انگریزی سمجھتے ہو
توسو ماجب آئے	کیا طلب لوگے
دیسے سلور روپیہ او ڈوڈیے ڈیرا دا	تین چار روپیہ اور کھانا بن ہے
دا ٹکرا کلا راشی	فوج کب آو گئی
زا پو گیم یا صبا لایا بل صبا لاشیلا ہراشی	میں سمجھتا ہوں نکل یا پرسوں رات کو آو گی
دازبے زمان گناہ تا معاف کا	اس دفعہ میرا قصور معاف کرو
دادے چاکور دے	یہ کسکا گھر ہے
دروازہ لرے کا	دروازہ کھولو
دروازہ بنداکا	دروازہ بند کرو
خوراک یا ڈوڈیے زرتیار کا	کھانا جلدی تیار کرو
دے تاسوائی (مذکورہ تاسوائی)	اسکو پشتو میں کیا کہتے ہیں
دلتاکے دے چا مسافر زائے رشتادے او کشتادے	یہاں مسافر کے رہنے کی جگہ ہے
دالار کم خواتا تے دا	یہ راہ کس طرف جاتی ہے



تاریخ

پہنچو

دغا سڑے ڈیر تھاک دے

زومسلمان یم

تور و بے او پے خورے

تور کوئی شوٹے او کو بیج آغلا (واغلا) ورکا

دغا (اغا) دے چانو کروے

دو دے (دغا اغم) سو ماجب دے  
تیو پونگری کے

بے ہندوستان ناکلار اگلے دے

تور و ز صہائی مالا او ماجام مالارازا

دراستا خوا خا دے مونش بین خوا خا دا

تور بازار تلا رٹشا کو کوئی اوڑ او دال راوڑا

دے کیلی کے اٹھائے دے ہندو اٹھا و کشتاد  
دوکان

تیو اغوا تیو اچیلے (بزا) تیو اگدورے زمان دہ

پارا راوڑا

آگے او کھب زمان دا پارا او گورا پرتا

تاتا چا کنڑل کر ٹھی وی

و خا نو ٹوپک دے او یو تورا دا - یو جاڑا

دے تا - ٹوپک چہ خلا صا دہ تالے دے

وہ آومی بہت دغا باز ہر

میں مسلمان ہوں

تم چاول اور دودھ کھاؤ گے

تھوڑی چھا چھہ اور کھن اسکو وو

وہ کسکا نوکر ہر

اسکی کیا طلب ہر

تم نوکری کرو گے

ہ ہندوستان سے کب آیا

شہ فخر اور شام تم میرے پاس آیا کرو

پسند ہر

دراجا و تھوڑا آٹا اور وال لاؤ

نون میں کوئی دوکان ہر

ایک بکری ایک دینہ

سطے لاؤ

بھی جھکو چاہیے تلاش کرو

وی

لووارا دیکھو میں آگے پاس ہر

چلا تے دیکھا

ہندی

پستو

تم کہاں سے آئے  
 تمہارے ملک میں بوقت پڑتی ہے  
 تم کیا کہتے ہو  
 اُسکو کیا بیماری ہے  
 تمکو کس نے مارا  
 تمہاری شادنی ہوئی  
 وہ کون آدمی ہے  
 تم اُسکو جانتے ہو  
 میں سچ کہتا ہوں  
 مسجد کس طرف ہے  
 تمہارا کوئی دوست یہاں ہے  
 تم کی رعیت ہو  
 اُس پانڈا کا کیا نام ہے  
 اُس ملا کو میں بہت روز سے جانتا ہوں  
 آج بہت سڑی ہے ایک کتل اور کچھ کپڑا بجاو دو  
 اِسکا کیا مول ہے  
 میں بھوکھا ہوں تھوڑی روٹی اور  
 گوشت بجاو دو

تو کم زائنا رانڈے  
 اسٹا سو پتل کے واور سے پر یوزی  
 تو سولے  
 دسے سہ نا جو ڈا دے  
 تو چا والے  
 اسٹا وا دوشوے دے یا نہ شوے دے  
 دغا کم سٹے دے  
 تو آغا بیچنے  
 زہ (زو) رشتیا وایا  
 جہات کم خواتا دے  
 اسٹا سواشنا اخیل پد زایکے اسٹا دگنشا دے  
 تو دوا چا ریتے  
 داغے غرسہ نامدا  
 آغا ملان دا ڈویرے مدت سے زہ بیچنم  
 نین بہان فی رساٹھ کی گی یوسا دریشٹے مالارا کا  
 دوے سو بیادا  
 (زو زہ) اوگیم مالا لو کوٹی ڈو ڈیے  
 اوغوا خارا کا ماتا

سہیلی

ہندی

اوکا جالینی

تم یہاں کب آئے

اوٹا کوینڈالینی

کب جاؤ گے

کیزگانی وے بیے

وہ ایک ہفتہ میں آویگا

میزی مویا انگو بے

ایک مہینے بھر یہاں رہو

سلا لا تلا لا۔ ڈاگی۔ جمانو سے جھنہ بسا ڈا

پیر سنگل۔ بدھ۔ جمعرات۔ جمعہ۔ پینچر۔ اتوار

مویا پیری بھاٹو آئے بھانو

ایک دو تین چار پانچ

شٹیبا یہاں سے عربی گنتی چلتی ہے

چھ سات آٹھ نو دس

یونگو گانی

آج کیا دن ہے

سوکیا میس

آج کون تاریخ ہے

اڈرٹی چیز فرانو

اسکو تمھاری زبان میں کیا کہتے ہیں

## PUSHTO LANGUAGE

## پشتو زبان

پشتو

ہندی

استانا اسدا

تمھارا نام کیا ہے

استا سوکے کم پورے

تمھارا گانوں کون کون ہے

شم (تو) کم قصور کے قید شوئے

تم کس قصور میں قید ہوئے

تو کم زائے کے اوسے

تم کہاں رہتے ہو

دغا شری کم خوا ترمی

سے کہاں جاتے ہیں

ہندی

سہیلی

بازار سے روٹی دال چاول ترکاری  
 گوشت مچھلی انڈہ لاؤ  
 میرا قصور معاف کرو  
 بڑا کھانا کھائی ہے  
 میں بہت تھک گیا ہوں  
 وہ کسکی عورت ہے  
 اسکے ما باپ زندہ ہیں  
 اسکا بھائی بہن بیٹی بیٹا سب بیان ہیں  
 وہ ہنستا ہے  
 وہ روتا ہے  
 اپنے صاحب کو میرا سلام بولو  
 میں نے اسکو آٹھ روز سے نہیں دیکھا  
 وہ کہاں گیا  
 میں نہیں جانتا  
 وہ بہت سست ہے  
 وہ عورت بہت خراب ہے  
 دروازہ کھولو  
 دروازہ بند کرو

مو کو پنڈا سو کو کو ریم کو اسٹے کھوٹے  
 چیرے بوگا یا سما کے مزو ایسے ہایا  
 حضور کو ہندو کو ویسے ایکنی جریو اعطا نوازا  
 بیباہی سو کو پنڈا واپی وسے  
 نیلگیر اسوٹے زمی کو پنڈا  
 منم کے وناہنی  
 میا کے بیبا کے کو پنڈا واپی  
 ڈوگیا کے جولی وا کے سو کو موٹا کے وا کو پایا سیا  
 امان چھہ کا  
 امان ڈیا  
 زون گو وانگو او پیسے سلام  
 سیکو کو موی سو کو نامی یے ہایا  
 ہاکنڈا واپے  
 سجوہی  
 ہونیر و گو ٹریا  
 منم او کے ہایا  
 پھونگو و ابلانگو  
 پھونگا بلانگو

ہندی

سہیلی

تم نے اُسکو کسواٹے مارا

اوکم پیراگانی وے بے

اسکا کیا مول ہے

کیزگانی اوٹنی پاوے

یہ بہت محضگا ہے

موزانگا وے

نہیں یہ بہت سستا ہے

آپا وے بے موزگانا سستا ہے گو

اسطرن او

جو آپا

یہاں بیٹھو

او کھیت چین وے

یہاں سے چلے جاؤ

وینڈے زاکو

وہاں سے اٹھو

ناپواونڈو کے

ہلکو کھانا وے

پنی واری

میں بہت بھوکھا ہوں

تنجاٹیرے

میں بہت پیاسا ہوں پانی دو

ٹیکا ماتھے موٹے وانگو کوکا کوکا

تم نوکری کرو گے

وٹکا کاروے

کیا طلب لو گے

سسا سلا لاکیزگانی

م کب آؤ گے

اوٹکا کو چارینی

س یا پرسون آؤٹھا

کیسو کیسو ٹو او کو جا

ن کوئی مسافر کے رہنے کی جگہ ہے

ہا پا واٹھو کیتھی سچوئی میں سے ہا پا

سیکیٹ او کو ہا پامیتو

اکو ساری نانی

گانوں میں کوئی مسجد ہے

ترکی	ہندی
<p>رقعہ سیا و تلو افندی تو اکشام سیزہ پیر زیارت اٹک پیت اندم ایر وقتی نیز الورساہ تذکیر ملی گیتین جواب ویری سینیز۔</p>	<p>رقعہ صاحب والامناقب آج شام کو میرا ارادہ آپ سے ملاقات کرنے کا ہے اگر آپ کو فرصت ہو تو براہ مہربانی بذریعہ حامل غرضیہ ہذا کے جواب سے مطلع و ممتاز فرماویں۔</p>

(ایام ہفتہ)

شنبہ - بارارکون - بازار ایترسی - صالی - چار شنبہ - پنجشنبہ - جمعہ -  
سینچر - اتوار - پیر - منگل - بدھ - جمعرات - جمعہ -

## SOHELI LANGUAGE

### سہیلی یا شیدپون کی زبان

سہیلی	ہندی
<p>جزا کو نانو سے بیے اومان کھیٹ واپی و سے بیے اومان کیٹھو اپی و سے بیے ماکا میگاپی و سے اونور و گوٹھو اگانی نانا اکا کو پیگا و سے</p>	<p>تمہارا نام کیا ہے تم کہاں رہتے ہو تم کہاں جاتے ہو تمہاری عمر کیا ہے تکو کیا پیاری ہے تکو کس نے مارا</p>

مشرقی

نیری دیہ گیدھی یورسی نر  
 ایک بولدون می  
 ہر شو حاضر می  
 کیگا گین بو یورون  
 رینی لم می  
 الہ ویرے یا غما یا دمی  
 بارو تم یوک ویر  
 کور شونن وارمی  
 نہ ادار سینرز  
 بیر گیزل چیکا اسٹرم  
 کاپچا ویریر سینرز  
 گیر چاک سن

آپ کہاں جاتے ہیں  
 وہاں کوئی بوٹ ہو  
 سب تیار ہو  
 آپ بوٹ میں بیٹھئے  
 کیا کنارہ کو جاتے ہو  
 میں سمجھتا ہوں نہیں پر پیگا  
 میرے پاس بارود نہیں ہو  
 ٹھہارے پاس گولی ہو  
 کیا دیکھتے ہو  
 تو تھوڑا بار ایک کپڑا چاہیے  
 لیسٹریچ بیچتے ہو  
 بیچ فرماتے ہو

(شمارشہ کی)

ایکی - اوچ - دیورٹ - پیش - الٹی - ایڈی - سیکرز -  
 اوزن - اون بیر - اون ایکی - اون اوچ - اون دیورٹ -  
 اون الٹی - اون ایڈی - اون سیکرز - اون دوکوز -  
 رتوز - کرکٹ - اینی - ایش - ایش - سیکرز - دوگنان -  
 بیوزن -

## شکرکی

## ہندی

ایمی بیش روپیہ ویرن	پچھیس روپیہ ہکو دو
جواب یوک	ہکو جواب مت دو
دورل مش ایم	مین رنجیدہ ہون
سنوسی نیز	چپ رہو
سیردن خوشند دلم	مین تم سے خوش نہیں
کیز سو واری	کچھہ گرم پانی ہے
بیراز صابون دیر	تھوڑا صابون دو
آتش پاک	آگ جلاؤ
چسلری می تیمز	میرا جوتہ صاف ہے
گلا پاکیمی گر	میری ٹوپی دو
چیکالیم	ہکو باہر جانے دیجیے
کافہ التی حاضر	حاضری تیار ہے
بانایکی تانس الہ ظرف گپڑ	دو پچ پیالی لاؤ
داہا کیمک آل	اور ملائی لیجیے
بالی گیمز واری	کچھہ مچھلی ہے
شکار وار	یہاں کچھہ شکار ہے
سفرہ کو اول مش دیر	کھانا تیار ہے
پیک لذتو دیر	کیا یہ مزہ دار ہے



ترکی

پیراز استراحت ایڈر سینئر

تیز البہ ایدی

کنگی یولی قوت مالیم

یا بوی یولی بزیاہ

بونڈن اوزک می

پیک گیچی ویر

یا لر گیزل می

اینی لم

آٹ لاری سیزی انورا چکدر

تا اوک اینز وارمی

ایرل ماکسی بو یور ماز میسی نر

خیر اول ایتی بشر

باننا بیراز شراب گیٹر

میوہ نر وارمی

ایٹی پش می مش

سفرہ گو اول مش ویر

بور جو مرنہ قدر ویر

استیدی ای نیزی ویرن

تھوڑی دیر آرام کرو

جلدی کرو

کونسی راہ جاؤن

یہ سڑک کہہ جاتی ہو

یہاں سے بہت دور ہو

بہت دیر ہوگی

وہ سڑک اچھی ہو

ہم اوتارن

ارے گھوڑے اصطلیل کو لیجاؤ

سے پاس مرغی ہیں

گو آکو درکار ہیں

یہ بس ہو

شراب لاؤ

پاس کچھ میوہ ہو

تچھانہیں پکا

تیار ہو

بادیون

سودیون

شکرکی	ہندی
کراٹاک دیر	اندھیرا پورسا ہو
مستاب وار	چاندروشن ہو
ایلین دیر	دو پر ہو
گور کم آل	میرا بناوہ لیجاؤ
ایوت افندی	مان صاحب
اوغلن گل بورا یا	خدا شکارا دہراؤ
نہ استر سینئر	آپ کیا چاہتے ہو
بیزہ بیر کافی گیر	ہمارے واسطے کافی لاؤ
تین اونز وارمی	آپ کے پاس تنباکو ہو
خیر	نہیں
ہر نم وار	میرے پاس تھوڑا سا ہو
آل سنا پیر بخشیش	یہ تم اپنے واسطے لیجاؤ
اسے والہ افندی	میں آپ کا مشکور ہوں
ایوسے گدرم	میں گھر کو جاتا ہوں
اگن آوندے می	آپ کے آگ گھر میں ہیں
سینئر بیر کے استیار	کتنے آج آپ کی ملاقات کرنا چاہتا ہوں
کم دیر	.....
گل سون اچرو	اسے ہر دے

ترکی

خبر یوک

ایسی خبر داری

خبر گزن ویر

فینا خبر وار

کرم دن اینشی ترمی نیز

انی ایسی تیندم

یان بٹس ویر

خوش ندیم

مکن می ویر

شوگ ایشم وار پوگن

بیر از تازو سو گیتربانا

بیر جی بوگ دول در

دو یو رُون افندی

ہو اتا سیل ویر

ہو اریکد ویر

بولانک ویر

یا گمہ سوریا گما یور

پیک شو اوک ویر

کچھ خبر نہیں

کچھ اچھی خبر ہے

بہت اچھی خبر ہے

خبر تو خراب ہے

آپ نے کس سے سنی

میں نے کچھ نہیں سنا

خبر سچ نہیں

خوش ہوں

بہت کام ہے

زود پانی دو

ماحب

ہے

ترکی زبان

ترکی

ہندی

کی فتنہ ناسیل ویر

شکر اللہ خوشیم

پدر و نزناسیل ویر

ایسی ڈیل ویر

یولر

یولدی

والدہ او نزناسیل ویر

شٹا بولدی

منوخم آفندی

اند بركات ورسون

ساعت کا چتا

ساعت سیکڑہ چار پار

پرورلاری آتش

نہ زحمت ویر می رسم

بیچ بیر شانی یوک

نہ خبر وار

آپ کا مزاج کیسا ہے

خدا کا شکر میں اچھا ہوں

آپ کے والد کیسے ہیں

اچھے نہیں ہیں

وہ تو مرتا ہے

وہ مر گیا

آپ کی والدہ کنسی ہیں

وہ اچھی ہیں

میں آپ کا نہایت ممنون ہوں

اللہ آپ کو اسکا بدلہ دیوے

کیا بجا ہے

قریب آٹھ گھنٹے کے

پر وہ کھولو

میں نے آپ کو کسی تکلیف دی

یہ کچھ بات نہیں

کچھ خبر ہے

فارسی	ہندی
رقعہ	رقعہ
<p>اگر گل بچار وای یار غار من سلام علیکم تنت بناز طینیان نیار مند بہا و وجود نازکت آرزوہ گزند بہا و امید کہ دعوات بے غرض دوستان حاضر دربارہ اتا مستجاب افتادہ اکنون ہالمرہ از مرض آزادی فقط</p>	<p>مشفق مہربان سلمہ الرحمٰن بعد سلام مستنون دعا یہ شام و سحر کہ تو نہ ہو چارہ طیب و پرچہ نہ آو و ترسکہ کبھی زہار اسید ہو کہ دعا و بے غرض دوستان حاضر کی آپ کے حق میں قبول ہوئی کہ اب آپ کو مرض لاحقہ سے بفضل الہی شفا مکملی حاصل ہوئی فقط</p>

شمار فارسی

یک - دو - سہ - چار - پنج - شش - ہفت - ہشت - نہ - ۱۰  
 ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - ۱۹ - ۲۰  
 ۲۱ - ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۰  
 ۳۱ - ۳۲ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ - ۴۰  
 ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۸ - ۴۹ - ۵۰  
 ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ - ۵۴ - ۵۵ - ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰  
 ۶۱ - ۶۲ - ۶۳ - ۶۴ - ۶۵ - ۶۶ - ۶۷ - ۶۸ - ۶۹ - ۷۰  
 ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰  
 ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰  
 ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰

ایام ہفتہ

یکشنبہ - دوشنبہ - سہ شنبہ - چار شنبہ - پنجشنبہ - جمعہ - یا  
 پیر - اتوار - پیر - منگل - بدھ - جمعرات - جمعہ -

## فارسی

## ہندی

دلاک اینہا دلاک خود شاند

ججام - یہ خود ججام ہیں

قد برے چاویار

تھوڑی چا دلاؤ

[بٹے صاحب ہمراہ چائے چیرے

[بہت اچھا - چا کے ساتھ کوئی دوسری

] نمیخواہد بخورند

] چیز نہیں کھاؤ گے

[نہ خیر ہیچ نمیخواہیم اما خاطر باشد آب

[نہیں میں کچھ نہیں چاہتا مگر یاد رکھو

] گرم پیادوری

] کہ پانی گرم لانا

[الحمد لله امر وز ہیچ نا خوشی ندارم

[خدا کا شکر ہے میں آج کچھ بیمار نہیں

] تبم شکستہ است

] تب بھی او تیر گئی

میوہ موز در گرم خانہ عمل میا درند

کیلہ گرم گھرون میں ہوتے ہیں

حالا مرض میوم و فردا صبح باز اینجا

اب میں نصحت ہوتا ہوں کل فجر پھر

خواہم بود

حاضر ہونگا

اسپ کہتر خیلے خوشم سے آید

سزنگ گھوڑا مجکو بہت پسند ہے

دور کہ است عربی و ترکمانی

دو غلا ہے عربی و ترکمانی

[بسر خوت کہ در طویہ شاہ ازین بہتر

[تھارے سر کی قسم بادشاہی طویلے میں

] بہم نہیں سد

] اس سے بہتر نہوگا

[ہی ہی عالم بے دیوانگان نیگرو دیبا این

[ہی ہی - دنیا دیوانوں سے خالی نہیں

] بگیر و بخوان و بہین کہ درین چہ نوشتہ است

] اوہرائے اور اسکویجیے اور پڑھ کر دیکھیے

] اے الکاہر

میں ایک بڑے سخن بین داخل ہوا  
 اگ بچھانے واسے نوح اگ گاڑی کے جانے  
 دو بڑے بوٹ (کشتی) وہاں دیکھے گئے

کوچوان ایک ٹیلے پر کھڑا تھا  
 شام کا کھانا ریل گاڑی پر کھایا  
 تصویر جدا علی شاہ روس کی امریکہ سے لائے  
 بازیگرنے کچھ کاغذ میں لکھا

ننگے ہو کر باوٹا ایران کا ندی میں گاڑ دیا  
 دو ہزار آدمی سے زیادہ فوج کھڑی تھی  
 چند چمن دیکھے گئے

وہ ٹھوڑھی کے بال منڈاتا ہر گل موچھے کھتا ہر  
 میں تو بیچے کے درجہ میں بیٹھا تھا  
 حقہ پی کر میں نے تمھوڑا آرام کیا  
 سالہ کے سواروں اچھی طرح سے استقبال کیا  
 صاحب کیسے ہیں

ن کیا جانوں کہتا ہر کہ میں بیمار ہوں  
 بیودہ بکتے ہو شاید تمہاری عقل جاتی رہی  
 م کو نہیں بلایا

دو تار بزرگ داخل شدم  
 تکیہ چیان مع عرابہ تکیہ حاضر شدند  
 دو قایق بزرگ آنجا ویدہ شد

کال سکہ چی بر پتہ ایستادہ بود  
 بر کال سکہاے سجاری شام صرف نمودم  
 تمثال بطور کبیر از نیکی دنیا اور وہ بودند  
 حقہ باز چیرے در کاغذ نوشت

عنت شدہ سیرق ایران تو سے رو خانہ زو  
 برہنہ ہو کر آباد  
 متجاوز از دو ہزار نفر قشون ایستادہ بود

تک تک خیا بانہاے ویدہ شد

آن چاند را میتر اشد

در لثرا پائین نشستہ بووم

غلیان کشیدہ قدر سے مکث کردم

سوارہ نظام پذیرای بسیار خوبی کردند

صاحب امر و زچہ غیرش بہت

من چه میدانم میگوید کہ بیمارم

تو خیلے چرند میگوئی گویا عقل ترا گم کردہ باشی

چیئے دلاک نفر ستاد

فارسی

ہندی

پلاؤ و چلاؤ و ہر دو باشند چند تا کباب مرغ  
 و برترہ و ہر چہ دیگر بخاطر تان برسد -  
 اما بہ آتش پز بگو کہ در سختی خیلے وقت  
 بکند و خورش ہاے خوب بسازد  
 بسواری کال کہ الی انزلے رسیدم  
 آفتاب گردان ترمہ ورزی کنارہ رود خانہ  
 زدہ بودند  
 سرتیب فوج خاصہ قوری چاے  
 از سان حضور گذرانیدند  
 از کر کمانہ بہ حضور آمدہ معرفت شدند  
 ناخوشی تب میدار و لذت کتہ کتہ خوردہ است  
 بدر شکہ نشستہ راندم  
 تکہ بسیار تشنگ ساخته اند  
 دوران گرجی توزیگان چیان روسی بودند  
 ہمہ طاق و ایوان از اجرد گچ ساخته اند  
 امیرال روسے صندلی نشستہ بود  
 نزدیک اسکہ کشتی ایستاد  
 سرباز و سوارہ نظام مقابل و بہ نظام بسیارہ بودند

پلاؤ و چلاؤ و دون ہون اور کئی ایک مرغ  
 و حلوان کے کباب اور جو کچھ تکو پسند ہو -  
 لیکن باورچی سے کہو کہ پکانے میں بہت  
 محنت کرے اور کھانا اچھا پکا دے  
 میں گجھی کی سواری میں منزل تک گیا  
 نیمہ زردوزی ہندی کے کنارے پر  
 کھڑے تھے  
 سردار فوج خاص نے چاؤ دانی  
 حضور کے سامنے پیش کی  
 ڈاک گھر سے حضور میں اگر ملاقات کی  
 اسکو بخارجہ اسواسطے کو نین کھائی ہو  
 گجھی میں بیٹھ کر اسکو بانک دیا  
 کشتی بہت خوبصورت بناتے ہیں  
 اس کشتی میں باجہ نواز روسی تھے  
 تاجی کو ٹیم بان اور کرے پنٹ چونہ سے بنا ہیز  
 ناخدا کرسی پر بیٹھا تھا  
 نزدیک جسی یعنی پل کے جہاز کھڑا ہوا  
 سپاہی و اسامنے کوچہ کے قطار بائد ہلکے کھڑے ہوئے



بان کی آب و ہوا آپ کو موافق ہو  
ملاسی فیہ ڈبئیہ جگو نذری  
مازہ لٹنے کے سبب بہت ہلتا ہے  
مازہ کا لنگر کب اوٹھتا ہے

آب و ہوا سے اینجا بشا میں سازویانہ  
جاشہ ہا سے جہاز میں قوتی مراقرع و او  
جہاز بسبب تلاطم امواج دریا بسیار مریاکن  
جہاز کو پر پیدا ہو

س جہاز میں تین مستول ہیں  
بب جوڑہ شمدان اور ایک جوڑہ فانوس  
در ایک بٹھان لٹھے میرے واسطے لاؤ  
حسن بکری پچانیو اسے کو نہیں جتا  
پچھ اس شہر میں مشہور ہے

آن جہاز سے ویرک دارو  
ایک جوڑہ پایہ لالہ و یک کاسہ لالہ و یک طاقت  
چھلواری بھرت من پیدا  
حسن سبز باز را نمیشناسی او درین شہر  
شہرت کے دارو

پچانے والا سنار ہی مگر بکری پچانیو لا  
چپے کہ کوئی نئی بات ہو  
لہرو چاہیے کہ دیوانہ ہو کیونکہ چون کیا  
اسکا چلن ہے

میسون باز شنیدہ ام اما سبز باز باید کہ  
چیرک تازہ باشد  
این جوانک باید کہ دیوانہ باشد کہ  
ال ہچو رفتار می کند

بہت اچھا جب کہ  
شب اس بابہ  
حاضری

لکہ سوارہ باہم میر و ہم در غناباد  
ہیم کرد  
رو

ایک

فارسی	ہندی
مجری پولی مرایا پر	میرا نقدی کا صندوقہ لادو
اسپ رازین کردہ اندبانہ	گھوڑے پر چار جامہ کسایا نہیں
گرہہ مراخیج زو	بتی نے مجکو دانت مارا
آیا مادیان اور مہ میکاند	اسکی گھوڑی پھرتی ہے
نہ خیر راتم است	نہین بہت غریب ہے
آن قربانغہ بسیار بزرگ است	وہ مینڈھک بہت بڑا ہے
اور ولایت شام بگا و فیش میکاند	تمہارے ملک میں بیل سے یا چتر سے
بابہ قاطر	بیل چلاتے ہیں
اسپ من بیارست یک بیطاری رابطلید	میرا گھوڑا چارہ ایک ساتری کو لباؤ
قوت مرانگ زو	مینڈھے نے میرے ٹکڑی
اوسگ مرشل کرد	اوسنے میرے کتے کو لنگا کر دیا
بہ تو شچی گو تو ش را برداشته بشکار میارد	بازو ار سے کہو کہ بازو شکار کو پیچے
گاؤ نشخواری میکاند	بیل جنگالی کرتا ہے
پستر فردا سہ نفر و زو را طاب اندا متند	اترسون تین چرون کو پھانسی ملی
الحال کہ موسم سرما بیا دبیرن چه ضرورت دارد	اب جاڑا ہی نکلے والے کی کیا ضرورت ہے
در ملک ایران بموسم زمستان برف میا زو قوت	ایران میں جاڑے میں بہت برف اور
[تابستان گرم است و فصل بہار باغ و بستانا خوشی	گرمی میں بہت گرمی اور بہار میں بہار ہے
دیروز غرہ تراق و تگرگ ہر دو آمد	کل بجلی اور اولے دونوں آئے

## ہندی

ہاں اسبواسٹے اچھو بھلا ہا ہا

آپ نے کچھ پہلے پڑھا ہا

تھوڑا سا پڑھا تھا مگر اب بھول گیا

تمھارا خط لیکرے کے پانوں کے موافق ہا

یہ اصل نہیں نقل ہا

یہ سیما ہی گاڑھی ہا میں اس سے لکھنا نہیں سکتا

میرے بچے کو زکام ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا

میری بہو حاملہ تھی اور جوڑا بنا ہا

اسکو تپ کی بیماری ہا

آپ کو چچک نکلی ہا یا نہیں

نہیں میری چچک گودا ہا

میں نے بہت ہالس (یا دانڈے) لگائے

میرے ہاتھ میں پھپھو لے پڑ گئے

میرے چھوٹے لڑکے کو یرقان (کنول باو) ہا ہا

اس کام میں کتنا پیسا چاہیے

میں کسی کو آدھا نہیں دوں گا

آپ دھوبی کو کیا دربانہ دیتے ہیں

آپ کے پاس کچھ پیسے ہیں

## فارسی

بلکہ ازین سبب شمارا طلبیدہ ام

اول چیز سے خواندہ ایدیا نہ

چیز خواندہ بودم ولیکن الحال یاوم رفتہ است

خط شما مثل خط گلنثار بنماید

این اصل نیست سواد است

این مگر کتبچہن است من نمیتوانم کہ ہمراہ آن بنویسم

تجربہ من چائش کردہ است روغن گلنویار

عروس من ابستمن بود و جو مولی زائیدہ است

آن ناخوشی تب میدارد

شما آلبہ کردہ ایدیا نہ

نہ خیر آلبہ مرا کوفتہ اند

از بس کہ یاز و زوم دست من تول

ز وہ است

پسر کو چک من ز رویان بیرون آورده است

این کار چقدر پول میخواہد

من نسیہ کہنے نمیدہم

شما برخت شو چند مواجب میدہد

ہیچ پول سیاہ دازید

ہندی

فارسی

اپنا کام کسواسطے نہیں کرتے

چرا در بند کار خود نیستی

تاوان لینا بندگون کو سزاوار نہیں

تاوان گرفتن از بزرگان ریگاہت

میں ٹھگا گیا

من غبن دارم

آسنے میرے چوتھے دو ٹوٹ و شاک بہت خان بنا ہوا

او آرسی و چکونیکہ اخیلے ہر کسب سائنہ است

جاؤ عقل سیکو

برو عقل را عوض کن

حقہ بردار کو بولو کہ حقہ لاؤ میری تاکہ ایک

قوچی را بگو کہ قلیان پیارو تاکہ ایک کہ

گھونٹ حقہ پیون

قلیان کبشم

پتنگ اوڑاؤ

کاغذ را ہواکن

اُسکا گھر بلگیا اور اسکے باورچی نے اگ لگائی

خانہ او آتش گرفت و آتش پڑا و آتش زد

آپ اچھے ہیں

کیف شما کوک است

آپ اچار کھاتے ہیں

شما ششی میخورید

اجکی ترکیاری و سالن خوب پکا تھا پھر

[سبزی و خورش امر و بسیار خوب شدہ ہوؤ

کسواسطے آپ نے اُسکو گالی دی

] چرا اور افش داوید

انگریزی سفیر شیراز کو گیا ہوا

بایوز انگریزہ شیراز رفتہ است

ایک دیاسلائی کی ڈبیہ خرید کر لاؤ

یک قوتی کبریت فرنگی بخریار

میں بھیگ گیا

من در باران خیدم

وہ میرے سانسے مسکراتا ہوا

او پیش من پوست خندہ میزند

آپ فارسی پڑھنا چاہتے ہیں

شما میخوانید کہ زبان فارسی بخوانید

## فارسی

## ہندی

آن آدم دو لابی است

وہ آدمی گنتی ہے

آن حوض چقدر قول است

وہ حوض کتنا گہرا ہے

این راہ بسیار شل و گل بہت

اس راستے میں بہت کچھ ہے

شما عاتقان را خودتان می بندو

آپ اپنی پکڑی آپ باندھتے ہیں

دیروز یک تولہ باد می آمد و کپڑا برداشت

کل ایک آنڈھی آئی اور سہاڑ چھپوایا گیا

امن مچ دست اور اگر فتم ولیکن او دست

میں نے اُس کا پونچا پکڑا تھا مگر وہ

خود با تکان واوہ گر سخت

جھٹکا دیکر بھاگ گیا

او تپا ویر کو فت زمین خورو

وہ ٹھوکر کھا کر گیا

یک نئی بہت پتہ درست بکنید

ایک جھولا بچے کے واسطے بناؤ

یک تانگہ انگور و یک قلم گیر مین بدہید

ایک انگور کا گچھا اور ایک گوبھی جکھو دیجیے

آن پتہ پستی و سرستی راہ میرود

وہ پتہ ننگے پاؤں ننگے سر بھرتا ہے

آن زن مجذہ است

وہ عورت کہسی ہے

امن خواستم کہ تو سے خانہ بروم اما تا پوچی

میں نے گھر کے اندر جانا چاہا مگر دربان

مرا نگذاشت

مجھے جکھو جانے نہیں دیا

او چادر ایک نارہ زود خانہ زودہ است

اُسے ندی کے کنارہ پر تھبوتا نا ہے

زوسے ناز بالش او پارہ شدہ

اُسکے تکیہ کا غلاف پھٹ گیا

فوج دشمن بسیار چوکروند

دشمن کی فوج نے بہت ٹوٹ پاش کی

الحال میوہ چنلہ است

ابھی میوہ کچھا ہے

ہندی

فارسی

وہ عورت بانجھ ہے

آن زن نروک ست

ایک جوڑہ جوتہ (لبوٹ) میرے واسطے خرید کر لاؤ

یکت زوج آرسی بہت من بخرو بیار

یہ شخص بودار ہے

این کرہ بومید ہد

سین صاحب تازہ ہے

نہ خیر تازہ است

اس آدمی نے پیالے و پیچ و گلاس

اشخص فنجان و ہتیکان و ٹیکین

در کابی کو توڑ ڈالا

و بشقاب تکستہ است

وہ سائیس انگریزی خوب بولتا ہے

آن دستر در زبان انگریزی خوب حرف میزند

ایک آسترہ میرے واسطے لائے

یک تاتیخ و لاک کی جہت من بیارید

آپ کی بات چیت کب تمام ہوگی

حرف تھا کو خلاص (ایتام) میشود

اس گرسی کو لوہے سے بنایا ہے

آیا این صندلی از آہن ساختہ شدہ است

کیا بجا ہے

ساعت چند است

یہ کپڑہ بہت موٹا ہے

ابن پارچہ بسیار کلفت است

میرا صاحب آپ کو سلام بولتا ہے

آقا من شمارا و عارسانیدہ است

وہ چھوٹے یون میں رہتے ہیں

آنها و کو مہ میمانند

ایک تھی لاؤ

یک ہندی بیار

وہ عورت تھلی کے کام کو آئی ہے

آن زن بہت فعلکی آمدہ است

اسکے پاس چاندی کی چاسے دانی ہے

آن قوم می نقرہ دارد

یہ گھونگھہ نایاب ہے

این جو گوش ماہی نایاب است

## ہندی

وہ مرغی انڈوں پر بیٹھی ہو  
 اس کمرے کے فرش کو مرمت کرنا چاہیے  
 میں نے ایک جوڑہ دستانہ و جراب خریدی ہو  
 میں آپ کا ممنون احسان ہوں  
 اس گھون کو پیسوا اور پچھڑ چیلنی لاکر چھانو  
 میں وہ رستہ نہیں جانتا  
 جھکو ایک رومال دے دیجیے  
 یہ اتفاق کب ہوا  
 کون بولا

ہلکو چاہیے کہ برسے کاموں سے بچیں  
 سوقت گھر سے باہر نجاؤ ورنہ روند پکڑ لیو گیگا  
 میں ایرانیوں کے موافق بولتا ہوں  
 نیا وہاں دھان بہت پیدا ہوتے ہیں  
 پھل بہت کڑوا ہو  
 میں اسکو پہچانتا ہوں  
 کاناک کان کاٹ دیا  
 ملی ترقی ہو گئی  
 بہت روپیہ جمع کیا ہو

## فارسی

آن مرغ رو سے تخم خابیدہ است  
 زمین این اوطاق مرمت میخواید  
 من یکسازوج (جوڑم) دستکش و پاکش خریدم  
 اتفاقات شما کم نشود  
 این گندم را اسک کن بعد عکات بیارو اور اعلیٰ کن  
 من آن راہ را درست بلد نبودم  
 یک دست بالے بمن بدبید  
 این اتفاق کے اُفتاد  
 کو گفت

ما باید کہ از کار بد حذر بکنیم  
 احوال از خانہ بیرون نروید کہ کرمہ شمار آید  
 من لہجہ ایرانی میدارم  
 آیا در انجا زراعت شلتوک بسیار میشود  
 این میوہ خیلے دلش است  
 بلے (بابلہ) من اور امی شناسم  
 اور گوش بینی کردند  
 مواجب آن اضافہ شدہ است  
 آن پول بسیار جمع کردہ است

فارسی	ہندی
بچہ ماے اوشان ذل خراج اند	اسکے لڑکے فضول خرچ ہیں
این قنادی یانان بایا تو ن تاب یا شنو گرت	یہ حلوائی یا نان بائی یا بھر بھونجہ یا پیراک ہو
آن زن سفید پوست ہنت (یا خوش رنگ ست)	وہ عورت بہت خوبصورت ہو
این بندہ انداز من ست	یہ میری خادمہ ہو
من خستہ شدہ ام	میں تھک گیا ہوں
این گو سپند چاق است یا لاغر	وہ بھیڑی موٹی ہو یا ڈبلی
این دو تا با یکدیگر مشقبہ اند	وہ دونوں آپس میں مشابہ ہیں
موس خرما مارا می کشد	نیولا سانپ کو مار ڈالتا ہو
بعد از دماغ چاتی او پرسیدم	خیر صلاً کے بعد میں نے اس سے پوچھا
بجست عبور کردن از دو خانہ در انجا یکا ماشو مقرر	وہاں ندی سے پار ہونے کے واسطے میری بھری مقرر
من میر دم مولوی صاحب را دیدنی میکنم	میں جاتا ہوں مولوی صاحب سے ملاقات کرونگا
اگر چنانچہ بار دیگر این قسم رفتار کنید	اگر تم پھر ایسا کام کرو گے تو تمہاری جانداو
ابواب خواہد شد	ضبط ہو جاوے گی
من چند نفر ہی گیرا دیدم کہ طوری انداختند	میں نے تھوڑے مچھلی والوں کو جاس
بجست ماہی گرفتن	مچھلی پکڑتے ہوئے دیکھا ہو
آن سرباز علم را بالاسے برج زد	اس سپاہی نے نشان کو برج پر گاڑ دیا
چنان مثل نماہ بساز کہ یک سہ موقوف نہ ہتہ پاش	نمونے کے موافق ایسا بناؤ کہ ترقی بھر فرق ہو
چرا اینقدر پیر ریا لان او میچسپانی	کہ سو اسطے اسکی اتنی خوشامد کرتے ہو



## فارسی

## ہندی

آن آواز بون کو سہتا (بون یعنی بوم در پتھارین شدہ)  
 من یک نقشہ بسیار خوبی بشما نشان میدهم  
 آواز بند را پوشہ چیری رفت بطهران  
 پاسے من مور مور میکند

آن ہمیشہ خیلہ تند میرود  
 آیا آنکہ شامیگوئید بہت بہت یا شوخی میکنید  
 آن زیر پوری جواب داد

ہمیشہ تو سے قلعه طبل و شیپور میرزند  
 شماریش خشاک گرن دارید یا نہ  
 این را بہ برادر بزرگتان بدہید  
 امروز نوبہ کشیک زون شماست  
 خانہ آن خوب چیدہ و اچیدہ است

کہ ام زیر جامہ را پاک کنم  
 من اورا پیش خود نوکر گذارم  
 این کار خیلہ لازم است  
 قیم آن صفر کیست  
 مگر لال بودی کہ جواب نداوی  
 این منتہاے سواد ایشان است

وہ اُلوکی آواز ہر  
 میں ایک تصویر عمدہ اکیو دکھاؤں  
 وہ ابو شہر سے طہران کو ڈاک پر گیا  
 میرا پاؤں سو گیا

وہ ہمیشہ تیز بہت جاتا ہر  
 جو آپ فرماتے ہیں سچ ہی نہیں کرتے ہیں  
 سنے غرور سے جواب دیا

ہمیشہ قلعه میں ڈھول اور گُل بجاتے ہیں  
 آپ کے پاس تو لیا ہر  
 اپنے بڑے بھائی کو دیکھیے

آپ کی گار دہر  
 گا گھر بہت ٹکٹن سے آ رہا ہر

کھنکھن پایا جامہ پنون  
 نے اسکو اپنے پاس نوکر رکھا ہر  
 ت ضروری کام ہر

بچے کا والی وارث کون ہر  
 گوئی تھے کہ جواب نہیں دیا  
 لم ایقدر ہر

عربی	ہندی
هَلْ تَحْمِلُهُ كَثِيرًا عَلَى ذَاكَ الطَّرِيقِ	کیا اس راستے پر بہت گانوں بہن
هَلْ يُوَجِّدُ مَا كُنْتَ فِيهِ	وہاں کھانے پینے کی چیزیں ملتی ہیں
هَلْ قَرِيٌّ وَبِلْدَانِ فَحْصُولِ أُمِّكَ	کیا گانوں اور شہر محصور میں یا نہیں
هَلْ تَعْلَمُ عِلْمَ مَنْ نَعِيَ عَلَى سَوْرَةِ هَجْرٍ	انکی دیواروں پر کتنی توپیں ہیں تم جانتے ہو
كَمْ عَدَدِ عَسَاكِرِكَ تَحْتَ حَاكِمِ عَمْرٍو بَأْسًا	عمر پاشا کا لشکر کتنا ہے
عِنْدَهُمْ أَيُّ سِلَاحٍ	انکے پاس کیا ہتھیار ہیں
لَيْسَ إِلَيْكُمْ شَأْنُ عَسَاكِرِكُمْ	انکے جوئیل کا کیا نام ہے
ابراہیم پاشا وکان ماتحت حاکم علی	ابراہیم پاشا اور وہ محمد علی کے ساتھ نہ بڑھ گیا
أَمْ بَعِينٌ سَدَّ وَجْهَهُ بِلَانِ الْبَحْرِ	رہا جو اور اسکا تمام بدن زخموں سے بھرا ہے۔

PERSIAN LANGUAGE

فارسی زبان

فارسی	ہندی
نام شما چه چیز است نام شما چه است	آپ کا نام کیا ہے
احوال شما چه طور است	آپ کا مزاج شریف کیا ہے
از لطف شما بسیار خوب است	آپکی عنایت سے بہت اچھا ہے
آیا شما عادت دارید رنگ بہ بندید	آپ کو وہمہ کرنے کی عادت ہے
تبیخ تاتق ندارد کہ نان خالی بخورید	کیا کچھ سالن نہیں ہے چنانچہ شکے وئی کھاتے ہیں
تشنه ام قدر یک یک چکد آب خوردن بسیار خورم	میں پیسا ہوں تھوڑا پینے کا پانی لائیے

ہندی

فارسی

طوفان کے دن چلے گئے اب اگر خدا  
 چاہے گا تو ہیکو اچھا موسم ملے گا  
 ہندکو ڈاک بجا دیگی  
 پوچھو میرا کوئی خط ہو  
 مجھکو ہر چیز کا نام بتلاؤ  
 لڑکے لگو درزی کی دوکان معلوم ہو  
 اُسکا کیا نام ہو  
 میں زیادہ ندونگا

اَوَانِ التَّوَعُّفَاتِ فَاِنْشَاءَ اللّٰهُ يَكُنْ  
 لَنَا طَقْسٌ مُّوَاَفِقًا  
 مَتَى الْبُوعَا سَةُ تَدْرُحُ اِلَى الْغَيْدِ  
 سَلْ اِذَا كَانَ اَبِي مَكْتُوْبٌ  
 قُلْ لِيْ اَسْمَاءُ كُلِّ شَيْءٍ  
 يَا وَا لِدَ تَبْعَرْتُ دُوْكَانَ الْخِيَا طِ  
 كَمْ يَدَا فِيْهَا  
 مَا تَزِيْدُ لَآكِ

تمھارے پاس کپڑے ہو۔ اچھا سا ہلکے دکھاؤ  
 ایک گڑ کا کیا مول ہو  
 تم اس طرف ہندی کے پیر کر جاسکتے ہو  
 یہ خط پڑھو

عِنْدَكَ جُوْبٌ - اَرَا نِيْ اَحْسَنَ بَاعِنْدَكَ  
 بِكَمْ تَبِيْعُ الذَّرِيْعِ  
 اَنْتَ تَقْدِرُ تَعُوْمُ لَذَاكَ الصَّوْبِ مِنَ النَّهْيِ  
 اِقْرَأْ هَذَا الْمَكْتُوْبَ

یہاں اپنا نام عربی میں لکھو  
 صاف بولو تاکہ میں تمھاری بات سمجھوں  
 سب دیکھنا کہ تم سے کتنی دور ہو  
 تم کہیں موصول گئے ہو

اَكْتُبُ هُنَا اَسْمَكَ بِالْعَرَبِيَّةِ  
 قُلْ لَنَا بِكَلَامِ الدَّجْحِيِّ حَتَّى نَفْهَمَ كَلَامَكَ  
 قَدْ رَأَيْتُ بَعِيْدَ حَكْمٍ مِنْ نَهْرِ الْفَرَاةِ  
 اَنْتَ سَرْتِ اَبَدًا اِلَى الْمَوْصِلِ

دو یا کے کناروں پر پڑو جتے ہیں یا نہیں  
 تمھیں اس میں سے بڑے گنو میں یا خوش گنو میں

هَلْ لَاعْرَابٍ يَتَّخِذُونَ عَلَى السَّاحِلِ اَمْ لَا  
 فِيْ ذَاكَ الطَّرِيْقِ شَفِيتَ يَدَ الْبَيْدِ اِمَّ عَدِيًّا

سینچر اتوار سوموار مثل بدھ

جمعات جمعہ

ای لڑکے یہ پیسے لیکر جاؤ اور ہمارے واسطے

تھوڑا پیار و تازہ روٹی مول لاؤ

تمہارے پاس دو دوہ و مرغی بجاؤ ہر

کیا کپتان صاحب اپنے جہاز میں مسافر و نکو سوار کریں گے

اسکی کیا ذات ہے

یونانی ہے گزیر حکم ترکوں کے اپنے جہاز کو پلٹا تا ہر

آپ سمجھتے ہیں کہ وہ ہلو کھانا وغیرہ کچھ پاس دیکھا

اگر وہ دیوی لگا تو آپ کو بہت دام دینا پڑے گی

کپتان صاحب اب کب لنگر اٹھاؤ گے

دو دن میں اگر ہوا موافق ہوگی

کیا کر ایہ لوگ

پچاس ڈالرنہا اور ہمارے ساتھ کھانا بھی کھاؤ

ہمارا سبب اپنے بوٹ میں رکھ لو گے

تخمیناً آپ کتنے روز تک دیا میں رہیں گے

اگر خدا چاہے تو بیس دن بعد پونج بناویں گے

تم سمجھتے ہو کہ ہمارے سفر میں طوفان آویگا

السَّبْتِ الْاَحَدِ الْاِثْنَيْنِ الْاِثْلَاءِ الْاَرْبَعَاءِ

الْخَمِيْسِ الْجُمُعَةِ

يَا وَ لَدْخَدْ هَذَا الْفُلُوسُ مَوْجَرَّاشْتَرَكْنَا

شَوَّايَه جَنَيْنٍ وَعَيْشَ طَرْفَا

يَا رَجُلَ عِنْدَكَ كَبْنٌ وَالْفَرَاخُ لِلْبَيْعِ

هَلِ الْقَبْطَانُ يَا خُدْرَا كَابَا

اَيْنَ يَلْتَهُ

مِنْ الرُّومِ وَلَكِنَّهُ يُسَافِرُ حَتَّى رَأَى الْتَرِكِ

تَظُنُّ أَنَّهُ يَجْهَرُ لِي لِمَعْنَى مَنْ عِنْدَ الْمَرْبُوحِ

إِنْ يَفْعَلُ فَيَعْلَى عَلَيْكَ

مَتَى تَتَوَى السَّفْرَى يَا قَبْطَانُ

فِي مُدَّةِ يَوْمَيْنِ إِنْ كَانَتْ الرِّبْعَةُ مَعَا

كَمْ تَطْلُبُ أُجْرَةَ السَّفْرِ

خَمْسِينَ رِيَالًا بِاسْتِدْرَاقٍ وَتَأْكُلُ عَلَى مَائِدَاتِي

هَلْ تَذُرُّ اَلْقَالِي فِي قَارِيَاكَ

كَمْ يَوْمًا تَبْقَى فِي الْبَحْرِ عَلَى تَحْمِيْنَتِكَ

إِنْ شَاءَ اللهُ نَصِلُ بَعْدَ عِشْرِينَ يَوْمًا

أَتَظُنُّ سَفْرَنَا يَكُونُ فِي النَّوَا

ہندی

تھوڑی روٹی و آلو و بھاجی و گوہی  
 پھول گوہی و فٹنم و گاجرو کھیر الاؤ  
 گاسے و بکری و بچھڑے کا گوشت و مچھلی و مرغی الاؤ  
 اسکا نام اپنی زبان میں بتلاؤ  
 آپ ہاری زبان میں بات چیت کر سکتے ہیں  
 آپ کا فرمانا پیر سے سر و آنکھوں پر ہو۔  
 آپ سچ جانیں اس کام میں کچھ اندیشہ نہیں ہو  
 جو آپ فرمائے ہیں میں نہیں سمجھتا  
 ولو وہ کیا کہتا ہو

۱ سال بہت سمستا ہو  
 ۱۰۰۰ برس بہت مندگاتھا  
 ۱۰۰۰ دو تین چار پانچ  
 سات آٹھ نو دس  
 ۱۰ بارہ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ پندرہ

عربی

جَبْتُ شَوَاهِدَ عَيْشٍ وَبَطَاطَسٍ وَخَضِرٍ  
 الْمَلْفُوفِ وَالْقَرْنِيَّةِ قَرْنِيَّةِ اللَّفْتِ بِالْجِدِّ  
 حَسْبُكُمْ بَقْرٌ وَضِدَانٌ وَجِلٌّ وَسَمَكٌ وَدَحْلٌ

قُلْ لِي اسْمٌ هَذَا بَلْعَتِكَ  
 هَلْ تَتَكَلَّمُ بِلِسَانِنَا  
 قِيلَتْ بَعْرٌ وَضِدَانٌ  
 أَحَقُّ لَكَ أَنَّهُ لَيْسَ فِي هَذَا لَمْ يَخْطُرْ  
 إِنَّمَا فَهِمْتُ مَا ذَا قَوْلُ  
 قُلْ لِي مَا ذَا قَوْلُ

هَذِهِ السَّنَةُ هُوَ رَحِيصٌ

لَكِنِ السَّنَةُ الْمَاضِيَّةُ كَانَ عَالِي كَثِيرًا

وَاحِدٌ - اِثْنَانٌ - ثَلَاثَةٌ - أَرْبَعَةٌ - خَمْسَةٌ

سِتَّةٌ - سَبْعَةٌ - ثَمَانِيَةٌ - تِسْعَةٌ - عَشْرَةٌ

أَحَدَ عَشَرَ - اثْنَا عَشَرَ - ثَلَاثَ عَشَرَ - أَرْبَعَةَ عَشَرَ

وَعَلَى هَذَا الْقِيَاسِ

عَشْرِينَ - ثَلَاثِينَ - أَرْبَعِينَ - خَمْسِينَ - سِتِّينَ

سَبْعِينَ - ثَمَانِينَ - تِسْعِينَ - مِائَةً

مِئَتَيْنِ - أَلْفَ - أَلْفَانِ -

تیس چالیس پچاس ساٹھ  
 اسی نوے ایک سو  
 ہزار دو ہزار

ہندی

عربی

یہ کسکا گھوڑا ہے  
 آپ کی گھڑی برابر چلتی ہے  
 میں تھوڑی عربی بول سکتا ہوں  
 تم عربی کتنے روز سے سیکھتے ہو  
 میرا استاد ہفتہ میں دو بار سکھاتا ہے  
 اس کشتی کا کیا بھاڑہ ہے

حصان من هذا  
 ساعتك نمشي طيب  
 انا اكلهم عربي شئ قليل  
 ما هي اللغة التي تتعلم فيها العربي  
 المعلم ويعلمني من تلميذ في الاسبوع  
 كم كالتقارب  
 كم الساعة

کیا سجا ہے  
 میری گھڑی میز پر رکھو  
 کافی کا بھاؤ کیا ہے  
 اس تالاب میں مچھلی ہیں  
 اس جہاز میں کتنے مسافر ہیں

حط ساعتی على المائدة  
 كم سيوى القهوة  
 هل في هذا الغدير سمك  
 كم كان من المسافرين في حالك امرك

اس گانوں کا نام کیا ہے  
 یہ کرسی دوسرے کمرے میں لیجاؤ  
 ہم تھوڑی دیر میں پھر آتے ہیں  
 یہ چیزیں صندوق سے نکالو  
 یہ خبر آپ کو کب پہنچی

ايش اسم هذا القرية  
 خذ هذا الكرسي الى الدوخة الاخرى  
 نحن نرجع بعد الدقائق  
 اخرج هذا الحاجاة من القميد في  
 منذ كم بلغك هذا الخبر

تھوڑی روٹی سینک کر اوپر کھین لگاؤ  
 اس صاحب کو ایک دوسرا پیالہ چائے کا دو

ايشو شوايه جز وضع عليه زبد  
 اعط الخواجة فجان شاء اخر

ہندی

عربی

آپ کون ہیں  
ہم کل جاویں گے  
اگ لاؤ

مَنْ أَنْتَ  
مَنْ بَدْرٌ جِبْرٌ عَدَا  
هَاتِ النَّارَ (جَعَلَتْ النَّارَ)

یہ خبر بڑے تعجب کی ہو  
ہم چھو کے پیاسے ہیں  
یہ شور کون کرتا ہو  
وہاں رات دن کچھ خون نہیں ہو  
آپ کیا کہتے ہیں

هَذَا خَبْرٌ كَجَيْبٍ  
نَحْنُ جَبْرٌ عَانِ بَيْنَ وَعَطَشَانِي  
مَنْ عَامِلٌ ضَجَّةً  
الْمُحْمَرِّ مَفَاتِيشٍ فِي الْمَيْلِ وَالنَّهَارِ  
أَيْشٌ عَمَّالٌ تَقُولُ

یہ بڑے پین چوری گورٹ اور خون انکا پیشہ ہو  
وہاں کون رہتا ہو

وَالْعَرَبُ يَنْهَضُوا وَيَنْتَلِبُوا وَيَقْتُلُوا  
مَنْ هُوَ سَاكِنٌ هُنَاكَ

میرا زادہ ہے کہ تیرا نچرا اور تیرے اونٹ اور  
تیس گدے اور تین گاڑی کرایہ کروں  
گھر سے نکلو

أَمْ لَدَيْكَ اسْتَكْرَامٌ تَلَاكَ يَعْالٍ قَوْلِ  
أَوْ حَمِيرٍ وَعَرَابِ  
أَخْرَجُ مِنَ الْبَيْتِ

وہاں کتنے آدمی ہیں  
مہربانی کر کے ایک قلم عنایت کیجیے  
اُسکی دوکان کہاں ہو

كَمْ كَانَ نَاسٌ هُنَاكَ  
إِعْطِنِي مِنْ فِطْرَتِكَ فَكَمْ  
أَيْنَ دُوكَانِهِ

مدینہ کو کون سی سڑک جاتی ہے اور  
اُس سڑک پر چور ہیں

أَجْنُ دَرَبِي (يَأْسِكَةُ) إِلَى مَدِينَةٍ  
أَوْ هَلْ فِي ذَاكَ الدَّرَبِ حَرَامِيَّةٌ

عربی

ہندی

إِطْفِئِ الشَّمْعَةَ

بتی بجھاؤ

صَارَ رَاكِبًا حُمِي

اُسکو بچا رہو

كَيْفَ حَالَ لَيْسَتْ

آپ کی بی بی کیسی ہیں

لَيْسَتْ بِي صِحَّةِ النَّامَةِ

اُسکو بالکل آرام نہیں ہوا۔

يَصْدُرُ الضُّلْمُ بَيْنَ الْمَوَاكِبِ

پادشاہوں میں صلح ہو گئی

جَاءَ بِيضًا نَجْدٌ كَثِيرٌ

بہت مال لایا

أَنْتَ تَقْدِرُ بِتَكَلُّمِ الْعَرَبِيِّ

تعم عربی بول سکتے ہو۔

قَدَّامِي بَعْدِ مِنَ الدَّهْلِ إِلَى الْآهَوَاتِ

وہی سے لاہور کتنی دور ہے

لَا تَنْسَبْ

بھولو مت

تَعَالَ هُنَا تَعَالَ مَعِيَ إِلَى الْخَانِ

اُدھر آؤ میرے ساتھ سرائے کو چلو

إِقْفِمْ الْبَابَ - اِغْلِقِ الْبَابَ

دروازہ کھولو۔ دروازہ بند کرو

مِنْ أَيْنَ جَاءْتِي (جِئْتِ)

آپ کہاں سے آئے

إِلَى أَيْنَ رَأَيْتِ

آپ کہاں جاتے ہیں

حَضَرَ الشَّاءَ

چپاے تیار کرو

مَكَالِبًا رُودَةً - لَشِينِ عَلَى فَاكٍ

بدوق بچرو۔ اور اسپر شست لگاؤ

رُحِرْ إِلَى الْبَيْتِ حَالًا

سدم گھر کو پہلے جاؤ

أَنْتَ تَشْرَبُ الدُّخَانَ

آپ پیسے پیتے

مَنْ هُوَا

تو کون ہے



وہاں صندوق پر آپ کے سر کے نزدیک  
اب کیسے ہو

هناك على الصندوق عند راسك  
ملاك

ابھی جاؤ اور پانی لاؤ کہ میں منہ ماتھہ دھوؤں  
ایسا مت بولو

میرا لالہ جو جلتے ہوئے ہے اسے دیکھو  
میرا لالہ جو جلتے ہوئے ہے اسے دیکھو

لا تَقُلْ هَكَذَا

کیا گرم پانی مانگتے ہو

تُرِيدُهُ سَبِيحًا

سننے آسکو پوچھا

هَلْ سَأَلْتَهُ

وہ کیا بولا

مَاذَا قَالَ

قَدَرًا مَا

بن اوس سے کہاں بلوں

أَبْنُ أَصَادِفَهُ

رانی کر کے بیٹھے

تَفْضُلُ أَقْعَدُ

ج شریف

أَهْلًا وَسَهْلًا وَمَرْحَبًا

کوئی چیز چاہتے ہیں

تُرِيدُ حَاجَةً

ن آپ کی مہربانی ہے

لَا كَثِيرٌ خَيْرٌ كِ

کھانا روٹی - دودھ چینی رات کا کھانا

حَتَّى فَطَوْرًا خَدَّاءِ خَيْرٌ كَبْنِ سَكْرٍ عَشَاك

سکے واسطے افسوس کرتا ہوں

أَنَا مَعْمُومٌ عَلَى ذَاكَ

إِشْرَابِ حَلِيبًا

کر کے آج ہمارے یہاں کھائے

تَفْضُلُ كُلِّ مَعْنَا الْعِوَامِ

تَوَدُّ السَّرَابِ

بلاؤ

عربی

ہندی

اَمْسِيسَ  
 فِي بَابِي (فِي ظَرْفِي)  
 حَسَّتْ اِي تِيَايِي حَالَا  
 اَيْنَ هِي (هِيَا قَائِن)  
 مُرَادِي فِي جَبَابِكِ شَيْءٍ  
 اَتَعَيَّرَنِي مُبْرَاتَكَ لَا مَرِي بَوَا اَلْقَلَمِ  
 اَيْشِ كُھَا  
 اِن كَانَ مَا عِنْدَكَ اَوْ شَعَلْتَ تَعَالَى اَعْرَابِي اَللُّهُ  
 خَلِنِي اَشْوَفُ  
 اَلشَّيْءُ اَفْعَلُ  
 اُرِيْدُ اَكْتُبُ مَكْتُبًا هَاتِ اَللَّهَ  
 اَو اَنْقَلِمُ وَاَلْوَرَقِ  
 مَا اَعْرَبُ  
 طَيِّبٌ لَكِنْ قَدْ اَيْشِ السِّعْرِ  
 رَخِيصٌ جِدًّا  
 اَيْشِ هُوَا غَالِي  
 بَقْدَ اَيْشِ تُعْطِيهِ  
 اَنَا فَرِحَانٌ لِاجْلِهِ

کلمہ (جو گیا)  
 میری اسے میں  
 میرے کپڑے اس وقت لاؤ  
 کہاں ہے  
 میری کچھ آپ سے غرض ہے  
 اپنا چاقو عنایت کرو میں قلم بناؤں گا  
 وہ کیا ہے  
 اگر آپ کو کچھ کام ہو میرے ساتھ بازار چلیے  
 مجھے دیکھنے دیجیے  
 میں کیا کروں  
 میں ایک خط لکھا چاہتا ہوں آپ کو اور نام  
 و قلم و کاغذ لائیے  
 بہت حسین جانتا  
 بہت اچھا لیکن اس کی کیا قیمت ہے  
 بہت سستا ہے  
 یہ بہت سستا ہے  
 یہ بہت سستا ہے  
 یہ بہت سستا ہے

عربی	ہندی
هَلْ عِنْدَكَ أَحْبَابٌ	آپ کو کچھ خبر ہے
هَلْ يَمْلِكُ شَيْئًا	آپ نے کچھ سنا ہے
كَيْفَ مَالَ أَخِيكَ	آپ کے بھائی کیسے ہیں
مَرِيضٌ جَدًّا	بہت بیمار ہیں
رَأَوْحَ عَيْنِي	یہاں سے چلے جاؤ
عَلَى مَا قَدَّرْتُ	جس قدر میں سگوں
خُدُ طَلَّةٌ شَمْسِيَّةٌ	بختی پکرو
أَيُّنَ كُنْتَ الْيَوْمَ دِرِّي	پہلے روز تک کہاں تھے
هَلْ شَفَقَ عَبْدُ اللَّهِ	پہلے نے عبد اللہ کو دیکھا ہے
نَعَمْ شَفَقَ عَبْدُ اللَّهِ (نَعَمْ شَفَقْتَهُ)	نہیں نے عبد اللہ کو دیکھا ہے
مَا فِيهِ بَأْسٌ اللَّهُ كَرِيمٌ	میں کچھ اندیشہ نہیں ہے خدا مالک ہے
أَيُّنَ يَعْمَلُ هُنَاكَ	وہاں کیا کرتا ہے
مَا هِيَ حَبْرٌ	کو کچھ خبر نہیں
هَلْ تَعْرِفُهُ	سکو جانتے ہو
مَنْ يُجِيبِي هُنَا	یہاں کب آویگا
كَمْ مَرَّةً قُلْتُ لَهُ	میں دفعہ میں اسکو بولا
غَدًا	(جو آویگا)
سَلِّمْ عَلَيْكَ مِنْ عِنْدِي	میں سے اسکو سلام کہو

تروک کتابوں اور ہندوستانی اوستادوں سے سیکھتے ہیں اور یہ جملے جیسے اہل زبان کے منہ سے نکلے ویسے ہی لکھے گئے اور جہاں تک ممکن ہو واسطے تفریح طبع ناظرین کے صرف اصطلاحی اور نئے محاورے چن چن کر داخل کیے گئے اگرچہ کبھی کسی اہل زبان کو پڑھ کر سنائے جاوے تو وہ ہمارے ملک کی درسی کتابوں پر انکو فضیلت دیکھا اور زیادہ پسند کرے گا۔

۴۔ شامل یعنی مدرسی زبان اور برہما اور ملائی وغیرہ چند زبانیں جنکی یہاں زیادہ تر ضرورت ہے بہ نسبت اور دوسری زبانوں کے ذرہ زیادہ تر شرح و بسط سے لکھی گئی ہیں مگر اور دوسری زبانوں کے صرف تھوڑے تھوڑے جملے محض تبرا شامل کر دیے ہیں کیونکہ اگر سب زبانیں شرح اور بسط کے ساتھ لکھی جاتیں تو یہ کتاب بہت بڑی ہو جاتی اور اسکی تصنیف کا اصل مطلب فوت ہو جاتا۔

۵۔ بعض زبانیں محض اُردی اور ان پڑھے لوگوں کی زبان و منہ سے منکر لکھی گئی ہیں اگر کہیں صرف و نحو کی غلطی اونہیں پائی جاوے تو قلم عفو سے اسکی اصلاح کر دیوین اور اس عاجز کو کہ ان سب زبانوں کا حافظہ نہیں ہو معاف کریں۔

## ARABIC LANGUAGE

### عربی زبان

ہندی

عربی

أَيْشِ اسْمُكَ

أَيْشِ حَالِكَ

إِيْقَظْنِي بَكْرَةً (صحنی بدھری قومی)

آپ کا نام کیا ہے

آپ کیسے ہیں

مجھ کو بہت سویرے جگاؤ

فی جانورو دیوان بمعنی وزیر و سیون بمعنی سلائی اوسکی آواز ہو جاوے گی اور حروف صحیح پر چٹکت کہ کوئی اعراب نہو انکو ہمیشہ منقوج پڑھنا چاہیے جیسے در معنی دروازہ و گھر بمعنی خانہ مگر در بمعنی موتی و گر کیا بمعنی اتفاقاً صرف اعراب لے دینے سے پڑھا جاوے گا اب ناظرین کی خدمت میں عرض ہو کہ اگر ان قواعد کی رعایت ان اعلیٰ زبانوں کے پڑھنے میں کیجاوے گی تو امید ہو کہ اسکے تلفظ میں خلطی نہوے۔

۲۔ ان تبدیلیں مشہور زبانوں کے ضروری ضروری جملے محض واسطے تفریح طبع ناظرین کے یہاں لکھ دیے ہیں۔ اگر کوئی صاحب ان زبانوں میں سے کسی زبان کو اچھی طرح سے سیکھنا چاہے تو معرفت کو اطلاع دیوے کہ بشرط امکان وہ چوری زبان مع قواعد ضروری صرف و نحو کے اسکو بھی سیکھاوے گی۔

۳۔ گویا انگریزی و پرتگیزی و سپین و فرنیچ و جرمن و یونان و لائن و ڈنمارک زبان جانتے والے بھی بہت لوگ یہاں موجود ہیں مگر چند سببوں سے یورپ کی کوئی زبان بھی اس کتاب میں شامل نہیں کی گئی۔

۴۔ یہ بات ظاہر ہو کہ لہجے ہر زبان کے پیش پیش کو س پر بدلتے جاتے ہیں اگر ان سب مختلف لہجوں پر خیال کر کے سب لہجے علیحدہ علیحدہ لکھے جاویں تو صرف ہندوستانی ہی میں سیکڑوں زبانیں ہو جاتی ہیں اس واسطے برج بھاکھا و پوربی زبان وغیرہ علیحدہ علیحدہ نہیں لکھی گئی۔

۵۔ عربی اور فارسی کے جملوں میں عرب اور ایرانیوں کے صرف دو زمرہ بول چال کے محاورے لکھے گئے ہیں گو ہمارے ملک کے لوگوں کو بہت نئے الفاظ اور محاورے ان جملوں میں معلوم ہونگے مگر فرق یہ ہو کہ ہمارے ملک کے آدمی عربی فارسی پڑانی اور

Rules for reading the foreign  
Languages correctly and a few  
hints on the 3 above mentioned  
languages

قواعد واسطے صحیح پڑھنے اپنی زبانوں کے  
اور بعض اشارے نسبت ان زبانوں کے

انہ ان اپنی زبانوں کے صحیح پڑھنے کے واسطے برعایت قاعدہ ناگری واؤ اور یا  
ہر دو حروف علت کے حسب مندرجہ ذیل تین تین آوازیں مقرر کر دی گئیں۔

واؤ

قسم	اُردو	ناگری	انگریزی	نشان اُردو میں
معروف	وُ	वु	Mo	جیسے مو بمعنی بال
بین بین	وو	वो	ro	جیسے عدد دو ۲
مجہول	سو	सो	so	جیسے عدد سو ۱۰۰ بمعنی صد
معروف	نی	नी	nee	جیسے لفظ رانی بمعنی نلکہ میں شکل یا معروفی
بین بین	سے	से	se	جیسے لفظ سے بمعنی از میں شکل یا بین بین سے
مجہول	ہے	है	hae	جیسے لفظ ہے بمعنی است میں شکل یا مجہول ہے

اور جب حرف یا کسی کلمہ کے وسط میں واقع ہو تو بلا اندکسی اعراب کے اسکی آواز ہمیشہ  
ہلکی یعنی بین بین ہوگی۔ جیسے لفظ دیو بمعنی بھوت میں اور میر سے اور تیر سے ضمائر میں  
موجود ہی اور جب حرف ماقبل یا اوپر فتح آیا کسرہ ہو تو مثل لفظ ایوان بمعنی کمرہ و حیوان

کہ کریم نے کتنے کو مارا لفظ نے کو چھوڑ کر کریم کتنے کو مارا بولتے ہیں اور بجائے لفظ جو کے  
جو ہماری زبان میں ضمیر موصولہ ہو وی لوگ لفظ سوا استعمال کرتے ہیں وہی اس جملے کو  
کریم چومر گیا۔ مگر کیا سو کریم بخش بولتے ہیں انکے محاورے میں لفظ کر کر بار بار آتا ہے وہ  
بولتے ہیں تم آنا کر بولے تھے کس واسطے نہیں آئے مطلب یہ کہ تم نے آنے کا وعدہ کیا تھا  
پھر کیوں نہ آئے وہ لوگ نکو بجائے نہیں کے استعمال کرتے ہیں بجائے نہیں صاحب کے  
نکو صاحب بولیں گے۔ وہ لوگ کسی اسم واحد کو بجائے جمع کے کبھی استعمال نہیں کرتے  
بجائے اسکے کہ وہ لوگ آتے ہیں لوگان اور بجائے توپ کے توپان بولتے ہیں۔ انکی  
گنتی بھی بعد میں اسکے مثل انگریزی کے دہائیوں کے ساتھ اکائیان ملا کر ہوتی ہے وہ لوگ  
بجائے بائیس کے بیس پر دو اور بجائے چورانوسے کے نو پر چار علی ہذا القیاس بولتے ہیں  
یہ بھی اونکا ایک خاص محاورہ ہے کہ بروقت رخصت ہونے کے بجائے جاتا ہوں کے  
آتا ہوں بولتے ہیں انکے بول چال کے لہجے میں حرف منقوطہ بجائے ق عربی کے  
بول جاتا ہے جیسے قاضی جی کو خاضی جی بولیں گے اور سید طرح پر اور بھی بہت سے ان لوگوں  
کے ایسے محاورے ہیں کہ ہمارے ملک کا نیا آدمی اونکو شکر متحیر ہو جاوی۔ یہ مدد رہی مسلمان  
مثل ہمارے ملک کے پورے سپاہیوں کے بچے گندے نہیں ہیں بلکہ بہت نجیب و شریف  
دشیرین زبان و لہجہ ہوتے ہیں بر خلاف ہمارے ملک کے سپاہیوں کے یہ لوگ اکثر خواندہ  
بھی ہوتے ہیں رنگین پاجامہ اور کراپتے کا جو ان بڈھوں سب میں دستور ہے اور ہر آدمی  
کے مونڈھے پر ایک جوہرہ رومال صُرخ رنگ کا لٹکتے ہوئے ضرور دیکھو گے کوئی آدمی خواہ  
ہندو خواہ مسلمان بے رومال نکماتے باہر نہیں نکلتا اور جیسے بنگالی ننگے سر پھرتے ہیں  
ویسے ہی اکثر مدد رہی سر پر تو ایک بڑا عمامہ مگر پاؤں سے ننگے گھومتے ہیں ان مدد رہی مسلمانوں

یاد رہے کہ کابل یا مولوی یا پنڈت یا گرتھی یا کوکا ہونا ہو بہت جلد ہو سکتا ہے اور جو کوئی  
 کسی قسم کی منگلی یا گنڈھ کتھی یا چوری یا بد معاشی یا کھانا چاہتا ہو بہت جلد سیکھیگا۔  
 اور اپنے فن کا کمال ہو جاوے گا جو لوگ بہت عرصہ تک یہاں قید میں رہے اور کسب قدر افری  
 کر کے ملک کو واپس گئے تو پھر انکو روٹی کی فکر نہ رہی ہوگی یہاں کا سیکھا ہوا اور تجربہ کا  
 آؤمی جہاں جاوے گا عمدہ جگہ پانچا اور کہیں ٹھوکر نہ کھاوے گا۔ یہاں کی عورتوں میں  
 بے پردہ کھلے خزانہ پھرتے سے ایسی تذکیر چھاگئی کہ مذکر کے عین خون کو اپنے بول چال میں  
 استعمال کرتی ہیں اکثر عورتوں کے منہ سے سنوگے کہ بجائے میں گئی کے ہم گیا بولتی ہیں  
 یہاں سب نکلون کے مرد و عورت جمع ہو کر بات چیت کرنے سے پورٹ بلیر کی بھی ایک  
 نرالی بولی ہوگئی ہے اکثر لوگ بولتے ہیں ہم جاتا تم کھاتا۔ بکری مارتا۔ گاسے بھاگتا۔  
 یہاں لفظ بٹی یعنی صندوق اور گول ہال یعنی گڑبڑ۔ اور برابر یعنی درست اور البتہ  
 بجائے البتہ کے اور رنڈی بجائے عورت اور ہوبو بجائے بانس اور کچھ پرو انہیں بجائے  
 کچھ مضائقہ نہیں اور بستہ یعنی بورہ اور خلاص ہو گیا بجائے خرچ ہو گیا اور بلی لوگ اور  
 کتا لوگ اور ہی قسم کی اور پست ہی لفظیں بولی جاتی ہیں اور شاید رفتہ رفتہ پچاس میں  
 کے بعد پورٹ بلیر کی بھی ایک علیحدہ بولی ہو جاوے گی۔ مگر اسی لوگوں کی ٹال یعنی اروٹیاں  
 جیکے سندستانی لوگ گڑگڑاتا کر کے نسبت کرتے ہیں وہ تو انگریزی سے بھی زیادہ مشکل  
 اور غیر سہل سمجھائی مسلمان اور مدھی پنڈتوں کے نوکر اور صاحب لوگ جو زبان بولتے ہیں  
 ایسے ہیں جنک ورنے مسلمان زبان کہتے ہیں اسکے لہجے اور محاورے ہمارے ملک  
 کے بہت سے تیرتیاں سے بہت مختلف ہیں لفظ نے جو ہماری زبان میں ماضی متعدی کے  
 تو تیرتیاں سے بہت سے تیرتیاں سے ہیں اسکا استعمال بالکل نہیں ہو وی اس منگلی کو



# DIALY

On the 32 Asiatic languages  
prevalent at Fort Blair The  
habits, aw mero and custom  
of the convicts

## فصل پنجم

### پورٹ بلیئر کی زبانوں و اوضاع و اطوار میں

پورٹ بلیئر ایک ایسی جگہ ہے کہ چین - چینا - برہما - ملائی - سنگلی - جنگلی - نکوباری -  
کشمیری - پشتونی - ایرانی - کرانی - عرب - حبشی - پارسی - پرتگیزی - امریکن - انگریز - ڈین  
فرنج وغیرہ اور ہندوستان کے سب ضلعوں اور شہروں کے آدمی مثل بھوٹیا - نیپالی -  
پنجابی - سندھی - گجراتی - دیس والی - ہندوستانی - اہل برج - آسامی - مہیلی -  
ندیل کھنڈی - اوڑیا - تنگی - مرہٹے - کرناٹکی - مدرسی - میاٹم - گوندہ - بھیل - بنگالی -  
اول - سنٹال وغیرہ سب موجود ہیں جب یہ لوگ آپس میں ملکر بٹھتے ہیں تو اپنی اپنی  
بان میں بات چیت کرتے ہیں مگر بازار اور کچھریوں کی زبان یہاں ہندوستانی ہے اور  
آدمی کو خواہ وہ کسی ملک کا ہو یہاں اگر ہندوستانی زبان سیکھنا ضرور پڑتا ہے بلکہ  
سیکھے تھوڑے روز کے بعد ہر آدمی خود بخود ہندوستانی بولنے لگتا ہے کیونکہ جب تک  
ہندی آدمی ہندوستانی نہ بولے اسکا گزارہ نہیں ہو سکتا - میرے خیال میں پردہ پڑنے  
کی دوسری جگہ اس بات میں پورٹ بلیئر کے مقابل نہوگی - یہاں ایک ایسا ایسلا  
ہوا ہے کہ شاید آج تک پردہ زمین پر کسین ایسا جمع مختلف نہ جمع ہوا ہوگا - جب

تحتی  
سائن  
بیلڈن  
سرن

ایشن افسر کے ڈسٹرکٹ افسر سے بھی کوئی قید می کسی قسم کی نالیش کرنے کا مجاز نہیں ہے۔  
لیکن عراض متعلقہ محکمہ مال براہ رست صاحب ڈسٹرکٹ افسر کے حضور پیش ہوتی ہیں۔  
جیسے میں نے اوپر بیان کیا جب سٹینٹ آباد ہوا تو اول صرف روس و اہرڈین و  
چانم و ہڈو و وپیر پانچ ٹاپو کھونے گئے تھے۔ ان ٹاپوؤں میں صرف قیدی جمعدار  
بند و مهران ڈویژن کے بجائے اڈریس بلکہ ایشن افسروں کے کام کرتے تھے تسمی رپورٹ  
ترقی و تنزیل وغیرہ ان جمعداروں کی طرف سے فارسی میں صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر کے  
نام آیا کرتی تھیں چنانچہ بعد سماعت صاحب سپرنٹنڈنٹ احکامات مناسبہ صادر فرماتے تھے  
اور صاحب سپرنٹنڈنٹ خود دزمرہ ہر ٹاپو میں جا کر کام دیکھتے اور اسکا بند و بست کرتے  
اور پٹی افسروں کو برسر موقع واسطے بند و بست کام کے جو مناسب تصور کرتے حکم صادر  
فرماتے جمعداروں کو چھہ ضرب بید تاک سزا دینے کا خود اختیار حاصل تھا اس سے زیادہ  
سزا کے لائق اگر کوئی قصور ہوتا تو صاحب سپرنٹنڈنٹ کے سامنے پیش ہوتا ۱۸۶۵ء  
سے ۱۸۶۷ء عیسوی تک گو اسوقت تک موٹ ہریٹ وغیرہ اور نئے ٹاپو بھی کھل گئے تھے  
مگر صاحب سپرنٹنڈنٹ واسطے بند و بست اس سٹینٹ کے ایکلا تھا ۱۸۶۷ء عیسوی میں  
ایک اسٹینٹ سپرنٹنڈنٹ مقرر ہو کر آیا کہ اسکو صاحب سپرنٹنڈنٹ نے بطور مجسٹریٹ کے  
تسمی سٹینٹ کے مقدمات سماعت کرنے کا اختیار دیا یہ صاحب زیر بنگلہ صاحب سپرنٹنڈنٹ  
کے کورٹ کر کے مجرموں کو سزا دیا کرتا تھا ۱۸۶۹ء عیسوی میں کرنیل میں صاحب کے  
عہد سے یہاں سٹینٹ افسروں کا آنا شروع ہو کر جنرل اسٹوارٹ کے وقت تک اس  
سٹینٹ افسر ہو گئے اور جا بجا کورٹ شروع ہوا اور مقدمات جرائم قیدیان نسبت  
سابق کے تنو گونے ہونے لگے۔

ہر شے میں اپنی یا چوٹی یا پتی کی بارگین ہی میں نہیں مشقی قیدی زیر حرا قیدی پٹی افسر  
 لے رہے ہیں پہلے ہزار گین رات کو بھی بند نہ تھی لیکن شروع سے رات کو بند کیجاتی ہیں  
 شروع سے شروع مشقی قیدیوں کو اجازت تھی کہ اپنی فرصت کے وقت کسی آزاد  
 پیشہ ور کا کچھ کام کر کے کما لیا کریں لیکن اب شروع سے کسی مشقی قیدی کو اجازت  
 نہیں ہے کہ بدوں کسی سزکاری کام کے کسی پیشہ ور یا فریمن کے گھر کو جاوے یا انکا کام کرے  
 جیسے پہلے وقتوں میں مضبوط مضبوط آدمی اپنی فرصت کے وقت دوسروں کا کام کر کے  
 صد ہار روپیہ جمع کر لیتے تھے وہ بات اب نہیں رہی۔ پہلے مشقی قیدی اوپر پٹی افسر صد ہار روپیہ  
 اپنے اپنے پاس ہی بیانیوں میں بھر کر کرے بانڈے پھر کرتے تھے اب کسی ایسے قیدی کو سوا  
 پیشہ ورون کے اجازت نہیں ہے کہ اپنی دو ماہ کی تنخواہ سے زیادہ روپیہ اپنے پاس جمع  
 رکھو یا کسی پیشہ ور کے پاس بطور خود امانت رکھدے۔ اب یہ حکم ہے کہ اگر دو ماہ کی تنخواہ  
 سے زیادہ روپیہ بچدے کسی کے پاس ہو بیونک بنک سزکاری میں امانت جمع کر دیوے ورنہ  
 ضبط سرکار ہو جائے گا۔ کرنیل میں صاحب کے وقت تک مقدمات دیوانی بھی بلا اخذ اسباب  
 ویسے ہی سناوے عرائضات پر فیصل ہو جایا کرتے تھے مگر اب مثل ہند کے پورا اسٹاٹس وغیرہ  
 لیا جاتا ہے بلکہ اب شروع سے تو یہ ایک نیا دستور نکلا کہ کوئی عرضی کسی ٹکٹ لیو قیدی  
 کی خواہ وہ کسی بابت ہو بے کاغذ اسٹاٹس کے سماعت نہوگی۔ کرنیل میں صاحب کے وقت تک  
 قیدیوں کو اجازت تھی کہ جس قسم کی جو عرضی چاہیں صاحب سپرنٹنڈنٹ کو براہ راست  
 خود حاضر ہو کر زبانی یا تحریری پیش کریں مگر جنرل اسٹوارٹ صاحب کے آخری وقت  
 سے شدہ شدہ اب تو یہ نوہت پہونچی کہ کوئی قیدی بلکہ فری میں بھی براہ راست صاحب  
 سپرنٹنڈنٹ سے کچھ عرض معروض خواہ تحریری خواہ زبانی نہیں کر سکتا بلکہ بلا واسطہ

وکیل

بندر ویا اور اب کسی تینا دی یاد اتم بچپن کو امید معافی سزا کی باقی فرمینی لیکن اسکا ۶ مہینہ  
 حسب طرز میں پیر پیر صاحب قائم مقام سپرنٹنڈنٹ کے پتہ سرکار نے بذریعہ اپنی چھٹی نمبری ۸۴۸  
 مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۱۷ء اجازت عطا کی معافی خفیہ پیشکش و قید بیان میعاد کی بخشی  
 کہ اس حکم سے کچھ بھی معافی اب تک معافی پا کر رہا ہو رہا جاتے ہیں۔

وزن رسد قیدیان عمد کر نیلی میں صاحب اب تک نسبت شرح ذیل ہے

وزن رسد قیدیان پور میں دیوڑھیشین

نمبری	پہلا	دو	تین	چار	پانچ	شش	ساتھ	آٹھ	نوا	دس	کیفیت
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	بہتر

وزن رسد قیدیان بندوستانی

گرید یعنی قسم	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	کیفیت
پہلی کلاس	۲۵ یا ۳۰	۳	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	بہتر
تعارف کلاس	۲۲ یا ۲۰	۳	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	بہتر
انولیدنگ	۲۰ یا ۱۶	۳	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	بہتر
بیماران بندہ	۱۰	۳	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	بہتر

پورٹ بلیمین سوا سے چلنا وہ پیر کے کہ اس میں صرف وہ لوگ جو سلنٹ میں اگر قصور کرتے ہیں  
 قید کیے جاتے ہیں اور کوئی دوسرا چلنا نہ یا چار دیواری واسطے بند کرنے قیدیوں کے نہیں ہے

تاریخ عجیب

لین دین پنج بیوپار کھین۔ جب کوئی قیدی فرار ہو جاتا ہے تو تاروانگی آگبوٹ کے  
 اُسکا انتظار کرتے ہیں اگر جنگل سے خود بخود یا گرفتار ہو کر واپس آگیا تو بہتر ورنہ وارنٹ  
 اُسکی گرفتاری کا بنام مجسٹریٹ اُس ضلع کے کہ جہاں وہ اول قید ہوا تھا بھیجتے ہیں  
 اور گرفتار کنندہ مفرو کو بحساب صدر فی نفر سرکار سے انعام ملتا ہے ٹکٹ لیو قیدی مثل آزاد  
 آدمیوں کے عدالت دیوانی میں بدعی یا بدعا علیہ ہو سکتے ہیں لیکن ہر اقرار نامہ ٹیکس  
 جس میں ایک فریق قیدی ہو چسٹری کرانے کا حکم ہو۔ ٹکٹ لیو قیدیوں کو واسطے کاشتکاری  
 کے فی نفر سگتہ تک ارضی بھی ملتی ہے اور بحساب ہر فی بیگمہ محصول اراضی دھنیار اور  
 فی بیگمہ پہاڑی زمین کا اور تین روپیہ فی بیگمہ محصول نیشکر سرکار میں دینا پڑتا ہے۔ اپنے  
 تیار کے روز کر شان دہند و مسلمان و برہا وغیرہ سب قیدیوں کو تعطیل ہوتی ہے۔ اور بڑے دن اور  
 ساگرہ کو عام تعطیل سب قیدیوں کو ملتی ہے۔ اب یہاں حکم ہے کہ ۱۶ برس سے کم اور ۴۵ برس سے اوپر کی  
 عمر کے قیدی اس سٹنٹ کو نہ بھیجے جاویں۔ ۲۰ برس کی عمر سے کم کے قیدی ایک ٹکٹہ بارکن میں رہتے ہیں  
 دوسرے قیدیوں کے شامل نہیں رہتے۔ کوئی قیدی جس کو کسی ماتحت افسر نے سزا دی ہے  
 بنا اراضی حکم سزا کے پہل نہیں کر سکتا اور اس وقت تک واسطے سماعت اپیل کے کوئی قاعدہ  
 قیدیوں کے واسطے مقرر نہیں ہوا ہے جو جس حاکم کے منہ سے سزا کا فتویٰ صادر ہوا وہ ملو ہو  
 بان ہاٹن صاحب نے بڑی دھوم دھام سے گورنمنٹ کو رپورٹ کر کے حکم معافی چارم میعاد  
 بدیان میعاد کی جاری کرایا تھا کہ وہ حکم بڑے زور شور سے برابر تین سپرنٹنڈنٹوں کے  
 ہمدین جاری رہا اور ہزاروں میعاد قیدی معافی پایا کر چھوٹ گئے مگر جب کرنیل  
 صاحب بہادر تشریف لائے تو انھوں نے کرنیل فورڈ صاحب کے عہد کی بہت مالدار  
 معاد یوں کی رہائی کا حال سنکر دینا معافی چارم حصہ کا ایک قلم گورنمنٹ کو رپورٹ کر کے

تاریخ عجیب

ذکر

معافی قیدی

ہوتے ہیں تب عورت کو حکم ہوتا ہے کہ مرد کے ساتھ جا کر اُسکے گھر میں رہے اور مرد و عورت اپنے شرع اور شامتر کے موافق کچھ نکاح وغیرہ بھی گھر میں جا کر کر لیتے ہیں اور مثل جو را و خصم کے اتفاق سے رہتے ہیں۔ اس وقت تک قریب ۲۰ کے ٹکٹ والوں کے گانون آباد ہو گئے ہیں اور ہر گانون میں قریب نو سو نو گھروں کے آباد ہے اور ہر ایک گانون میں ایک چوہدری اور دو مین چوکیدار جو انھیں ٹکٹ والوں میں سے مقرر ہیں گانون کا بندوبست کرتے ہیں۔ یہی افسروں کو گانون سے کچھ علاقہ نہیں اب قیدیوں کو گود ٹکٹ لیو ہون اجازت نہیں ہے کہ اپنے گانون یا اسٹیشن سے دوسرے اسٹیشن کو بلا عام یا خاص پاس کے جاوین یا آٹھ بجے رات کے بعد اپنے گھر سے باہر جاوین۔ کوئی قیدی بیرون حدود ٹکٹ کے کسی آدمی سے کسی قسم کی خط و کتابت بغیر علم و رضا مندی صاحب چیف کیشنر بہادر کے نہیں کر سکتا اور نہ کوئی اسباب یا دوسری شے بیرون حدود ٹکٹ سے بلا اجازت صاحب مدوح کے منگوا سکتا ہے۔ فٹ کلاس مرد و عورت کو اجازت ہے کہ ہر تین مہینے میں ایک خط اپنے عزیزوں کو بیرون حدود ٹکٹ کے روانہ کریں اور اسی طرح ایک خط ہر تین مہینے کے بعد پاوین۔ گرتھارڈ کلاس مرد اور سکن کلاس عورت ایک برس میں ایک خط بھیج اور منگوا سکتے ہیں تمامی خطوط جو اس طرح پر قیدی روانہ کریں یا انکو آوین تو کسی افسر کے روپر پڑھے جایا کرینگے اور تمامی خطوط قیدیان بہ ثبت و تخط افسران ٹکٹ کے روانہ ہوا کرینگے صرف قیدیان ٹکٹ لیو کو اجازت ہے کہ بلا علم صاحب چیف کیشنر بہادر کے جس قدر جایا دیا چاہیں رکھیں لیکن قیدیان سکن و تھارڈ کلاس سے نہ پاس کرینگے ابھی تک ٹکٹ نہیں بلا کوئی جائدا بلا اجازت سپرنٹنڈنٹ صاحب سے نہیں رکھ سکتے۔ قیدیان ٹکٹ لیو کو مانعت ہے کہ قیدیان مشقی سے کسی طرح

سنت  
قیدیان

پاس  
لی قیدیان  
در حال

تاریخ

تاج عیب

سرے کا حکم نہیں چھپی افسر بحساب مندرجہ  
مقرر ہوتے ہیں۔

چوٹوں پر پش قیدیوں پر  
ازدلی ہر پچیس قیدیوں پر

ہر ایک اسٹیشن میں بہان چار سو  
اوس سے زیادہ قیدی ہوں کینفر

یہ پٹی افسر بشمول قیدی پولیس کے حساب  
فیصدی آٹھ نفر کے کل تعداد قیدیوں حاضر

سڈیل ہر دو سو قیدیوں پر  
سکن سڈیل ہر سو قیدیوں پر

پر مقرر ہوتے ہیں پٹی افسر کو ممانعت ہو کہ  
کسی طرح کا کار تجارت کریں یا پوشی و بکری بطور غمی پر

باستثناء موسم گرما کے اوقات مشقت قیدیوں  
کے تمام تک ہیں تین گھنٹہ دوپہر میں چھٹی رہتی ہے۔

تقسیم کام قیدیان مشقتی کا ہر فجر کو  
اوقات تقسیم کام

تقسیم کام قیدیان کی پریٹ ہوتی ہے لیکن قیدیان نکٹ لیوکی پریٹ صرف  
میں ہوتی ہے۔ شادی قیدیان نکٹ لیوکی اس طرح پر ہوتی ہے کہ جب مرد عورت

اس وقت شادی کے  
کسی طرح سے ہو

اور جب دونوں راضی ہو گئے تو درخواست شادی معرفت اسٹیشن افسر کے بحضور  
شہنشاہ کے بھیجی جاتی ہے اور صاحب مدوح بعد ملاحظہ وارنٹ وغیرہ کاغذات سر

مادی کو اگر آسین کوئی بات خلاف قاعدہ سٹینٹ کے نہ تو منظور نہ نام منظور

اور بشرط منظور ہی کے مرد و عورت دونوں بحضور صاحب چیف کشر بہانور کے  
س اقرار نامہ مشعر اسکے کہ ہم دونوں آدمی برضا و رغبت خود شادی کرتے ہیں

وہا ایک دوسرے سے علیحدہ نہونگے اور رنج و راحت میں ایک دوسرے کے

پر ہو کر اسپر مرد و عورت اور دو گواہ اور صاحب چیف کشر بہانور کے

سہنے پر عورت کو بھی گھنٹ لیو بل سکتا ہے اور شادی بھی کر سکتی ہیں۔ کہچن قیدیان لائسنس یافتہ کی پچاس روپیہ تک تنخواہ ہو سکتی ہے اور انکو رہنے کے واسطے علیحدہ مکان سرکار سے مل سکتا ہے۔

### کلاس قیدیان ہندوستانی حسب مروجہ حال

۱-جمدار	۵۵ ماہانہ	۱۶-انویڈ گنگا گڑھی	رسد
۲-فٹ منڈیل	۵۵	۱۷-حوالدار قیدی پولیس	بلا رسد
۳-سکن منڈیل	۵۵	۱۸-نایک قیدی	مہر
۴-پیون	۵۵	۱۹-فٹ کلاس سپاہی	مہر
۵-اردلی	۵۵	۲۰-سکن کلاس اردلی آفس	
۶-فٹ کلاس	مہر سے فارتک	۲۱-سپاہی پولیس	مہر
۷-سکن کلاس	۵۵	۲۱-فٹ کلاس اردلی آفس	مہر
۸-رائفٹا ملی	۱۲	۲۲-اسٹیشن جوزفٹ کلاس	رسد
۹-عورت فٹ کلاس	۸	۲۳-سکن کلاس محرم	مہر
۱۰-کپوڈ فٹ کلاس	۵۵	۲۴-مددگار	بلا رسد
۱۱-رر سکن کلاس	۵۵	جوگٹ والے قیدی سرکار کی نوکری میں ہیں	
۱۲-رر تھانہ کلاس	۵۵	انکے واسطے کوئی قاعدہ و کلاس مقرر نہیں ہے	
۱۳-نویڈ جوگٹ گریڈ	۱۲	مگر اس وقت پر مہر ماہوار سے وے تک ماہوار	مع رسد
۱۴-ایٹا گریڈ	۸	کے گھنٹ لیو نوکر سرکار ہیں۔ قیدیوں پر پارک	
۱۵-سی	۵۵	میں و کام پر حکومت پیشی انسر و ن کی کرسی	



و مردان میں سخت مشقت کریں گے اور رات کو بار کون میں بند کیے جاویں گے انکو رسد اور چیلمانہ  
 گا کپڑا بیگا و جینٹا اس کلاس میں رہیں کسی مہربانی یا عیش و آرام کرنے کے حقدار نہ ہوں گے  
 انکے پونچنے کے بعد چھ ماہ تک دو نوں پاؤں اور بعد چھ ماہ کے ایک پاؤں میں بیڑی  
 بیگی چار برس تک عمدہ چلن سے اس کلاس میں رہنے کے بعد جو سکون کلاس میں  
 داخل ہوں گے اس کلاس میں دو گریڈ ہوں گے ہر ایک گریڈ میں دو تین تین برس تک بیگا  
 اور اس کلاس میں اسکو بارہ آنہ سے ایک روپیہ تک تنخواہ بھی ملیگی اور بیڑی یا فٹنس ٹیسٹ ہی  
 پولیس میں بھی داخل ہو سکتا ہے اور خشک رسد پاویگا اور جب وٹس برس اس شلنٹ میں  
 نیک چلنی سے کچھ اور بھی تو وہ فٹنس کلاس میں داخل ہوگا بارک میں یا جیسے سپرنٹنڈنٹ صاحب  
 حکم دیوں رہیگا اور ایک روپیہ سے دو روپیہ تک اسکو تنخواہ ملیگی فٹنس کلاس والے قیدوں کو  
 ٹکٹ بھی مل سکتا ہے اور اس شلنٹ میں شادی بھی کر سکتے ہیں اور اپنے جوڑو اور بچوں کو  
 بھی نکال سکتے ہیں اور جسکو ٹکٹ لیو دیا جاوے گا وہ کم سے کم ہر مہینے میں ایک دفعہ پریٹ پر  
 حاضر ہوا کریگا لیکن قیدیوں میں عادی نہ کسی کی نوکری میں داخل ہو سکتے ہیں اور نہ انکو  
 ٹکٹ مل سکتا ہے اور نہ شادی کر سکتے ہیں اور نہ اپنے بال بچوں کو ٹکٹ سے منگاسکتے ہیں۔  
 ان تینہ کلاسوں کے سوا جو کوئی اس شلنٹ میں قصور کریگا وہ چین گنگ یعنی بیڑی والوں  
 میں داخل ہو سکتا ہے۔ عورتوں کے دو کلاس مقرر ہونے بعد پونچنے والے شلنٹ کے عورات  
 سکون کلاس میں داخل ہوتی ہیں سکون کلاس والی عورتوں کو بمذاہرہ کا کھانا اور روٹی  
 گا کپڑا پہننا اور بارک میں بند رہنا اور سرکاری مشقت کرنے کا حکم ہے۔ سکون کلاس میں  
 تین برس تک چلن رہنے سے عورات فٹنس کلاس میں داخل ہوں گی اسوقت انکو خشک  
 رسد اور آٹھ آنہ ماہوار تنخواہ ملیگی۔ اور دو برس تک فٹنس کلاس میں رہنے پر پانچ برس

جج چیفٹ کو زٹ پنچلپس کے منتخب ہو کر ۲۹ اپریل ۱۹۴۶ء کو پورٹ پائیر ہیجے گئے اور انھوں نے  
 ڈیڑھ ماہ تک پورٹ پائیر میں رکھ بیان کے سب انگلے اور تھیلے دستاویزات کو دریافت کر کے  
 جو پورٹ گورنمنٹ کو لکھی وہ قابل تعریف ہو مگر جو قرب جاوئے نقل لارڈ ملٹو صاحب اور  
 کے و بارہ رسل و رسائل خطوط قہر بیان کے انھوں نے یہ راسے دی تھی کہ وائم انجس  
 قیدی ہنز لہ مردوں کے ہین انھیں سلسلہ رسل رسائل خطوط کا ہند سے یقیناً و قون و سڈو  
 ہو جاوے مگر جنرل اسٹوارٹ صاحب بنا ورجو ان سے زیادہ اس سلسلے کے حال سے واقف تھے  
 ایسی سختی کی بعض راپوں میں ان کے متفق ہوئے اس واسطے مگر جنرل نارمن صاحب سگری  
 گورنمنٹ ہند واسطے تفحیم و ترمیم تو اس سلسلے کے یہاں کو ہیجے گئے اور انھوں نے بھی ایک  
 بیان رکھا ایک رپورٹ گورنمنٹ ہند کو تحریر کی اور لکھا کہ واسطے رسل رسائل قیدیوں کے  
 کچھ مدت بلحاظ ان کے کا اس کے مقرر ہو جاوے اور وائم انجس قیدیوں کو بھی بشرط انگی  
 میک پانی کے کچھ وعدہ رہائی کا دیا جاوے جس کے اوپر گورنمنٹ ہند نے بذریعہ ڈو لیشن  
 ہو م و پارٹنٹ نمبر سی ۳۶۹ مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۴۶ء کو قہر بیان و وائم انجس کو وعدہ رانی  
 سطلق بعد انقضاے مدت ہست سالہ کے فرمایا اور بنیاد دستور العمل جو ابھی تک جاری ہو  
 حضور گورنمنٹ سے منظور ہو کر حسب مندرجہ ذیل گست ۱۹۴۶ء میں مستقر ہو گیا۔ اس  
 قانون کا پہلا سبق یہ ہو کہ جس بیجور دریاے شور کی سزا سے بیابندی سخت تو اعاجیل کے  
 سخت مشقت کرنا اور صرف اس قدر رکھنا اپانا کہ جو واسطے بقا و صحت بدن کے ضروری ہو لانا  
 ہو جانا ہو اگر ان اوپر کی لکھی ہوئی سزاؤں میں سے کچھ کم کیا جاوے تو یہ ایک مہربانی ہو  
 جو تمام یا کسی قدر کسی وقت میں چھین لی جا سکتی ہو اس قاعدہ کے بموجب مرو قیدیوں کے  
 میں کلاس مقرر ہوئے جب نئے قیدی اس سلسلے میں آوین تو تھارڈ کلاس میں داخل ہوئے

ن  
 ن  
 بانی  
 س  
 س  
 س  
 س  
 س  
 س  
 س  
 س

## عورتوں

عورتوں کے بعد پونچھے کے سٹینٹ مین ہارک مین ریکر بھنڈار وہین کھائی گئی اور پانچ برس تک نیک چینی سے اس کلاس میں رہنے کے بعد انکو اجازت شادی کرنے کی ملیگی۔ اور حسب مندرجہ ذیل قیدیوں کو رسو بجاوگی۔

نقشہ رسو قیدیوں سٹینٹ پورٹ باہر مندرجہ قانون کے تحت

کلاس	پانچواں	چھٹا	دہوا	دسواں	بیسواں	تیسواں	چالیسواں	پنجاهواں	سیاسی	تیسرا
تھارڈ کلاس	۱۰ پونڈ یا ۱۲ پونڈ	۱۰ پونڈ	۸ ڈرام	۸ ڈرام	۸ ڈرام	۸ ڈرام	۸ ڈرام	۸ ڈرام	۸ ڈرام	۸ ڈرام
سکن کلاس	۱۰ پونڈ	۱۰ پونڈ	۱۲ ڈرام	۱۲ ڈرام	۱۲ ڈرام	۱۲ ڈرام	۱۲ ڈرام	۱۲ ڈرام	۱۲ ڈرام	۱۲ ڈرام
فٹ کلاس	۱۰ پونڈ	۱۰ پونڈ	۱۰ ڈرام	۱۰ ڈرام	۱۰ ڈرام	۱۰ ڈرام	۱۰ ڈرام	۱۰ ڈرام	۱۰ ڈرام	۱۰ ڈرام
انریڈنگ دعوات	۱۰ پونڈ یا ۱۲ پونڈ	۱۰ پونڈ	۱۰ ڈرام	۱۰ ڈرام	۱۰ ڈرام	۱۰ ڈرام	۱۰ ڈرام	۱۰ ڈرام	۱۰ ڈرام	۱۰ ڈرام

جب بعد وفات لارڈ میو صاحب بہادر کے جنرل اسٹوارٹ صاحب بہادر نے لیکچرر جزو قانون مرتبہ لارڈ صاحب مرحوم کا مثل بھنڈارہ و تحریر نشان روزمرہ مشقت قیدیوں کا جاری کر دیا تو اجراء بعض حصص قانون مذکورہ کا محال وغیر ممکن سمجھا گیا کیونکہ قانون مذکور پورٹ بلیر سے دو ہزار میل کے فاصلے پر قائم تھا تیار ہوا تھا اور مختصر نقل دستورات جیلہا سے ہندو انگلستان کی اسپین کر دی گئی تھی کہ جنکا اجرا یہاں اسی طرح بھی ممکن نہ تھا اور نیز ایسے نا تجربہ کار لوگوں کے ہاتھ سے لکھا گیا تھا کہ جنہوں نے اس سٹینٹ کو کبھی آنکھ سے بھی نہ دیکھا تھا اس واسطے اب حسب خواہت جنرل اسٹوارٹ صاحب بہادر کے ترمیم کرنا اس قانون کا ضرور ہوا اس واسطے غرض کے واسطے جان کھل صاحب بہادر

وزیر

کھیل

اس کلاس والے قیدیوں کو روزانہ نشان ملنا بند ہو جاویگا اور ایک برس تک اس کلاس میں نیا کپٹن رہنے کے بعد وہی سکین منڈیل تک پیٹی افسر کا عہدہ بھی پاسکتے ہیں اور اس کلاس والے قیدی غیر خانگی نوکروں میں بھی داخل ہو سکتے ہیں برابر نشات برتن اس کلاس میں نیا کپٹن بھی رہنے پر فست کلاس ہو سکتا ہے فست کلاس والے قیدیوں کو پست سکین کلاس والوں کے ساتھ زیادہ نقد تنخواہ ملے گی اور انکو اجازت ہوگی کہ اگر چاہیں تو اس سٹیشن میں شادی بھی کر لیں اور وہی سرکاری کپڑوں میں بھی کام کرنے کے لائق ہوں گے اور اس کلاس میں ایک برس تک نیا کپٹن رہنے سے یعنی بعد پندرہویں برس کے تاریخ آمد سے اس کلاس والوں کو ٹکٹ بھی مل سکتا ہے۔ اور اس کلاس والے قیدی فست منڈیل و بعد بھی ہو سکتے ہیں لیکن فست یا سکین کلاس والے قیدیوں کا کچھ حق نہیں ہے کہ نقد تنخواہ پاویں جس قدر انکو نقد دیا جاویگا وہ ایک مہرانی ہوگی اور اس کلاس والے قیدیوں کو چھ مہینے میں ایک دفعہ کچھری مجسٹریٹ میں حاضر ہونے کا حکم ملتا ہے اور اس کی بیان کرنی ہوگی اور انکو اجازت نہیں ہے کہ بلا پاس اپنے اسٹیشن سے غیر حاضر ہوویں۔ جب کوئی قیدی اس طرح پر نیا کپٹن سے تینوں کلاسوں میں سات برس بکرا لیس برس پورے کر لیں تو اسکو اس سٹیشن میں شریہ رہائی مل سکتی ہے اس شریہ رہائی والے کو ہر سال میں ایک دفعہ سپرنٹنڈنٹ آفس میں حاضر ہونا پڑے گا اور جب کوئی شریہ رہائی والا کبھی بھاری جرم کا مجرم قرار پادے تو اسکی رہائی بحکم مجسٹریٹ منسوخ بھی ہو سکتی ہے شریہ رہائی والا بلا اجازت صاحب سپرنٹنڈنٹ کے سٹیشن سے نہیں جا سکتا لیکن اسکے سواے اور سب باتوں میں مثل فریمن کے تصور ہوا کریگا۔

حاضر ہونے کا حکم تھا۔ ۱۹۱۹ء کے پہلے سب قیدیوں کو تنخواہ نقد ملتی تھی اور وہ جو چاہتے اپنی مرضی کے موافق کھاتے تھے لیکن ۱۹۱۹ء سے خشک رسد کا سلسلہ اس سلسلے میں جاری ہوا۔ نئی بات ہونے کے سبب قیدیوں پر نہایت ناگوار تھا مگر کرنیل مین صاحب ہاؤسپرٹنڈنٹ وقت نے براہ حکمت وہ قاعدہ برسر خشک کا صرف واسطے قیدیان آمد جدید کے تجویز کیا پہلے سے جو لوگ جو تنخواہ پاتے تھے بدستور وہی بحال و برقرار رہی اسی میں کچھ تغیر و تبدل ہوا۔ آخر ۱۹۲۰ء میں بعد جنرل اسٹوارٹ صاحب ہاؤس کے سلسلہ بھنڈارہ کا شروع ہوا گو نیا دستور ہونے کے سبب لوگوں نے بہت تکرار کیا اور بہت سے آدمی جان لھانا نہیں کھایا لیکن آخر جاری ہو گیا مگر جنرل صاحب موصوف نے بھی یہ قاعدہ مثل کرنیل مین صاحب کے صرف قیدیان آمد جدید کے واسطے جاری کیا پہلے سے جو لوگ نقد یا رسد پاتے تھے وہ بدستور قائم رہی۔ مضمون قانون ۱۹۲۰ء کا جنگولار ڈیپو صاحب ہاؤس نے شملہ میں پھینک کر تیار کیا تھا حسب رتبہ ذیل نہایت سخت تھا بروقت پہنچنے کے اس سلسلے میں ہر ایک قیدی تھا ڈو کلاس میں ڈالاجاوی اور سات برس تک ہر ہفت روزہ کلاس پر سخت مشقت کرے اور بھنڈارہ کا پکا ہوا کھانا پائے اور سات برس تک کچھ نقد تنخواہ بجاوی اور ہر بھنڈارہ والے قیدی کو ایک یا دو نشان مشقت روزانہ حاصل کرنا ہوگا اور کوئی قیدی ایک سال میں تین سو نشان سے کم حاصل نہ کرے اور جب تین سو نشان سے کم کوئی قیدی حاصل کرے تو وہ برس اسکے سات سال میں شمار ہوگا غرض سات برس تک روزانہ سخت مشقت کرنے اور دو ہزار ایک سو نشان حاصل کرنے کے بعد دائم بحبس قیدی کلاس میں داخل ہو سکتا ہے۔ لیکن کلاس والے قیدی خشک رسد پائیں گے اور انکو پندرہ نقد بھی سرکار سے ملا کر پانچ سو روپے جو روپوں کو بھی ملک سے منگاسکتے ہیں

دکھ  
جنرل  
اسٹوارٹ

شملہ  
ڈیپو

فٹ کلاس اسپین گنگ لیو ویشیہ نور و ملازم خانگی شامل تھے۔

سکن کلاس اسپین سب پیٹی افسر فٹشی وغیرہ شامل تھے۔

تھارڈ کلاس اسپین دو گریڈ تھے ایک ایسے جسکی تنخواہ دو روپے و در بند و برابر ہی جسکی تنخواہ ایک روپیہ اور رسد تھی۔

فوتھ کلاس اسپین قیدیان آمد جدید شامل تھے انکو سوائے فشک رسد کے نقد کچھ نہ ملتا تھا بعد دو برس کے تاریخ آمد سے یہ لوگ تھارڈ کلاس گریڈ ہی یعنی ایک روپیہ تنخواہ و رسد والے بنائے جاتے تھے۔

فٹھ کلاس اسپین قیدیان چین گنگ بیڑی والے منزائی شامل تھے۔

سکس کلاس اسپین انویڈ گنگ کمزور ترین کلاس ہو کر شامل ہوتے تھے سکس کلاس ایسے و بی و سی۔ سکس کلاس ایسے کو بارہ آنہ و بی کو آٹھ آنہ اور سی کو چار آنہ ماہوار تنخواہ و رسد ملتی تھی اور ان انویڈ گنگ والوں کی رسد بھی جیسے اب تک دستور پر دوسرے مردوں سے کم تھی۔

فٹ اور سکن کلاس والے قیدیوں کو اجازت تھی کہ اگر وہ پناہین تو اس سٹیشن میں شادی بھی کر سکتے ہیں۔ پٹی افسروں کا حساب فی صدی اور تنخواہ جو ابھی تک جاری ہے وہ اسی صاحب کے وقت میں ایجاد ہوئی۔

سکن کلاس میں جو فٹشی و ریٹرو وغیرہ شامل تھے انکی نسبت حکم تھا کہ اگر وہ ہوشیار ہوں اور اچھا کام کریں تو سچا س روپیے تک انکی ترقی ماہانہ ہو سکتی ہے۔ کرنیل میں صاحب کے وقت میں تاریخ آمد سے بارہ سال کے بعد ایک ماہ تھا مگر ایک لیوشل شرطیہ رہائی والوں کے یکدم فری ہیں ہو جاتا تھا مینہ بھر جہاں چاہے صرف پہلی تاریخ ہر ماہ کو پریٹ میں

تیار ہو کر اسکی آمدنی بقدر گذران جور و بچوں کے کافی نہ سمجھی جاوے تو کوئی آدمی اپنے  
عیال و اطفال کو نہیں بلا سکتا اور صرف جور و بچوں کو بلا سکتا ہی بھائی یا والدین یا  
کسی دوسرے رشتہ دار کو نہیں بلا سکتا بلکہ کوئی آدمی بھی انکے پونچانے کو ساتھ نہیں لے سکتا  
اور تمام راہ خراج قیدی کو دینا ہو گا سزا کی طرح کی بددہی میں دے سکتی۔ پکتان جہان  
ہاں صاحب سپرنٹنڈنٹ دوم کے وقت سے یہاں قیدی عورتوں کا آنا شروع ہوا ہے  
اسوقت سے ۱۸۶۶ء تک یہ قاعدہ رہا کہ جب مرد و عورت جہاز سے اترے تو اسی دن اگر  
چاہیں تو شادی کر سکتے تھے لیکن بعد کرنیل فورڈ صاحب ۱۸۶۶ء میں یہ حکم ملا کہ تاریخ  
۱۸ ستمبر سے تین ماہ بعد عورتوں کی شادی ہو سکتی ہو مگر مردوں کے واسطے کوئی قاعدہ  
مقرر نہوا بعد کرنیل مین صاحب بہادر ۱۸۶۷ء میں مردوں کے واسطے تین برس اور  
عورتوں کے واسطے ایک برس تاریخ آمد سے شادی کرنے کے واسطے مقرر ہو گیا مگر جب جنرل  
سٹوارٹ رونق افروز ہوئے تو ۱۸۶۸ء سے عورتوں کے واسطے تین برس اور مردوں  
کے واسطے سات برس مقرر ہو گئے لیکن جب ۱۸۶۸ء میں نیا قانون آیا تو اس میں مردوں  
کے واسطے دس برس اور عورتوں کے واسطے پانچ برس مقرر ہوئے اب کوئی مرد جب تک  
تین گھنٹے لیو ہو کر گھر وغیرہ نہ بنا لیوے اور کھیتی یا گائے گور و بقدر پرورش ایک عورت کے  
تیا کر لیوے تو شادی نہیں کر سکتا۔ جو کلاس بندی اور تنخواہ قیدیوں کی حسب سفارش  
جنرل پیر صاحب بہادر کے ۱۸۶۶ء میں بعد کرنیل فورڈ صاحب کے مقرر ہوئی تھی وہی  
کلاس بندی برابر ۱۸۶۸ء تک رہی لیکن اخیر ۱۸۶۸ء میں کرنیل مین صاحب بہادر نے  
سب قاعدہ اسٹریٹ سٹنٹ یعنی پناگان سینگا پور کے چھ کلاس حسب مندرجہ ذیل

مقرر فرمائے۔

اور جس میں جتنے بڑے عورتیں کو نیکی اور سپرد کوئی دوسری چیز نہ آدگی اور پروردہ نشین  
 عورتیں ایک طرف اور دوسری قسم کی عورتیں ایک طرف اپنے اپنے مردوں کی حفاظت  
 میں رکھی جاؤ گی اور جس قیدی کا عیال و اطفال آجاوی اگر وہ چاہے گا تو حسب قاعدہ  
 مولین کے اسکو اس سٹینٹ میں رہانی بھی دی جاوے گی اور ایسی عورتوں کو وہاں وہ میلو اور  
 بچوں کو چار برس کی عمر تک ایک روپیہ اور آٹھ برس تک دو روپیہ اور بارہ برس تک  
 تین روپیہ ماہوار بطور تنخواہ کے سرکار سے ملا کر لیا اور لڑکوں کے پڑھانے کے واسطے سرکار  
 کی طرف سے ایک سٹینٹ اسکول بنایا جاوے گا اور اس میں قیدیوں کے بچے پڑھا کرینگے  
 ایسے لوگوں کو اول مرتبہ سرکار کی طرف سے لین میں گھر بنا دیے جاوینگے اور جب وہی  
 عورتیں چاہیں گی تو سرکار کے ملک کو پھرنچا دیوے گی۔

۱۹۶۷ء میں جب بعد کرنیل فورڈ صاحب بہادر ریٹائرڈ سٹینٹ ماتحت چیف کسٹریبر ہا کے  
 ہو گیا تو اس وقت سے یہ قاعدہ بنانے جو وہ بچوں قیدیوں کا بدلنا شروع ہوا یعنی جب  
 ۱۹۶۵ء میں چند قیدیوں کی درخواست واسطے بنانے جو وہ بچوں قیدیوں کے چیف کسٹری  
 بر ہا کو بھی گئی تو حکم ہوا کہ جب تک قیدیوں کو تین برس اس سٹینٹ میں نہ لیں تو وہ بچے  
 عیال و اطفال کو نہیں بلا سکتے پھر کرنیل فورڈ صاحب کے آخر وقت تک یہی دستور رہا مگر جب  
 ۱۹۶۸ء میں کرنیل صاحب پرنڈنٹ ہو کر تشریف لائے تو بجائے تین برس کے چھ برس  
 ہو گئے اور ان کے بعد جنرل اسٹوارٹ صاحب بہادر ریٹائرڈ چیف کسٹری پورٹر  
 کے ہوئے تو چھ برس کے سات برس ہو گئے اور پھر اسی عہد میں جب ماہ اگست ۱۹۷۰ء  
 نیا قانون بنکرایا تو پھر سات برس سات برس بڑھ گئے اب ۱۹۷۰ء سے یہ قاعدہ ہوا کہ جب تک  
 کوئی قیدی بعد انقضاے دس برس کے فٹ کلاس ہو کر کٹ نہ لیلیو اور گھر وغیرہ



بلانے کے واسطے جو تجویز اور طریقہ صاحب سپرنٹنڈنٹ کے نزدیک بہتر معلوم ہو وہی  
 سو حضور میں رپورٹ کر دو اسکو سنہ کار منظور کر کے حکام دار فرماو گی پہلے جو جان ہاٹھ  
 کے وقت میں حکم بال بچوں کے بلانے کا جاری ہوا تھا اہمین کیستہ رخصتم تھا اور علاوہ  
 اسکے بوجہ قرب ایام بغاوت کے لوگ اس سٹینٹ کو اپنا پسند نہیں کرتے تھے پس اب اس  
 سٹینٹ اور غلطی کے رفع کرنے کو صاحب سپرنٹنڈنٹ کے نزدیک یہ عمدہ بندوبست قیدیوں کے  
 عیال و اطفال بلانے کے واسطے ہو اور اسی مضمون کی صاحب سپرنٹنڈنٹ بہ حضور  
 کو رپورٹ کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ جو کوئی قیدی اپنے عیال و اطفال کو بلانا چاہے  
 وہ اول ایک خط اپنی طرف سے اس مضمون کا انکو لکھو کہ تم عورتوں میں سے جو کوئی  
 ہمارے پاس آنا چاہو ایک معتبر آدمی عزیزوں سے ساتھ لاو جو اور مجسٹریٹ ضلع جسکو  
 چاہے راہ دیو یگا اور اس ہر اسی آدمی کے ساتھ تم بذریعہ خرچ سرکاری کلکتہ بدر اس یا  
 یعنی میں پہنچ جاؤ اور پھر وہاں سے صاحب سپرنٹنڈنٹ پورٹ بائیر کا بندوبست  
 شروع ہو گا جس قیدی کا بال بچہ آنے کو راضی ہو اسکو صاحب سپرنٹنڈنٹ ایک خطی  
 نام کہتے گھاٹ کلکتہ یا بدر اس یا بمبئی کے دیوینگے اور وہ چھٹی بذریعہ اپنے خط کے  
 قیدی اپنے گھر کو بھیج دیو یگا کہ اسکے عیال و اطفال کلکتہ وغیرہ میں جیسی صورت ہو  
 و پھر اس خطی کو صاحب موصوف کے حوالہ کریں گے وہ ایک سال میں چار مرتبہ عیال و  
 اطفال قیدیوں کو پورٹ بائیر روانہ کیا کریگا اور جتنا کہ وہ لوگ کلکتہ وغیرہ میں رہیں گے  
 ہی صاحب انکو خوراک اور مکان سکونتی کا بندوبست کر دیو یگا اور جس جہاز پر  
 ورتین آئیں گی اس جہاز کا کپتان اور دو سرے اشہرے کے عورت دار و شرم واسے  
 کریں گے تاکہ قیدیوں کی عورتوں کو نہایت خبر داری اور عزت و آبرو سے بیان لاویں

سرکار سے تجویز ملتی تھی اور اگر وہاں صاحب کے وقت سے جان لائن صاحب پرنٹنگ ہاؤس  
 دو م کے وقت آتے تو یہ دستور رہا کہ جب تک قیدیوں آدھریہ بیان یہی پختے کے بود پختے  
 بال بچوں کے بلانے کے واسطے خط لکھ کر ٹاک کو روانہ نہ کر دیوں تب تک انکی بیڑی نہیں  
 کاٹی جاتی تھی اور ہر شخص سے جبراً و ترغیب دیکر خطوط و اسطے بلانے کے عیال و اطفال کے  
 گھومنے تھے۔ مگر کرنیل میجر صاحب کے عہد میں یہ جبراً بلانا عیال و اطفال کا تو منہ ہو گیا لیکن  
 ۱۹۱۷ء تک یہ دستور رہا کہ اگر کوئی قیدی اپنے عیال و اطفال کو بلانا چاہتا تو سرکار  
 اپنے شرح سے مجبوری منگا دیتی مگر جب جنرل میجر صاحب جنکو سرکار نے واسطے بندوبست  
 ترقی سلطنت کے یہاں بھیجا تھا بعد مگر کرنیل میجر صاحب کے تشریف لانے اور دیکھا کہ باوجود  
 ایسی کوشش و ترغیب و جبر کے اب تک کچھ عیال و اطفال قیدیوں کے سلطنت میں نہیں آئے  
 تو ضرور اس کے بن بندوبست میں کچھ سقم ہے کہ جس کے سبب ہندوستانی آدمی اپنے ہال بچوں کو  
 بلانا نہیں چاہتے چنانچہ صاحب مدوع نے ایک بڑی بلول بلویل رنورٹ اس بارہ میں سرکار  
 کو لکھی اور انکی کوشش کے سبب سے تو اعداد مندرجہ ذیل حسب ہدایت سرکار کے جاری ہو کر  
 ہر خاص و عام کو پریٹ پر پڑھ کر سنائے گئے کہ اسکی جغفہ نقل واسطے ملاحظہ ناظرین کے  
 درج ذیل ہے۔

حکم عام پیشگاہی میجر فورڈ صاحب پرنٹنگ ہاؤس پورٹ بلیر انڈمان

جنرل میجر صاحب سکاٹری گوڈنٹ ہند جو اس جزیرہ میں تشریف لائے تھے انکی اشار  
 کے سبب سے جان لائن صاحب بہادر گورنر جنرل ہند یہ حکم جاری فرماتے ہیں کہ قیدی لوگ  
 جو اپنے عیال و اطفال کی جدائی کے سبب سے غمگین رہتے ہیں سرکار کو منظور ہے کہ انکو اس  
 غم سے چھوڑا دیوے اس واسطے پرنٹنگ ہاؤس پورٹ بلیر کو حکم ہے کہ قیدیوں کے ہال بچوں کو

بلانے کے واسطے جو تجویز اور طریقہ صاحب سپرنٹنڈنٹ کے نزدیک بہتر معلوم ہو وہ  
 موجود میں رپورٹ کرے تو اسکو سن کر منظور کر کے حکم صادر فرماوے گی پہلے جو جان ہاٹھ  
 کے وقت میں تکم ہاں بچوں کے بلانے کا جاری ہو تھا اس میں کسی تبدیلی نہ تھی اور  
 اسکے بوجہ قرب ایام بغاوت کے لوگ اس سٹیشن کو آنا پسند نہیں کرتے تھے پس اس  
 حثقم اور غلطی کے رفع کرنے کو صاحب سپرنٹنڈنٹ کے نزدیک یہ عمدہ بندوبست قیدیوں کے  
 عیال و اطفال بلانے کے واسطے ہی اور یہی مضمون کی صاحب سپرنٹنڈنٹ بہ حضور  
 گورنمنٹ رپورٹ کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ جو کوئی قیدی اپنے عیال و اطفال کو بلانا چاہے  
 وہ اول ایک خط اپنی طرف سے اس مضمون کا انکو لکھو کہ تم عورتوں میں سے جو کوئی  
 ہمارے پاس آنا چاہی ایک معتبر آدمی عزیزوں سے ساتھ لاوے اور جسٹریٹ ضلع جسکو  
 خرچ راہ دیوے گا اور اس ہمراہی آدمی کے ساتھ تم بذریعہ خرچ سرکاری کلکتہ مدراس یا  
 بمبئی میں پہنچ جاؤ اور پھر وہاں سے صاحب سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر کا بندوبست  
 شروع ہوگا جس قیدی کا بال بچہ آئے کو راضی ہو اسکو صاحب سپرنٹنڈنٹ ایک جٹھی  
 بنام کپتان گھاٹ کلکتہ یا مدراس یا بمبئی کے دیوینگے اور وہ جٹھی بذریعہ اپنے خط کے  
 قیدی اپنے گھر کو بھیج دیوے گا کہ اسکے عیال و اطفال کلکتہ وغیرہ میں جیسی صورت ہو  
 پہنچ کر اُس جٹھی کو صاحب موصوف کے حوالہ کریں گے وہ ایک سال میں چار مرتبہ عیال و  
 اطفال قیدیوں کو پورٹ بلیر روانہ کیا کرے گا اور جتاک وہ لوگ کلکتہ وغیرہ میں رہیں گے  
 تو وہی صاحب انکو خوراک اور مکان سکونتی کا بندوبست کر دیوے گا اور جس جہاز پر  
 یہ عورتیں آئیں گی اُس جہاز کا کپتان اور دو سرے اشرفیہ کے عیال دار و شرم والے  
 ہوا کریں گے تاکہ قیدیوں کی عورتوں کو نہایت خبر داری اور عزت دے اور وہ عیال لاویں

سرکار سے توجہ مانگتی تھی اور اگر صاحب کے وقت سے جان لیا تو صاحب پرنسپل  
دوم کے وقت تک تو یہ دستور رہا کہ جب تک قیدیوں کو آمد و دید یہاں پہنچنے کے بعد اپنے  
بال بچوں کے بلائے کے واسطے خط لکھ کر تاک کو روانہ کر دیوں تب تک انکی بیڑی نہیں  
کاٹی جاتی تھی اور ہر شخص سے جبراً و ترغیباً دیکر خطوط واسطے بلائے آنے کے عیال و اطفال کے  
لکھواتے تھے۔ مگر کرنیل میلر صاحب کے عہد میں یہ جبراً بلانا عیال و اطفال کا تو مند ہو گیا لیکن  
۱۹۶۵ء تک یہ دستور رہا کہ اگر کوئی قیدی اپنے عیال و اطفال کو بلانا چاہتا تو سرکار  
اپنے خرچ سے بخوشی منگادیتی مگر جب جنرل میلر صاحب جنکو سرکار نے واسطے بندوبست  
ترقی سٹینٹ کے یہاں بھیجا تھا بعد مگر کرنیل میلر صاحب کے تشریف لائے اور دیکھا کہ باوجود  
ایسی کوشش و ترغیب و جبر کے اب تک کچھ عیال و اطفال قیدیوں کے سٹینٹ میں نہیں آئے  
تو ضرورت کے بندوبست میں کچھ سقم ہو کہ جسکے سبب ہندوستانی آدمی اپنے بال بچوں کو  
بلانا نہیں چاہتے چنانچہ صاحب مدعی نے ایک برمی لول ٹیول رپورٹ اس بارہ میں سرکار  
کو لکھی اور انکی کوشش کے سبب سے تو آمد و مندرجہ ذیل سبب ہدایت سرکار کے جاری ہو کر  
رہا جس و عام کو پرنسپل پر پڑھ کر سنائے گئے کہ انکی چند نقل واسطے ملاحظہ ناظرین کے  
بح ذیل ہے۔

حکم نام پیشیا ہی بجر فورڈ صاحب پرنسپل پورٹ بیر انڈمان

جنرل میلر صاحب سکاٹری گوورنمنٹ ہند جو اس جزیرہ میں تشریف لائے تھے انکی سفارش  
ہے کہ جان لانس صاحب بہادر گوورنر جنرل ہند یہ حکم جاری فرماتے ہیں کہ قیدیوں کو  
پنے عیال و اطفال کی جدائی کے سبب غمگین رہتے ہیں سرکار کو منظور ہو کہ انکو اس  
صورت میں جو ایویسواسطے پرنسپل پورٹ بیر کو حکم ہو کہ قیدیوں کے بال بچوں کو

جان لانس صاحب  
گوورنر جنرل ہند  
۱۹۶۵ء

سید گل پریشا پر حاضر ہونا پڑتا تھا اور باقی دونوں جہان چاہیں رہیں اور جو کام چاہیں  
 سو کریں کریں فوراً صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ چہارم کے اخیر وقت تک بھی ایک ماہ سے  
 دوسرے ماہ پو جانے کو پاس یا اجازت کی ضرورت نہ تھی پیشہ درجب چاہیں اور ملازم  
 منقشی لوگ جب اپنے کام سے فراغت کر لیں تو اپنے افسر سے پوچھ لیں تو جس  
 میں چاہیں جاویں کوئی مانع و مزاحم نہ تھا۔ پاس کا تو کوئی نام بھی نہ جانتا تھا  
 ۱۸۷۷ء سے اگست ۱۸۷۷ء تک ریل و رسائل اور آمد و شد خطوط قیدیوں کی  
 لٹوک مثل فری لوگوں کے تھی قیدی لوگ اخبار و کتاب و نوٹ و ہنڈومی جو  
 تھے سو منگاتے تھے اور جو چاہتے یہاں سے بھیجتے بلکہ ملک کے مالدار اور سیٹھ  
 قیدیوں کو چھانٹ چھانٹ کر دوکاندار بنایا جاتا تھا تاکہ اپنے گھر سے پیسا اور مال  
 وہ دوکان لگاویں اور سٹینٹ کو نفع پہنچاویں۔ اس شروع آبادی شہر میں  
 رائے والی پیکل یعنی اچار کی بوتل یہاں ایک روپیہ کو بکتی تھی تو رانگھوجی اور  
 داس اور کرشن داس اور کھٹیاو اور دیال جی بمبئی کے سینٹھوں نے یہاں  
 روپیہ کمایا بلکہ جب یہ لوگ یہاں سے ہزاروں لاکھوں روپیہ جمع کر کے بعد  
 جا دسراے خود اپنے ملک کو واپس گئے اور ان کے روپے کی دھوم دھام کی  
 رہ گورنمنٹ کو پہنچی تو دوسرے قیدیوں کی نسبت وہاں جان ہو گئی اور  
 قیدیوں کو رفتہ رفتہ سہ کارنے کم کر دیا۔ شروع آبادی شہر میں کہ جب  
 آباد کرنا منظور تھا تو اگر کوئی قیدی بروقت روانہ ہونے کے اپنے ضلع سے  
 رت پھون کو سرکاری خرچ سے ساتھ لے جاتا چنانچہ میر ولایت حسین اور پران سکھ  
 یان اپنے قبیلوں کو ساتھ لیکر آئے تھے اور یہاں ان فری اور تو کو کوئی

ذکر  
پاس

ذکر آزادانہ  
قیدیوں

ذکر مالدار  
پیام ساز

ذکر اپنے قبیل  
قیدیوں

نیاک چلنی اور خوش روگی کو بہت پسند فرمایا مگر قلیل تنخواہ اور پچھنے پڑانے کپڑے قیدیوں پر  
 پسنے ہوئے دیکھ کر صاحب مدوح نے ہنسنے لگا اور گورنمنٹ واسطے ترقی تنخواہ قیدیوں کے رپا  
 کی اور یہ بھی سفارش کی کہ سال میں تین مرتبہ قیدیوں کو سرکار سے کپڑے بھی دیا جاو  
 چنانچہ وہ سفارش منظور ہو کر تنخواہ قیدیوں کی ۱۹۶۱ء میں بے حد کرنل فورڈ صاحب  
 حسب مندرجہ ذیل مقرر ہوئی اور اس وقت سے کپڑے بھی ملنے لگا۔

پڑنے کو

روسیا

۴۰۰ قیدیوں پر	۳۰۰	۳۰۰	۳۰۰	۳۰۰
۲۵۰	۲۵۰	۲۵۰	۲۵۰	۲۵۰
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

مشتقی قیدیوں کے تین کلاس مقرر ہوئے

۳	۲	۱
فہرست کلاس	سکن کلاس	تھارڈ کلاس
یومیہ	۱۰۲	۱۲

اور مئی سے ماہواری سے دس ماہوں تک اور اس طرح ریٹریا بوجھوں کی اور غیرہ اور پڑنے  
 لوگوں کو اچھی اچھی تنخواہ ملنے لگی اور ڈاکٹر ڈاکر صاحب کے وقت سے نرخ فلہ کا ۱۶ سیر اور  
 اور گھی پونے دو سیر مقرر ہو گیا تھا تو سب قیدی تنخواہ دار اس وقت سے تا موقوفی تنخواہ کے  
 بہت آرام سے رہتے تھے اس سبب سے جرائم گبر و یا فرار کا نام نہ آیا۔ جان ہائن صاحب  
 سپرنٹنڈنٹ دوم کے وقت میں سوائے ان کلاسوں مذکورہ بالا کے ایک کلاس پیشہ ور  
 بھی مقرر ہوا یہ لوگ عدہ ماہوار سرکار میں نہیں دیتے تھے اور اپنے طور پر دوکان وغیرہ  
 پر مشغول کر کے اپنا گزارہ کرتے تھے ان پیشہ وروں کو ہفتہ میں ایک دفعہ اتوار کے روز

۵

تاریخ

دوستوں کی کمائی کا ٹیکہ لے لگا اور ایک محروم واسطے پیمائش کمائی کے مقرر ہوا۔ ان میں سے ایک نے  
 آدمی چار چار پانچ پانچ روپیہ روزانہ پیدا کرتے تھے مگر نسبت اور کمال کچھ بھی نہیں لگاتے  
 اور بہت آدمی ہسپتال میں داخل ہو کر کام نہیں کرتے تھے۔ اس واسطے یہ بندوبست ہوا کہ  
 نیز دوستوں کی کمائی سے بیمار اور کمزوروں کا بھی گزارہ کرایا جاوے اور وہ بارہ ہزار کے  
 دنہ نہ پڑے۔ جب کمائی کا حساب ہو کر اس کا روپیہ سیکشن سیکشن کو ملتا تھا تو جس سیکشن میں  
 جتنی بیمار اور کمزور ہوتے تھے انکا خرچہ بھی اسی روپیہ سے دلوایا جاتا تھا مگر تو بھی تھوڑے  
 دنوں کے بعد بہت آدمیوں کے پاس سیکڑوں روپیے جمع ہو گئے۔ سرکار کی طرف سے  
 دوکان مقرر تھی اس میں سے جو جس کا جی چاہے خرید کر کھاوے اور پیوے اور بھنڈا رہ کا دستور یکساں  
 موقوف ہو گیا لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد ڈاکٹر صاحب نے دیکھا کہ اس بندوبست میں  
 نہیں بہت ہوا اس واسطے بشرح ذیل نقد تنخواہ مقرر ہو گئی۔

ذکر کا  
ہوا

ڈویژن گانگشہین یعنی جمعدار۔ ۷۰ روپیہ ماہواری  
 سب ڈویژن گانگشہین یعنی نائب جمعدار۔ ۷۰ روپیہ ماہواری  
 لیڈار  
 لکھنؤ  
 اروپائی یوپیہ  
 لکھنؤ سے سے تنگ

۷۰ روپیہ قیدی پر  
 ۷۰ روپیہ قیدی پر  
 ۲۵

مقتی قیدی

ن محرو

اس حساب سے چار چار سو قیدیوں کا ایک ایک ڈویژن مقرر ہو کر اسپر ایک پڑا اور  
 چھوٹا اور جمعدار اور مولہ لویدار واسطے حفاظت اور لینے کام کے مقرر ہو گئے یہی بندوبست  
 نیلر صاحب پرنسپل ڈپٹی سٹوڈنٹ سووم کے وقت تک رہا مگر جب بعد کرنیل نیلر صاحب بہار  
 ۱۲- اکتوبر ۱۹۶۳ء جنرل نیلر صاحب بہار پورٹ بلیر کو تشریف لائے تو قورنگ

## CHAPTER IV

*On the Rules and Regulations for the management of convicts from 1858 to 1879, and their various changes from time to time*

### فصل چہارم

دستور العمل سابق و حال جو ابتداء ۱۸۵۸ء سے آج تک  
اس سٹینٹ میں جاری ہوتے ہیں

اس سٹینٹ کے دستور العمل و قواعد ابتداء ۱۸۵۸ء سے آج تک وقتاً فوقتاً صرف سپرنٹنڈنٹوں وغیرہ کی رائے پر ایسے بار بار بدلتے رہے ہیں کہ شاید اسکا نظیر کسی دوسری جگہ پایا نہ جائے۔ ایک فعل جو کسی ایک وقت میں موجب مہربانی اور تعریف کا تھا وہی فعل دوسرے وقت میں داخل جرم کبیرہ ہو گیا اس واسطے مجاوضہ ضروری ہوا کہ ابتداء سے آبادی سٹینٹ سے جو جو پھیر بھارا اور تبدیل مضابطہ و دستور العمل بیان ہوتے رہے ان سب کو اجمالاً بیان تحریر کر کے ناظرین کتاب ہذا کو اس لطف سے بھی خالی نہ رکھوں۔ ڈاکٹر واکر صاحب جو پہلے جیل اگرا کے سپرنٹنڈنٹ تھے اب پورٹ بلیئر کے سپرنٹنڈنٹ و کسٹرمینٹری وکسٹریوٹ کے مارچ ۱۸۷۹ء کو مع ایک ہماز قیدیوں کے پورٹ بلیئر میں پہنچے اس وقت مثل جیہا ہنٹ کے یہاں بھی ہمنڈا رہے یعنی لنگر مقرر ہوا اور سب قیدیوں کو پچا ہوا کھانا دیا اور وقت سرکار سے ملنے لگا چونکہ اوس وقت جنگل کٹانے کی بہت جلدی تھی اور صرف ہمنڈا رہے کا پچا ہوا کھانا کھا کر جنگل کی کٹائی کا کام بہا بر نہیں ہوا تھا اس واسطے صلحتاً سب قیدیوں کو



آسمان سے ارض تک تھی ارض سے تا آسمان  
 قابض ارواح نے منحنی سے کھینچی اسکی جان  
 حاکم اپنے کو بجا ہو کر کہوں نوشیروان  
 قیدیان بیگنہ کو تم نے رکھا با امان  
 قیدیان نارتھہ شیشین کی لیتا صاحبان  
 کب ہو اسکا شکر جسے کب ہو یہ اپنی زبان  
 ایک دن دیکھینگے تیرے فیض سے ہندستان  
 ایسے حاکم ایسے نائب تھی ہر ہمہ زبان  
 جو دین حاکم کہوں انصاف میں نوشیروان  
 یکے تاز کشور انصاف ہیں وہ بیگان  
 دیر شرم و زور رحم و خوش سخن شیر زبان  
 حضرت عیسیٰ کی صورت قیدیوں پر زبان  
 خوش بیان خوش کلام خوش سخن خوش داستان  
 نطفہ حق کہتے ہیں جسکو قیدیان انڈمان  
 وصف کس کس کا کہوں مجھ سے نہیں ہوتا بیان  
 فکر کرتا سچ کی لیکن بیان ہو تو امان  
 جان ظالم سے چھٹی منظلوم سے چھوٹا جان

و اسے ویلا واسے قدر د اولیے حسرت کی نندا  
 بعد تحقیقات پھانسی شیر غلی کو بھی لگی  
 تھی خطا جسکی وہ پھانسی پا گیا تحقیق سے  
 آفرین صد آفرین ہر دم پہ جنرل اسٹوارٹ  
 وزیر سٹڈنٹ ہوتا آپ کی جا پر اگر  
 ہر انصاف اسکا نام اسکا عدل ہو  
 تک ہم قید ہیں سایہ ترا ہم پر ہو  
 لارجم و نائب اسکے سب رحیم  
 سٹڈنٹ صاحب نائب و مختار گل  
 مین فسٹ سٹڈنٹ صاحب بیعتل  
 شت جنھیں کہتی ہو مسٹرین خلق  
 بہادر نام جنکا رین ہو  
 رک صاحب کی دل ہو چھینتی  
 بیان چھوٹے برس سب مثال  
 اسکتا نہیں اس بحرین  
 و تھا بھہ قصہ ہو دراز  
 رخ نے تو بول اٹھا

توں کے عدد جو ۱۹۸۶ ہوئے اوسین سے فرق باقی یعنی حرف ت کے دو عدد اور  
 کل ۱۱۵ عدد کم کرنے سے ۱۶۲ باقی رہتا ہے جو تاریخ اس پر ہے

دل پر نقش ہوگی کہ اس جنگلی اور وحشی کے اس فعل میں کوئی آدمی شریک نہیں تھا اور اگر شریک ہوتا تو یہ واردات ہونے پاتی اور غالباً ایسا متحیر شاہد راہب یا نواب ہو جاتا جو ضعیف ایک حرکت عظیم بمقام پورٹ بلیر ایسا واقع ہوا کہ کسی تواریخ میں کوئی معرکہ اسکا نظیر و ثمانی پایا زمین جاتا یہ واردات محض اسکی قدرت کاملہ کا ظہور تھا گو بہت سے خوشامد سی مسلمان اور دنیا پرست و دیوانوں نے واسطے سزا دہس قاتل کے اس بات کا فتویٰ دیا تھا کہ اسکی لاش جلا کر اسکی راکھ سوز کی کھال میں بھری جاوی یا وہ زندہ ہی جلا دیا جاوی اور اس قسم کے دوسرے سخت عذاب بہر کیے جاویں مگر جہاد و صدا فرین حاکمان وقت پر کہ انھوں نے کسی کی بات کو نہیں سنا اور لارڈ و جہا دہار سے شخص اولوالعزم کے قاتل کو وہی سزا دی کہ وہ اگر کسی ادنیٰ قیدی کو مار ڈالتا تو اسکو اس حالت میں بھی وہی سزا ہوتی مگر جہا دہار شاہ نام ایک مسیحی فقیر جو ساہما سال سے مونٹ ہریٹ میں ڈھونڈ لگائے ہوئے بیٹھا ہے اور جو واقعہ ۲۱- دسمبر ۱۸۵۷ء ضلع بریلی سے بچ کر فریڈ ہی بغاوت ۴۴ برس کا سزایاب ہو کر پورٹ بلیر کو آیا تھا اور جسکو حسب ارادہ ضلع بریلی کے ۲۱- دسمبر ۱۸۵۷ء کو رہا ہونا چاہیے تھا اب تک رہا نہیں ہوا اس کے بظاہر بیوجہ قید کئے ہیں جو حکمت ہی ہم عوام اسکو نہیں جانتے۔

بقول شخصے۔ رموز مملکت خویش خسروان دانند۔

اشعار مؤلفہ مولوی ایوب خان محرر پر سوسیس ہیٹ جو مناسب حال اس جگہ کے ہیں

واسطے ملاحظہ ناظرین کے تحریر ہوتے ہیں

قیدیوں کی پرورش کو لائے تشریف اڈنا  
روز محشر سے وہ شب پیدا ہوئی تھی تو ان  
نیل کا ٹیکا لگا یا قیدیوں پر جاودان

عمدہ لندن گورنر جنرل ہندوستان  
پنجشنبہ فروری کی آٹھویں تاریخ تھی  
آفریدی شیر علی نے چھوری سے بسبل کیا

۱۳ مارچ عجیب

عالم پنجودی کا طاری ہو گیا اور بدن کا اپنے لگا۔ اس حادثہ عظیم کا ایسا درد دل پر غالب ہوا  
کہ پرون تک میری وہی حالت رہی اور جن لوگوں نے یہ خبر رات کو سنی تھی انہیں رات کو  
کوئی نہیں سوچا بہر شخص سمجھتا تھا کہ شاید تھوڑی دیر کے بعد سب ناپوا آزاد ہیں جائینگے اور  
کوئی تنفس از قیوم قیدی زندہ نہ بچے گا غرض یہ حالت عرصہ تک لوگوں کے دلون پر رہی اور  
نہایت خائف و لرزان تھے اور جب شروع مارچ ۱۹۴۲ء میں کلکتہ سے پلیٹ صاحب  
ڈپٹی کمشنر پولیس کلکتہ اور لالہ ایشری پرشاد ڈپٹی کلکٹر سٹیٹ گڈس اور دو ستر بہت سے منتخب  
وکار گزار ملازم پولیس بنگال کے واسطے تحقیقات اس مقدمہ کے پورٹ بائیر کو آئے اور  
ایشری پرشاد و دیگر جو ۲۴ء میں ہم لوگوں کے مقدمہ کی جلد سے میں ایک چھوٹے  
مدہ دار پولیس سے ایک دم ڈپٹی کلکٹر ہو گئے تھے اس بات کا بیڑہ اٹھا کر آئے تھے کہ ہم سب بڑے  
ون کو جو پورٹ بائیر میں اس مقدمہ میں ضرور ماخوذ کرینگے غرض انکے پونچنے پر پانچون  
کی شو شنگی کیونکہ قیدیوں کو بلایا کر دم دینے لگے کہ اگر تم کسی بڑے آدمی پر یہ مقدمہ  
کراؤ تو تم تمہاری رانی کرا دینگے اس امید پر چائشون و ائم لچس قیدی جھوٹی گواہی  
تیار ہو گئے مگر اتفاق سے وہ واردات ایسے شخص کے ہاتھ سے اور ایسے دور و دراز  
واقع ہوئی تھی کہ ہم لوگوں پر کوئی ذریعہ کہیں طرح کے الزام لگانے کا قائم نہیں ہو سکتا تھا  
اسکے جنرل اسٹوارٹ صاحب چیف کمشنر و میجر پلیفٹ صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور پٹان  
جسٹ اسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ وغیرہ ایسے میدان غزا اور ہوشیار اور ہر کس ناکس کے  
اس جزیرہ میں اس وقت موجود تھے کہ لالہ ایشری پرشاد اور بہت دو ستر پولیس و انکا  
و مثل سابق کوئی یگانہ انکے پنجہ ناطق میں نہ پھنسا اور انکی سٹرنوئی و کارگزار  
منہوئی اور جس قدر اصل بات تھی سو وہ مثل آئینہ کے تھوڑے روز کے بعد جاکر

چچا فطین مین سے کسی نے اسکو نہیں دیکھا کہ کہاں سے آیا اور کون ہے۔ وہ دیکر چون والے  
 صاحب اور وہ بھری بند و قون والے اہل پولیس تقدیر سے اگھوں سے اندھے ہو گئے تھے  
 جب وہ وار کر چکا تب دیکھا گیا کہ پشت پر لارڈ صاحب بہادر کے ایک شخص بڑا ہوا چھری سے  
 کر رہا ہے اسوقت کی خبر داری اور ہوشیاری سے کیا کام ہوتا تھا میری غرض اس بحث و  
 محبت سے یہ ہے کہ خدا جو چاہے سو کرے بند و قون کا انتظام و بند و بست اُسکے حکم اور تقدیر  
 کو نہیں بددک سکتا ہے وہ جو چاہتا ہے سو ہوتا ہے اور جو چاہا سو کیا اور جو چاہیگا سو کرے گا  
 توریت و انجیل اور دوسری مقدس کتابیں اور صحائف اور قرآن مجید اور ہندوؤں کا  
 بید اور شاستر غرض سب مذہبی کتابیں اس بات پر متفق ہیں کہ خدا جو چاہتا ہے سو کرتا ہے  
 اگر تمام دنیا اور اُسکے عقلا اور زور آور جمع ہوں تو بھی اُسکے ارادہ کو روکنہیں سکتے۔  
 اب بعد ختم اس قصہ جانکاہ اور سترائی کے یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اگر کوئی ایسا بڑا  
 امیر کبیر دارالمام سلطنت ہند و راجون یا مسلمان بادشاہوں کا کسی جگہ میں ایسی بیدری  
 سے بلا وجہ مارا جاتا تو شاید وہ مقام بلکہ علاقہ تاسمع زن و بچہ کے توپ سے اڑا دیا جاتا  
 لیکن سرکار انگریزی نے جو اس مقدمہ میں منصف مزاجی کی ہر وہ بلا شجہ سیکڑوں برس تک  
 قابل یادگاری کے ہے یہ خاکسار کا تب اوراق ہزاروں قتل لارڈ میو صاحب کے روس اینڈ مین  
 حاضر تھا بوقت ۷ بجے فجر کے ہر فروری سنہ الیہ کو نقشی محمد اکبر زمان صاحب نے جو میرے گھر کے  
 سامنے رہتے تھے مجھ کو آواز دیکر باہر بلا یا اور کہا کہ تم نے کچھ سنا ہے میں نے کہا نہیں پھر فرمایا کہ لارڈ صاحب  
 مارے گئے کسی شخص شیرانا پنجابی نے لارڈ صاحب کو مار ڈالا میں یہ خبر دشت اثر شکر ہتیا بجا  
 لے گیا اور سیانہ میرے منہ سے آہستہ سے یہ بات نکلی کہ یہ خبر غلط ہوگی ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی  
 آدمی لارڈ صاحب بہادر کو مار سکے تب انھوں نے کہا نہیں یہ خبر صحیح ہے میں نے تحقیق سنا ہے تب تو پھر

بہ نسبت پہلے کے بہت کچھ انتظام کیا گیا تھا اور سکرٹری صاحب اس سب سے لارڈ صاحب کو  
 کبھی بعد خوب آفتاب کے باہر نہیں رہنے دیتے تھے اور کمال درجہ کی خبرداری اور پیشہ  
 ہو رہی تھی اور ایک مرتبہ خود لارڈ صاحب بہاؤ نے وہ جینا بجا طلت اور خبرداری دیکھ کر  
 ہنسنے لگے کہ یہ بھی فرمایا تھا کہ مارنے والے کو یہ سب خبرداری اور ہوشیاری مانع نہیں ہوگی  
 اور یہ کلمہ گویا بطور عیشین گوئی کے کچھ ایسے وقت قدرت کا ملہ سے اُنکے منہ سے نکلا تھا کہ  
 بات ظہور میں آئی۔ اب دیکھو کہ جب بوقت صبح کے لارڈ صاحب بہاؤ چائٹم سے اراوہ ٹوہڑ  
 جانے کا کیا تو پورا ٹ سکرٹری صاحب کس کس اصرار سے مانع ہو لیکن تقدیر نے نہ سنتے دیا  
 اور اُس دن سوا سے ایک تنفس شیر علی کے سارے قیدی لارڈ صاحب کے اوپر نثار ہونے کو  
 تیار تھے اگر لارڈ صاحب تن تنہا قیدیوں میں پھرتے تو بھی کچھ جاسے اندیشہ تھی لیکن تقدیر  
 اُس دشمن کے دروازہ پر کہ جو چھری تیز کر کے منظر بٹھا تھا لیکن اب جو موت کا وقت نزدیک  
 آیا تو باوجود جلدی کرنے کے ثبات بچکے اور بالکل تاریکی چھا گئی اور دشمن یہ موقع دیکھ کر  
 پہل پر ایک گاڑی کی آئینہ اگر چھپ رہا اور جب اُس گاڑی کے نزدیک لارڈ صاحب  
 پہنچے تو جنرل اسٹوارٹ صاحب کو کسی ضرورت کے سبب سے تقدیر نے لارڈ صاحب بہاؤ سے  
 علیحدہ کر دیا اور وہی ٹھیک طرف جدھر سے حملہ ہوا خالی ہو گئی گو دو مشعلین بھی اگاری  
 تھیں مگر جب وقت اجل قریب آیا وہ بھی ٹھمٹھے لیکن بائیں طرف اور پیچھے لارڈ صاحب بہاؤ  
 بہت بخاری انتظام تھا مگر تقدیر سے اُس طرف جہاں وہ دشمن چھپا ہوا تھا خالی تھی جب  
 اپنی جگہ سے مثل برق کے کوڈ لارڈ صاحب سے طویل قامت اور جسم جوان پر اُس وقت  
 اور کمزور نے کہ اُنکے صرف مونڈھے تک بھی نہ پہنچتا اُنکے چھکنے میں اُنکی پشت پر پونچر دو  
 کاری زخم مار دیے جہنگ کہ وہ لارڈ صاحب کی پشت پر نہ چمٹا تھا تب تک حاضرین و

فرمان ہو گیا لیکن عندالدریافت اس خبر کی سماعت استقدر تھی جو او پر مذکور ہوئی یہ آدمی پھسی پڑتے وقت تک اپنے اس قصور عظیم کا ہرگز تائب نہوا بلکہ اسپر فخر کرتا تھا۔ جب اسکو اس حاجت کو بقیام ویسپر بچانسی پر چڑھایا اور موافق معمول کے سچو پریفیر صاحب بہادر میسٹریٹ نے فرشتا قادر شیخان جمدار ویسپر کے اُس سے کہا کہ بقیہ قتل لارڈ صاحب بہادر کے تکو بچانسی کا حکم لانا تب تکو جو کچھ کہنا ہو سو کہو اسکے جواب میں بچانسی پر کھڑے ہوئے اُس نے بہت دلیری سے کہا کہ میں نے جب اُس کام کا ارادہ کیا تھا تو اپنے تئیں پہلے سے مردہ سمجھ لیا تھا اگر میں اپنے تئیں مردہ نہ سمجھ لیتا تو وہ کام ہر گز مجھ سے صادر نہ ہو سکتا اور پھر کہا کہ مسلمان بھائیوں میں نے تمہارے دشمن کو مار ڈالا اب تم شاہد ہو کہ میں مسلمان ہوں اور کلمہ پڑھاؤ دُفعہ کلمہ ہوشیاری سے پڑھا تمہاری بار بچانسی کی رستی سے گلا گھٹ کر پورا کلمہ ادا ہوا اور تھوڑی دیر اپنے ہاتھ پانوں لڑکھڑا کر ایک ماہ چار روز بے حال قتل لارڈ صاحب بہادر سے اپنی وجہی سزا کو پہنچا۔ ناظرین کی خدمت میں عرض ہو کہ بعد لغور پڑھنے اس قتل لارڈ صاحب بہادر کے تامل کر کے دیکھیں کہ یہ محض قدرت کاملہ اُس جناب باری کی تھی کہ جو ایک ایسے آدمی کے ہاتھ سے ایک ایسے علو العزم قائم مقام قیصر ہند کو باوجود موجودگی صاحب محافظین کے ایک آن میں قتل کرادیا کیونکہ بمقابلہ اس امیر کبیر کے شیر علی بنزیر لہ ایک پتھر کے بھی نہ تھا گو بعض لوگ جو کارخانہ دنیا کو محض لوگوں کی عقلمندی اور بندوبست پر منحصر سمجھتے ہیں کہ کہیں گے کہ کچھ تدبیر کی غلطی ہو گئی ہوگی جو ایسا حادثہ واقع ہوا حالانکہ یہ سمجھ انکی سراسر غلط ہو کیونکہ اس عین بعد قتل لارڈ صاحب چیف جسٹس کاکمیت کے لارڈ صاحب بہادر کو دشملاہ پر یہ خبر ملی تھی کہ اب کچھ لوگ نے قتل لارڈ صاحب بہادر کے بھی ہیں اور اسی غرض سے جب آخر شہداء میں لارڈ صاحب بہادریکاتہ تشریف لائے تو وہ انکی کوٹھی پر گارد وغیرہ

ایسی موقع وقتا بہت پائیجا جب کہ فروری ۱۸۷۸ء کو چار اگوت پہنچے اور لارڈ صاحب  
 اسلامی ہو کر تمام سٹینٹ مین انکی آید مشورہ ہوئی تو اسے سمجھا کہ اب وہ موقع جسکی  
 نیت سے تمنا ہی آپونچا اسواسطے اسنے اس دن چھری کوتیز کیا اور بارادہ کیا کہ  
 سپرنٹنڈنٹ صاحب اور گورنر جنرل صاحب دونوں کو مار ڈالو تمام دن وہ اس تاک پر  
 رہا کہ کسی صورت سے اس ٹاپو میں نہو نچا چاہیے کہ جہان لارڈ صاحب ہمارے سیر کرتے پھرتے ہو  
 اس تمنائیں شام ہو گئی اور شام کے وقت تقدیر آئی لارڈ صاحب کو اسی جزیرہ میں  
 کہ جہان شخص چھری تیار کر کے منتظر تھا لے آئی بجز ونگار ہونے بوٹ لارڈ صاحب  
 کے پلے ہو پون پر شخص اپنی چھری بغل میں لیکر جھل کی راہ سے مونٹ ہریٹ کو روانہ  
 گواو پر پڑھتے وقت یہ شخص لارڈ صاحب کے پاس پاس ملتا تھا مگر بوجہ سواری یا بو  
 اور روز روشن اور موجودگی دوسرے صاحبوں کے اسکو اس بد کام کرنے کا موقع نہ ملا  
 اور مونٹ ہریٹ پر جا کر بھی وہ ویسے ہی نا اید رہا اور آخر گھاٹ ہو پون پر اگر گاڑی اور  
 پتھروں کی آرمین چھپ رہا اور وہاں سے مثل شیر کے نکلے گا رو کو چیرتا ہوا لارڈ صاحب اور  
 جاگرا اور وہ نالائق کام کر کے اپنے پتھروں میں تمام گڑھ ارض پر پستون تک بد نام کر گیا شخص  
 کو بہت بد رو اور ڈبلا پتلا آدمی تھا مگر اپنی خلقت سے ایسا مضبوط اور شہ زور تھا کہ جب  
 بعد گرفتاری کے اسکو گورہ ہارک میں بہت بھاری بھری اور تھکری دیکر بند کیا اور گورہ کا  
 پہرہ او سپر مقرر کیا تو اسنے اس حالت میں بھی ایک دن رات کو مثل شیر کے کو کو تھکی کو  
 بچھا دیا اور سنتری کا سنگین چین کرا اسکو زخمی کیا اور قریب تھا کہ سنتری کو قتل کر کے  
 قید سے بھاگ جاوے مگر دوسرے گورہ سے پہنچ گئے اور اسکو گوت پیت کر پھرنہ کر دیا اس  
 فخر گورہ میں یہ بات تمام مشورہ ہو گئی تھی کہ شیر علی پہرہ داسے گورہ کو قتل کر کے

اب سے تمام پرچہ دیکھا۔ آٹھ روپے قیمت تھی۔ اس پرچہ میں نے دیکھا کہ ایک پھاڑی افغان تھا۔ بہت دن تک سواران پولیس میں بلازم سرکار رہا تھا سرکاری چلنداری میں اسے ایک افغان اپنے دشمن کو مار ڈالا۔ اس خبر قتل میں صاحب کسٹرنیٹ اور نے ۲۰ اپریل ۱۹۱۷ء میں اسکو پھانسی کی سزا تجویز کی تھی مگر جو خبر ہوئی کہ ابان رویت قتل کے چیف کورٹ پنجاب نے سزا موت کو سزا جیلس اور دریاے شوہر سے بدل دیا اور پورٹ بلیر کو بھیجا گیا۔ اس واقعے سے اس نے اپنے دل میں یہ ارادہ مصمم کیا تھا کہ اگر موقع ملے تو کسی بڑے افسر انگریز کو مارا جائیے اور اسی وجہ سے نامبروہ اسی وقت سے سب آدمیوں سے الگ اور چھپ چاپ رہتا اور سوال کرنے پر بھی دیش باتوں میں ایک بات کا جواب بہت آہستگی سے دیتا اور اکثر سر جھکائے اور آنکھ بند کیے یا ادنیٰ میں مصروف رہتا تو گون کی صحبت سے اسکو ایسی وقت ہو گئی تھی کہ جب اپنے کام کاج سے فرصت پاتا تو سمندر کے کنارے تھرون پر جا کر نماز پڑھا کرتا اور رات کو آٹھ بجے کے بعد اپنے بستر پر گر چھپ چاپ سو رہتا اور اکثر روزہ رکھتا اور دن میں کھانا نہ کھاتا تھا اور اوکلی تنخواہ و مزدوری سے جس قدر بچ رہتا اسکا پیسے دو بیٹوں کے بعد کھانا پکا کر سکینوں کو تقسیم کر دیتا اس نیک کرداری سے سب آدمیوں کی آنکھ میں وہ نہایت متقی اور پرہیزگار مشہور ہو گیا تھا اسکی خوش حلینی کے سبب سے پیٹی افسر بھی اسکا بھر دیا کر کے اسکو مطلق العنان چھوڑ دیتے یہاں تک کہ جب ہڈوں سے تبدیل ہو کر ہو چٹوں گیا تو شقی قیدیوں کے اوپر اسکو حجام بنا دیا گیا تھا لیکن کوئی واقعہ نہ تھا کہ یہ سب ظاہری بناؤ اور انقاد کسی دوسری غرض پنہان کے واسطے ہو۔

۱۹۱۷ء سے فروری ۱۹۱۸ء تک یہ آدمی ہمیشہ کسی بڑے افسر کے قتل کی ٹکڑی بنا رہا۔



اور جب اس طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ لارڈ صاحب کی پشت پر کوئی ہاتھ مع چھری کے وار کر رہا ہے اور ایک آدمی لارڈ صاحب کی پشت پر چمٹا ہوا ہے اسی دم میڈی انسر و شیرز وٹن بارہ آدمی قاتل پر گریڑے اور اسکو پکڑ لیا اس میں ارجن نام ایک قیدی کو تو الی پیادہ نے قاتل کو پکڑ کے چھری اُسکے ہاتھ سے چھین لی کیونکہ شعلین اسوقت گل ہو کر ایسا اندھیرا ہو گیا تھا اور ایسی گہری بڑگئی تھی کہ اگر قاتل پکڑا جاتا تو وہ اور کئی ایک نے خصوصاً صاحب سپرنٹنڈنٹ کو ضرور مار ڈالتا۔ اس بہادری کے صلہ میں ارجن کو توبائی پیادہ کی رہائی ہو گئی اور بہت سا انعام اور اچھی نوکری اُسکے ضام میں دیکھی جب مجرم پکڑا گیا تو پولیس والے شیر ہو گئے اور اگر پراوٹ سکرٹری اُسکو نہ پھیرا دیوے تو وہ اُسکو مار مار کر مار ڈالتے اُس دھکم دھکا میں لارڈ صاحب بہا و ضرب کھانے کے بعد سمندر میں گر گئے اور جب دیکھا تو وہ گہرے پانی میں کھڑے ہوئے اپنے منہ کو اپنے ہاتھوں سے صاف کر رہے ہیں اوسی دم پراوٹ سکرٹری کو دکر صاحب مدوح کے پاس پہنچا تب لارڈ صاحب بہا ورنے آہستہ سے فرمایا کہ انھوں نے مجکو ضرب ماری اور پھر دوبارہ ایسی اونچی آواز سے کہ وہ آواز پل پر بھی سنی گئی بولے کہ کچھ اندیشہ نہیں ہے مجکو بہت بھاری ضرب نہیں لگی اسوقت صاحب مدوح کو پل پر لاکر ایک گاڑی پر جو اسوقت پل پر کھڑی تھی بٹھلا دیا اور میں پھر روشن کرائی گئیں اسوقت دیکھا کہ انکی پشت پر کوٹ لٹکر ایک چمید ہو گیا ہے اس میں سے پراوٹ کی طرح خون بہتا ہے لوگوں نے چاہا کہ اُس خون کو رومالوں سے صاف کر دیوں ایک منٹ تک صاحب مدوح گاڑی پر بیٹھ رہے لیکن چپ چاپ اُسکے بعد پانون لڑا کھڑا کر پیچھے کی طرف گریڑے اور گرنے کے بعد آہستہ سے فرمایا کہ میرا سرا پورا تھاؤ اور یہ گویا اتنی بات تھی اُسکے بعد کچھ نہیں بولے تب صاحب مدوح لوگ اُنکو لوٹھ میں لگے کوئی سبج

لیکن اُن لوگوں نے نما۔ جب لارڈ صاحب بہادر اور پوپو نے تو اُس جگہ کو دیکھ کر خوش ہوئے اور فرمایا کہ اس سنٹ میں بہت جگہ جو جیمین لاکھوں آدمی رہ سکتے ہیں وقت غروب آفتاب کا تھا لارڈ صاحب بہادر وہاں بیٹھ کر سندر میں غروب آفتاب کا تما دیکھنے لگے دو ایک مرتبہ آہستہ سے بولے کہ کیا خوبصورت جگہ ہے اور اسکے بعد تھوڑا تھنڈا پانی پیا اور پھر مغرب کی طرف دیکھا کہ اپنے پراوٹ سکرٹری سے فرمایا کہ ایسا خوب نظرہ میں نے اپنی ساری عمر میں کبھی نہیں دیکھا۔ اب اندھیرا شروع ہو گیا اور سڑک اترنے کی تیاری ہونے لگی اور جب قریب تین حصے کے راہ اتر آئے تو کچھ آدمی مع ریلوے مشعلوں کے اُس تاریکے وقت اور چٹیل کے اندھیرے میں ہو پڑنے کی طرف سے مثل عالم جنات کے پونچے وہاں سے اب سب آدمی مشعلوں کی روشنی میں ہو پڑنے لگے تو اس وقت آگوست میں سات بجے تھے اور تاریکی مثل ظلمات کے چاروں طرف چھا گئی تھی اب لارڈ صاحب بہادر پہل ہو پڑنے پر پونچے دو مثل والے لارڈ صاحب کے آگے اور سپرنٹنڈنٹ صاحب اور پراوٹ سکرٹری لارڈ صاحب بہادر کے داہنے بائیں اور ایک سنٹ اور ایک کرنیل فری گیٹ گلاس گیو کے تھوڑے فاصلے پر پیچھے کی طرف لارڈ صاحب کے داہنے بائیں چلتے تھے اور سٹج گارڈ فری پولیس کا لارڈ صاحب بہادر کے پیچھے پانوں سے پانوں بلا ہوا چلتا تھا اس وقت سپرنٹنڈنٹ صاحب لارڈ صاحب بہادر سے اجازت لیکر نمائش گاہ کی تیاری کی بابت جو لارڈ صاحب بہادر کے دیکھانے کے واسطے بمقام ابروین ہ تاریخ کی فخر کو ہونیوالی تھی ایک طرف کو ہٹ گئے اس وقت لارڈ صاحب بہادر نے مع پراوٹ سکرٹری کے آہستہ آہستہ جاگ کر گھاٹ کی سیڑھیوں کی طرف جا کر بوٹ میں اترنا چاہا اس وقت ایک ایک لارڈ صاحب بہادر کی طرف کچھ ضرب کے کھٹکے کی آواز مٹی گئی

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

اٹم سے چلتے وقت حضرت ایک گھنٹہ دن باقی رہا تھا اس وقت لارڈ صاحب نے فرمایا  
 اس وقت مونٹ ہیریٹ کو بھی دیکھ سکتے ہیں پراوٹ سکرٹری جس کا کام تھا کہ لارڈ صاحب  
 بعد غروب آفتاب کے باہر نرہنہ دیوتے منع ہوا اور عرض کیا کہ اب وقت بہت تنگ ہے  
 مگر مونٹ ہیریٹ کو چاکر ملا جملہ کرینگے لیکن لارڈ صاحب نے نہ مانا اور جب جنرل ہنٹون صاحب  
 ارادہ مصمم لارڈ صاحب کا اس وقت مونٹ ہیریٹ جا گیا دیکھا تو ایک نوٹ بین گارڈ فری پوٹر  
 ہوٹون کو اول روانہ کر دیا بعد اسکے لارڈ صاحب بھی مع ہمراہیان خود ہوٹون بین  
 بق افروز ہوئے جب ہوٹون بین پہنچے تو پانچ گھنٹے بج کر تھوڑی دیر ہوئی تھی اور  
 بت ٹھنڈا اور سہلانا وقت تھا۔ اس سٹنٹ میں مونٹ ہیریٹ سب سے بند پہاڑ سلج سمنڈ  
 سے ۱۱۶ فٹ اونچا ہے اور تیلنے میں پل ہوٹون سے قریب ڈیڑھ میل کے چڑھائی کی راہ  
 نیل ٹیلر صاحب سپرنٹنڈنٹ سوم کے وقت میں یہ مونٹ یعنی پہاڑ بنام ہیریٹ ہم کو  
 وصول کے آباد کیا گیا تھا اور اسی سبب سے مونٹ ہیریٹ کہلاتا ہے یہ پہاڑ اونچا ہونے  
 کے سبب سے نسبتاً اوڑب جگہوں کے زیادہ سرد ہے بیان یہ پہاڑ شملہ کا کام دیتا  
 رمی کے موسم میں اکثر صاحب لوگ وہاں جا کر رہتے ہیں مونٹ ہیریٹ کی چوٹی پر  
 نام سٹنٹ اور اس پاس کے جنگل اور سمنڈ راور کھاڑیاں مثل تھیلی کے نظر آتے ہیں اور  
 دیکھنے والے کو عجب کیفیت ہوتی ہے۔ ہوٹون میں لارڈ صاحب کی سواری کے واسطے  
 ایک یا دو حاضر تھا مگر دوسرے لوگوں ہمراہیان کے واسطے کچھ سواری حاضر نہ تھی اس واسطے  
 اول لارڈ صاحب بہا اور کیلے ٹوپر سوار ہونے سے راضی نہوئے اور چاہا کہ سب کے ساتھ  
 پایادہ چلیں مگر سب کے مصر ہونے سے آخر کو سوار ہوئے لیکن نصف چڑھائی پر جا کر صاحب  
 صوح ٹھہر گئے اور فرمایا کہ اب پانوں چلنے کی میری باری ہے کوئی تم میں سے اسپر سوار ہو جائے

ناراض ہو کر پولیس کو دوڑا دیتے تھے رات کو چند بار اس وقت تا تمہ چلنے میں ایسا اتفاق ہوا  
 کہ لارڈ صاحب بہادر خود ہتھیار متصل ہو گئے تھے کہ کپڑے سے کپڑا چھو جانے کی نوبت آئی تھی  
 اور بیٹی افسردہ نشی وغیرہ معزز قیدی ایسے ملے ہوئے بیچ میں چلے جاتے تھے کہ لارڈ صاحب  
 کے مصاحب وغیرہ سے بھی بعض وقت صاحب مدوح کے نزدیک ہو جاتے تھے اور لارڈ صاحب  
 کے چہرہ سے ایسی خوشی معلوم ہوتی تھی کہ کپڑوں میں پھولے نہ سماتے تھے اور لارڈ صاحب  
 کے آنے کے پہلے سے جنرل اسٹوارٹ صاحب بہادر وینز ووسرے افسران سٹلمنٹ نے  
 ہلوگ پور لے قیدیوں سے وعدہ واثق کیا تھا کہ بروقت تشریف لائے جناب لارڈ صاحب  
 کے تم سب پورانے اور خوش چلن قیدی اور خصوصاً قیدیان بنناوت وغیرہ کیلئے رہا ہو جاو  
 اس امید پر ہم سب پور لے قیدی اپنے تئیں چھوٹا ہوا سمجھا کر مارے خوشی کے پھولے پھرتے  
 تھے اور ہر دل پر وہ کیفیت خوشی اور شادمانی کی طاری تھی کہ جسکو یہ قلم و زبان بیان  
 نہیں کر سکتا۔ بعد اسکے لارڈ صاحب مع رفقاء خود گورہ بارک کو تشریف لگئے اور شمالی جز  
 جزیرہ راس ایلینڈ کو ملاحظہ فرما کر ذخیرہ عنایت آگبوت کو لوٹ آئے اور پھر وہاں سے وہیں  
 بعد ویرا ایلینڈ کو تشریف لگئے۔ جنرل اسٹوارٹ صاحب بہادر اس روز تمام دن لارڈ صاحب  
 بہادر کے ہمراہی طرف اور پراوٹ سکاٹری لارڈ صاحب بہادر کے بائیں طرف اور دوسرے  
 صاحب لوگ صاحب مدوح کے ارد گرد رہے بعد ملاحظہ ویرا وچیل ویر کے قریب شام  
 کے صاحب مدوح پاٹم میں پہنچے اور وہاں آ رہ گھر وغیرہ کو بہت دیر تک دیکھتے رہے۔  
 ایک تختہ لال لکڑی کا جو آ رہ گھر میں پڑا تھا اور جسکا آخر کو صندوق کفن و دفن تھا مدوح  
 کا بنا یا گیا بہت پسند فرمایا اس دن بھر گے گشت میں چند قیدیوں نے عرضیاں بھی  
 لارڈ صاحب بہادر کو دین صاحب مدوح نے وہ عرضیاں بہت خوشی سے لیں۔

طے حفاظت لارڈ صاحب بہادر کے بھونجی بند و بست کر دیا اور مشقتی قیدیوں کو کہ جنگی  
 بس سے کچھ خطرہ نہ ہو حکم دیا گیا ہے کہ اپنے اپنے کام پر سے غیر حاضر نہ ہونے پائین اور  
 ری پولیس کی گارڈ بھری ہوئی بند و بست لیکر آگے پیچھے اور دانبے پائین لارڈ صاحب بہادر  
 کے رہیگی اور ویر وغیر وہیں جہاں زیادہ بد معاش رہتے ہیں سوائے فری پولیس کے  
 جنگی پائین بھی مسلح ہو کر تیار رہیگی اب لارڈ صاحب بلا ٹائل آتر کر پاپوؤں کا ملاحظہ فرمایا  
 سی و م لارڈ صاحب بہادر بوٹ میں سوار ہو کر مع چند ہنرا ہیان خود گھاٹ راس اینڈ پٹی  
 رونق افروز ہوئے اور بوٹ میں قدم رکھنے کے ساتھ ہی ۲۱ ضرب توپ کی سلامی ہوئی  
 سوائے مشفقیتوں کے ہر کہ وہ مرد و عورت لڑکے بچے فری و قیدی بڑی دھوم دھام سے  
 پیل پر حاضر و ناظر تھے لارڈ صاحب بہادر پاپوؤں آترنے کے ساتھ ہی بازار کی طرف  
 متوجہ ہوئے فری اور قیدیوں کا چاروں طرف لارڈ صاحب بہادر کے ایک ازو ہا تم تھا  
 اول اسکول راس اینڈ کو ملاحظہ فرمایا بعد ہ بازار میں ہو کر قیدی ہسپتال میں تشریف  
 لیجا کروہان مردانہ و زنانہ ہسپتال کو ملاحظہ فرمایا زان بعد سات و دو نمبر کی  
 بارکون کے بیچ ہو کر سات نمبر بارک کے شمالی کنارہ پر بہت دیر تک کھڑے رہے اور  
 جنرل صاحب سے دربارہ بنانے ریل کے بات چیت کرتے رہے اور وہاں سے جنگی  
 پلٹن کی بارک کو ہو کر گرجا میں تشریف لیگئے اور گرجا کے دروازے پر کھڑے ہو کر بہت  
 دیر تک نسبت ترقی آبادی سٹیشنٹ او خصوصاً مونٹ ہریٹ کے جنرل اسٹوارٹ صاحب  
 سے گفتگو کرتے رہے اور گرجا سے جنرل اسٹوارٹ صاحب بہادر کے مکان پر تشریف لیگئے  
 اور وہاں کسی قدر ٹھہر کر ٹینٹن کھایا۔ راہ میں چلتے وقت اگر کبھی فری پولیس کے لوگ  
 لارڈ صاحب کے بہت نزدیک ہو جاتے اور قیدیوں کو ڈراؤور ہٹا دیتے تو لارڈ صاحب

لگا ہوا تھا بائیں وجہ چلتے وقت یہ بھی فرمایا کہ اگر بجانب سرحد سے کچھ خراب خبر ملے تو پوری  
 توہین انڈمان و آرمیسہ نہیں جاؤنگا برہاسے واپس لکاتے آؤنگا۔ تاکہ برہاسین پور  
 رنگون کا ملاحظہ کر کے مولین کو تشریف لگئے اور وہاں بیسے دن فروری ۱۸۵۷ء کو  
 بجانب انڈمان مع صاحب چیف کسٹرن بہادر نکس برہاکہ وہ بھی بسواری آگبوت میں سے  
 ہمراہ رکاب صاحب مدوح کے ہو گئے تھے کوچ کیا۔ ۱۸ فروری ۱۸۵۷ء کو سات سائے  
 کے بعد فجر سے ایک دوسرے کے بعد چار آگبوت راس اینڈ ڈک کے شرقی جزائر کی آرڈر سے  
 سامنے کے سمندر میں نظر آنے شروع ہوئے اور آٹھ بجے تک چار دن آگبوت نے پونج کر  
 مابین راس اور برڈین کے لنگر ڈال دیا اس سے پہلے کبھی ایک ساتھ چار آگبوت اس جزیرے  
 میں جمع نہوئے تھے ان چاروں آگبوت میں فری گیٹ گلاس گیوا اور ڈھاکہ لارڈ صاحب  
 اور ان کے ہمراہیوں کی زیر سواری تھے اور ٹیمس پرنسپل کسٹرن بہادر تاکہ برہاکہ ہمراہ لگا  
 صاحب بہادر مدوح الصدر آئے تھے اور اسکوشیا چوتھا آگبوت اسی دن کلکتہ سے ڈاک  
 لیکر آیا تھا۔ لارڈ صاحب بہادر کے دل میں جزیرہ انڈمان میں جاہلی سے پونچنے کی  
 بہت تمنا تھی اب آٹھ بجے کے وقت لنگر ہونے کے ساتھ ہی چاہا کہ آکر راس اینڈ ڈک  
 ملاحظہ کریں۔ لیکن دوسرے ہمراہیان صاحب مدوح کے اس وقت مانع ہوئے یہ راقم بھی اس  
 راس اینڈ ڈک میں حاضر تھا سات بجے فجر سے ہر مرد و عورت خواہ فری خواہ قیدی اونچی  
 اونچی جگہوں پر کھڑے ہو کر آگبوتوں کی آمد کا نظارہ کر رہے تھے اور لارڈ صاحب کی آمد  
 کی ایسی خوشی ہر دل میں سمائی تھی کہ ہر نفس کو گویا وہ دن عید تھا ہر قیدی سمجھتا تھا  
 کہ لارڈ صاحب بہادر مجھ کو تضرور رہائی دے جائینگے۔ ۴ بجے کے قریب جنرل اسٹوارٹ صاحب  
 بہادر فری گیٹ میں تشریف لگئے اور وہاں جا کر پراوٹ سکرٹری کو ملٹن کر دیا کہ ہمنے

۱۱

روانہ کی تو اس میں یہ لکھا تھا کہ جب تک کوئی شخص بیان انگریزوں کو خود بخود نہ دیکھے تب تک قواعد و طرق کارروائی جزائر ہندو کی سمجھ میں نہیں آسکتے۔ بسا برین اب لارڈ صاحب بہادر نے مجھ پر ارادہ فرمایا کہ جزائر ہند کو خود جا کر معائنہ فرمائیں۔

چند باتوں کے سبب سے جو اس وقت صاحب مدوح کے سامنے پیش تھیں ملک برہما اور جزائر ہندمان اور ملک اڑیسہ میں خود رونق افروز ہو کر وہاں کا بندوبست عمدہ طور پر کرنا منظور خاطر تھا اس واسطے یہ ارادہ کیا کہ اول برہما اور وہاں سے انڈمان اور وہاں سے اڑیسہ جا کر بعدہ کلکتہ واپس آنا چاہیے۔ ۲۴۔ جنوری ۱۸۱۷ء کو سواری جنگی اگبوٹ فری گیٹ کلاس گیو اور اگبوٹ ڈھا کہ کے کہ جو جہازی کپنی کلکتہ نے لارڈ صاحب بہادر کے ہمراہ رکاب کر دیا تھا لارڈ صاحب بہادر معیت لیڈی میو صاحبہ و سی بیٹین صاحبہ مسٹر بیرویلین صاحبہ مس نارمن و مسٹر موس انجین فارن سکرٹری و مسٹر موس برن صاحبہ و مسٹر موس اسٹھ صاحبہ و کرنیل ہالسی مع مس خج و مسٹریس کارل مع میم صاحبہ خود و کرنیل تھولیر صاحبہ مع میم صاحبہ و ختران خود و لیڈی بارنٹ صاحبہ و کرنیل رندال مع میم صاحبہ خود و مسٹر ایلین و مسٹر گرینڈ ٹریجر بیڈ اور ذاتی اشاف فہران لارڈ صاحبہ و پراوٹ سکرٹری اور چار من صاحبہ خاص گورنر صاحبہ کے کلکتہ سے روانہ رنگون ہوئے۔ جب لارڈ صاحب بہادر کلکتہ سے سوار ہوئے اس وقت لفٹنٹ گورنر بنگال اور دوسرے بہت سے معزز سردار لارڈ صاحبہ کے رخصت کرنے کو گھاٹ پر موجود تھے۔

لارڈ صاحب بہادر بہت غمناک چہرے سے اُن سرداروں سے رخصت ہوئے کیونکہ اُس زمانہ میں جانب ثلاثہ دارالسلطنت بلوچستان کے کسینڈر گریٹر تھی اور تھوڑے روزوں کے آگے صاحب مدوح نے ایک ایچی طرف سیستان کے روانہ فرمایا تھا اسکی طرف بھی دل

غور کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ بہت مشکل اور خطرے کا کام ہے کہ صرف ایک سپرنٹنڈنٹ  
 ایک اسٹنٹ کے ایک سو گورون کے ساتھ آٹھ نو ہزار قیدیوں کی کہ جنہیں ہزاروں نامی  
 بد معاش اور دگیت و خونی وغیرہ جمع میں حفاظت کر سکیں اس واسطے ضرور ہے کہ تمامی بڑے  
 اور دستور قواعد اسٹنٹ کی بدلی کر کے ایک عمدہ اور سخت قاعدہ تجویز ہو کہ ایک بھاری  
 پولیس اور ایک ہندوستانی پٹن مع بہت سے اسٹنٹ افسروں کے یہاں مقرر کیا جوی۔  
 کرنیل میں صاحب بہادر نے اپنے تین چار برس کے تجربات کا ایک دستور عمل یورپ  
 کا تحریر کر کے اسٹنٹ میں بجنور گورنر جنرل بہادر کے روانہ کیا تھا تب لارڈ میو صاحب بہادر  
 مطالعہ فرما کر اسکی تبدیلی اور ترمیم کا ارادہ کیا اور دل و جان سے اسی کام میں مصروف  
 ہوئے اور چاہا کہ بیس ہزار قیدیوں کے رہنے کا اس اسٹنٹ میں بندوبست کیا جاوی۔  
 اس واسطے ایک قانون جس کا مفصل حال اس کتاب کے دوسرے مقام پر لیکھا گیا ہے  
 ۱۰۔ جون ۱۸۵۷ء کو لارڈ صاحب نے اپنے قلم خاص سے اسکی تصحیح و ترمیم کر کے یہ لکھا کہ  
 چارج جزائر انڈمان کا جسکو میجر جنرل اسٹوارٹ صاحب یعنی والاہ بہت بھاری جوابی  
 کا کام ہے اور میرے خیال میں تمام ہند کی سرکاری خدمتوں میں کوئی خدمت اس سے  
 زیادہ جوابدہی اور ہوشیاری سے چلانے کی نہیں ہے اور جگوا مید تو ہے کہ اگر حکام پورٹ میں  
 اندک توجہ کر کے بندوبست کرینگے تو تھوڑے ہی عرصہ کے بعد وہاں کی آمد سے وہاں کا خرچ  
 جو لاکھوں روپیہ سالانہ کا ہو سکتا ہے آویگا۔ وہ دستور العمل جدید جو پورٹ بلیر سے دو ہزار میل کے  
 فاصلہ پر کوہ شلمہ میں بیٹھ کر بنایا گیا تھا اب جنرل اسٹوارٹ صاحب کے حوالہ ہوا کہ اسکو جزائر  
 مذکور میں لیجا کر اور چلا کر دیکھو۔ جب جنرل صاحب موصوف نے یہاں یہونچکر ان تو بند کو  
 چلانا شروع کیا اور بعد کسیتدر چلانے کے اپنے نتیجہ کارگزاری کی رپورٹ بجنور گورنر جنرل



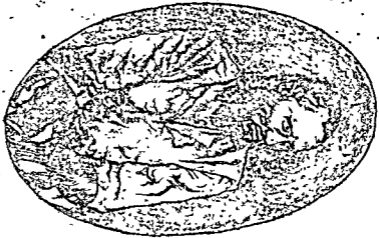
CHAPTER III  
 On the Assassination of  
 LORD MAYO

فصل سوم

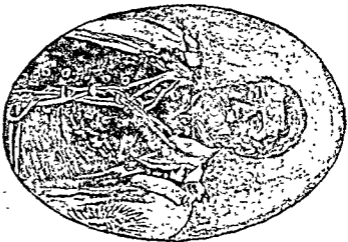
حالات قتل نواب امیر کبیر لارڈ میو صاحب بہادر

یہ صاحب ۲۱ ماہ فروری ۱۸۷۲ء میں بمقام ڈبلن جزیرہ ایرلینڈ میں پیدا ہوئے اپنے گھر کے بڑے امیر کبیر و خاندانی لارڈ یعنی نواب تھے۔ ۱۸۶۹ء میں بجائے جان لارڈ صاحب کے ملک ہند کے گورنر جنرل اور وائس راج مقرر ہو کر رونق افروز مسند گورنری ہند کے ہوئے۔ ان کے ملکی و مالی و لشکری انتظامات قابل تعریف ہیں۔ اب قبل ذکر کرنے معرکہ قتل لارڈ صاحب کے ان کے پورٹ بلیئر کو آنے کا سبب تحریر کرتا ہوں تاکہ ناظرین کو سبب الاحال معلوم ہو۔

۱۸۷۵ء میں بعد تشریف لیجانے کرنیل مین صاحب کے بعد سرجنٹ صاحب قائم مقام سپرنٹنڈنٹ کے ایک کشمن قیدی نے ایک دوسرے کشمن قیدی کو حالت نشہ شراب مین جان سے مار ڈالا اور بوجہ شرافت قومی اسکا مقدمہ مع گواہان غیرہ کے سپرد ہائی کورٹ بنگال کے ہوا اور عند تحقیقات ہائی کورٹ کے کشمن قیدیوں کی ادوی اور شراب خواری وغیرہ موثبات ہو گئی اور اسکی رپورٹ اور حالات مفصل آداری میان مذکور کی گوش گزار لارڈ میو صاحب کے ہوئی۔ یہ سب حالات معلوم ہونے سے وہ لارڈ صاحب بہادر کا واسطے درست کرنے قواعد ٹریبونٹ ہذا کے ہوا تب اس میں



شہزادہ قیصری پتھر ۱۵۵۶ء



الطیافہ صاحبہ ہمارے پتی - بی بی - ایس - آئی -  
دیوار سے گورنر جنرل کشور پتھر

خرچہ پیل و بھڑی و رسد قیدیان وغیرہ ۳۸۰۰۰۰ روپیہ  
 و شراب و چارہ مویشی و تیل روشنی و  
 ظروف قیدیان و غیرہ شہر متعلقہ کسٹ -  
 خرچہ ادویات و غیرہ ہسپتال - ۴۰۰۰ روپیہ  
 خرچہ رنگے بوتلے و کولہ وغیرہ گدام برین  
 بشمول نکو بار - ۵۰۰۰۰ روپیہ  
 خرچہ پارچہ و رومی قیدیان - ۴۵۰۰۰ روپیہ  
 خرچہ گلگھاڑی و پاتو وغیرہ ہتھیاران - ۳۰۰۰۰ روپیہ  
 کمیشن بقالان - ۳۵۰۰ روپیہ  
 خرچہ جنگلیان - ۳۴۰۰ روپیہ  
 خرچہ اسکول و کتاب خانہ و ڈاک - ۶۶۵۰ روپیہ  
 محصول آگبوت کمپنی ۲۲۳۰۰۰ روپیہ  
 خرچہ نکو بار ۵۰۰۰۰ روپیہ  
 تنخواہ و خرچ عمارت یعنی محکمہ انجمنہ صفاً ۱۰۰۰۰۰ روپیہ  
 میزاج کل - ۱۳۱۶۸۵۵ روپیہ  
 اسپین خرچ فوج و آگبوت و جہاز سرکاری متعلقہ  
 پورٹ بلیر شامل نہیں ہے -

مجموعہ  
 ایک لاکھ روپیہ  
 ۱۰۰۰۰۰ روپیہ  
 باقی  
 ۱۳۱۶۸۵۵ روپیہ

مسلمان فری خواہ قیدی رات کو گھلے دروازہ سوتے اور اس صاحب کے حق میں دعا و خیر کرتا ہے  
 حساب آمدنی و خرچ سالانہ پورٹ بل پر نوگوارہ  
 شہریہ یکم اپریل ۱۹۶۹ء تک

آمدنی	خرچ
زرچھائی مویشی حساب زرچھائی پیکر و پیرسالانہ ۶۰۰ روپیہ فی راس گاسہ و پیل و درنی راس بکری۔	تنخواہ ۹ نفر نسران سلٹس۔ ۵۰۰۰ روپیہ
محصول میر بکری شرح دو آنہ فی نفر ۳۰۰ روپیہ ۳ پائی فی نفر کسک بمطابق خاصہ مسافت۔	تنخواہ ۱۱ نفر علائکہ کچھری و خرچ ۱۸۰۰ روپیہ کسٹنجنٹس۔
ماگڈزری ملاضی و عینار و پھاڑی ڈزرا ۲۰۰۰ روپیہ نیشکر و کسک کانات و زر نیلام اراضیات متوفیان وغیرہ۔	تنخواہ دو نفسہ ۱۱۰۰ روپیہ پادری صاحبان۔
بابت ٹھیکہ سالانہ لعاب ابیل۔ ۳۰۰۰ روپیہ	تنخواہ ۳۵ نفر ملازمان علاقہ کیش۔ ۳۰۰۰ روپیہ
زر نیلام بہار باغات سرکاری و حق کسٹنٹ ۳۰۰ روپیہ	تنخواہ ۴۴ نفر ملازمان خزانہ۔ ۳۵۰۰ روپیہ
نہ کاغذی ہون حساب فی راس گاسہ ۸۰ روپیہ و ۳۳ فی راس بکری۔	تنخواہ ۲۹ نفر علاقہ مرن دپارٹمنٹ ۱۷۲۵ روپیہ یعنی گھاٹ و کینفر اور سیر صاحب علاقہ گل۔
نہ جرمانہ کورٹ۔ ۳۰۰۰ روپیہ	تنخواہ و پارچہ دردی ۱۰ نفر علاقہ پریس ۱۳۰۵ روپیہ
بابت فروخت و پیداوار اشیاء ۱۵۰۰ روپیہ ساخت کسٹنٹ و دیگر تواریف متفرق۔	تنخواہ ۵ نفر اور سیران و دیگر ۱۰۳۵ روپیہ رامائی یا فٹکان محافظ قیدیان
میزان ۳۹۱۰۰ روپیہ	تنخواہ نقد قیدیان ۱۰۰۰۰ روپیہ

ترمیم ہو کر دستور العمل اور وہ پولیس کا بیان جاری ہے۔ ایک کمپنی کا آئیگوٹ جس کا خرچہ قریب  
 دس ہزار روپیہ ماہواری کے ہے جسے مین ایک مرتبہ کلکتہ سے یہاں آتا ہے اور نو بار اور  
 رنگون ہو کر پھر کلکتہ کو واپس چلا جاتا ہے۔ اس خرچ اس سٹینٹ کا قریب بارہ لاکھ روپیہ  
 سالانہ کے ہو کر ہر قسم کی آمدنی چالیس ہزار روپیہ سالانہ سے بھی کم ہے کہ اس صورت میں  
 قریب گیارہ بارہ لاکھ روپیہ کے اس سٹینٹ میں سرکار کو نقصان ہوتا ہے۔

اب بعد مختصر تذکرہ انتظام حکومت سٹینٹ کے کیس قدر ذکر پولیس پورٹ بلیر کا بھی کرنا ضروری ہے  
 محمد جان ہاشم صاحب سپرنٹنڈنٹ دوم سے قریب ایک سو آدمیوں کے یہاں قیدی پولیس  
 مقرر ہو اور شروع ہو کر نیل فورڈ صاحب سپرنٹنڈنٹ چارم تک وہی قیدی پولیس ہر پاپو  
 میں حفاظت و نگہبانی ضروری کرتے تھے اور انکو عروسی وغیرہ دیکر ضروری قواعد بھی  
 سکھلائے گئے تھے۔ فورڈ صاحب کے اخیر وقت میں یہاں برہا پولیس مقرر ہو کر آیا مگر  
 چند مقدمات میں انکا فریب ثابت ہو جانے سے محمد جنرل اسٹوارٹ صاحب میں برہا پولیس

کالا گیا اور بجائے انکی پنجابی پولیس مقرر ہوا۔ اس پنجابی پولیس کے اول ڈسٹرکٹ  
 سپرنٹنڈنٹ کپتان برج صاحب مقرر ہوئے مگر اسی اثنا میں سردار گھیل سنگھ صاحب  
 باب بڑے خاندانی رئیس باشندہ وڈالہ ضلع سیالکوٹ کے جو ایام بجاوت سے اوہ پولیس  
 میں آئے تھے اسٹینٹ مقرر ہو کر بیان تشریح لائے اور اخیر کو انکی لیاقت اور دانائی اور  
 برہ کاری پولیس کے سب سے کچھ عرصہ تک قائم مقام اور بعدہ بذریعہ طبی ہوم ڈپارٹمنٹ مورخہ  
 جولائی ۱۸۸۷ء مستقل سپرنٹنڈنٹ پولیس پورٹ بلیر کے مقرر ہو گئے۔ اس سردار صاحب کی  
 لائی اور خوش انتظامی کے سبب فرار بند زنجیر بوٹ جو پیشتر یہاں اکثر ہوتی تھی یکدم بند ہو گئی  
 دوسرے جرائم بھی نسبت پہلے کے بہت ہی کم ہو گئے ظلم و فساد کا دروازہ مسدود ہو گیا

صاحب چیف کیشنر بہادر کے ماتحت ہیں یہ صاحب جزیرہ روس اینڈ صدر شام جزائر ہندوستان  
 رہتا ہے۔ اسکی تنخواہ تین ہزار روپیہ تک ہے اس صاحب چیف کیشنر کے ماتحت ایک ٹی سپرنٹنڈنٹ  
 جو معاملات فوجداری میں مجسٹریٹ ضلع اور مقدمات دیوانی میں منجج ضلع کا اختیار رکھتا ہے  
 اور پندرہ سو روپیہ تک تنخواہ پانچویں درجہ کا پانچویں درجہ کا پانچویں درجہ کا پانچویں درجہ کا  
 وہ صحابہ معاملات فوجداری میں منجج ضلع اور دیوانی میں پانچویں درجہ کا پانچویں درجہ کا پانچویں درجہ کا  
 کرنے کا اختیار رکھتا ہے اور ایک لاکھ روپیہ تک تنخواہ پانچویں درجہ کا پانچویں درجہ کا پانچویں درجہ کا  
 صاحب یعنی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور منجج سپرنٹنڈنٹ سوا اختیارات قانونی سندر جہ بالا  
 کے اس منجج کے دونوں ضلعوں یعنی سدرن و نارون کے فسر میں اس اختیار میں  
 یہ دونوں صاحب ساوی ہیں اور ماتحت و ہدایت صاحب سپرنٹنڈنٹ کے کام کرتے ہیں۔  
 ان دونوں افسران ضلع کے سواے ایک سکن اسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جسکی تنخواہ لاکھ تک ہے  
 اور دوسرا تھارڈ اسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جسکی تنخواہ سات سو روپیہ تک ہے اور ڈسٹ کلکٹس  
 اکثر اسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جسکی تنخواہ چھ چھ سو روپیہ تک ہے اور تین سکن کلکٹس  
 اسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جسکی تنخواہ چار چار سو روپیہ تک ہے اور ماتحت دونوں حکام ضلع کے  
 کام کرتے ہیں اب مع صاحب چیف کیشنر و اسٹنٹ افسر جسکی تنخواہ آٹھ ہزار پچاس  
 تک ہے اسٹنٹ کی حکومت کرتے ہیں۔ انکے سواے ایک انجنیر اور تین ڈاکٹر سوا  
 ڈاکٹروں گورنر جیٹ و ہندوستانی پولیس کے اور کسٹریٹ افسر اور ایک کپتان گناٹ او  
 کمپنی گورنر جیٹ اور ایک پوری ٹیو جیٹ اور ایک سرکاری آگہوٹ مع اور بہت  
 افسران ماتحت متعلقہ ہر سرشتہ کے اسٹنٹ میں رہتے ہیں۔ اور حساب ہ نفریہ  
 قیدیوں کے قریب چار سو آدمیوں کے سر دست یہاں پولیس موجود ہے اور کئی

اب بعد تخریر واقعات عجمیہ عہد ہر سپرٹنڈنٹ کے اجمالاً ذکر انتظام کو  
 کرتا ہوں یہ جزائر انڈمان مثل دوسری چیف کیشنر یون کے ایکس لوکل گورنمنٹ کو  
 شمار ہوں وہ پارٹنٹ سبھی ۱۵ مہینوں سے ۱۳ مارچ ۱۸۷۷ء ایکٹ نمبر ۱۸۷۷ عیسوی  
 سلٹنٹ میں جاری ہو گیا اس ایکٹ کی دفعہ ۳ کی رو سے صاحب چیف کیشنر بہار کو  
 اختیار ہے کہ جس جس ایکٹ کو چاہیں یہاں سے متعلق کر دیں اور جس حکم کو جو اختیار  
 دانی یا فوری کے چاہیں عطا کریں۔ اور نیز حسب نشا و دفعہ اسباب ۳۔ ایکٹ  
 نمبر ۱۸۷۳ عیسوی جو اس مملکت کے کنویریا صاحب چیف کیشنر کو پیشیت لوکل گورنمنٹ  
 جاری کر دیوں۔

نشا و دفعہ ۱۳ قانون پورٹ ہلیر مجریہ ۱۸۷۷ عیسوی کے صاحب چیف کیشنر بہار  
 کیشنر جج ہے۔ صاحب چیف کیشنر بہار کا حکم ناطق ہو اسکا اپیل نہیں ہو سکتا  
 طے منظوری پچھانسی کے بخنور گورنر جنرل ہند کے مثل روانہ کرنا ہوگا۔  
 انی میں صاحب چیف کیشنر بہار بمنزلہ ہائی کورٹ ہے۔ کوئی جہاز یا سفر  
 سیاب بلا اجازت صاحب چیف کیشنر بہار کے کسی جزیرہ میں منجملہ جزائر  
 تارا اور نہ کوئی آدمی بلا اجازت صاحب چیف کیشنر بہار کے اس سلٹنٹ  
 کسی قسم کی شراب یا افیون یا گانجا یا کوئی اور مضر نشی چیز یا کوئی ہتھیار  
 رو غیرہ یا باروت یا کوئی دوسرے بھک سے اڑ جانے والے مادے  
 صاحب چیف کیشنر بہار کے نہ کوئی اس سلٹنٹ میں لاسکتا ہے اور نہ  
 اور نہ فروخت کر سکتا ہے اور قاضی ان سے متعلقہ سلٹنٹ معاف ہے۔

علیحدگی سے دن کی خوشی میں ایک بد معاش مچھلی نے ایک نفر گورہ جہٹ نمبر ۸۹ پر  
 جب وہ سمندر میں غسل کرتا تھا حملہ کر کے اسکو پھاڑ گھسیا۔ اور اس جزیرے میں دریائی جانور  
 کا صرف یہ پہلا حملہ تھا ورنہ اس سے پہلے کبھی کوئی مچھلی یا دو تیسرا اھریائی جانور غسل  
 کرنے والوں پر یہ طرح سے حملہ آور نہیں ہوا۔ ۲۳۔ فروری ۱۸۸۵ء ایسوسی کو قریب  
 ۶ بجے شام کے ایک بڑے زور کا بھونچال پورٹ بلیر میں آیا ڈوہنٹ تک زمین ہلتی رہی  
 بعض مکانات بھی ٹپ ٹپ ہو گئے۔ اس صاحب کے عہد میں محکمہ انجینئر یعنی بارک ماسٹری  
 جسکا لاکھوں روپیہ سالانہ کا خرچ تھا یکم اپریل ۱۸۸۵ء ایسوسی سے بالکل تخریب میں  
 آگیا اور کام عمارت ہر دو صاحب خانوں کے علاقہ میں ہو گیا اور یکم جنوری ۱۸۸۵ء  
 سے بجائے پوری پلٹن مدراس کے صرف دو کمپنی رہا کر نیگی اسکے عوض میں بجائے  
 چار سو ملازمان پولیس کے آٹھ سو جوان پولیس میں رہا کر نیگی اس میں لاکھوں روپے  
 سالانہ کی تخریب ہوئی۔



روح کا بڑھتا گیا۔ یہ صاحب بہت امن مبین سے مثل صنم ساڑھے چار برس اس  
 ٹنٹ میں چیف کشتری کر کے ۱۲۔ دسمبر ۱۹۴۸ء عیسوی کو راہی ہند ہوا اور میجر  
 ٹل صاحب بجائے اُنکے قائم مقام چیف کشتری سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوا کریم دسمبر کو  
 بق افزائے جزائر ہند اسکے ہوئے۔

MAJOR CABELL V.C.

Present Superintendent

عمدہ میجر کیپٹل صاحب سپرنٹنڈنٹ حال

یہ صاحب کریم دسمبر ۱۹۴۸ء عیسوی کریمین انتظامیہ میں اس ٹنٹ میں پہنچا اور  
 شخصیت علمہ ٹنٹ کا حکم ساتھ لایا۔ یہ صاحب مدت اور اتناک ہندوستانی اریاستدین  
 پولیٹیکل انسپریٹن کے سبب سے ہندوستانیوں کے مزاج اور خوشے خوب واقف ہی  
 اور اس سبب سے امید ہے کہ یہ صاحب ہر چھوٹے بڑے امر ٹنٹ میں خود توجہ کریگا  
 اور سلسلہ سماعت اپیل ناراضی انسپران ماتحت بھی خود نکالے گا۔ اس صاحب کے اس  
 ٹنٹ میں پہنچنے کے دوسرے دن شام کو مقام ڈیپرائیڈ ایک چیرہ گینگ کو بمبار  
 میدی نے مٹر پورٹ میں ایک قائم مقام ٹنٹ انسپریٹن کے ضرب پاؤ سے صاحب  
 مدوح کو ایسا سخت زخمی کیا کہ ہلاکت میں کچھہ دقیقہ باقی نہ رہا تھا مگر الحمد للہ کہ احمد عبدال  
 جنگلیوں نے اُس حملہ آور کو پکڑ لیا اور دوسرا وارنٹ کو دیا ورنہ خدا نخواستہ بصورت  
 دیگر ہمارے نئے صاحب چیف کشتری کا دل ہم لوگوں سے شروع ہی میں بدظن ہو جاتا  
 و باعث ترقی تکلیف ہم یکسوں کا ہوتا۔ اس صاحب کے شروع عہد میں جرائم اقدام  
 تل و خودکشی وغیرہ بہ نسبت سابق کے کثرت سے ہوئے۔ اور ۱۔ ۲۵۔ دسمبر ۱۹۴۹ء کو

موقع واردات کو تشریف لیکئے اور وہاں جا کر دیکھا تو کوئی لاش ہو اور نہ کچھ نشان  
واردات کا پایا جاتا ہے۔ چوتھی تاریخ ماہ مذکور کو مسی دار کو مفرد اور آٹھویں کو مسی  
جنکا قتل کرنا اس حیت سنگھ نے بیان کیا تھا زندہ حاضر ہو گئے اور کسی کا مارا جانا بھی  
ثابت نہوا اور صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی رپورٹ سے ظاہر ہوا کہ دراصل  
کوئی بھی مارا نہیں گیا مگر اس شخص نے اپنی جان سے تنگ اگر ایک یہ خیلہ اپنے پھانسی  
پانے کا بنایا تھا کہ کی طرح اقبالی مجرم قتل تین آدمیوں کا ہو کر اس تکلیف اور زندگی  
بیمزہ سے چھوٹ جاؤں۔ یہ ظاہر ہے کہ دنیا میں بہت لوگ اپنی زندگی سے تنگ ہو کر اپنے  
ہلاک کر ڈالتے ہیں مگر ایسا جیسا خودکشی کا شاید کسی دوسرے نے کیا ہو جب اسکا اقبال  
لکھا گیا تو ہم سمجھتے تھے کہ اسکے پھانسی پانے کے واسطے یہ اقبال بس ہو اور اگر وہ دونوں  
مفرد تھوڑے روز اور واپس نہ آتے اور سردار صاحب سا عقلمند اور تجربہ کار پولیس فہر  
اسکو تحقیقات نہ کرتا تو اس شوریدہ بخت کے پھانسی پانے میں کوئی دقیقہ باقی نہ رہا تھا۔  
اسی صاحب کی وقت میں کتاب دستی دستور لہل پورٹ بلیر و مینول پولیس مرتب  
جمع ہو کر منظوری گورنمنٹ چھاپی گئی اور بند و بست پنج سالہ حسب قاعدہ اضلاع مغرب  
و شمال کے یکم جنوری ۱۹۱۷ء سے اسی صاحب کی وقت میں کیا گیا اور زمینوں کی باض  
پیمائش ہو کر کاغذات معمولی بند و بست کے مرتب ہوئے اور گھروں پر بھی حصول لگا گیا  
اس صاحب کے آخری وقت میں کرنیل بلر صاحب کمانڈنگ آفسر جیٹ نمبر ۲۳  
دراس کی سعی اور کوشش سے ایک مسجد اور ایک مندر بھی بمقام ابروین بنایا گیا۔  
یہ صاحب ضلع کل کا مذہب رکھتا تھا اور اپنے ماتحت افسروں کے خلاف بہت کم کرتا تھا۔  
یہ صاحب جس قدر اس سٹنٹ میں پڑا ہوتا گیا اسی قدر اختیار افسران ماتحت صاحب

تاریخ عجیب

ملک پنجاب سے یہاں واسطے تعلیم اطفال قیدیوں کے مقرر ہو کر آئے اور تعلیم اطفال میں بہت ترقی ہوئی چنانچہ اب یہاں کے آٹھ اسکولوں میں ۲۸۴-۱۰۱۰ اور سطرورزانہ حاضری طلبہ کی ہو اور اگر اسی صورت سے تعلیم ہوتی رہی تو عنقریب سپکرون ریٹائرمنٹ تیار ہو جائے اسی صاحب کی وقت میں ڈاکٹرین صاحب جو ۱۸۹۶ء سے اس سٹینڈ میں اگر قیدیوں پر باپ سے زیادہ مہربان تھے ہند کو تبدیل ہو گئے اور ڈاکٹر ڈوگل صاحب جو سر اسرین صاحب کی ضد تھے یہاں کے بڑے ڈاکٹر ہو کر آئے۔ ڈاکٹر ڈوگل صاحب نے گرجن کے تیل سے کوڑا یعنی ہڈام کی دو ایجاد کی جو اس سے پہلے کوئی نہیں جانتا تھا۔ اس ڈاکٹر کے وقت میں رضون پر مٹی باندھنے سے صد ہا قیدی مٹی میں لگے اور آخر کو ۹- فروری ۱۸۷۹ء کو صاحب خود بھی راہی ملک بٹھا ہوئے۔ اس صاحب کی وقت میں یہاں ایک عجیب باجرا فتح ہوا کہ اسکا نظیر شاید کسی دوسری جگہ بہت ہی کم ہوا ہو گا۔ یکم اکتوبر ۱۸۷۵ء عیسوی کو بی دو بجے دن کے ناگمان ایک ننگ دھرتنگ ہندوستانی تباہ حال بمقام ابروین صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پر آکر حاضر ہوا اور بولا کہ میں صاحب سے ملاقات کیا چاہتا ہوں بلکہ لوگ اسکی حالت عریانی اور برہنگی کو دیکھ کر حیران و پریشان ہو گئے۔ جب اسکو سے صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے لیکھے تو اسنے بیان کیا کہ میرا نام چیت سنگھ نمبری ۱۲۰۰ ہے میں ایک مدت سے فرار ہو کر جنگل جنگل مارا پھرتا تھا میں نے اپنی حالت فراہم فرمائی۔ ۲- ماہ ستمبر ۱۸۷۵ء میں ہایر اور دارکو دو دوسرے مفروون اور ایک جنگلی کوڑے کے قریب ہمندر کے کنارے پر کھاڑی سے مار ڈالا۔ اسی وقت قیدی مذکور کا شابلہ تحریر ہو کر سردار ڈیگیل سنگھ صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو برسر وقت کا حکم ملا۔ چنانچہ صاحب مدوح مع ڈاکٹر ریڈ صاحب کے بسوازی اگبوت

گمٹ لیو تھامی دستورات پاس سے ہمیشہ کے واسطے مستثنیٰ کر دیے جاوین اور ایسے گمٹ پور  
 بجائے ہر سہ ماہی کے ماہ ماہ ملک کو خط بھیجا کریں اور منگیا کریں۔ اور جس قدر قیدی اس  
 تاج کو یہاں حاضر تھے انکے مردوں کے نو مینے اور عورتوں کے چھ مینے واسطے ترقی  
 کلاس یعنی درجہ آئندہ کے کم کر دیے گئے کہ مرد سوائس برس مین اور عورتیں ساڑھے چار  
 برس مین گمٹ پایا کریں۔ اسی صاحب کے وقت مین ۱۸ جنوری ۱۹۱۷ء کو ایک بوٹ  
 جس میں پانچ گورے اکین جمہت کے سوار تھے مغرب و جنوب کے طوفان مین پڑ کر شام کے  
 وقت جزیرہ روس سے ہل گیا اور ۲۵ میل کے فاصلے پر جزیرہ ہوسی لاک مین جا لگا کہ وہاں  
 مارے بٹنے اور تلاطم کے بوٹ تو پتھر ون سے ٹکرا کر بزرے پزرے ہو گیا بلکہ ایک گورہ بھی  
 ڈوب گیا مگر کئی دن کے بعد اس اگ بوٹ کو جو انکے تعاقب مین گیا تھا تھامس کرتے کرتے  
 باقی چار ون گورے لگئے اور اسکے سوائے اور بھی کئی مچھلی والون کے بوٹ اور ایک ٹکٹا  
 بوٹ جس مین کئی پولیس کے سپاہی بھی سوار تھے اسی سال مین ڈوب کر بہت آدمی ضائع  
 ہو گئے۔ اسی صاحب کے وقت مین باہراج ۱۹۱۷ء روس ایٹنڈ کا بازار اور ایک بارک  
 جملک ہزار ون روپیہ کا لوگوں کا نقصان ہو گیا اور خدا نخواستہ اگر زور کی ہوا ہوتی تو  
 سارا نا پو جا جانے کا سامان تھا اس رات کو یہاں کے حکام اور فوج اور قیدیوں نے  
 آگ بجھانے مین بڑی بڑی کوشش کی خود صاحب چیف کمانڈر ہارو و ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ وغیر  
 حکام ہر موقع پر ون تک حاضر رہے۔ ابرو مین کی چھاؤنی جو جنرل اسٹوارٹ کے  
 وقت مین شروع ہوئی تھی اسی صاحب کی وقت مین تمام ہو کر ۱۹۱۷ء فروری ۱۹۱۷ء کو  
 احاطہ مدراس کی ایک پوری پلٹن نے اگر اپنی چھاؤنی کی۔ اسی صاحب کے وقت مین  
 مسٹر وائس میڈ اسکول مسٹر اور دو اسکول مسٹر تعلیم یافتہ مدرسہ کالکتہ اور دو اسکول

یہاں دیکھ بھال کرواپس تشریح لیکئے۔ چائیم کی بڑی کل چین ایکسا تھہ آٹھ آرے چلتے ہیں اور جو ایک دم میں بیٹھتے ہیں تشریح کو پیر کر چھیکد پوری اسی صاحب کے وقت میں تیار ہوئی۔ بروقت جلسہ خطاب قیصرہ ہند کے جو یکم جنوری ۱۹۱۸ء کو قریب سات سو قیدیوں کے ہر دو قسم کی رہائی ہو کر یہاں دھوم دھام اور خوشی ہوئی وہ بھی اسی صاحب خوش نیت کے وقت کی بات ہے۔ اکتوبر ۱۹۱۸ء کے اخیر میں یہ صاحب ایک فہرست سلٹ کے پورانے اور نیک چلن قیدیوں کی جس میں قریب بارہ تیرہ سو نام کے تھے طلب گورنٹ بفرس رہائی انکے روانہ کر کے خود بھی دہلی میں شریک جلسہ قیصرہ کے ہوا تھا۔ یکم جنوری ۱۹۱۸ء کو یہاں میجر پرائمر صاحب بہا اور قائم مقام چیف کسٹرن تھے۔ انھوں نے سوائے رہائی سات سو قیدیوں کے جو گورنٹ سے منظور ہو کر آئی تھی حسب ہدایت سرکار نیچے لکھی ہوئی اور بھی بہت سی مہربانیاں قیدیوں پر کیں کہ وہ شاید سالہا سال یادگار خلافت بیگی۔ جن لوگوں کو شرطیہ رہائی ملی اگر وہ کاشتکاری کرنا چاہیں تو انکو مارون ڈسٹرکٹ میں زمین بیگی اور دس برس تک اس زمین کا محصول معاف رہیگا اور چھ ماہ تک ایسے کاشتکاروں کو سرکار سے مفت رسد بیگی اور اگر شرطیہ رہائی والے کسی دوسری طرح پر اپنی گذران کرنا چاہیں تو انکو گاسے وغیرہ خرید کرنے کے واسطے سرکاری نقد ملیگا اور ایسے رہائی والوں کی عورتیں چھ ماہ تک سرکار سے مفت رسد پاویگی۔ اور جب ان شرطیہ رہائی والوں کے ۲۰ برس پورے ہو جائیں گے تو حسب قاعدہ جو گورنٹ کے انکی قطعی رہائی کی سفارش بھی کیجاویگی۔ ٹکٹ والوں کو ہر قسم کا محصول اراضی و زرچرائی مویشی و محصول میر پوری ایک برس تک برابر معاف رہیگا خوش حال

۱۲  
 لے شرطیہ رہائی بھی سوائے ٹک جانے کے قطعی آزادی ہوگی

اس صاحب نے سٹینٹ کو دو حصوں یعنی سڈین و نارون پر تقسیم کر کے ایک حصہ ماتح  
 ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور دوسرا حصہ ماتحت سٹینٹ کے کر دیا جو اختیار منظور  
 سزائے پھانسی بذریعہ قانون پورٹ بیربائٹ ۱۸۷۱ء کے صاحب چیف کیشنر  
 وکو بار کو حاصل ہوا تھا وہ اس صاحب کے وقت میں بذریعہ قانون ۱۸۷۱ء کے  
 منسوخ ہو کر حکم ملا کہ تمامی مقدمات جن میں استعوا ب پھانسی کی ضرورت ہو حضور گورنر  
 اجلاس کونسل کے بھیجے جایا کریں۔ اسی صاحب کے وقت میں موضع گاراچرا مان اور خشک  
 گھاٹ و ہاتھی ٹاپو و ٹیا کھاڑی و ومبر لیکنج آباد ہوئے۔ اسی صاحب کے وقت کا ایک  
 بھاری معرکہ فرار ۲۳ نفر قیدیان آمد جدید کا ۲۶ جو ۲۶ فروری ۱۸۷۱ء بوقت پنج  
 شام کے مقام ابرڈین سے کھلے خزانے فرار ہو گئے اور جس کسی نے انکا تعاقب کیا اسکو  
 مار کر ہٹا دیا۔ ۱۸ نفر منجمد ان بھگوڑوں کے اسی رات کو گرفتار ہو گئے۔ ۲ فروری سندھ الیہ کو  
 متصل منگلوٹان کے جنگلیوں سے ان بھگوڑوں کا مقابلہ ہوا جس میں کچھ آدمی طرفین کے  
 مجروح و مقتول ہوئے پھر ۶ فروری ۱۸۷۱ء کو ایک جماعت فری پولیس سے ان بھگوڑوں کا  
 مقابلہ ہوا جس میں آٹھ بھگوڑے جان سے مارے گئے اور باقی گرفتار ہو گئے۔ اس مقدمہ میں  
 سردار ٹھاکر سنگھ سب انسپکٹر پولیس و گورکھ سنگھ ساونٹ نے بہت عمدہ کارگزاری کی  
 اور بھی چند کانسبلان پولیس اور سبنت سنگھ ایک وائٹ ایجنٹ قیدی نے بڑی بہادری  
 دکھلائی کہ جسکے صلہ میں قیدی مذکور وائٹ ایجنٹ سے میعاد دی ۱۴ سال ہو گیا اور سکن  
 سڈیل بھی بنایا گیا اور دوسرے لوگوں کو بھی حسب حیثیت انعام و اکرام دیا گیا۔ اسی  
 کے وقت میں ڈیوک آف یکنگام گورنر مدراس اور جنرل چمپلین صاحب کمانڈر انچیف  
 مدراس ۱۹ دسمبر ۱۸۷۱ء کو واسطے دورہ کے پورٹ بیربائٹ میں رونق افروز ہوئے اور دورہ

دھوکہ بازی پولیس کو خوب بیان کیا ہے اگر کسی کو مفصل حال اہم مقدمہ کا دریافت کرنا ہو تو میرے ہاتھ کی لکھی ہوئی عرضی اپیل مشمولہ مثل مذکور معروضہ ۸ جنوری ۱۸۶۴ء کو ملاحظہ کریں۔ سردار گھیل سنگھ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس پورٹ ہائیر سی صاحب کے عہدین ۱۵ جنوری ۱۸۶۴ء کو اس سٹلمنٹ پر پہنچے۔ اسی صاحب کی کوشش سے اور اسی کے عہدین دائم الجس قیدیوں کو بعد ۲ برس کے امید رہائی کی ہوئی۔ یہ ایک اسی تہی بات ہے کہ ابتدائے عملداری سرکار انگریزی سے اسی بات کبھی نہیں ہوئی تھی کیونکہ سرکار کے قیدی دائم الجس کار ہا ہونا محال بلکہ غیر ممکن تھا خیر کیس قدر دائم الجس قیدیوں کو امید تو ہوئی۔ اسی صاحب کے وقت میں پہاڑگانوں و نیاگانوں و اسٹوارٹمنج و کاربین کو واپسی نان و ڈنڈاس پیٹ آباد ہوئے۔ اسی صاحب کے آخری وقت میں ایک سنگی قلعہ یا گورہ بارک واقع جزیرہ روس جو کرنیل فورڈ صاحب کے عہد میں شروع ہوا تھا بنکر طیار ہو گیا ایک لاکھ روپے سے زیادہ اسکی تیاری میں خرچ ہوا اب دو کمپنی گورہ جمٹ اس بارک میں آتی ہیں۔ یہ صاحب ساڑھے تین برس اس سٹلمنٹ کی حکومت کر کے ۱۸۶۴ء میں شروع کروانہ ہند ہوا اور ۲۶ تا ۲۷ مارچ ماہ مذکور کو جنرل بارول صاحب چیف کمانڈر سپرنٹنڈنٹ پورٹ ہائیر کے مقرر ہو کر رونق افروز جزائر ہذا کے ہوئے۔

L<sup>T</sup> GEN<sup>L</sup> BARWELL  
 VII Superintendent  
 عمد جنرل بارول صاحب بہادر

یہ صاحب بھی بڑا رحم دل اور منصف مزاج اور شیرین زبان نہایت سیدھا سادا تھا۔ اس صاحب کے عہد میں جنرل اسٹوارٹ صاحب بھی زیادہ افسران سٹلمنٹ کا اختیار رکھتا تھا۔

تو بہت تعجب ہوا اور گاہے آئینے کے سامنے اور گاہے پیچھے جا کر دیکھتا تھا۔ اس جنگل  
 کی زبان ہمارے جنگلیوں سے سراسر مختلف تھی۔ روٹی وغیرہ ہمارے کھانے کی چیزیں  
 اُسکو پسند نہ تھیں وہی مچھلی اور سمندر کے کیڑے کوڑے اور جنگل کے پھل پھول کھانیا  
 عادی تھا اگر وہ بیمار ہوتا تو اُسکے ذریعہ سے ہماری سرکار رابطہ اتحاد اُسکی قوم سے بھی  
 پیدا کر لیتی مگر افسوس کہ جنگلی مذکور کو ہمارا کھانا پانی موافق نہوا اور تھوڑے روز کے بعد  
 مر گیا۔ اسی صاحب کے وقت میں محصول ارضی زرعی و زرچرائی مویشی و محصول نیشکر و میرچ و  
 وغیرہ اس ٹکنٹ میں لگایا گیا۔ ۱۸۵۷ء میں جو سورج کا بڑا گڑبڑ ہوا تھا اُس گڑبڑ میں  
 تاریکی کے اندر کچھ ستاروں کی چال دریافت کرنے کے واسطے کچھ منجم صاحب ملک فرانس  
 اور انگلستان کے جزیرہ نکوبار کو کہ جو ٹھیک خط استوا پر واقع ہے اسی صاحب کے وقت میں  
 آئے تھے مگر افسوس کہ ٹھیک گڑبڑ کے وقت سورج کے نزدیک نزدیک تھوڑا بڑھ گیا تھا  
 جسکے سبب وہ محنت اون صاحبوں کی ضائع گئی اور شاید کئی سو برس تک وہ سنجوگ  
 پہنچتا نہ ہو۔ اسی صاحب کے وقت میں کپتان برج صاحب بہادر چھٹی مئی ۱۸۵۲ء  
 میں تخت میں رونق افروز ہوئے اور انکے آنے پر بہا پولیس موقوف ہو کر پنجابی  
 یہ ہے کہ یہ مئی چنانچہ ۱۸۵۷ء اگست سنہ مذکور کو خود کپتان صاحب موصوف ۱۶ نفر  
 تھے۔ یہ سپاہیوں کو بھرتی کر کے پورٹ بلیر کو لائے۔ اس صاحب کے  
 وقت میں یہ پنجاب نے نسبی متویرن نمبری ۱۰۱۰۔ ایک غریب عادی  
 تھے۔ یہ متویرن نے بگرام قتل نسبی متوفی مجرم ٹھہرا کر پھانسی  
 دی۔ یہ عادی تھے۔ یہ داکائی اور صنعت مزاجی کے سبب سے وہ بیچارہ  
 تھے۔ یہ مجرم تھے۔ یہ سال مذکور میں صاحب مدوح نے اس



آپس میں کہہ کر انہیں ایک دوسرے کے ساتھ لانا ہی مستحکم کی ریاست پر فرار ہو گیا تھا۔ صاحب  
 چیت کشتہ بہاؤ و فوجوں کا آپس میں کوئی تعلق نہیں لیکن اور سوا اسے خدا بخش جمہدار اور پانچ نفر  
 دوسرے آدمیوں کے باقی سب مفروضوں کو آپس میں سے واپس لے آئے مگر خدا بخش  
 مع رفقاء خود اس وقت کہیں رہے پوچھا گیا تھا لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد جب باہر  
 سلطان آپس میں اور پڑوسیوں کے لڑائی ہوئی تو اس وقت بین سنا گیا تھا کہ خدا بخش  
 مذکورہ فوج سلطان آپس میں جنرل ہوا اور بہت بہادری دکھایا ہوا اب اس کا حال  
 معلوم نہیں کہ کیا ہوا۔ اس صاحب کے وقت میں اپریل ۱۹۴۷ء میں کچھ برہما لوگ  
 ایک چھوٹا جہاز بھارت کے اندھان خرد کی طرف سے لیکر پورٹ بلیر کو آئے اور زالشی ہوئے  
 کہ جہاز سے جہاز کے ہ نفر برہما لوگوں کو اندھان خرد کے جنگلیوں نے پکڑ کر مار ڈالا  
 بجز دو تھے اس خبر کے چیت کشتہ بہاؤ کے پتہ تان و میر لیا صاحب فٹ اسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ  
 کو بتا کر گیا ہوا پھر اپریل ۱۹۴۷ء میں اندھان خرد میں سرکاری اگبوٹ کے مع کسب قدر  
 سپاہیان جنگلی پلٹن متعینہ پورٹ بلیر کو در نام ایک قیدی جمہدار و جنگلیان پورٹ بلیر  
 کے اندھان خرد کو واسطے دریافت حال قتل برہما لوگوں کے بھیجا صاحب موصوف نے  
 اندھان خرد میں اتر کر جنگلیوں کے گھروں کو جلا دیا اور ان جنگلیوں میں سے جو ہماری  
 جماعت پر حملہ کر آئے تھے ایک جنگلی کو پکڑ لیا چنانچہ بجا دوسے اس کارگزاری کے چند  
 ملازمان جنگلی پلٹن کو کچھ ترقی خطاب ہو گئی اور گورنر جمہدار جو دائم ایچس تھامائی پانچواں  
 وہ جنگلی جب گرفتار ہو کر اس اسٹنٹ کو آیا تو ان ہمارے دوست جنگلیوں سے بہت  
 شہ زور اور قومی تھا مگر مثل وحشی جانور کے پنجرے میں بند معلوم ہوتا تھا۔ جب سے  
 جنرل اسٹوارٹ صاحب کے ہنگامہ میں ایک آئینہ قد آدم دیکھا کہ اس میں ہو ہو اپنی تصویر دیکھی

## MAJOR GENERAL STEWART

## VI Superintendent

## عمد میجر جنرل اسوارٹ صاحب بہادر

یہ صاحب بڑے حلیم الطبع اور عقل مجتہم تھے دانا فی اور متانت انکے چہرے سے عیان تھی۔ اس صاحب نے اپنے پونچنے کے ساتھ ہی قانون سائنس کے اجراء کی بناؤالی اور بعض نئے قانون مذکور کے اردو و ناگری میں ترجمہ ہو کر چھپنے لگے قیدیان آمد جدید کو بھنڈا رہا کچا ہوا کھانا ملنا شروع ہوا اور رجسٹر نشان مشقت کامرتب ہو کر ناپوٹاپو کو تقسیم ہو گیا کہ انھیں کیمت بھنڈا رہے والوں کے کام کا نشان ہر شام کو کتاب مذکور میں لگنے لگا۔ صاحب مدوح کے وقت میں ایک بڑا بھاری حادثہ جانکا جس کا نظیر کسی تاریخ میں نظر نہیں آتا مگر قتل لارڈ میو صاحب کا واقع ہوا ہے۔ اسی صاحب کے وقت ہیز حسب فشار دفعہ ۱۔ باب ۳۔ ایکٹ پارلیمنٹ مجریہ ۱۸۳۳ء جلوس ملکہ مغظمہ و کٹوریا کے صاحب سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر کا چیف کسٹرنڈنٹ انڈمان و نکو بار کا بھی مقرر ہوا۔ اسی صاحب کے وقت میں بذریعہ قانون پورٹ بلیر بابت ۱۸۶۲ء صاحب چیف کسٹرنڈنٹ کو سوائے اختیارات شیشن جی کے اختیارات منظوری سزائے پھانسی کے بھی عطا ہوئے اور جج کبل صاحب اور جنرل نارمن صاحب اسی صاحب کے وقت میں رونق افروز سٹنٹ کے ہو کر موجب ایجاد قوانین و قواعد مجریہ حال سٹنٹ کے ہوئے جس قدر قانون و قواعد اب تک جاری ہیں وہ اسی صاحب کی وقت میں جاری ہوئے۔ اس صاحب کو موجد اول قانون پورٹ بلیر کا کہا جاسیے۔ اسی صاحب کے وقت میں خدائش جمدار نکو بار کا مع ۷ نفر قیدیوں کے واقع ۱۳ جنوری ۱۸۶۳ء نکو بار سے فرار ہو کر ملک

اور صحیح و سلامت ہند میں پہنچ گئے۔ مگر اکثر انہیں کے مفزور پھر ہند سے گرفتار ہو کر یہاں آئے اور آتے جاتے ہیں۔ اس صاحب کے عہد میں پھر پورٹ بلیر چیف کیشنری برہا سے نکل کر براہ راست ماتحت گورنر جنرل اجلاس کو نسل کے ہو گیا۔ اس صاحب نے ایک نوعہ دستور اہل پورٹ بلیر کا تصدیق کر کے چھپوایا تھا کہ اب تک بنام کوڈ میں صاحب بشوہر۔ اسی صاحب نے سب سے اول پورٹ بلیر کے قیدیوں کو ٹکٹ دینا شروع کیا اور اپنے اخیر وقت میں سب نئے قیدیوں کو حسب قاعدہ اسٹریٹ سٹینٹ کے چھ کلاسوں پر تقسیم کر دیا۔ اس صاحب کے وقت میں بنگالی بابو بونکا بڑا زور ہوا جو بنگالی چاہتے سو ہی ہوتا تھا۔ چٹرجی ان بنگالیوں کا سرگروہ میں صاحب کا وزیر اعظم تھا۔ اسی صاحب کے ت میں مسٹر میں صاحب خلف الرشید کرنل میں صاحب جو اب اسٹینٹ سپرنٹنڈنٹ بلیر میں ۵۔ اکتوبر ۱۹۶۹ عیسوی کو اس سٹینٹ میں داخل ہوئے۔ اسی صاحب آخری وقت میں باہ فروری ۱۹۷۱ عیسوی کو اس سٹینٹ میں داخل ہوئے۔ اسی صاحب کو جس سے قریب پچیس ہزار روپے کے سرکار کا نقصان ہوا۔ یہ صاحب پورے میں برسن اس سٹینٹ میں حکومت کر کے ۱۶۔ مارچ ۱۹۷۱ عیسوی کو روانہ ہند ہوا صاحب ایسا سادہ مزاج تھا کہ بروقت روانگی ہند کے اس راقم اور اکبر زمان سے مانعہ کر کے اور نہایت آبدیدہ ہو کر رخصت ہوا۔ اس صاحب کے جانے کے وقت قیدیوں کو بڑا الم ہوا مگر ان کے جانے کے وقت تاک کوئی سپرنٹنڈنٹ نہ آیا تھا اس واسطے بلیر صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ قائم مقام سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر کے ہوئے اور رہا۔ ۱۹۷۱ عیسوی کو میں صاحب کی روانگی کے چھ

پورٹ بلیر کے مقرر ہو کر آئے

یہاں اگر وہیں رہیں تاکہ ہے گو کبھی مستقل سپرنٹنڈنٹ نہیں ہوئے تو بھی اس وقت میں  
میں تمامی انتظام اس شلٹنٹ کا ہی صاحب کی رائے سے ہوتا رہا مگر افسوس کہ ایسا دانا اور  
مہربان حاکم معرکہ کابل کی بدولت ۳۰ نومبر ۱۹۱۸ء کو افغانستان کو چلا گیا اور ہر کم و مہ کو  
داخل جدائی کا ویگیا۔ زایل ذور گارڈن معروف بہ باغچہ ڈاکٹر صاحب کا اسی صاحب کے  
عہد میں زیر نگرانی ڈاکٹر گنگ صاحب کے بنا شروع ہوا۔ اور سٹریٹس صاحب اور  
روپ اسٹران صاحب اکسٹرا اسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ہی صاحب کے عہد میں ۲۴ دسمبر ۱۹۱۸ء  
کو اس شلٹنٹ میں پہنچے۔ یہ صاحب ہمیشہ اپنے ایام سپرنٹنڈنٹ میں بہ تین اس باب میں  
مصروف رہے کہ اسٹریٹس شلٹنٹ یعنی پٹانگ کا بندوبست یہاں جاری ہو وی اور فورٹ صاحب  
سپرنٹنڈنٹ سابق کے وقت کے سب انتظام بدل جاوین۔ پرا تھر پور مع نیو کراکٹ بمبونٹا  
و وہنی لیو کر ایک ہی صاحب کے وقت میں کھولے گئے۔ مقدمہ قتل ہیرا سنگھ ہول سیل موقوفہ  
۷ جولائی ۱۹۱۹ء جس میں پولیس کی چالاکی سبب سے چار پانچ آدمی گیناہ پھانسی  
پاگئے تھے اور کچھ دائم الجبس ہو گئے تھے قابل یادگاری کے یہ مقدمہ بعد جنرل  
اسٹوارٹ صاحب کے ۱۹۱۸ء میں پھر نظر ثانی ہو کر معلوم ہو گیا کہ جب قدر لوگوں نے اس مقدمہ  
میں سزا پائی تھی سراسر بے قصور تھے خیر دائم الجبسوں کی تو رہائی ہو گئی مگر جو پھانسی پاگئے  
تھے انکا تدارک ہونا محال تھا۔ اس مقدمہ کے بعد سے برہا پولیس کا اعتبار اٹھ گیا اور  
روز بروز انکا کنٹرول ہو کر اب پنجابی پولیس انکی جگہ مقرر ہو گئی۔ اسی صاحب کے وقت میں  
جولائی ۱۹۱۸ء عیسوی میں چاند پور جیون وغیرہ تیرہ نفر قیدی بروز روشن انجمن صاحب  
کا بوٹ لیکر مع بہت سے سامان خورد و نوش کے روس ٹاپور سے فرار ہو گئے گو زار و جہان  
مع چند فسران شلٹنٹ کے انکے تعاقب میں گیا گروہ لوگ زبردستی بھاگ گئے اور ہاتھ نہ

کہ جسکی پستان مثل عورت کے تھی اور قریب دس پونڈ کے اسکی چھاتیوں سے دو وہ نکلا اور  
 اور جب اسکا پیٹ پاک کیا گیا تو اسکی پیٹ سے ایک بچہ اور چار ٹوکری گھاس نکلا اور  
 اسکی کھال ہاتھی کے چمڑے سے بھی زیادہ موٹی تھی۔ ۳۰۔ جون ۱۸۶۶ء کو اسی جہاز  
 کے آخری وقت میں رات کے وقت گورے کے پرے سے دس ہزار روپیہ کا ایک خزانہ  
 صندوق جو اسی دن کلکتہ سے آیا تھا چوری ہو گیا اور بعد مجرائی بازیافتگی کے جسقدر پتہ  
 باقی رہ گیا صاحب سپرنٹنڈنٹ کو اپنے پاس سے دینا پڑا یہ صاحب چار برس تک اس  
 شلٹنٹ کی حکومت کر کے ۲۳۔ اپریل ۱۸۶۶ء کو روانہ ہند ہوا۔ اور کرنیل مین صاحب  
 جنھوں نے اول ۲۲۔ فروری ۱۸۶۵ء کو سرکار انگریزی کا باؤٹیا مین کھڑا کر کے  
 جزائر ہند پر قبضہ کیا تھا اب ۱۶۔ اپریل ۱۸۶۶ء کو اس شلٹنٹ کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہو کر

## COLL MAN

### V Superintendent

#### عہد کرنیل مین صاحب بہادر

یہ صاحب بھی مثل کرنیل ٹیلر صاحب بہادر کے بہت سیدھے ایماندار اہل ولایت اور  
 صاف دل تھے مگر غصے کے وقت آپ سے باہر ہو جاتے تھے خود صاحب مدوح فرسوح ۲۶۴  
 قیدیوں کے نکو بار کو جا کر ۱۶۔ اپریل ۱۸۶۹ء کو نکو بار پر مع جملہ جزائر ملحقہ اسکے کے سرکار  
 انگریزی کا قبضہ کر لیا اسوقت سے اہٹاک قریب دو سو نفر کے قیدی اور ایک لاکھ شلٹنٹ  
 اور ایک کہنی ہندوستانی حبث کی اور ایک گارڈ اہل پولیس کا وہاں رہتا ہے۔ اس  
 صاحب کے وقت میں پراٹھر و صاحب بہادر فلاحون زمانہ اسطوفرت ڈینٹ وزیر  
 شلٹنٹ کے ۱۹۔ فروری ۱۸۶۹ء کو اس شلٹنٹ میں داخل ہوئے۔ میجر پراٹھر و صاحب بہادر

فوت ہو گئے۔ اسی صاحب کے عہد میں یہ کاتب الحروف ۱۱ جنوری ۱۹۶۹ء کو بذریعہ  
 جہاز جمنہ کے اس سٹینٹ میں داخل ہوا۔ ہر ٹاپو میں نو بار کون اور اور سیرون کے  
 مکانوں کا بنانا اسی صاحب کے وقت میں شروع ہوا۔ اس صاحب کے وقت تک بجائے اسٹینٹ  
 کے ڈویژن کر کے مشہور تھے اور ایک سے لیکر ۱۰ ڈویژن تک مقرر تھے۔ اس صاحب  
 کے گھر میں ایک برہائی بی ہوئی کے سبب سے برہا لوگوں کا یہاں بڑا اختیار تھا۔  
 اسی صاحب کے وقت میں سٹینٹ کے حساب میں کچھ غبن و تصرف ہوئی کے سبب سے  
 ۱۵۔ اپریل ۱۹۶۹ء کو ڈیویس صاحب سکریٹری چیف کٹنر برہا کے پورٹ بلیر کو تشریف لے  
 اور ایک مہینہ بھر یہاں رہ کر اور سب حساب کتاب لیکر اور دو عشر سب حالات سٹینٹ کے  
 دریافت کر کے ۱۵ مئی سنہ الیہ کو واپس گئے اور اسی صاحب سکریٹری کی جو رپورٹ  
 گورنمنٹ ہند کو گئی گویا بنا تشریح حالات قیدیان سٹینٹ کی ہوئی۔ مونٹ ہیریٹ کا  
 سرکٹ بنگلہ جو ابھی تک موجود ہے اسی صاحب نے بنوایا تھا ہر سہ گرجا واقع روس سٹینٹ سٹو  
 بھی اسی صاحب کی کوشش سے تیار ہوئے۔ اور ہر دو ویسی بے وا بڑوین کے بیچ میں  
 جو بنگلہ تھا وہ بھی اسی صاحب کے آخری وقت میں زیر نگرانی مسٹر مہری صاحب بہادر کے  
 کاٹا گیا۔ اسی صاحب کے وقت میں روس ایجنڈ میں انگریزی اسکول مقرر ہوا اور کم عمر  
 قیدی منتخب ہو کر اسپین داخل ہوئے کہ بابو ہر نام اور مرلا وغیرہ ریٹرا اسی بند و بست کا  
 ثمرہ ہیں۔ اس صاحب کے وقت میں ایک میلہ ہر سال نمائش کا ہوا اور سٹینٹ کا ہوا  
 عمدہ کاشتکاروں اور دستکاروں کو انعام ملتا تھا اس سبب سے اس سٹینٹ کی پیداوار  
 اور صنعت میں بہت ترقی ہوئی مگر افسوس کہ وہ طریقہ بعد تشریف بری اس صاحب کے  
 متروک ہو گیا۔ اس صاحب کے عہد میں بمقام پورٹ مونٹ ایک بڑی مچھلی مار گئی تھی

## عہد کرنیل فورڈ صاحب اور

یہ صاحب بڑا عقلمند مگر زردوست تھا اس صاحب کے وقت میں اس سٹیشنٹ کو بہت ترقی ہوئی اسی صاحب کی وقت میں ایک فری ہیڈ کلا راک سپرنٹنڈنٹ آفیس میں مقرر ہوا درہم۔ اکتوبر ۱۸۶۵ء کو کپتان فریز صاحب سے پہلے اسٹیشنٹ سپرنٹنڈنٹ پورٹ ٹیمر مقرر ہو کر آئے اس سے پہلے تمام کام صاحب سپرنٹنڈنٹ اکیلا کرتا تھا۔ اسی صاحب وقت میں ۱۸۶۵ء میں یہ سٹیشنٹ ماتحت چیف کشتری برہما کے ہو گیا اس سے پہلے بہت ماتحت سرکار ہند کے تھا۔ اسی صاحب کے وقت میں مسٹر جکسین اور سیر ڈورین برہما کی کوشش سے ماربل اوڈ یعنی وہ پھولدار کالی لکڑی جنگل میں ملی کہ اسکی شکل او نے کی لکڑی آج تک دنیا میں کہیں نہیں پائی گئی۔ کسرپٹ و پاباک و کرسن یعنی محکمہ بری ڈمرین ڈپارٹمنٹ اسی صاحب کے وقت میں علیحدہ علیحدہ مقرر ہو گئے۔ نوی بے ویبرسن ٹینٹ و سوٹ پینٹ و پورٹ موٹ و کمان پیٹ ۱۸۶۶ء میں اسی صاحب ماتحت میں کھولے گئے۔ اس صاحب کے عہد میں ایک مرتبہ جنگل میں دو گورون نے عورت سے بدکاری کا ارادہ کیا تھا کہ جنگلیوں نے اس ارادہ بد سے خبر پا کر ان گورون اور گورونگہ نام ایک قیدی عہدار کو جان سے مار ڈالا اور تین پہرہ وا گئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگلیوں میں بڑی نامی شایستہ قوم اور ہمارے سے بھی زیادہ شرم و حیا ہے۔ اسی صاحب کے وقت میں ۵۰ نفر قیدیان بغاوت صبر بروکس صاحب کے ۲۱ جنوری ۱۸۶۶ء کو جزیرہ سراوک کو بھیجے گئے۔ مٹو خان نایب بیگ صاحبہ والدہ برجیس قدر بھی تھے کہ سراوک بہرا جا کر

جولائی ۱۸۶۳ء میں میٹرنٹی مقرر ہوئے اور اخیر ۱۸۶۸ء تک میٹرنٹی اس سٹنٹ میں رہے کہ پھر ۱۸۶۸ء سے ایک فرمیٹنی بدستخواہ تاجر ماہوار کے چیف کیشنر آفس میں مقرر ہو گیا اسی صاحب کے عہد میں میٹرنٹی صاحب اس سٹنٹ میں تشریف لائے کہ اب تک یہاں موجود ہیں۔ اس صاحب کے وقت میں بہت سی عادی قیدی بھائی میعاد چہارم کے چھوڑے مشرڈ کو روز ایک کرپن قیدی جو لوکل زکارڈ کا کارانی تھا نائب سپرنٹنڈنٹ تھا جو چاہتا سو کرتا۔ اسی صاحب کے وقت میں ایک مرتبہ ہند سے رسد منگانے کے بند و بست میں کچھ غلطی ہو جانے کے سبب سے اس سٹنٹ میں قحط بھی پڑ گیا تھا۔ دو ماہ تک صرف تھوڑا تھوڑا چنایا دھان جس سے جان بچ جاوے قیدیوں کو مٹا رہا۔ بعد دو ماہ کے جب کلکتہ اور مدراس کو فہر ہو چکی تو تین چار جہاز ہر قسم کے غلہ کے پونج گئے اور گرانی رفع ہو کر پھر ارزانی ہو گئی۔ اس سٹنٹ میں کبھی خشکی سے قحط پڑتا ہوا اور کبھی کثرت باران سے ارزانی جو نرخ غلہ سرکار سے مقرر ہے ہمیشہ ہر حال میں وہی رہتا ہے۔ اسی صاحب کے عہد میں مشرکلن صاحب ایک منجم پورٹ بلیر کو آئے اور مدت دراز تک بمقام چائٹم ریکر بذریعہ آلہ گلان دور میں کے تحقیقات کر کے اصل خط طول شرقی پر نشان کر کے چائٹم میں ایک رصد خانہ بنا گئے کہ وہ منجموں اور جہازوں کو ایک ایک رہنا موجود ہے۔ یہ صاحب صرف ایک برس نو ماہ اس سٹنٹ کی حکومت کر کے ۱۲ فروری ۱۸۶۴ء کو روانہ ہند ہوا اور بجائے اُنکے میجر فورڈ صاحب سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر کو مقرر ہو کر ۱۲ فروری ۱۸۶۴ء کو زینت بخش عہدہ سپرنٹنڈنٹی پورٹ بلیر کے ہوئے۔

COL<sup>L</sup> FORD  
 II Superintendent



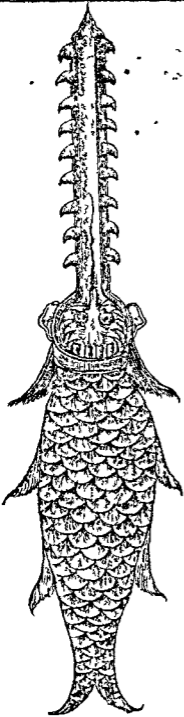
دو لکڑے کر دیوے اُسکا وہ آ رہا اور کھال عجائب خانہ کلکتہ کو بھیجا گیا۔ یہ رحم دل و خدا تر  
 وغیرہ پر سپرنٹنڈنٹ ڈومرینس دریاہ اس سٹینٹ کی حکومت کر کے اور اچھی اچھی ناموری  
 کے کام بطور یادگاری کے چھپرے کر بائیسویں مئی ۱۸۶۲ء کو روانہ ہند ہوا جب یہ سپرنٹنڈنٹ  
 اسٹریڈنی پر سوار ہو کر کلکتہ کو چلا تو تمام قیدی اگبوٹ کو دیکھ کر زار زار روتے تھے۔ اور  
 اسوقت کے قیدی جو اب تک موجود ہیں اُس صاحب کو ہمیشہ بہت خوبی سے یاد کرتے ہیں

CO<sup>Y</sup> TYTLER

III Superintendent

عہد کر نیل ٹیٹلر صاحب بہادر

۱۶ مئی ۱۸۶۲ء کو کر نیل ٹیٹلر صاحب اس سٹینٹ کے سپرنٹنڈنٹ و کسٹرن مقرر ہو کر  
 رونق افروز انڈیا ن ہوئے۔ یہ صاحب بھی ہائٹن صاحب کا نعم البدل تھا یہ صاحب  
 بہت سیدھا سادا اور نہایت رحم دل سردار تھا۔ مونٹ ہیریٹ اور ہڈو اسی صاحب کے  
 عہد میں آباد ہوا سٹرکون کی ایجاد اس سٹینٹ میں ہی صاحب کی سٹینٹ کا باجہ اسی  
 صاحب کے وقت میں آیا۔ جنرل پیر صاحب سکرٹری گورنمنٹ ہند ہی صاحب کے وقت میں  
 رونق افروز جزیرہ ہذا ہوئے اور انھوں نے دیکھا کہ کر نیل صاحب کے پچھ دن رات  
 قیدیوں کے ساتھ ہلے پھرتے ہیں اور قیدیان جزائر ہذا کی نیک چلنی انھوں نے  
 دیکھ کر گورنمنٹ کو رپورٹ کی کہ جسکے سبب سے قیدیوں کی ترقی تنخواہ ہو کر کپڑے پہننے کا  
 بھی حکم صادر ہوا اس صاحب کے وقت میں کچھ قیدی عورتیں کسی بھی مقرر ہوئی تھیں۔  
 اس صاحب کے وقت میں جب عورتیں جہاز سے اترتیں تو قیدی اسی وقت عورتوں کو  
 راضی کر کے اپنے اپنے مکان کو لیجاتے۔ اسی صاحب کے وقت میں منشی محمد اکبر زمان



چھانٹ چھانٹ کر رہائی دیتا اسکے نزدیک رہائی  
 دینے سے زیادہ کوئی نیکی نہ تھی اسکا تمام عہد  
 سپرٹنڈنٹ ہی اسی کوشش میں تمام ہوا شاید ایک دو  
 قیدی کو رہائی دینے بغیر وہ نیک تبت کھانا بھی  
 نہ کھاتا تھا اور اسکی نیک تبتی کے سبب سے اسکو  
 موقع بھی ایسا ہی ملا تھا کہ ہزاروں کو رہا کر دیا۔  
 انکے وقت میں سچے موتی کی ایک سیپی بھی تیار  
 سے ملی اور رنگتہ کے عجائب گھر کو بھیجدی گئی۔  
 انکے وقت میں ایک ایک رتبہ ایک بڑی مچھلی شیواستر  
 ہزار کے ہزاروں من کے لنگر کو نگل گئی اور ہزار  
 کو لیکر چل دی گریز شکل تمام اس مچھلی کو مارا اسکا  
 سر کاٹ لیا گیا کہ فقط وہ سر کئی روز تک ہر دو  
 کپنی ہر اس جرسٹ نے کھایا تھا۔ اس صاحب  
 کے وقت میں ایک دفعہ ایک عجیب ہیئت کی مچھلی  
 کوئی ۲۰ فٹ لمبی اور ۸ فٹ چوڑی مر کر کنارے  
 آگئی تھی اسکے منہ کے سامنے ۸ فٹ لمبا اور ۲ فٹ  
 چوڑا دو دھارا ایک قدر تھی آ رہ لگا ہوا تھا اس  
 آرے کے خارشل پنجہ شیر کے ایسے تیز تھے کہ اگر وہ  
 طیش میں آگرتا تھی کو مار تو ایک ہی وار میں

اسی صاحب کے وقت میں قریب ۲۸۳۳ نفر کے ہر قسم کے پیشہ ور مقرر ہوئے۔ اسی صاحب کے  
 وقت میں گائے و بکری و مرغی و بطنگیاں کر پیشہ ورون کو پالنے کے واسطے دی گئیں اور  
 ہزاروں پرندو چرند ملک سے منگوا کر چھوڑے گئے کہ ان چھوڑے ہوئے جانوروں میں  
 اب کوئی بے بہت تکلیف ہو۔ اسی صاحب کے وقت میں مسٹر گرین صاحب ایک انگریز سوانگر  
 نے پھان اگردوکان بنائی اور ہزاروں روپیہ کا سامان ہر قسم کا یہاں مہیا کر دیا۔ ایک  
 برہادوکاندار کو بھی مولین سے بلوا کر یہاں دوکان کروائی اور حکم دیا کہ سب دوکانداروں کا  
 مال بلا کر ایہ جہاز ٹینٹ کو آیا کرے۔ یکم دسمبر ۱۸۵۷ء کو اسی صاحب کے وقت میں ایک بڑا  
 طوفان باد تیز آیا اور تیسری ماہ مذکور تک بڑے زور شور سے ہوا چلتی رہی اسی میں بہت  
 مکانات گارو اور قیدیوں کے اور ایک طرف بنگلہ صاحب سپرنٹنڈنٹ کی اور گئی ایک سپاہی  
 نیول گارو کا اور ایک قیدی گرے ہوئے مکانات کے نیچے دبا کر گئے اور ہزار ہا جنگی دست  
 جڑ پیر سے اکٹھا کر ہوا پر اوڑ گئے۔ ایک چھوٹا اکبوتہ بھی جسکی تیاری میں پچیس ہزار روپے  
 خرچ ہوئے تھے پھر ورون سے نگر کھا کھا کر ٹوٹ گیا اسی صاحب کے وقت میں چائٹم کا آرہ گھر  
 جاری ہوا۔ اور نارنگی و لیمو و انبہ وغیرہ صد ہا پھل دار و درختوں اور ہر قسم کی ترکاریوں  
 کے پودے اور تخم ہند اور برہما سے منگوا کر یہاں لگوائے گئے کہ اس وقت کی مخلوق ان درختوں کے  
 پھل کھا کر صاحب مدوح کو دعا خیر سے یاد کرتے ہیں۔ اسی صاحب کے وقت میں ملکہ مظہ  
 دام اقبالسا کی فیاضی اور رحم دلی کے سبب سے ۱۸۵۷ء میں قریب ایک ہزار قیدیوں کو بغاوت  
 کے باشتنا و قاتل و ہانی و سر غنہ بغاوت کے رہائی ہو گئی یہ صاحب جو کہ کچھ عرصہ تک  
 افغانوں کی بند میں رہا تھا قید کی تلخی اور رہائی کی لذت سے خوب واقف تھا اس سبب  
 سے اسکو رہائی دلانے کا ہر شوق تھا قیدیوں کا جسٹریا تمہ میں لیے ہا پوٹا پو پھرتا اور

ہنگل چیف کشتی اور ہسپتال روس و ویرجیا بارک جنگی پلیٹن کی بنا ڈالی گئی اسی صاحب کے وقت میں جزیرہ روس و تھوڑا سا حصہ شرقی جہان اب کسریٹ سارجن کا ہنگل ہے اور ڈین وچاٹم و ویرجیا جنگل سے صاف ہو گئے تھے اور باقی سب جنگل تھا۔ ۱۴- اکتوبر ۱۸۵۷ء کو ایک برس سات ماہ چار روز سلٹمنٹ کی حکومت کر کے یہ صاحب گلگتہ کو تشریف لے گیا اور جان ہاٹن صاحب بہادر ۳- اکتوبر ۱۸۵۷ء کو بجائے ان کے سپرنٹنڈنٹ اور کشتی مقرر ہو کر رونق افروز سلٹمنٹ کے ہوئے۔

## JHON HAUGHTON

• 2<sup>nd</sup> Superintendent

عہد جان ہاٹن صاحب بہادر

یہ سپرنٹنڈنٹ بہت رحیم اور خدا ترس اور نہایت مددگار اور شکستہ کے معرکہ کابل کو دیکھے ہوئے تھا ان کے وقت میں ڈاکٹر والٹر صاحب جزیرہ تو اسی سے اسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ مقرر ہو کر آیا۔ یہ ڈاکٹر ڈاکٹری اور اسٹنٹی دونوں کا کام کرتا تھا جان ہاٹن صاحب بہادر نے آنے کے ساتھی اپنی بود و باش ہنگل چیف کشتی واقع روس میں اختیار کی سلسلہ زمین اسی صاحب کے وقت میں عورتوں کا پہلا چالان آیا اور اسی صاحب نے گورنمنٹ سے اجازت لیکر سب وایم ایچس اور میعاد یون کی شادی کا دستور نکالا جو ابھی تک جاری ہے لیکن اس وقت یہ حکم تھا کہ اگر میعاد یون مرد یا عورت کی رہائی ہو جاوے تو تاحیات اپنی جوڑ یا خصم کے سلٹمنٹ سے بنانے پاوے اور شل دائم ایچس کے اسی کے ساتھ رہے۔ اس حساب سے گورنمنٹ کو رپورٹ کر کے سلسلہ ریل و رسائل خطوط قیدیوں کا جاری کیا اسی حساب سے گورنمنٹ کو رپورٹ کر کے میعاد یون کی معافی چارم میعاد کا حکم جاری کرایا۔

ممدوح صاحب

اس خیر خواہی کے دودھ ناتھ مذکور پر یا ہو گیا چونکہ بموجب حکم صاحب سپرنٹنڈنٹ کے  
 سب قیدیوں نے سمندر کے پانی میں گھس کر پناہ لی تھی اور ٹاپو خالی ہو گیا تھا اس وقت  
 انگلیوں نے جو کچھ اسباب انہیں لوہے کے پایا سب لوٹ کر لیگئے۔ یکم اپریل ۱۸۵۷ء کو  
 کچھ پنجابی قیدیوں نے پھر وہاں کے گورنر سے نیول گارڈ کی بندوبست چھین کر صاحب سپرنٹنڈنٹ  
 کو باز ناچا یا تھا مگر جانفشانی اور دلیری سے تمہارا اس نیتو اور سیر سے صاحب مدوح کو کچھ  
 بن ہو چکا لیکن اور سیر مذکور چھینا چھٹی اور مقابلہ میں کئی زخمی ہو گیا تھا بعد تحقیقات مت  
 کے چار آدمیوں کو بھرم اقدام قتل و بلوہ کے ۲۹-۱ اپریل ۱۸۵۷ء کو حسب تجویز  
 سپرنٹنڈنٹ کے پھانسی ہوئی اور باقی ۱۱۲ نفر پنجابی جنہیں شبہہ شرکت واردات  
 تھا اردوین کو تبدیل کیے گئے اور کھارا پانی پی پی کر قریب تمام کے ہلاک ہو گئے  
 سی والوں سے زیادہ عذاب بھگت کرے اور بارہ نفر ہندوستانی قیدی جو  
 سر کے دوست اور مددگار تھے جلد سے خیر خواہی سرکار رہا ہو گئے۔ آئین شک  
 یہ نیتو اور سیر پنجابی ہوتا تو بھرم اقدام قتل و بلوہ کے ضرور ہندوستانی ہوتے  
 اور اعانت کے سبب سے بہت سے پنجابی چھوٹ جاتے اور ہندوستان پر  
 لائی ۱۸۵۷ء میں دو کینیڈیوں مدراس جمنٹ کی یہاں آکر مقیم ہوئیں جتنا  
 سپرنٹنڈنٹ بلیر میں رہے ہمیشہ جہاز پر رہتے تھے دن میں ٹاپو میں صرف  
 اور پھر جہاز پر واپس چلے جاتے ڈاکٹر ڈاکر صاحب کے اخیر وقت تک وہ ہزار  
 جمع ہوئے تھے یہ صاحب سوا ایک نیتو اور سیر کے واسطے کام سٹنٹ کے  
 رہا ایک سرجن یعنی ڈاکٹر بھی اس صاحب کے وقت میں آگیا تھا لیکن  
 کی فی صد ڈنل سے کم نہ تھی اس سپرنٹنڈنٹ کے وقت

آفسرن کے مطلق العنان چھوڑ دیا قیدی لوگ یہاں کے حالات اور جنگل اور عرض  
 و طول سمندر و تخلیف راہ اور جنگلیوں کی خونخواری سے واقف نہ تھے جب انکو ڈاکر  
 واکر صاحب نے مطلق العنان چھوڑ دیا تو ۱۰ مارچ سے ۲۳ اپریل تک سوا مہینے کے  
 عرصے میں باوجود تھوڑے سے آدمیوں کے ۲۱۳ نفر قیدی جنگل کو فرار ہو گئے اور نماز  
 ۸۷ نفر ۱۵ مئی ۱۹۵۵ء تک اس جنگل بق ووق سے جھاک مار کر اور لاچار ہو کر واپس  
 آئے تھے سو ۸۶ نفر کو بقصور فرار پھانسی دی گئی اور ایک آدمی گولی سے مراد والا گیا  
 اس صاحب کے وقت کا یہ حادثہ ۸۷ نفر قیدیوں کو بجرم فرار پھانسی دینے کا جب تک  
 یہ سلسلہ آبادی اور ہیگا۔ اس صاحب کے وقت میں ۱۲-۱۳ اپریل ۱۹۵۵ء کو جنگلیوں نے  
 ٹاپو ہڈ پر یورش کر کے دو قیدیوں کو جان سے مار ڈالا اور سات آدمی زخمی ہوئے  
 اس حملے میں جنگلیوں نے روپیہ پیاظروف وغیرہ کچھ نہیں لیا لیکن لوہا اور بوتل  
 جس قدر پائی لیکے اور ۱۲ نفر قیدی بھی انکے ساتھ چلے گئے اسی صاحب کے وقت میں  
 ۱۵ مئی ۱۹۵۵ء کو پھر دوبارہ جنگلیوں نے ٹاپو ابرڈین پر یورش کی مگر اس مرتبہ  
 ایک دو وہ ناتھ نام قیدی جو مارچ ۱۹۵۵ء میں فرار ہو کر تیرہ مہینے تک جنگلیوں  
 کے ساتھ بل بل کر جنگل میں تھا اور ایک جنگلی عورت سے اسے شادی بھی کر لی تھی  
 انڈوز قبل اس حملے کے ابرڈین میں واپس آیا اور خبر دی کہ کل کو ڈھائی تین سو جنگلی  
 ابرڈین پر یورش کرینگے تم ہوشیار رہو سو صاحب سپرنٹنڈنٹ اس خبر کو سن کر مع توپ  
 و گورڈ ہائے نیول گارڈ کے واسطے مقابلہ جنگلیوں کے پندرہویں کی صبح سے ابرڈین میں  
 تیار تھے اور جب موافق خبر دودھ ناتھ کے قریب آئے تب صبح کے جنگلیوں نے حملہ کیا  
 تو بضر توپ و بندوق انکی مدافعت کی گئی اور کچھ جانی نقصان نہوا چنانچہ بجلا دیا

# CHAPTER II

The administration of Justice, the management of the Settlement, the office of the officers & their duties, as flourished during the times of different Superintendents

فصل دوم  
الات عیبہ عہدہ سپرنٹنڈنٹ مع تذکرہ انتظام حکومت واداری  
وغیرہ

DE WALKER

Present Superintendent

عہدہ ڈاکٹر واکر صاحب

سینٹ اول میں کھولا گیا تو صرف ڈاکٹر واکر صاحب اور سپرنٹنڈنٹ سابقہ جیل آگرہ کے سپرنٹنڈنٹ وکشنر مقرر ہو کر اس پر ۱۸۵۸ء کو رونق افروز ہوئے اس وقت کے ساتھ صرف نیشنل ہیلر صاحب اور چالیس گورنمنٹ نیول گارڈ کے اور ایک ڈیپٹی ڈاکٹر تھے۔ صاحب مدد و دجرا کر انڈمان سیک پور سے اختیار کیا گیا اور موت حاصل تھے یہاں پہنچنے کے ساتھ ہی زیر نگینی لائے تھے اور سب دفعہ کی بنیاد ڈالی گئی جو اب تک کیسینڈر اس سٹیشن میں باقی ہے اور سب لیاقت نشی و محرز و جمہدار و محافظ و خزانچی و اسٹور کیسپری و مشین ڈیپٹی اور باقی سب قیدیوں کی ہیران کنڈیا کر ڈرنگ انڈیا

دوج ہر کہ سنہ ۱۷۴۰ء میں پورٹ بلیر کے کرسی جزیرے سے جہاز ڈیجی لنٹ کو یہ بندر بلا یہ بندر  
 مادہ ہوا اور یہی اسکا نام ہے چار برس تک برابر جہاز مذکور پر رہا اور خلائمیسون کے ساتھ خلائم  
 سب کام کرتا تھا اور مجر دہنے حکم کے جوینٹی بھیجا کر دیا جاتا ہے یہ بندر سب خلائمیسون کے اول  
 مستول کی چوٹی پر پونچتا تھا اور جب حکم مناسب سے پہلے نیچے آتا۔ جس کی جنگ میں  
 بھی حاضر تھا اور بعد جنگ مذکور کے نیکٹ غلنی اور عمدہ کارگزاری کا ایک سائیکٹ اور نیکٹ  
 تقرتی اور متعدد جنگ مذکور یا کراؤس جہاز سے خدمت ہو کر عجائب خانہ لندن میں رکھا گیا تھا  
 یہ بندر دو فٹ چار انچ تک مثل انسانوں کے دو پانوں پر سیدھا کھڑا ہو کر چلتا ہے اور کچھ بوج  
 بھی لے جاتا ہے۔ جب اسکو حکم دو کہ اس بوجھ کو نیچے ڈال دو تو اسی وقت پھیکدیتا ہے اور گریزی  
 برابر سمجھتا ہے لوگوں کا مقولہ ہے کہ بندر بول بھی سکتا ہے مگر مارے ڈر کے کہ بولنے سے لوگ  
 اُس سے مشقت کراؤنگے نہیں بولتا ہے سو یہ بات اس بندر میں نہیں ہے یہ بندر بے کے  
 آدمیوں کے برابر کام کرتا ہے۔ یہ بندر بہت عاقل اور صحبت میں ٹہننے اور باتیں سننے کا  
 بہت شتاق ہے مگر افسوس کہ خود بول نہیں سکتا۔ مرغی کے بچوں سے بہت کھیلتا ہے اور  
 وہ جوڑے بھی اُس سے نہیں ڈرتے اور اُسکی صحبت کو پسند کرتے ہیں۔ اُسکے سر پر بے بڑ  
 بال ہیں انہیں تیل ڈال کر اور کنگھی کر کر مثل آدمیوں کے کانون کے نیچے ڈال کر مانگ کانا ہے۔  
 گوئندہ اُسکا بہت ڈراؤنا ہے مگر قد نہایت شایستہ اور بہتر اور سر کے بال بہت ستمرے ہیں۔  
 جب سوڈا اور ٹکی بوتل اُسکے ہاتھ میں دو تو اپنے ہاتھوں سے تاکھو لکر اور کاک کو نکال کر  
 عجب ادا سے پیتا ہے یہ بندر بنا کو بھی پیتا ہے اسواسطے چرٹ ہر وقت اُسکے منہ میں لگا رہتا ہے اور  
 پیسے کو نہایت شتاق ہے جب اُسکو شراب دو تو گلاس اپنے ہاتھ میں لیکر بہت شوق سے پیتا ہے۔  
 یہ کہ ستمر بندر کی بیٹی گئی یہ بندر آدمی اور بندر کے بیچ میں ایک قسم حیوان غیر ناطق مگر عاقل کی ہے۔



فی راس مار سے جاتے تھے

سب انگریزی سامان مثل اچار و مرہم وغیرہ سوا اسے کرایہ وغیرہ کے المضافات قیمت پر خرید لکھتے سے فروخت ہوتا ہے۔ ہندوستانی ہر قسم کا کپڑا مثل من سکھ و تنزیب وغیرہ سوا اسے دام پر خرید لکھتے سے لیتا ہے۔

ریشمی کپڑے و چوڑیا و ٹونگی و سوہی و جوتہ وغیرہ ساخت پنجاب سوا اسے خرچے کے دو گنے دام پر لیتا ہے۔

بندر کی تصویر



اب بعد ختم کرنے اس فصل کے ایک اور عجوبہ قصہ جو اس مقام سے متعلق ہے وہ اسطے قریب طبع ناظرین کے دل کیجا جاتا ہے۔

انجمن لندن مورخہ ۱۸۷۹ء تا ۱۸۸۰ء میں ایک عجیب قصہ انڈمان کے بندر کا اسطے

۶ پائی ایک	مارکین وزن ۱۳	فی تھان مہم
۱۱۶	دھوئی پھولہ رکناہ ولایتی گرمی فی جوڑا	
۱۶۳	بندل چائے چینا	فی بندل ۲
۱۶۲	دھنیا	فی روپیہ ۱۵
۱۶۴	گیلہ پختہ پیداوار سٹنٹ	فی آثار ۱
۱۶۵	ترکاری ہر قسم درجہ اوسط	۱
۱۶۱	تاریل	فی عدد اربا ۱۱
۱۶۳	اشرفی مرشد آباد	فی ۵
۱۶۲	چھیت پختہ رنگہ بہرچ زمین	فی روپیہ ۰۳
۱۶۳	ٹول عرض کلان	فی درجہ ۷
۱۶۰	خرد	۱۰۲
۱۶۵	دودھ وہی	فی آثار ۲
۱۶۷	سپاری	فی روپیہ ۱۳
۱۶۱	کتھہ	۱۰۲
۱۶۰	پان پیداوار سٹنٹ	۵۰ عدد ۳ پائی
۱۶۷	سونٹھہ	فی روپیہ ۱۲
۱۶۲	سونف	۱۰۲
۱۶۳	اجارین	۱۰۲
۱۶۳	ساگودانہ	۱۰۲

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰

ت برنجی  
ت مسی  
ت آہنی  
ت ہنی  
ت  
ت خرد  
ت شمش  
ت ہنی  
ت  
ت  
ت خام ولایتی  
ت وزن ۱۵  
ت ۱۴

تاریخ عجیبہ

اور انڈہ فی عدد دو آنہ فروخت ہوتے تھے مگر اب روز بروز ہر شہر ارزان ہوتی جاتی ہے نہ یہاں چر و گد یا اور اونٹ و گھوڑی یعنی ماوہ اسے بالکل نہیں ہیں۔ پیگو کے یا پو یہاں کثرت سے ہیں لیکن بہت منگے۔ سمندر اور جنگل کی مفصل کیفیت اور دوسری باتیں جو اوز ملکوں میں بھی یہاں کے موافق ہیں تحریر نہیں کیں۔ میں نے صرف وہ باتیں جو پورٹ بلیر سے مخصوص ہیں اس کتاب میں درج کی ہیں تاکہ سُنی ہوئی باتوں کو دیکھ کر ناظرین کے اوقات ضائع نہ ہوں۔

## Price List of Port Blair

ترجمہ

پورٹ بلیر ایڈمان بابت ۱۸۶۹ء

پیداوار ٹلنٹ ہذا	دھان پیداوار ٹلنٹ ہذا	فی روپیہ	۲۴
پیداوار ٹلنٹ ہذا	کئی	۱۰۶	۱۸
پیداوار ٹلنٹ ہذا	روٹی	۱۸	۱۸
درمیانی	گوشت بھیری بکری	۳	۱۸
فل	بنفشہ وغیرہ ادویات	۳	۱۸
پانی سمندر	گائے عمدہ فی راس	۱۰۶	۱۸
	بھینس فی راس	۲۴	۱۸
	بکری عمدہ	۱۸	۱۸
	مرغی و بوط	۱۰۶	۱۸
	انس	۲	۱۸

فہرست علامہ کچہری صاحب چٹپی سپرنٹنڈنٹ و افسر انچارج صدرن ڈسٹرکٹ

واقع یکم اپریل ۱۹۶۹ء

علامہ فارسی

علامہ انگریزی

محمد جعفر میرنشی ٹکٹ لیو

سٹر آڈم میڈیکلارکن فریمن

منشی رامچندرا مین پیالیش فریمن

ہرنام ریٹر ٹکٹ لیو

پنڈت رام سرن ایک پولیس ناظر و کورٹ کانسٹیبل فریمن

مرا ..

داروغہ محمد علی منشی سکشنوار (قیدی)

سٹرل سٹرے ریٹر (قیدی)

لالہ کامتا پرشاد منشی ہارنگ رپورٹ وغیرہ (..)

بالاجی راؤ .. (..)

قاضی تراز علی منشی گدام صدرن ڈسٹرکٹ (..)

گنپت راؤ دقتری (..)

ضابطہ خان محرر کارخانہ صدرن .. (..)

اوگر چند اسٹور کیپر .. (..)

میر سخاوت علی مددگار مین پیالیش .. (..)

سید فضل احمد .. (..)

گردھاری - حافظ عبدالکلیم - بابا - کنور شیو پالنگھ

وگوشا مین تمسی گراہ نفر قیدی اردلی آفس صاحب

ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ -

نرخنامہ منسلاک سے نرخ ہر شے کا معلوم ہو گا اس نقشہ میں صرف مشہور مشہور چیزوں کا نرخ لکھ دیا ہے ہمارے ملک کے آدمیوں کو گائے بکری مرغی انڈے دودھ کانخ و کھجور اب بھی تعجب ہو گا مگر میان کسی زمانہ میں گائے فی راس دو سو روپیہ و بکری پچاس روپیہ اور دودھ آٹھ آنہ



گزارش آراء آدوی در بیانات قیدیه آن واقع شلنت پورٹ بیرنگ و کوثر شہزادہ ابرہیم شاہ ابرہیم شاہ ابرہیم شاہ

کثرت	ادبی اثرات	ادبی اثرات		تعداد اشعار		تعداد اشعار		تعداد اشعار	تعداد اشعار	تعداد اشعار	تعداد اشعار
		شعر	قصیدہ	شعر	قصیدہ	شعر	قصیدہ				
۳۲	۰	۰	۰	۵۷	۲۸	۱۲۲	۰	۰	۰	۰	۰
۱۷۸	۰	۰	۰	۷۱۷	۹۷	۲۲۵	۳	۰	۰	۰	۰
۰	۰	۰	۰	۳۱	۴۹	۹۵	۲	۰	۰	۰	۰
۰	۰	۰	۰	۲۸۵	۹۲	۱۸۸	۴	۰	۰	۰	۰
۱۰۱	۰	۰	۰	۵۹	۲۲	۷۷	۱	۰	۰	۰	۰
۱۳۹	۰	۰	۰	۶	۱۰	۱۳۵	۲	۰	۰	۰	۰
۳۱	۰	۰	۰	۱۰	۹	۳۰	۰	۰	۰	۰	۰
۷۲	۰	۰	۰	۲۹	۱۸	۵۷	۱	۰	۰	۰	۰
۱۳۵	۰	۰	۰	۵۲	۷۰	۱۸۹	۳	۰	۰	۰	۰
۰	۰	۰	۰	۲۳	۳۵	۷۹	۲	۰	۰	۰	۰
۰	۰	۰	۰	۳۲	۴۰	۹۵	۱	۰	۰	۰	۰



گوشواره پیشین و کلاس عالی تیرمیان موجود و پورٹ ایئر کو بار تیرمیان ۱۰۱۰ اپریل ۱۹۵۵ء

کثرت	کلاس تیرمیان تفصیل روزگرفت				مستحق	پہنچا	سائنس	سائنس
	عزت	مرز	تیرمیان	لاڈلہ				
۴۶۳	۸۲۸	۱۳۰۱	۱۲۲	۵۲	۱۰۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۷۷	۱۲۵۵	۱۳۳۲	۲۶۵	۲۱	۹۸۲	۶۴	۶۴	۶۴
۱۲۲	۵۵۹	۶۷۸	۳۵۵	۱۱	۶۸۲	۳۰	۳۰	۳۰
۲۸	۵۷۲	۵۹۶	۶۴	۲۸	۴۱۹	۷۵	۷۵	۷۵
۵۳	۸۳۷	۹۰۰	۱۹۵	۶	۶۴۵	۵۲	۵۲	۵۲
۱۰۰	۱۱۶۷	۱۲۶۷	۵۰۵	۱۰	۷۰۹	۵۲	۵۲	۵۲
۳	۳۸۲	۳۸۵	۱۲	۱۱	۳۲۳	۳۵	۳۵	۳۵
۱۹	۶۲۰	۶۳۹	۸۳	۵	۵۰۲	۳۹	۳۹	۳۹
۱۲	۲۰۳	۲۱۵	۴۲	۰	۱۶۱	۱۲	۱۲	۱۲
۵۰	۱۳۷۰	۱۴۲۰	۲۳۹	۴	۱۰۱۷	۶۰	۶۰	۶۰

کثرت

کلاس تیرمیان تفصیل روزگرفت

عزت

مرز

تیرمیان

لاڈلہ

مستحق

پہنچا

سائنس

سائنس

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے

بشمول شش بجے



ابھی جنگلی لوگ ماتحت ایک پیٹی افسر علاقہ انڈین ہوم کے کچھوے اور کچھو یون کی کھوڑیاں اور شہد اور موم اور گھونگھے اور کوڑیاں و کستورہ و عقیق البحر و پان و لہر وغیرہ گھر گھر فروخت کرتے پھرتے ہیں۔

ان جنگلیوں کی عمر بہت کم ہوتی ہے تیس برس سے اوپر بہت کم جیتے ہیں اور انکی اور ان کی بہت جلد وٹس گیا رہ برس کی عمر میں بالغ ہو کر تیس برس کی عمر تک بڑھی پھوس ہو جاتی ہیں۔

ہم لوگوں کا کھانا کھانے اور ہماری صحبت میں رہنے کے سبب سے ہمارے سبب میں بھی انکو لگ گئے۔ ایک بذات جمدار کی بدولت مرض آتشک بھی بہت مرد و عورت کو ہو گیا۔ ایک سال خسرو کی متعدی بیماری بھی بچپارون میں ایسی پھیلی تھی کہ بیسیوں آدمی انکے فوت ہو گئے جب سے ہندوستانیوں وغیرہ کا قدم آیا ہم دیکھتے ہیں کہ روز بروز جنگلیوں کا تزلزل ہو شاید تھوڑے عرصے کے بعد یہ قوم بوجہی چید ا جس کا خسلط ملط ہلوگوں سے بہت ہی تمام ہو جاوے۔ اب یہ جزائر ماتحت چیف کمشنر سپرنٹنڈنٹ انڈین کے دو ضلعوں میں تقسیم ہیں ایک ضلع سدرن دوسرا نارون اور ہر دو ضلع ڈویژن یعنی قسموں پر تقسیم کیا گیا ہے اور قسمیں اسٹیشنوں پر اور اسٹیشن گانوں پر۔ چنانچہ مفصل حال اس بندوبست کا مع تعداد قیدیان ہر اسٹیشن و گانوں و تعداد خانہ شماری مع نام جمداران و محرران اسٹیشن و چودھریان و تعداد چوکیداران گانوں و اطفال قیدیان در قبہ اراضی مزروعہ ہر دو نقشہ مندرجہ ذیل سے واضح و واضح ہو گا یہاں اسکا تکرار کرنا ضرور نہیں ہے۔

سو اسیکے بعد سے جب کبھی یہ لوگ کسی جواز وغیرہ کو میان دیکھ پاتے تو بلا تامل تیروں کی بوچھاڑ اسکی نذر کرتے اس سبب سے بہت لوگوں کی میرا سے ہو گئی کہ باشندگان انڈمان آرمیوں کو کجاتے ہیں۔ گو یہ لوگ کسی جن بھوتسکے تامل نہیں مگر فردوں کو پڑیوں کو بطور تعویذ کے اپنے گلے میں ڈالے پھرتے ہیں اور انکی کھوپڑیوں کو تیرگا اپنے پاس رکھتے ہیں تاکہ کوئی آسیب انپر اثر نہ کرے۔

پینے یہ لوگ سوسے پھل پھلاری اور مچھلی و سگور وغیرہ کے کسی دوسرے کھانے کی چیز کو خواب میں بھی نہ دیکھنے پاتے ہونگے بلکہ گوشت و مچھلی میں نمک لگا کر کھانا بھی نہیں جانتے تھے مگر اب سرکاری مہربانی سے چاول روٹی اور ہر قسم کا سالن اور بیگنٹ اور زٹھائی وغیرہ مزے سے کھاتے ہیں گا پچا شراب تاکہ پینے کے بھی بہت عادی ہو گئے اب پیب یا چرٹ ہر وقت اُنکے منہ میں نگارہتا ہے۔

پہلے تو یہ لوگ ننگے ماورازاد پھرا کرتے تھے مگر اب کپڑا بھی پہننے لگے اور تسیج اور تنگے اور کنڈھیوں کو بہت شوق سے پہنتے ہیں ہر جنگلی قیمتی پتھون کے واسطے سرکار نے ایک اسکول بھی بنایا ہے بہت سے بچے اُس میں پڑھتے ہیں۔ گو انکی اصلی زبان تو تام دنیا سے نرالی ہے مگر اب وہی ہندوستانی خوب بولتے ہیں۔ میں نے سلسلہ اسیسوی میں دیکھا تھا کہ یہ لوگ روپے پیسے اشرفی کی کچھ قدر نہ کرتے تھے اُنکے نزدیک اشرفی اور پیسا دونوں برابر تھے اور ایک چرٹ جسکو وہ پیتے تھے اشرفی سے بہتر جانتے تھے لیکن اب ہم سنجوسوں کی محبت نے انکو بھی مرھی کر دیا اب تو جس راہ چلنے کو دیکھتے ہیں پسیا مانگتے ہیں۔

پڑھے اور جوان جنگلیوں کو شایستہ بنانا اور علم سکھانا اور انکا جنگلی پن چھوڑانا ایک امر نال ہے۔ لیکن پتھون کو سکھانے سے کچھ نفع مترتب ہوتا ہے اور انہیں آدمیت آتی جاتی ہے۔

قبر کھود کر نہت جلدی سے اُس میں اُسکا گارڈ دیتے ہیں اور کچھ ٹی کا نشان بنا کر چلے جاتے ہیں اور قبر کے نزدیک ہمیشہ آگ جلتی رہتی ہے۔ اور جس مقام میں جب کوئی آدمی مر گیا تو وہاں کی آہ و بھوک خراب یا شاید منحوس سمجھ کر پھر اوس میں نہیں رہتے اور بعد ایک یا دو مہینے کے پھر اُس مردے کی قبر کھود کر اُسکا ماتم کر کے اُسکی بیویوں کو اُس میں تقسیم کر لیتے ہیں اور پھر اُنکو حرز جان کر کے اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اور کبھی کبھی لاش کو بچا گاڑنے کے ایک چنان پر رکھ دیتے ہیں یا کسی درخت کی شاخ پر لٹکا دیتے ہیں یا دو درختوں کے بیچ میں باندھ کر لٹکا دیتے ہیں۔

انکا عقیدہ ہے کہ مردے سے آدمی نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ وہی لوگ ناپتے گاتے جاتے بھی ہیں۔ جب کوئی دوسری قوم انکی ملاقات کو آتی ہے یا کوئی انکا تیو مار ہوتا ہے تو اُس دن بڑا گانا بجانا اور ناچنا ہوتا ہے۔ ان لوگوں کا کوئی ملت و مذہب نہیں اور نہ کوئی انکا مذہب سرداری مگر تب بھی اخلاق و آدمیت کی انہیں بوجاس ہے۔ جیسے میں نے اوپر بیان کیا ہے انکی صحیح تواریخ کچھ نہیں ملتی مگر انکل کا گھوڑا دوڑانے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ جزائر کبھی شایستہ قوم سے بھی آباد تھے کیونکہ اسوقت بہت جگہوں میں زمین کے نیچے کھودنے سے برتنوں کے ٹکڑے اور ٹھیکرے اور تیروں کے بھالے وغیرہ دے ہوئے ملتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے ملکوں کے آدمیوں کی آمد و شد بند ہو جانے سے یہ لوگ رفتہ رفتہ وحشی ہو گئے اگرچہ بہت مورخوں کا بیان ہے کہ باشندگان جزائر ہذا آدم خور ہیں مگر اس میں بائیس برس گذشتہ میں جسقدر تحقیقات و تجربہ ہوا اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قیاس سراسر غلط تھا اسقدر صحیح ہے کہ یہ لوگ وحشی ہیں اور برہما اور پاپا کے جہاز اکثر یہاں اگر ان لوگوں کو پکڑ لیتے اور غلام کر کے دوسرے ملکوں میں بیچ دیتے

رہتے ہیں اور جب کبھی کسی بڑی مچھلی کو انھوں نے دیکھ پاپا تو پھر کیا مجال ہے کہ وہ انکو تیر سے بچکر بھاگ جاوے۔ چنگلی جنکا بچپن سے پہلا کھیل تیر و کمان ہے ایسا سب بیدی تیر مارتے ہیں کہ کیا طاقت جو کوئی اُنکے تیر کا دار خالی جاوے اس سبب سے جتناک یہ لوگ مخالف سرکار تھے پچاسون آدمیوں کو اونھوں نے تیروں سے بیدہ دیا۔ انکی ڈونگیان ۲۰ فٹ سے ۳۰ فٹ تک لمبی ایک سیدھے سادے کسی موٹے درخت کے تنہ سے کھود کر بنائیتے ہیں۔ ٹوٹے ہوئے جہازوں سے جو لوہا انکو کہیں ملتا ہے اسکو تپھروں سے تیز کر کے بسولہ اور گھٹاڑی بنائیتے ہیں۔ اور جب لوہانین ملتا تو کسی تیر نیپ سے گھٹاڑی و بسولہ کا کام لیتے ہیں۔ یہ لوگ اپنی ڈونگیوں میں بالیں یعنی ڈانڈے پاپال نہیں لگاتے بوٹ کے پیچھے کی طرف ایک آدمی لمبی تکی لیس کر کھڑا ہوتا ہے اور اسی سے بوٹ کو چلاتا ہے۔

ان لوگوں میں کوئی حکیم یا ڈاکٹر نہیں اور نہ وہی کچھ دوا جانتے ہیں اُنکے یہاں سب بیماریوں کا علاج لوہکا لٹا ہے اور جب کوئی بیمار ہوتا ہے تو وہ خود یا اسکا کوئی عزیز نہایت بیدردی اور اناڑی پن سے زخم مار کر خون نکال دیتا ہے اور اسی سبب سے انکا تمام بدن بھڑوں کا چھتا بنا رہتا ہے۔ یہ بھی سنا گیا ہے کہ ایک سُرخ رنگ کی دوا بھی بعض بیماریوں میں استعمال کرتے ہیں۔ جب کوئی انہیں مر جاتا ہے تو ایک ٹوکری میں جسکو وہ لوگ کا پکتے ہیں مُردے کو رکھتے ہیں اور اُسکے گھٹنوں کو مُردہ کر اُسکی چھاتی تک لاکر باندھ دیتے ہیں اور سارے اعضا کو درخت کے چھلکوں سے کتے ہیں اور جسوقت سے مُردے کا دم ٹھکتا ہے دفن کرنے تک اُسکو اکیلا نہیں چھوڑتے باپ یا شوہر یا زوجہ اُسکے نزدیک بیٹھے رہتے ہیں اور پھر لاش کو اٹھا کر اُسکے دم نکلنے کی جگہ سے ایک سیل کے فاصلے پر لیجاتے ہیں اور

جاندار و ملکیت نہیں رکھتے تیر و کمان انکی اصل جائدا و بلکہ جان ہے۔ ہر قوم جنگلی کتے  
 ساتھ کچھ مشترکہ ڈونگیان بھی ہوتی ہیں جنہیں سوار ہو کر شکار کرتے اور ایک ٹاپو سے  
 دوسرے ٹاپو کو جاتے ہیں منجملہ انکی جگہوں کہ چیزوں کے مزدوں کی کھوپڑیاں بھی ہیں جنکا  
 یہ لوگ ساتھ ساتھ لیے پھرتے ہیں۔ جب کوئی جہان کسی دوسرے ٹاپو سے اپنے نلے کو  
 آتا ہے تو پہلے اگر انکے گھروں سے چار پانچ قدم کے فاصلے پر بیٹھتا ہے گھر والے اُسکو دین  
 کھانا پونچاتے ہیں بعد کھانا کھانے کے وہ جس گھر میں چاہتا ہے جاتا ہے پھر سب اُس سے  
 ملکر روتے ہیں۔ یہ جنگلی جنگلی گھڑی سورج اور ہنگا گھنٹہ سمندر کی بالو ہر سال میں تین  
 موسم شمار کرتے ہیں ایک ایری بوڈا یعنی موسم خشکی جو فروری سے مئی تک ہے۔ دوسرے  
 گول یعنی برسات جو جون سے ستمبر تک ہوتا ہے تیسرے پار یعنی معتدلہ درمیانی موسم جو اکتوبر  
 سے جنوری تک ہوتا ہے موسم یعنی ایام خشکی میں انکی خوراک شہد و کچھوے اور جنگلی پھل وغیرہ  
 ہیں اور دوسرے موسم میں درختوں کی بیج جو ایام خشکی میں جمع کیں اور جنگلی سورج  
 تیسرے موسم میں اٹکا کھانا اکثر مچھلی اور دوسرے کپڑے کورے سمندر کے ہیں اور اسی سبب  
 سے تیسرے موسم کے اخیر میں انکو برچھیاں اور جال وغیرہ مچھلی پکڑنے کا سامان پتیار  
 کرنا پڑتا ہے۔ وہ بعض درختوں کی جڑیں اور پھلیاں بھی بہت مزے سے کھاتے ہیں۔ غوطہ زنی  
 کے بچپن سے یہ لوگ ایسے عادی ہوتے ہیں کہ شاید کوئی دوسری غوطہ زن قوم ایسے  
 سبقت نہ لیجاوے۔ ہمیں یہاں بارہا دیکھا ہے کہ لوگوں نے تاشا دیکھنے کیواسے سمندر کے  
 پڑسوں پانی میں پیسہ روپیہ یا انگوٹھی چھٹا پھیک دیا ہے یہ جنگلی لوگ مثل شکاری چڑیا  
 کے ایسکے ساتھ ہی غوطہ مار کر اُس شو کو زمین تک جانے نہیں دیتے۔ یہ لوگ مثل باہی گیر  
 پرندوں کے سمندر کے کنارے پھروں پر تیر و کمان لیے ہوئے مچھلیوں کی تاک جھانکتے

پتوں کے فرش چرائیکہ دوسرے سے تھوڑے نامے پر بیٹھتے ہیں۔ اس وقت سب قوم  
 حاضر ہوتی ہے۔ ایک شخص اس جلسہ میں بطور قاضی کے سردار ہوتا ہے جو ہی آدمی اور لہما  
 کو اونٹھارو ٹھن کے پاس لیجاتا ہے۔ اس وقت ایک نوجوانی عورت کو عمر میں کم ہووٹھ  
 کے پاس بیٹھی رہتی ہے تب وہی آدمی جو خدمت قضا اس موقع پر ادا کرتا ہے بہت سے  
 تیر و کمان دو لہاکے سامنے لاکر رکھ دیتا ہے اور اس رکھنے سے اسکا مطلب یہ ہے کہ ان  
 تیر و کمانوں سے شکار کر کے اپنی عورت کی پرورش کرنا ہوگا۔ تب وہی آدمی حاضرین  
 مجلس کی طرف پھر کر آیا و از بند و ولہا و ولہن کا نام پکار کر اب ایک (بعضی لیجاؤ) کا لفظ  
 کہی دفعہ کہتا ہے اس کہنے کے بعد عقد پورا ہو گیا اور پھر تاجیات دونوں کے کبھی طلاق  
 یا جدائی نہیں ہوتی۔ شادی کے بعد ان میں زمانہ میں ہی گو شادی کے اول کثرت سے  
 سنا جاتا ہے۔ لڑکا پیدا ہونے کے وقت پردے کی حاجت نہیں ہوتی مردوں کے سامنے  
 عزیزین لڑکا جنتی ہیں بعد پیدا ہونے کے ایک عورت پتوں سے کھیان ہکتی ہے دوسری  
 نال کاٹ کر بچہ کو گو دین لیکر بیٹھتی ہے پہلے دن غیر عورت دو دھ پاتی ہے دوسرے  
 دن بچے کی مان اور بعد وضع حمل کے اس وقت عورت چلنے پھرنے لگتی ہے ہر شہر جنگل  
 کی کھاتی ہے۔ پر سیر یا اچھوانی کا نام نہیں جب بچہ تھوڑا سا بنا ہوتا ہے تو تیر و کمانہ اور سکا  
 پہلا کھیل ہے۔ ان لوگوں کا گھر بھی بہت چھوٹا اور وہاں صرف چار کنبے کھڑے  
 کر کے اوسکے اوپر تھوڑی سی ڈالکر ایک چند روزہ آسرا بنا لیتے ہیں انکے قیام گاہ پر  
 ایک دو گھر جو انکے سرداروں کا ہوتا ہے دوسرے گھروں سے تھوڑا بند ہوتا ہے۔ نکو بار  
 اور انڈمان خرد کے جنگلیوں کا گھرانے بہت مضبوط اور عمدہ اور پائدار ہوتا ہے۔  
 ان بیوا سیرت جنگلیوں کے گھروں کو اگر جا کر دیکھو تو سوائے میان بی بی کے اور کچھ

تاریخ عجمیہ

زندہ پرندہ اسکے بزرگون کا یہ غم دیکھ کر آسمان کو اڑ گیا اور پلوگا یعنی خدا کے محل میں پہنچ گیا اور پلوگا اور سوقت کھانا پینا تھا اور آگ جل نہیں تھی ٹوڑو ٹوٹ ایک چنگاری آگ اپنی چونچ میں اٹھا کر روانہ ہوا مگر گھبراہٹ میں اور تڑپتے وقت وہ چنگاری اوسکی چونچ سے چھوٹ کر پلوگا پر گر پڑی اور پلوگا کا بدن جل گیا اس واسطے پلوگانے غصہ ہو کر ایک جلتی ہوئی ٹوڑی اپنے چونچ سے نکال کر ٹوڑو ٹوٹ کی طرف پھینکی کہ وہ اتفاق سے اوسی پھاڑ پر آ کر گری کہ جہاں جنگلیوں کے بزرگ بے آگ کے سر بیچے کیے ہوتے تھے ان میں بیٹھے تھے اب تو آگ ملنے سے بہت خوش ہوئے اور اسوقت سے تمام جنگلی اس مہربانی کے باعث ٹوڑو ٹوٹ کی بہت تنظیم و تکریم کرتے ہیں یہ جنگلی لوگ دو سے زیادہ گنتی نہیں جانتے جب کوئی چیز دو سے زیادہ گننا ہو تو کچھ اذگلیوں وغیرہ سے اشارے کرتے ہیں یہ لوگ مرد و عورت ننگے ماورزا دپھرتے رہتے ہیں بان صرف عورتیں ایک پتہ اپنے تاگرے میں باندھ کر اندام نہانی کو ڈھانپ لیتی ہیں مگر جب یہ لوگ ہماری بستھیوں میں آتے ہیں تو سرکار سے نکو کیستہ رکھ کر ابھی ملتا ہے کہ جس سے اپنا بدن چھپایوین لیکن بعض وقت بلا توقف اپنی اصل حیثیت سے بھی آجاتے ہیں اور ہمارے سب مرد و عورت کو اپنے اعضا دکھانا روشن کرا جاتے ہیں یہ لوگ مرد و عورت دونوں اپنے تمام بدن کو بوتل وغیرہ کے گڑے سے گود کر دن کا چھتیا یا گٹی کا کپڑہ باندھتے ہیں۔ مونچھہ ڈارھی یا سر کا بال کچھ نہیں رکھتے۔ سب ان کو عورت و مرد دونوں بوتلون کے گڑوں سے تراش ڈالتے ہیں۔ سر منڈے مینو ا محل پھرتے ہیں۔ بعض وقت سویریا کھوسے کی چربی میں کچھ سُرخ مٹی ملا کر اپنے بدن کو اُس سے رنگتے ہیں۔ انکا بیاہ شادی بہت سیدھے سادے طور پر ہوتا ہے۔ شادی کے دو لہاڑو لہن دونوں کے بدن کو لال رنگتے ہیں۔ بچھو دو لہاڑو لہن

کہتے ہیں کہ شیطان دوہین ایک زمین کا جسکا نام ازم چوگلا ہے جب کوئی زمین بڑا گمانی  
سوت سے مر جاتا ہے تو یہ سمجھتے ہیں کہ ارم چوگلا نے اوسکو مار ڈالا۔ دوسرا سمندر کا شیطان  
جسکا نام جو رو وندا ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ جب کوئی آدمی ڈوب کر مر جاتا ہے تو جو رو وندا نے  
اوسکو مار ڈالا ہے۔ یہ لوگ فرشتوں کے بھی قائل ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ٹاموڈا یعنی فرشتے  
ایوڈی کے پہلے آٹھ پتھون کی روح ہیں۔ اور فرشتوں میں مرد و عورت ہونے کے بھی  
قائل ہیں اور سمجھتے ہیں کہ فرشتے جنگل میں رہتے ہیں اور انسانوں کی حفاظت کرتے ہیں۔  
چوگاڈا بھی ایک بھوٹ پریت کے موافق اونسکے بیان ہے۔ لیکن کہتے ہیں کہ چوگاڈا کو کچھ  
اختیار نہیں ہے یہ لوگ کبھی کسی چیز کی پوجا نہیں کرتے گرد بھی سگووا ایک لفظ بمعنی عبادت  
و پوجا اُنکے یہاں موجود ہے۔

ایک تعجب کی دوسری بات اور ہے کہ سواوہند و مسلمان کرشٹان و یوڈی وغیرہ  
قوموں کے کہ جو بالاتفاق قائل طوفان یعنی پرلو کے ہیں اور بھی جسقدر جنگلی اقوام دنیا  
میں دیکھے گئے سب طوفان نوح عم کے قائل ہیں نکو بار کے جنگلی بھی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ  
تمام پر وہ زمین پر طوفان ہوا تھا۔ یہ ہمارے دوست جنگلی بھی اس بات کے قائل ہیں کہ  
ایک بار ایسا طوفان آیا تھا کہ تمام دنیا ڈوب گئی تھی اور جنگلیوں کے بزرگ ایک کشتی بنا کر  
اوپر سوار ہو گئے تھے اور بہت روزوں تک اُس کشتی پر سوار رہے جب طوفان رفع ہو گیا  
اور پانی نیچے اوترا تو ایک پہاڑ پر منجملہ جزائر انڈمان کے وہ کشتی اگر ٹھہری اور سوقت اُنکے  
بزرگوں کے پاس آگ نہ رہی تھی کیونکہ بانس وغیرہ سے آگ بنا بھی نہیں سکتی تھی  
اس واسطے مثل پارسیوں کے آگ کی بہت حفاظت کرتے ہیں۔ جنگلیوں کے بزرگ آگ رہنے  
کے سبب سے اُس پہاڑ پر نہایت متفکر بیٹھے تھے کہ اس عرصہ میں کوزو ٹوٹ ایک



دو بیٹے ایک ایک جوڑا ہو کر چار مختلف ٹاپوؤں کو چلنے گئے کہ اب تمام انڈمان کلاں و  
انھیں چار جوڑوں کی اولاد سے ہو گا اس بیان میں مثل ہندوؤں کے انھوں نے کسید  
غلطی بھی کی ہو گی یہ قصہ قصہ اولاد تو بخ عم سے لیتا ہے کہ جو بعد طوفان کے جوڑا جوڑا ہو کر  
سب ملکوں میں پھیل گئے تھے اور تمام دنیا انھیں کی اولاد ہے۔

ایک بڑے قحط کی بات ہے جس سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہر فرد بشر میں اس بات کا مادہ اور  
جو ہر موجود ہے کہ بلا تعلیم کسی پیغمبر یا آدمی کے دنیا و مافیہا اور اس کے پھر پھر کو دیکھ کر اپنے  
اور زمین و آسمان کے خالق کی بزرگی و برتری کا قائل ہو جاوے حکما و فلسفہ کا بلا تعلیم  
کسی آدمی کے خدا کا قائل ہونا تو ظاہر ہی ہو اسکے سواے ضد ہا وحشی اور جنگلی اقوام جو  
جا بجا جزیروں میں دیکھے گئے بسکو خالق گل کا قائل پائی گیا گو انھوں نے اپنی حماقت و  
جمالت کے سبب سے مثل ہندوؤں کے کچھ کچھ خلاف باتیں بھی اصل کے ساتھ ملا دی  
ہیں گزرتا مثل کرنے سے انہیں جس قدر صحیح ہر صاف نکل آتا ہے یہ ہمارے جنگلی بھی اس بات  
کے قائل ہیں کہ پلو گا یعنی خدا مارو یعنی آسمان میں رہتا ہے وہی خالق ہر شے کا ہے اور سب سے  
بڑا ہے وہ کسی سے پیدا نہیں ہوا وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا اور سکا گھر بہت عمدہ و نفیس ہے  
اور سکو کوئی نہیں دیکھ سکتا اوسے کے گھر سے پانی برستا ہے بجلی کا شعلہ اور کرک بھی اسی کے  
پاس سے آتا ہے۔ موت بھی اوسے کے حکم سے آتی ہے۔ بھلائی اور روزی بھی وہی دیتا ہے  
سناٹا چانا پاک ایک جو رو بھی اوسکی ہے اوسکی جو رو کو بھی فنا نہیں اور نہ وہ کسی سے  
پیدا ہوئی مگر اوسکا درجہ پلو گا یعنی خدا سے کم ہے اسکا کام ہے کہ سمندر میں مچھلیاں پیدا کرے  
ہی مچھلیوں کو آسمان سے گراتی ہے۔

یہ لوگ شیطان کے بھی قائل ہیں اور سمجھتے ہیں کہ سب بڑے کام شیطان کرا تا ہے مگر

دو تین تین میں۔ انکی نسل بیش یا ہند یا ہیراس یا ہیرہ یا لنگا وغیرہ قریب چار  
ہون سے ہرگز نہیں ملتی۔ اور کچھ انھیں مکوں پر موقوف نہیں دنیا میں بہت  
یوں نہیں ایسے آدمی پائے گئے کہ کسی دوسرے ملک والوں سے کسی طرح پر بھی  
میں ملتے چھٹتے قدرت خدا ہو کہ اسے رنگ بڑگ اور طرح طرح کی مخلوق جگہ جگہ

پیدا کی جو اس مقام پر عقل کو دوڑانا اور سببوں کا تلاش کرنا محض فضول ہے۔ اس  
۱۵۔ برس گذشتہ میں ہسٹڈران جنگلیوں سے لنگا اور ایک دوسرے بھائی بندو لنگا  
ملا جو دریافت ہوا یہاں پر واسطے ملاحظہ ناظرین کے تحریر ہوتا ہے۔

اڈمان نورو کمان میں ان دو شیوں کی قریب ۱۲ اڈانوں کے ہیں۔ ایک کی زبان دوسری  
زبان سے بہت کم ملتی ہے چنانچہ قوم جاوا جو اڈمان نورو میں آباد ہیں انکی

زبان قوم بوچنی جیڈ سے جو ہمارے دوست ہیں ایسی مختلف ہے جو پتہ ہندوستانی سے جو جی گیا  
اوراکاکول اوراکاجوئی اور بلاوا اوراکاکی ڈی اورایروی اوراکا چاری یاردا کا چاروان قوم کی  
زبانیں ایک دوسرے کے ساتھ لانے سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے سنکر کے الفاظ ہندک سے مختلف ہونے میں

معلوم ہوتا ہے کہ بنگالی ودرآسی و مرہٹی و پنجابی و کشمیری وغیرہ سب ایک ہی شخص کی  
اولاد میں اور انکی سب مختلف زبانیں ایک ہی نسل سے نکل ہیں ویسے ہی یہ اڈمان  
کے جنگلی بھی ایک ہی شخص کی اولاد ہونگے گواب الگ الگ باپوں میں رہنے اور ایک

دوسرے سے پہلے دو وقت نہ رکھنے کے سبب سے انکی زبانیں بہت مختلف ہو گئے  
چنانچہ ان جنگلیوں کا بیان بھی ہمارے اس قیاس کی تصدیق کرتا ہے وہ کہتے ہیں  
سماہ ایوڈی ان وشیوں کی اما حوانے شمالی و مشرقی ہند سے عالم ہو کر

نام ایک ناپومین ایک ساتھ آٹھ پتے جنے انہیں چاروں کے اور چاروں کیان

اور اس ٹکنٹ کی آبادی شروع ہوئی۔ لیکن جنگلی لوگوں کو اونکے آبائی ملک پر سزا کا  
قبضہ ہونے سے نہایت ناگوار ہوا چنانچہ دو مرتبہ اسی سپرنٹنڈنٹ اول کے عہد میں  
جنگلیوں نے ایک بڑی بھاری فوج جنگلیوں کی جمع کر کے ہڈو اور بڑوین پر حملہ کیا اور  
تو ان تک اس فکر میں رہے کہ گنڈی طرح سزا کا انگریزی کا قبضہ اونکے موروثی ملک پر  
نہ ہو مگر اسی زبردست سزا کے مقابلہ میں وہ بیچارے وحشی بیوقوف بہائم سیرت کیا  
کر سکتے تھے آخر کار انکو سزا سے بچانا اور فرما بھرا ہونا پڑا اب سزا سے تین سو روپیہ  
ماہواری واسطے فوج جنگلیوں کے لئے ہیں اور بہت سے تیم لڑکے جنگلیوں کے سزا کاری  
اسکولوں میں انگریزی سیکھتے اور گرجا میں حاضر ہوتے ہیں چنانچہ نماز کا ترجمہ ہمارے  
کامفراسٹرٹیل صاحب ہاؤس نے لکھا اور سزا چار ڈیپنٹیل نے جنگلی زبان میں کر کے شتر  
بھی کرا دیا اور اب جنگلی لوگ گرجا میں جا کر اپنی زبان میں نماز پڑھتے ہیں اور گھر گھر پان  
اور لیمو اور گھونگے کوڑیاں وغیرہ بیچتے پھرتے ہیں اور کپڑا کھانا اور پیسے مانگتے ہیں۔  
گو اول میں اونھوں نے وقتاً فوقتاً جب موقع پایا تو بہت آدمیوں کو مار ڈالا لیکن  
اب رام ہو گئے اور جنگل میں بھی جب یہ لوگ قیدیوں وغیرہ سے ملتے ہیں تو اپنے  
مقدور بھر بہت تواضع سے پیش آتے ہیں۔

یہ لوگ ہر فٹ سے ۵ فٹ ۶ انچ تک اونچے مثل حبشیوں کے سیاہ نام گول سر  
آنکھیں ابھری ہوئی گھونگر والے بال۔ مگر نہایت مضبوط ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کا  
یہ گمان ہے کہ حبشی غلاموں کے جہاز اگلے زمانے میں بیان ٹوٹ جانے کے سبب سے  
ان جہازوں میں کے بچے ہوئے مرد و عورت کی یہ جنگلی اولاد ہیں لیکن انکی زبان میں  
حبشیوں یا کسی دوسرے ملک کا ایک لفظ بھی شامل نہیں ہوا اور انکے ہاتھ حبشیوں

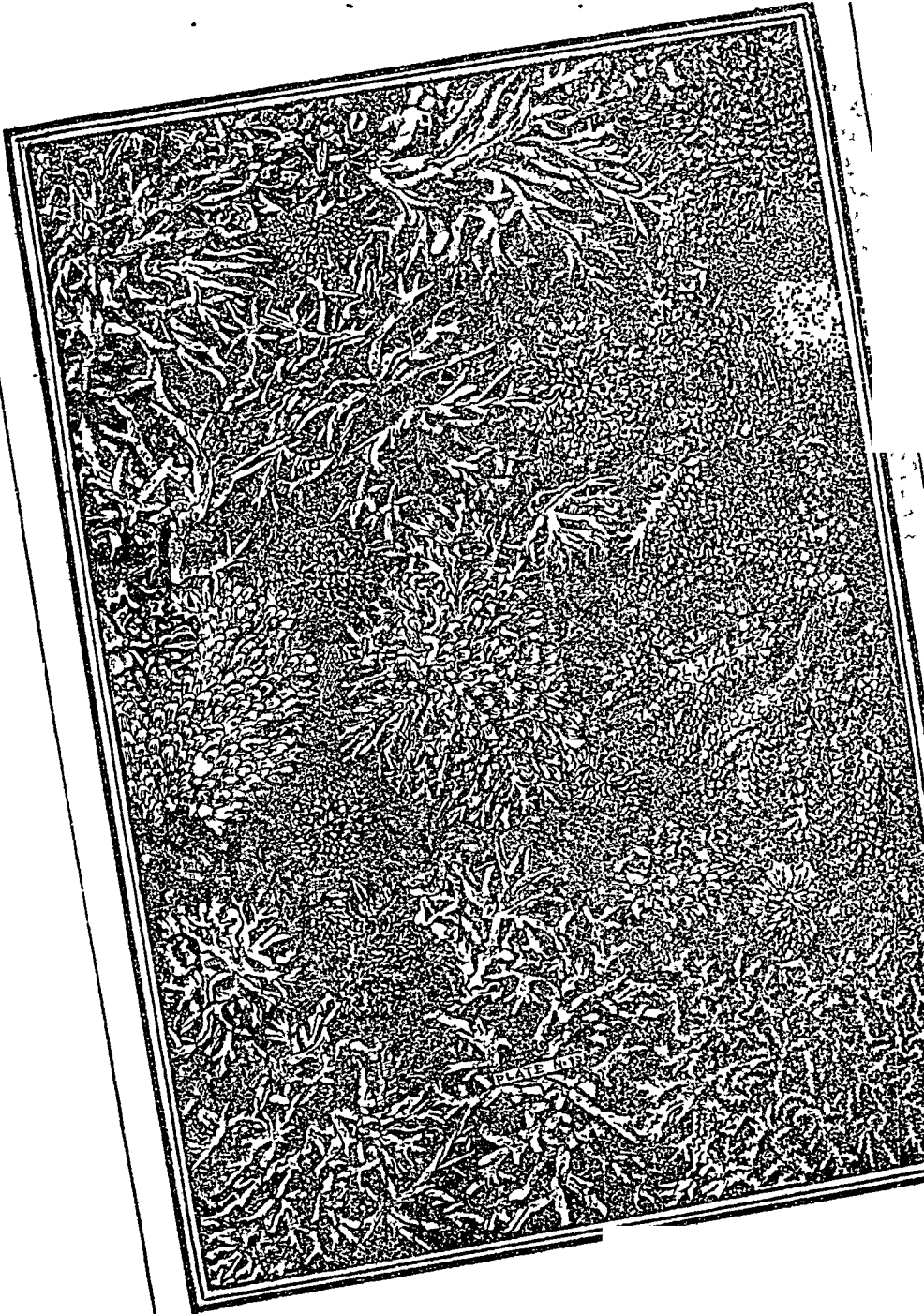
ابنک مشہور اور اسی صاحب نے مشہور معین انڈمان کا ایک نقشہ بھی تیار کیا تھا مگر اس نقشہ میں جو موقع از روے حساب طول شرقی اور عرض شمالی کے اس صاحب نے قیام کیا تھا مشہور معین نقشہ بیٹھ کوٹ کی پیمائش میں غلط ہو گیا اب صحیح موقع انڈمان کا وہی ہے جو میں نے اوپر تحریر کیا ہے۔

جب ۱۸۵۷ء میں بہاک ہند بغاوت ہوئی تو پھر سرکار کو ایک ایسی جگہ کی ضرورت پڑی کہ جہاں کئی ہزار قیدیوں کو بغاوت رکھنے کا وہیں کوئی ایسا مفسدین کو جیلوں میں رکھنے کی حالت میں پھر مفسدہ کا گمان تھا۔ اور نیز سرکار کو یہ بھی منظور تھا کہ ہند کے قریب کسی ایسی فرخ و وسیع جگہ پر ایک ایسا سٹیشن قائم کیا جاوے کہ ہر وقت کسی دیگر گون ہونے صورت ہند کے وہ جگہ کارآمد ہو جو ان دو بڑی غرضوں کی باعث سے آخر ۱۸۵۷ء میں ایک کمیٹی مقرر ہو کر واسطے مقرر کرنے کسی جزیرے کے انڈمان کو آئی۔ اور کمیٹی مذکور نے بعد ملاحظہ کرنے بہت سے جزیروں کے اسی پرانے مقام پورٹ بلیر کو کہ جو قدرتی نہایت قلب جگہ ہے پسند کر کے گورنمنٹ کو رپورٹ کی۔ اور سپر ڈیپوٹی جج جی بی مورنہ ۱۵ جنوری ۱۸۵۷ء کے کرنیل میں صاحب سپرنٹنڈنٹ مولین کو حکم ملا کہ کچھ تھوڑے سے قیدی مولین جیل سے لیکر جزائر مذکور پر سرکار انگریزی کا قبضہ کر کے باؤما کھڑا کرادو اور واسطے او ترنے قیدیوں آمد جدید ہند کے کسی قدر جگہ صاف کر کے پانی کا بندوبست کر دو چنانچہ بموجب اوس حکم کے صاحب موصوف نے انڈمان کو جا کر ۲۲ فروری ۱۸۵۷ء عیسوی کو اوسپر قبضہ کر کے ۲۱ ضرب توپ سرکار کی طرف سے سلامی کی سرکار اڈا اور چام کو کسی قدر صاف کر کے ایک گنواں کھدوا دیا۔ اسکے بعد ۱۰ مارچ ۱۸۵۷ء کو ڈاکٹر واکر صاحب سپرنٹنڈنٹ اول پورٹ بلیر کے مع قیدیوں بغاوت کے بیان پورے

ان جگہوں کا صحیح حال اب تک متعین نہیں ہوا کہ کس وقت اور کس ملک سے اگر یہاں آباد ہوئے ہیں اور پیشہ سے ایسے ہی وحشی اور بہایم سیرت ہیں یا کبھی مثل ہم لوگوں کے پیشہ بھی تھے یا نہیں۔ بعض لوگوں کا گمان تھا کہ باشندگان جزائر ہذا آدمیوں کو کھاتے ہیں اور نئے نئے بالوں سے ڈھکے ہوئے ہیں اور انکی شکلیں بہت قریب اور ڈرونی ہیں انکے پاس کوئی بوٹ نہیں ہوا اگر ہوتا تو وہ کسی جہاز کو سمندر میں نہانے دیتے اور بعض لوگ سمجھتے ہیں ان جگہوں کی صورت کٹون کی صورت سے بہت مشابہ ہے۔ غرض اس قسم کی خبریں سننے سے بہار والے آدمی ان جزیروں کے نزدیک نہیں چھٹکتے تھے اور ڈرتے ہوئے دور دور چلے جاتے تھے الف نیا کی دیکھنے سے معلوم ہو گا کہ بند آباد جہازی نے کیسی ڈرونی و قریب صورت اور آدم خوری اس جزیرے والوں کی لکھی ہے۔ بہت مدت تک لوگ لو خارج از اولاد آدم اور مردم خور سمجھ کر ان سے دور دور پھرتے رہے سب سے پہلے باہر سے برساتی جسکو اب نوٹے برس ہوئے سرکار انگریزی نے یہاں قیدیان سر اور جسین بھوہرے کے شہور کار کھنا تجویز کیا اسٹینٹ بیر اور کپتان مورسن دو جہازی سرداروں نے سب سے اول بمقام چاٹم اگر لنگر ڈالا اور اس چھوٹے سے ٹاپو کو کسی قدر صاف کر کے کچھ مکانات بنوائے اور وہاں رہنے لگے اور چاٹم اسکا نام رکھا جو ابھی تک مشہور ہے۔ مگر افسوس کہ بیماری اور آب و ہوا کی خرابی نے اس زمانہ میں اس سٹینٹ کے پانوں نہ چھنے دینے اور اوسے سے زیادہ آدمی انہیں سے مر گئے ناچار سبب ناموافقی آب و ہوا و نیز کمزورت بیماری کے وہ سٹینٹ آبادی کی تاریخ سے ساتویں برس یعنی ۱۶۹۶ء میں اجڑ گیا اور پھر ناٹھ شہر میں تک کسی نے اسکا نام نہ لیا مگر ابھی بمقام چاٹم اوسی وقت کے عالمگیری سگہ پینے روپے اور اینٹ و کیمبرل وغیرہ ملتے ہیں اوسی سٹینٹ بیر کے نام سے بہ بندر پورٹ

جب تم نوٹ ہرینا اور کبھی اونچی جگہ پر بیٹھ کر صبح و شام کا تماشا دیکھو تو ایک طرف سمندر کا  
 کالا پانی کہیں عریض کہیں طویل اور کہیں چھوٹی چھوٹی کھاڑیاں ہو کر مثل شطرنجی  
 کی لہروں کے اُن ہرے ہرے جزیروں میں نکل گیا ہو اور دیکھنے والے کو نہایت مسرت  
 و مخطوظ کرتا ہو یہ ایسا جگہ جسکی کبھی قدر مختصر تفصیل اور پھر کبھی ہر ایک وحشی قوم سے آباد ہو  
 ننگ و حرا ننگ جنگلیوں کی تصویر کہ گوڑ جعدا رچہ اس سینکراونکے ساتھ کھڑا ہوا ہے



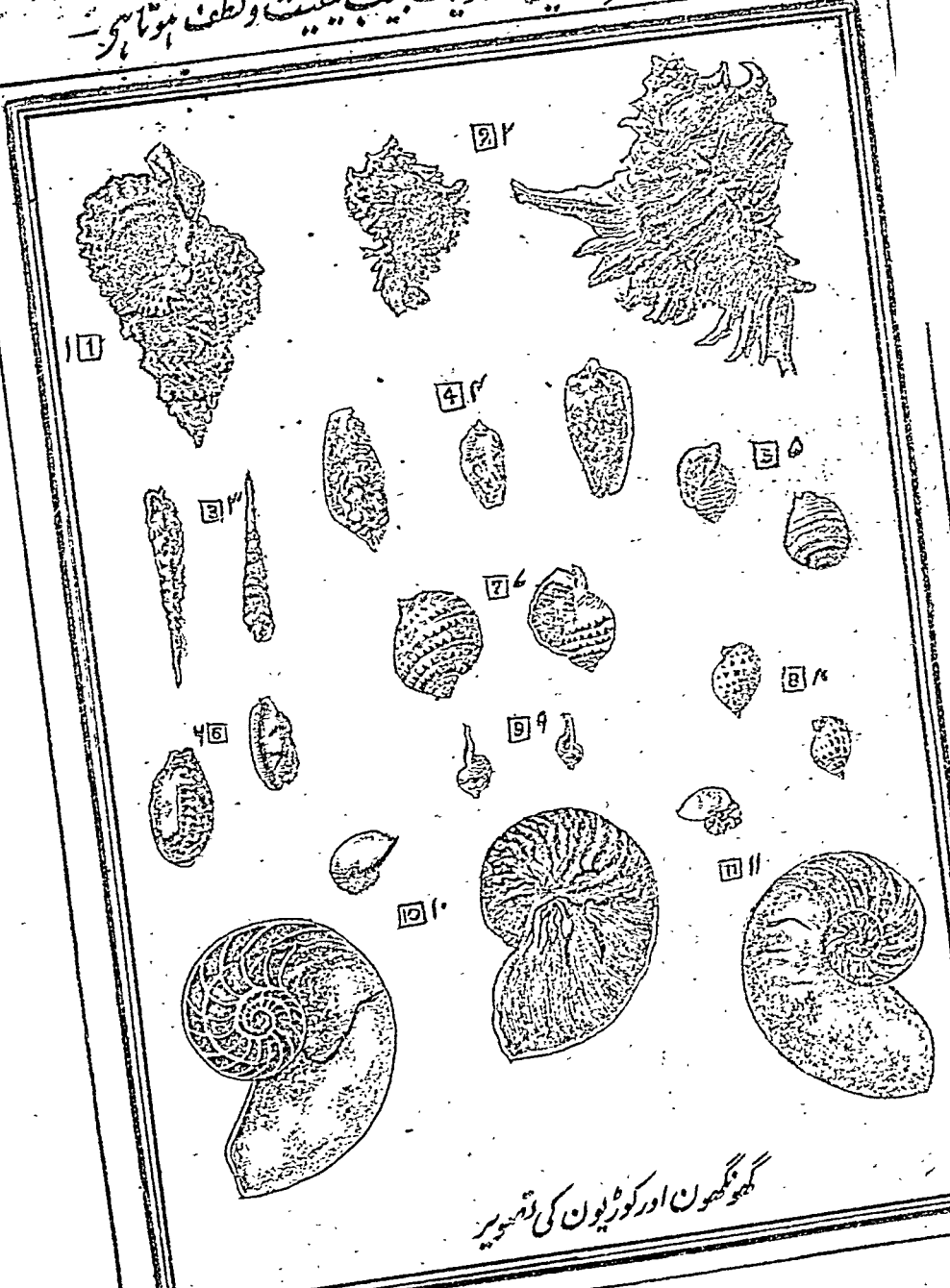


سمندر کے اندر کے پتھر کے پھولوں کی تصویر





زرد چوٹوں سے زیادہ نہیں ہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید سائب پھو دو و ٹون  
 کھنکھورے میں آگیا۔ یہاں سمندر کا پانی صاف اور شفاف ہونے سے لوٹ کر  
 جانے کی حالت میں رنگ بزمگ کے گھونگے اور سپیان اور پتھرون کے پھول اور  
 زنگ اور مچھلیاں پھرتی نظر آتی ہیں اور ایک عجیب کیفیت و لطف ہوتا ہے۔



گھونگھوں اور کوڑیوں کی تصویر

سرودی گدومی یہاں دونوں نہیں ہمیشہ ہمارے ملک کے چیت میاں کھ کی کیفیت ہوتی ہے  
 دسمبر جنوری میں رات کو ایک چادر اوڑھنے کی نوبت آتی ہے۔ آلہ تھر مائسٹر اسٹیمہ درجہ  
 نیچے کبھی نہیں آتا اور ماہ اپریل دسمی میں جو یہاں کی گرمی کا موسم ہے آلہ مذکورہ ۹۲ درجہ  
 سے اونچا کبھی نہیں جاتا ہر باقی سب دوسرے مہینوں میں نہ بہت گرمی ہے اور نہ بہت  
 سردی۔ تو یعنی گرم ہوا یہاں بالکل نہیں چلتی۔ گرم کپڑے پہننے کا یہاں بالکل دستور  
 نہیں ہے۔ ہمیشہ لوگ نین نکھہ و تتریب پہنے پھرتے ہیں اور اس سبب سے یہاں  
 کتہ کبھی موسم خزاں ہونہ بہار۔ بارہ مہینے درخت ہرے بھرے رہتے ہیں۔ یہاں بارش  
 کی بہت کثرت ہے ماہ مئی سے ماہ نومبر تک بارش ہوا کرتی ہے۔ ایک تو مہینے انچھہ تا سولہ  
 اوسط بارش کا ہے اسی کثرت بارش کے سبب سے یہاں سب صاحب لوگوں کے چوٹی  
 بنگلون اور قیدیوں کے بانس کی ٹیوں والے چھپرے کے جھوپڑوں کی چھت ڈھلویں  
 ہوتی ہے چوٹی دہمور چھت کا مکان یہاں ایک ہفتہ بھی بارش کا مقابلہ نہیں کر سکتا  
 لیکن اولہ یہاں کبھی نہیں پڑتا ہے اور نہ کبھی آندھی چلتی۔ جہاں ابھی تک جنگل  
 صاف نہیں ہوا نہایت گنجان اور دشوار گزار ہے۔ درخت اتنے اونچے کہ گویا  
 آسمان سے باتیں کر رہے ہیں جب تک کا ٹکراؤ نکلونہ گراؤ تب تک انکا پھیل ملنا  
 محال ہے۔ یہاں کے سانپوں میں زہر بہت کم ہے۔ سانپ کے کاٹنے سے آج تک  
 صرف ایک مسمی راہدین شوہر سہ ماہہ ٹھورن ٹکٹ لیو ہڈ و فوت ہوا ہے اور میرے خیال  
 میں وہ بھی غفلت تدبیر کے سبب سے مر گیا۔ لیکن کنگھجورہ اوسکا جواب یہاں موجود  
 ہے۔ اس سوڈی کے کاٹنے سے یہاں لوگوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے حتیٰ کہ چند آدمی  
 زخم گزیدگی سے سڑتے سڑتے مر بھی گئے۔ پچھو کے کاٹے کا درد یہاں ہمارے ملک کے

اور طرح طرح کی سپیان یہاں کے سمندر سے نکلتی اور ملکوں کو بطور تحفہ کے جاتی ہیں  
 پرندوں میں ہرن اور کبوتر اور کالے کوئے اور رنگاری اور سفید فاختہ اور مینا اور قسنو  
 کے ہزاروں پرندوں سے جنگل بھرا ہوا ہے۔ یہاں کے جنگل میں انہ اٹلی جامن کھل  
 بڑیل جالیفل تاریل اور پان وغیرہ کے درخت جو گرم ملکوں کے جنگلوں میں ہوتے ہیں  
 سب خورد و موجود ہیں گو بہ نسبت باغوں کے پھلوں کے انکے پھل نہایت چھوٹے اور  
 بدمزہ ہوتے ہیں۔ اب جنگل کے صاف ہو جانے سے ہر قسم کی ترقاری اور گرم ملکوں کے  
 پھل اور ہزار ہا من دھان اور کئی اور گڑ و ارہر و مونگ و ماش وغیرہ بقولات و اثمار  
 و غلجیات پیدا ہونے لگے ہیں۔ گیہوں چنا جو وغیرہ بیج اور سرفصل کے غلے یہاں بالکل  
 پیدا نہیں ہوتے اور کھ تو یہاں ایک برس کا لگایا ہوا دس برس تک رہتا ہے اور چون  
 انا پڑتا ہے تو تون تون عود اور شیرین ہوتا جاتا ہے۔ شروع آبادی میں یہاں اسکروی  
 بخار اور زخم کی بیماری کثرت سے تھی مگر اب جنگل صاف ہو جانے سے باسٹنا و ایک دو  
 کے عموماً یہاں کی آب و ہوا بہت عمدہ ہے خصوصاً عورتوں کے واسطے زیادہ تر مفید ہے۔  
 اب تک کسی متعدی بیماری کا نام نہیں چھپک و بیضہ اور واپانی بخار جنسے ہمارا ملک  
 باہر ہو جاتا ہے یہاں انکا کبھی نام بھی سنائیں گیا یہاں کسی قدر پھپھرے کی بیماری  
 اسی امراض و زخم اور موسم ہر سات میں تھوڑے دنوں تک اور خصوصاً  
 ان کو بخار ہوتا ہے یہ ملک خط استوا کے قریب ہونے سے ہمیشہ یہاں رات دن  
 گرمی بہت ہی تھوڑا فرق پڑتا ہے۔ قطب شمالی یہاں ہمارے ملک کے موافق  
 میں ہے شاید ایک نیزہ سے زیادہ اونچا نہ ہو بلکہ لوگوں کا مقولہ ہے کہ تھوڑا دور  
 چلنے سے ٹھیک خط استوا کے مقام سے قطب جنوبی و شمالی دونوں نظر آتے ہیں۔

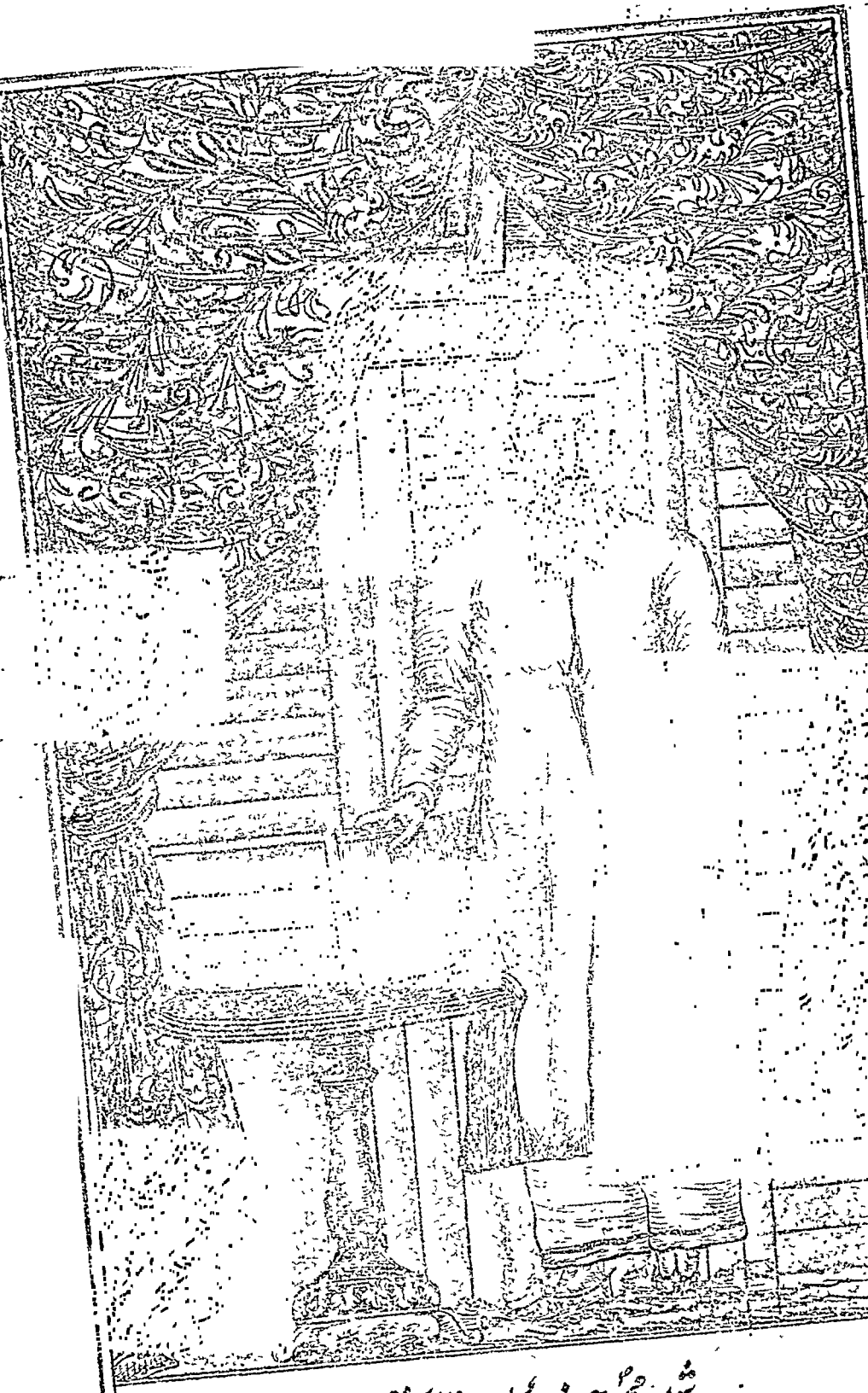
تاریخ

پاپوہین بہت ہی کم جاتے ہیں مین نے وہاں کی گندھاک دیکھی ہے ہمارے ملک کی گندھاک  
 سے کچھ خراب نہیں ہے یہاں کے جنگل مین سوائے سٹور کے کوئی چوپایہ درندہ یا چرنڈ نہیں  
 یہ سٹور بھی بہت ہی چھوٹا اور بھیرے کے موافق غریب ہے۔ صحرائی شکاروں مین یہاں جنگلیوں  
 کے صرف سٹور ہی ایک عمدہ شکار ہے۔ لعاب اباہیل یہاں کا ایک عمدہ ٹخنہ اور بڑی قسمی  
 چیز ہے یہ لعاب پہاڑوں کے کھوہوں مین جان اباہیل کے جھنڈ کے جھنڈ رہتے ہیں مین  
 یہ ایک بڑی عمدہ قوت باہ کی دوا ہے اور روپیہ کارو پیہ بھرکتا ہے برہا اور پینا لوگ اسکو بہت  
 شوق سے کھاتے ہیں مین نے بھی اسکو کھایا ہے لیکن جیسے اسکے فائدے مشہور ہو رہے ہیں  
 ویسا اثر نہیں پایا۔ یہاں کے جنگلیوں مین کئی قسم کی عمدہ عمدہ لکڑیاں موجود ہیں اس مین  
 ایک قسم مٹی لنگو کی لکڑی ہمارے ملک کے سال و ساکھو کی برابر وزنی اور مستحکم اور دیرپا ہے۔  
 پداوک یعنی لال لکڑی کا نظیر تو شاید دوسرے ملک مین کم ہو یہ لکڑی خون کے موافق بہت سرد  
 اور نہایت پایدار و خوشنما و خوشبودار ہے۔ آبنوس بھی یہاں کے جنگلیوں مین ہے۔ ماربل  
 یعنی پھولدار لکڑی تو سوائے یہاں کے شاید آج تک پردہ زہین پر دوسری جگہ نہ ملی ہوگی  
 بطور تحفہ تمام ملکوں مین جاتی ہے۔ اوپیا اور دوسری بہت سی لکڑی مضبوط و عمدہ قسم کم  
 یہاں کے جنگلیوں مین موجود ہیں اور سرکاری آ رہ گھروں مین لاکر چری جاتی ہیں۔  
 درخت گرجن جس سے گرجن کا تیل جو واسطے پالش و صفائی اشیاء لکڑی کے بہت عمدہ  
 اور قیمتی چیز ہے یہاں کثرت سے ہیں اسکے درخت مین بچھنا لگا کر اسکے تیل کو نکالتے ہیں۔  
 بید بھی یہاں کے جنگل مین کئی قسم کا ہے اور ایسکی چھڑیاں اور کوڑیاں بطور تحفہ کے مالک  
 کو جاتی ہیں۔ مگر ایک پورے بید کی کوڑی یہاں نہیں ہوتی۔ عتیق البحر کی چھڑیاں  
 کالی ناگنی کے ہزنگ اور گھونگھا سنگھ اور ہزار ہا قسم اور رنگ کے گھونگھے اور کوڑیاں

کے گلیفریٹ میں قریب ایک ہزار جزیروں کے شامل ہیں نام انڈمان مشہور ہے۔ زیادہ تر جزیرے یعنی علم حیوانات کے محققوں کا یہ مقولہ ہے کہ یہ جزائر کسی زمانہ میں بڑا عظیم ایشیا سے ملے ہوئے تھے کیونکہ یہاں کے اشجار و شمار اور دوسری بہت سی چیزیں ملک برہما سے ملتی ہیں اور ملک برہما کے بعض مقام انڈمان کے بعض جزیروں سے صرف ۶۰ میل کے فاصلہ پر ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ کے پھیر بھارا اور سمندر کی موجوں کے سبب کٹتے کٹتے یہ ٹکڑے اول بڑا عظیم ایشیا سے علیحدہ ہو گیا تھا اور پھر آخر کو ایک دوسرے سے علیحدہ ہوتے ہوتے ہزاروں چھوٹے چھوٹے جزیرے ہو گئے۔

یہاں چھ روز میں کلکتہ سے آگے پونچھا اور تین روز میں رنگون سے۔ مولین یہاں سے تین سو میل اور آریسینگا پور چار سو میل گوشہ مشرق و شمال میں اور پانگاک تین سو چاس میل مشرق میں اور نیگوبارا تھی میل جنوب میں اور مدراس آٹھ سو میل گوشہ مغرب و جنوب میں اور لنکا آٹھ سو میل گوشہ مشرق و جنوب میں واقع ہے یہ جزائر سب پہاڑی ہیں ہموار زمین بہت کم ہے۔ یہاں سب سے اونچا پہاڑ مونسٹا پہاڑ کا ہے جو سطح سمندر سے ۱۱۶ فٹ اونچا ہے۔ ٹھنڈے پانی کا ندی نالہ یہاں کوئی جاری نہیں ہے برسات کے موسم میں بعض جگہ اونچے ٹیکروں اور ٹیلوں پر سے پانی کے چھرنے بہا کر رہے ہیں لیکن برسات کے ساتھ ہی بند ہو جاتے ہیں۔ شروع آبادی میں تو یہاں پانی بہت ملتا تھا اگر اب سرکار کی طرف سے بہت کنوئیں اور ڈگیان تیار ہو جانے سے پانی کی تکلیف نہیں رہی۔ یہاں کے جزائر میں پورٹ بلیر کے اوٹر کو ایک گندھک کا پہاڑ ہے اور اس میں ہر وقت آگ کے شعلے اور دھواں نکلتا رہتا ہے۔ اس کے پاس کے سمندر کا پانی بہت گرم رہتا ہے اس پانی کی حرارت اور ہر وقت کی آتش انگیزی کے سبب سے اس





شماره ۲۰ جعفر مؤلف تاریخ نجف

باز جزائر ہذا کا مفصل ورج ہو تصنیف کر کے غیر حاضر اور ہند کے لوگوں کو بھی  
 کے عجائبات سے آگاہ کیا جاوے۔ ستوان ذونون و خون کے رفع ہونے کی واسطے  
 خاکسار محمد جعفر میشری سدرن ڈسٹرکٹ نے پختہ کتاب تحریر کر کے اسکا نام سخی نام  
 مایع عجیب رکھ دیا۔ ناظرین سے امید ہو کہ جہاں کہیں کہہ نہیں خطا و قصور یا دین ظلم  
 عفو سے اصلاح کر دیں اور دعا کریں کہ ہماری سرکار عدلت شہار خاکسار کو ان  
 ننگ و ہرنگ جنگلیوں کی صحبت سے جدا کرے تاکہ جلد ثانی اس کتاب کی وہاں خود حاضر  
 ہو کر اپنے ننگ کی بولی میں ناظرین کو نذر کروں نقطہ

العبد محمد جعفر عثی اللہ عنہ میشری سدرن ڈسٹرکٹ  
 مورخہ یکم اپریل ۱۸۶۹ عیسوی پورٹ بلیر۔

CHAPTER I

On the position of the Andamans, the colonizing of the former and present Settlements, its produce and Zoology, the aborigines, and its Forest and the Sea

فصل اول

موقع انڈمان مع ذکر آبادی سابق و حال و پیداوار شلٹنٹ و حال جنگلیان و ذکر چینی بندر کے

جزائر انڈمان خلیج بنگال کے مشرق طرف ۹۲ درجہ ۴۴ دقیقہ طول شرقی اور ۱۱ درجہ ۴۳ دقیقہ عرض شمالی پر کلکتہ سے ۵۹۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہیں یہ مجموعہ جزائر



کرنے میں کمر بستہ و تیار پاتا ہوں۔ میں خوب جانتا ہوں کہ وجوب و استحقاق شرطیہ  
 رہائی محمد جعفر کا برخلاف ان وجوہات کے جو میں نے اوپر لکھی ہیں تجویز کیا جاوے گا لیکر  
 میری غرض ان وجوہات کے لکھنے سے یہ ہے کہ اگرچہ سر دست اسکی مطلق رہائی کو کوئی امر  
 مانع ہوگا ایسی وجہ نہیں ہے کہ جسکے سبب سے رہائی شرطیہ بامین حدود اس سٹینٹ کے  
 اُسکو بند کیا دے۔ اور جب میری شرطیہ رہائی میں کچھ توقف ہو تو پھر لکھا کہ میری آخری  
 چٹھی کی تاریخ سے آج تک محمد جعفر بہت خوش چلن ہے اور میں اُسکے کاموں سے بدن  
 راضی ہوں۔ اس اخیر چٹھی کے جانے پر صاحب چیف کاشمر بہادر نے میری شرطیہ رہائی  
 کی درخواست مع نقول ان سب ٹیمپوں کے گورنٹ کو بھیج دی۔ مگر فسوس کہ سکرٹری  
 گورنٹ ہند نے مجکو وہ شرطیہ رہائی بھی کہ جسکے لینے سے پچاسوں قیدیوں نے انکار  
 کر دیا تھا عنایت فرمائی مگر میرے آقا سے نامہ دار نے جب یہ حکم گورنٹ پایا تو میری تسلی  
 کر کے فرمایا کہ بوجہ و پریشی معرکہ کابل کے تمھاری درخواست اسوقت منظور نہیں ہونی لگیں  
 بعد اختتام اس معرکہ کے ہم پھر سفارش کریں گے دنیا بامید قائم ہو دیکھے پر وہ غیب سے  
 اب کیا ظاہر ہوتا ہے۔ جو جو عجائب اور اس دنیا فانی کی عدم استواری اور زمانہ کا  
 خیر و تبدیل اور پھیر بھار اس عاجز نے دیکھا ہے اسکی تفصیل کے واسطے تو ایک دفتر  
 ایسے مکرمات دراز سے بہت سے صاحب لوگوں کی جو مجھ سے زبان اُردو و ناگری و فارسی  
 سمجھتے تھے یہ فرمائش تھی کہ زبان اُردو و مر و جو پورٹ بلیر میں کوئی ایک کتاب تصنیف  
 ہے کہ جس سے یہاں کے لوگوں کو اُردو دیکھنے میں مدد ملے اور اُسکے سواے اور بھی  
 اسے دو ستون کی مدت سے یہ تھا تھی کہ ایک کتاب تاریخ پورٹ بلیر میں بیان کیا  
 جاوے اور اوضاع و اطوار و بند و بست و قانون و زبان مختلفہ پورٹ بلیر و حال

تعیب نہیں ہوتے۔ میجر پراٹھر و صاحب بہادر جنکے ساتھ میں برابر دس برس تک رہا وہ میرے حال و اطوار و یاقوت سے بہ نسبت دوسروں کے زیادہ واقف تھے۔ انھوں نے میری رہائی کے واسطے دو تین چھپیان تحریر کیں کہ انکا ترجمہ واسطے ملاحظہ ناظرین کے بیان تحریر کرنا ہوں اور مجکو امید ہے کہ انکا بیان درج کرنا ناظرین کو ناگوار بلکہ خالی از لطف نہوگا۔ جب صاحب موصوف نے کتاب دستی دستور العمل پورٹ بلیر کی تیار کر کے بھنور صاحب جیٹ کسٹرز بہادر روانہ کی تو لکھا کہ اس کتاب کی تیاری میں فشی محمد جعفر میرنشی سدرن ڈسٹرکٹ نے مجکو بڑی مدد دی ہے۔ اُسے اپنے اوقات فرصت میں نہایت خوشی و رغبت کے ساتھ اس کام کو کیا ہے۔ اور اُسکی بارہ تیرہ برس کی و افکاری ساتھ احکام و قواعد شلٹنٹ کی اس کتاب کی تیاری میں نہایت درجہ کو کارآمد ہوئی۔ اُسے بلا اعانت احد سے اس تمام کتاب کو انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ اسکے بعد صاحب مدوح نے جب میری شرطیہ رہائی کے واسطے سفارش کی تو لکھا کہ میں فروری ۱۸۶۹ء ایسوسی سے محمد جعفر کو جانا ہوں سو اسوقت سے آج تک جان کہ مجکو موقع اسکی چال چلن کے دریافت کا بلا ہے میں نے اُسکو ایک بے نظیر و لاثانی آدمی پایا ہے۔ شخص بڑا علم دوست اور نہایت جفاکش آدمی ہے۔ پورٹ بلیر میں آکر اُسے علم انگریزی بھی سیکھ لیا ہے کہ اُسکو نہایت عمدگی سے پڑھتا لکھتا اور ہوتا ہے۔ ادا بہت موقعوں میں جان جہان یہ سرکاری کچھریوں میں رہا ہے نہایت کارآمد سرکار ہوا ہے۔ اور ان تمامی نصیحتات و رپوٹوں کا جو اس شلٹنٹ میں جاری ہیں یہی شخص مصنف ہے۔ اور جب کسی کام کے واسطے اُسکو حکم ملا ہے تو ہمیشہ نہایت خوشی سے اُسے اُسکو انجام دیا ہے۔ اور کیسا ہی اور کیہ قدر کام ہوں میں ہمیشہ اُسکو اوسکے



مدونعت محمد جعفر مؤلف اوراق ہذا بخدمت ناظرین اس کتاب کے عرض  
 کہ یہ عاجز تھا نیسر عوت کہ چھپتر کا باشندہ ہے۔ سترہ برس کی عمر سے پیش برس  
 انگریزی کچریون میں وکالت و مختار کاری کرتا تھا۔ سترہ سال میں جب  
 رانی ہوئی تو یہ خاکسار بھی مجرم اعانت مجاہدین گھڑ بیٹھا بٹھایا سزا پاب  
 قبور دریائے شور کا ہو کر یہاں پورٹ بلیر کو پہنچا۔ یہاں جاز سے اترنے  
 کچری صاحب چیف کسٹرو و سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر میں منشی ہو گیا۔  
 سٹنڈنٹ نے جو جھکوساٹیفکٹ عمدہ کارگزاری و خوشنودی مزاج  
 کے عطا فرمائے وہ ایسے ہیں کہ ملک کے بڑے بڑے عمدہ اداروں کے



۱۷۹	پنجابی زبان کے جملے۔	۱۰۵	کشمیری زبان کے جملے۔	۱۰۵	کشمیری زبان کے جملے۔
۱۸۰	کول و ہنتھالی زبان کے جملے۔	۱۱۲	انعامی دھبھوٹیا زبان کے جملے۔	۱۱۲	انعامی دھبھوٹیا زبان کے جملے۔
۱۸۴	ملائی زبان کے جملے۔	۱۱۳	برہا زبان کے جملے۔	۱۱۳	برہا زبان کے جملے۔
۱۸۶	چینا زبان کے جملے۔	۱۳۸	بندیل کھنڈی زبان کے جملے۔	۱۳۸	بندیل کھنڈی زبان کے جملے۔
۱۸۸	مارواڑی زبان کے جملے۔	۱۳۴	اودھیا زبان کے جملے۔	۱۳۴	اودھیا زبان کے جملے۔
۱۹۲	گجراتی زبان کے جملے۔	۱۵۲	گجراتی زبان کے جملے۔	۱۵۲	گجراتی زبان کے جملے۔
۱۹۴	سندھی زبان کے جملے۔	۱۵۴	سندھی زبان کے جملے۔	۱۵۴	سندھی زبان کے جملے۔
۱۹۶	پنجابی زبان کے جملے۔	۱۵۶	گجراتی زبان کے جملے۔	۱۵۶	گجراتی زبان کے جملے۔
۱۹۸	پنجابی زبان کے جملے۔	۱۵۷	گجراتی زبان کے جملے۔	۱۵۷	گجراتی زبان کے جملے۔
۱۹۹	پنجابی زبان کے جملے۔	۱۵۸	گجراتی زبان کے جملے۔	۱۵۸	گجراتی زبان کے جملے۔
۲۰۱	پنجابی زبان کے جملے۔	۱۵۹	گجراتی زبان کے جملے۔	۱۵۹	گجراتی زبان کے جملے۔
۲۰۳	پنجابی زبان کے جملے۔	۱۶۲	گجراتی زبان کے جملے۔	۱۶۲	گجراتی زبان کے جملے۔
۲۰۵	پنجابی زبان کے جملے۔	۱۶۳	گجراتی زبان کے جملے۔	۱۶۳	گجراتی زبان کے جملے۔
۲۰۷	پنجابی زبان کے جملے۔	۱۶۴	گجراتی زبان کے جملے۔	۱۶۴	گجراتی زبان کے جملے۔
۲۰۹	پنجابی زبان کے جملے۔	۱۶۸	گجراتی زبان کے جملے۔	۱۶۸	گجراتی زبان کے جملے۔
۲۱۰	پنجابی زبان کے جملے۔	۱۶۹	گجراتی زبان کے جملے۔	۱۶۹	گجراتی زبان کے جملے۔
۲۱۳	پنجابی زبان کے جملے۔	۱۷۰	گجراتی زبان کے جملے۔	۱۷۰	گجراتی زبان کے جملے۔
۲۱۴	پنجابی زبان کے جملے۔	۱۷۱	گجراتی زبان کے جملے۔	۱۷۱	گجراتی زبان کے جملے۔
۲۲۰	پنجابی زبان کے جملے۔	۱۷۲	گجراتی زبان کے جملے۔	۱۷۲	گجراتی زبان کے جملے۔
۲۲۸	پنجابی زبان کے جملے۔	۱۷۳	گجراتی زبان کے جملے۔	۱۷۳	گجراتی زبان کے جملے۔
		۱۷۴	گجراتی زبان کے جملے۔	۱۷۴	گجراتی زبان کے جملے۔
		۱۷۵	گجراتی زبان کے جملے۔	۱۷۵	گجراتی زبان کے جملے۔

صفحہ ۹۹	اس وقت شادی قیدیوں کی کس طرح سے ہوتی ہے۔	صفحہ ۸۷	ذکر آزادانہ نرسل و رسائل قیدیان باہم سابق۔
۱۰۰	ذکر بندوبست و وضعات قیدیان۔	۸۸	ذکر مالدارسی قیدیان باہم سابق۔
۱۰۱	ذکر پابندی پاس۔	۸۹	ذکر آنے عیال اطفال قیدیوں کا مکاتبہ بندہ۔
۱۰۲	ذکر نرسل قیدی چسب قواعد و وجہ حال۔	۹۱	ذکر قواعد شادی قیدیان ساتھ قیدی عورتوں کے۔
۱۰۳	ذکر انوکھہ قسم کی جاہداد اور پیہ کھینے کی اجازت۔	۹۲	ذکر کلاس بندی سوم بعد کرنل مین صاحب۔
۱۰۴	ذکر فرار قیدیان۔	۹۳	ذکر کلاس بندی چہارم بعد کرنل اسٹوارٹ صاحب۔
۱۰۵	ذکر عدالت دیوانی میں عی مدعا علیہ سے کتنی پن۔	۹۴	ذکر ایجاد بھنڈا و حبس کین لارڈ میو صاحب۔
۱۰۶	ذکر والوں کی کشتکاری کا بیان۔	۹۵	ذکر خلاصہ مضمون قانون لارڈ میو صاحب بہادر۔
۱۰۷	ذکر تعطیل قیدیان۔	۹۶	ذکر دن رسد مندرجہ قانون لارڈ میو صاحب بہادر۔
۱۰۸	ذکر بڑھے اور اطفال سنٹ میں نمین آتے کم عمر۔	۹۷	ذکر کیبل صاحب کی سختی کی رائے۔
۱۰۹	ذکر علیحدہ بارک مین رہیں۔	۹۸	ذکر محمد و ہونارسل و رسائل قیدیان۔
۱۱۰	ذکر اہل قیدیان بھنڈا خلائد و زنی قواعد سنٹ۔	۹۹	ذکر ایجاد قواعد مالی قیدیان ائمہ کچن بعد بیس برس کے۔
۱۱۱	ذکر معافی میعاد چہارم قیدیان میعاد باہم سابق۔	۱۰۰	ذکر خلاصہ قانون مشہور نام۔
۱۱۲	ذکر معافی آٹھ شہ میعاد قیدیان میعاد سابق۔	۱۰۱	ذکر حبس بعبور دریائے شوہ کی تقریر۔
۱۱۳	ذکر وزن رسد قیدیان حسب وجہ حال۔	۱۰۲	ذکر آمد کے وقت سواب جو کارروائی شروع ہوتی ہے۔
۱۱۴	ذکر پورٹ بلیر میں قیدی جیل میں نمین رہتے۔	۱۰۳	ذکر عدالتوں کا ذکر حسب قواعد و وجہ حال۔
۱۱۵	ذکر شستی اور کٹ والوں کو سیریل کھڑکی کوئی نہایت۔	۱۰۴	ذکر کلاس قیدیان ہندوستانی حسب وجہ حال۔
۱۱۶	ذکر اشام و عراضات قیدیان۔	۱۰۵	ذکر اوقات شقت قیدیان۔
۱۱۷	ذکر بندوبست قیدیان شستی حسب قواعد و وجہ۔	۱۰۶	ذکر تقسیم کام قیدیان۔

# فہرست مقاصد کتاب تاریخ پنجاب

صفحہ نمبر		
۲۵	عہد کرنل مین صاحب سپرنٹنڈنٹ پنجم۔	۱
۳۸	عہد جنرل اسٹوارٹ صاحب سپرنٹنڈنٹ ہشتم۔	۵
۵۱	عہد جنرل بارول صاحب سپرنٹنڈنٹ نہم۔	۱۰
۵۲	عہد کرنل کیڈل صاحب سپرنٹنڈنٹ ہشتم۔	۱۵
۵۹	بیان انتظام حکومت قواعد اداری و تقسیم کام انتظام پولیس۔	۲۰
۶۲	گوشتوارہ آبدنی و خرچ سالانہ پورٹ بلیر و گوہار۔	۲۵
۶۵	فصل سوم حالات قتل لارڈ میو صاحب بہادر۔	۳۰
۸۲	اشعار سولہ گوی ایوب خان صاحب شہزادہ قتل لارڈ میو صاحب بہادر۔	۳۵
۸۴	فصل چہارم دستور العمل سابق و حال لارڈ میو صاحب بہادر۔	۴۰
۸۵	۱۔ نوکر بھنڈارہ شروع آبادی۔	۴۵
۸۵	۲۔ نوکر بھنڈارہ کھائی جنگل باہم سابق۔	۵۰
۸۶	۳۔ نوکر بھنڈارہ کھائی اول بھنڈارہ گوہار صاحب۔	۵۵
۸۶	۴۔ نوکر بھنڈارہ کھائی کپڑہ کپڑہ سالانہ قیدیوں کو۔	۶۰
۸۶	۵۔ کلاس بندی دوم بعد کرنل خورد صاحب۔	۶۵
۸۶	۶۔ نوکر بھنڈارہ کھائی پیشہ وران بعد جان مان صاحب۔	۷۰
۸۶	۷۔ نوکر بھنڈارہ کھائی پاس باہم سابق۔	۷۵
۸۶	۸۔ نوکر بھنڈارہ کھائی پاس باہم سابق۔	۸۰

و سپاچہ

فصل اول ذکر موقع انڈمان مع ذکر آبادی

سابق و حال و پیداوار شہرستان دیگر حالات متعلقہ جزا

انڈمان کے جوائنٹ میٹنگس کا ذکر۔

اعراب ابیل کا ذکر۔

انڈمان کی لکڑیوں اور بیویوں اور گھوٹکیوں

اور کوڑیوں کا ذکر۔

انڈمان کے جنگلیوں کا ذکر۔

گوشتوارہ شہنشاہ کلاس مارگل قیدیان پورٹ بلیر۔

گوشتوارہ آبادی و بہات قیدیان۔

فہرست عملہ کچھری۔

خرچ نامہ پورٹ بلیر۔

جینی بندر کا بیان۔

فصل دوم حالات تاریخی عہد سپرنٹنڈنٹ

عہد ڈاکٹر واکر صاحب سپرنٹنڈنٹ اول۔

عہد کرنل جان مان صاحب سپرنٹنڈنٹ دوم۔

عہد کرنل ٹیلر صاحب سپرنٹنڈنٹ سوم۔

عہد کرنل خورد صاحب سپرنٹنڈنٹ چہارم۔

## PREFACE

---

I Mohamed Jaffer, the humble author, was a resident of the famous City of Thanésur or Coorcheettur. From the age of 17 till I was 25 I was employed as an attorney in Court. In 1863 at the time of the Umbeyla War I was charged with abetting the waging of War against the Queen and sentenced to transportation for life at the Andamans. On my arrival at Port Blair I was made a Munshi in the Chief Commissioner and Superintendent's Office.

The Superintendent's certificates of my good conduct and ability surpass those of the native high officials in India.

Major Protherve under whose immediate orders I served for 10 years and who is more acquainted with the circumstances of my case, conduct and ability than others wrote 2 or 3 letters about my release. I would apologize to my readers for quoting a few passage from these which I trust may interest them. When my Master sent the Hand-book to the Chief Commissioner he wrote "I have received great assistance from Saikh Syed Mohamed Jaffer No. 11450, Head Munshi in the Southern District, in the preparation of this work he has laboured most willingly at it during his leisure hours, and his intimate acquaintance with the numerous Settlement orders of the past 12 or 13 years has proved very useful in its compilation. He has also unaided translated the whole of the work from English into Urdu." After this he recommended me for conditional release



he wrote, " that I have known Mohamed Jaffer as he states since 1869, his conduct since which time *so far* as I have had opportunities of judging has been unexceptionable, he is a very studious hardworking man, and since his arrival in Port Blair in transportation has taught himself English, which he now reads, writes and speaks with fluency; he has on many occasions been of great use in the offices to which he has been attached, and is I believe the author of most of the returns and forms at present in use with convict Vernacular department, his services whenever required have been cheerfully rendered, and have always found him ready for any amount of work; I am of course aware that the expediency or otherwise of the conditional release of Mohamed Jaffer will be decided on quite different grounds to those above set forth, my object however in making these remarks is to show that really there are no reasons why Mohamed Jaffer should not be allowed a conditional release within the limits of the settlement of Port Blair," and when owing to some causes there was a delay in recommending my release he wrote another letter and said " that since the date of my last letter on the subject Mohamed Jaffer's conduct has been very good and his work performed entirely to my great satisfaction." On the receipt of this last letter Chief Commissioner was pleased to recommend my conditional release and sent the copies of all the letters to the Government of India, the Secretary of the Government of India declined to grant me the conditional release which was not accepted by many convicts in 1877. My master consoled me by saying that after the Cabool War is over he would again recommend my release as the proverb says, " the world stands on hope" let us see what will come out of the hidden curtain.

Volumns would not contain the wonders, the transformations and changes that it has been my lot witness.

For a long time many gentlemen, who have read Persian, Urdu, and Nagri with me, have desired me to write a work in Urdu as spoken at Port Blair from which they might derive benefit in learning the language, besides which many of my friends in India and Port Blair have requested me to write a work on Port Blair, shewing the population, habits, customs, administration, law and languages spoken at Port Blair, as well as an account of the aborigines in order that they might acquire some knowledge of the place.

Impressed by these two causes, I have ventured to put before the public a brief History of Port Blair and have named it "Tarikh Ajib" تاريخ عجيب (wonderful History) the nine letters of which the name is composed give the no of the present Hijree era (1296).

In conclusion I beg my readers to overlook any mistakes that may have occurred, and they would pray that our great Government relieve me from the Society of naked friends so as to enable me to complete the other volumn of this book in my own pure country language.

PORT BLAIRE : } S. S. MOHAMED JAFFER,  
1st April 1879. } Head Muzli Sepdt. District.



## INTRODUCTION.

The following work was compiled at the urgent request of Sardar Bhagel Singh, the District Superintendent of Police, and his son Sardar Thakur Singh, and in April last it was dedicated to the said Sardars who after perusing the work approved of it very much.

The said Sardar by his letter dated 5th April 1879, sent this work to Major Wimberley, the Deputy Superintendent to ask his permission to get the said work published, Major Wimberley in his reply said he saw "no objection to the work being published" but at Port Blair there is no good Press the work has therefore not yet been published. Being a convict, I beg to give up my right of authorship, and I authorize the Proprietor of the Newul Kishore Press of Lucknow to get this work printed and reprinted at his ownwill and accord and I hand over its copy right to him.

PORT BLAIR : -

1st July 1879. }  
}

S. S. MOHAMED JAFFER,

*Head Munshi Supdt. District*

## عرض مولف

کتاب مندرجہ ذیل حسب مالیش سرور انجیل سنگھ صاحب شرکت سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر اور سرور انجیل سنگھ خلیفہ الرشید سرور صاحب موصوف کے تالیف ہو کر اپریل گذشتہ میں انکی نذر کی گئی تھی کہ اُسکو ہر دو سرور مطالعہ کر کے نہایت محظوظ ہوئے اور بہت پسند فرمایا۔ اُسکے بعد سرور صاحب مدوح نے کتاب مذکور کو بذریعہ اپنی چھپنی مورخہ ۱۹۰۸ء اپریل ۱۹۰۸ء کے بجز دست میجر و جرنلی صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے بطلب اجازت چھپوانے کتاب کو کے بھیج دیا کہ جواب اُسکے صاحب موصوف نے بذریعہ اپنی چھپنی مورخہ ۱۹۰۸ء اپریل ۱۹۰۸ء کے سرور صاحب کو لکھا کہ ہمارے نزدیک اس کتاب کے چھپنے میں کچھ قباحت نہیں ہے آپ شوق سے چھپو اورین۔ لیکن پورٹ بلیر میں کوئی عمدہ مطبع نہونے کے سبب سے یہ کتاب آج تک نہیں چھپی۔ چونکہ میں قیدی ہوں اس واسطے میں نے اپنا حق تصنیف جو مجھ کو قانوناً حاصل تھا اُسکی رو سے مطبع منشی نول کشور صاحب کو اجازت دیتا ہوں کہ فی الحال اور آئندہ جب چاہیں اس کتاب کو بطور خود چھپو آمین میری طرف سے حق تصنیف کا مطبع منشی نول کشور صاحب لکھنؤ کو منتقل کیا گیا۔

یکم جولائی ۱۹۰۸ء

محمد جعفر عنفی عمدہ میر منشی صدرن ڈسٹرکٹ











صفحہ	سطر	غلط
۶۹	۲۱	ایکینہ
۷۹	۱۲	جولوگ
۸۳	۱۲	برالی
۸۷	۶	گلا
۸۸	۱۷	کراتے رہیں
۸۸	۱۶	پوسے نشتے
۸۹	۷	میرکھورسے
۹۰	۱۳	کہ اون کے
۹۷	۱۳	غذ کے
۹۷	۶	
۱۰۰	۱۶	
۱۰۳	۱۵	
۱۰۳	۲	
۱۱۰	۱۲	
۱۲۱		
۱۲۸		
۱۳۲		
۱۳۸		
۱۴۱		



صفحہ	غلط	سطر	صفحہ
براہین	ایکینہ	۲۱	۶۹
لوگ	جو لوگ	۱۲	۷۹
کرائی	برائی	۱۲	۸۳
گلمہ	گلمہ	۶	۸۷
کرتے رہیں	کرتے رہیں	۱۷	۱۰
پہستے وقتے ماضی ہتے	پہستے	۱۶	۸۸
میرنگو کے	میرنگو کے	۷	۸۹
اون کے	کراون کے	۱۳	۹۰
نہ بننے	غیر بننے	۱۳	۹۱
سنا	سننا	۶	۹۷
ایک	نیویں ایک	۲۶	۱۰۰
نخبات	نخبات	۱۵	۱۰۳
کچھ	کچھ	۳	۱۰۳
کتنی	کتنی	۲۲	۱۰۷
پختہ	پختہ	۲۲	۱۰۹
مسر	مسر	۳	۱۰۹
پوش	پوش	۲۵	۱۱۰
مرین	مرین	۵	۱۱۰
توت	توت	۱۳	۱۱۰
پوش	پوش	۱	۱۱۰
پوش	پوش	۱	۱۱۰
پوش	پوش	۱	۱۱۰
پوش	پوش	۲	۱۱۰

و واسطے جو تجویز اور طریقہ صاحب سپرنٹنڈنٹ کے نزدیک بہتر معلوم ہو  
 پور میں رپورٹ کرے تو اسکو سزا منظور کر کے کہا صادر فرماو گی پہلے جو جان ہمارے  
 وقت میں حکم ہاں بچوں کے بلائے کلا جاوی ہو اچھا امیدیں کہیتے تھے تم تھا اور غلام  
 کے بوجہ قرب آیام بغاوت کے لوگ اس سٹیشن کو آنا پسند نہیں کرتے تھے پس اب اس  
 غم اور غلطی کے رفع کرنے کو صاحب سپرنٹنڈنٹ کے نزدیک یہ عمدہ بندوبست قیدیوں کے  
 عیال و اطفال جیلانے کے واسطے ہوا اور یہی مضمون کی صاحب سپرنٹنڈنٹ پر حضور

عیال و اطفال جیلانے کے واسطے ہوا اور یہی مضمون کی صاحب سپرنٹنڈنٹ پر حضور  
 اور سٹیشن رپورٹ کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ جو کوئی قیدی اپنے عیال و اطفال کو بلانا چاہے  
 وہ اول ایک خط اپنی طرف سے اس مضمون کا لکھو کہ تم عورتوں میں سے جو کوئی  
 ہمارے پاس آنا چاہو ایک مختبر آدمی عزیزوں سے ساتھ لاؤ اور مجسٹریٹ ضلع تمکو  
 خارج راہ دیویگا اور اس ہر آدمی کے ساتھ تم بذریعہ خرچ سرکاری کلکتہ بدراس یا  
 بسنی میں پہنچاؤ اور پھر وہاں سے صاحب سپرنٹنڈنٹ پورٹ بائیر کا بندوبست  
 وضع ہو گا جس قیدی کا بال بچہ آئے کو راضی ہو اسکو صاحب سپرنٹنڈنٹ ایک چٹھی

بمقام کپتان گھاٹ کلکتہ یا بدراس یا بسنی کے وپوٹنگے اور وہ چٹھی بذریعہ اپنے خط کے  
 قیدی اپنے گھر کو بھیج دیویگا کہ اسکے عیال و اطفال کلکتہ وغیرہ میں جیسی صورت ہو  
 پوٹنگے اس چٹھی کو صاحب موصوف کے حوالہ کریں گے وہ اپنی عیال میں چار مرتبہ عیال  
 مال قیدیوں کو پورٹ پلینر روانہ کیا کرے گا اور جب تک وہ لوگ کلکتہ وغیرہ میں  
 رہیں صاحب انکو خوراک اور مکان سکونت کی کا بندوبست کر دیویگا اور جس  
 بہ عورتیں کھنگی اس جہاز کا کپتان اور دو مسافر کے افسر کے ساتھ دار و شرم و  
 ہاں گئے تاکہ قیدیوں کی عورتوں کو نہایت خبر داری اور عزت و اہمیت یہاں

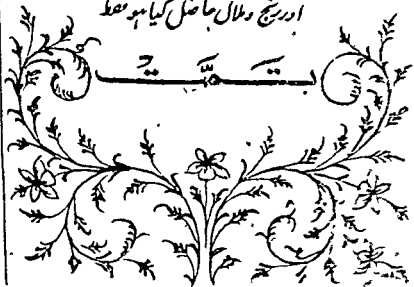
صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۹	۲۱	ایگیتو	برایگیتو
۷۹	۱۲	جو لوگ	جو لوگ
۸۳	۱۲	برائی	لڑائی
۸۷	۶	گلا	گلا
۸	۱۷	کرتے رہیں	کرتے رہیں
۸۸	۱۶	ہوسے تھے	ہوسے تھے دیکھے راضی تھے
۸۹	۷	میرگور	میرگور
۹۰	۱۳	کہ اون کے	اون کے
۹۱	۱۳	غنیم کے	غنیم کے
۹۷	۶	تلا	تلا
۱۰۰	۱۶	نیپولین ایک	ایک
۱۰۳	۱۵	اختیارات	اختیارات
۱۰۳	۳	انعام	انعام
۱۱۰	۱۲	کسبی	کسبی
۱۲۱	۱۸	وشیانہ	وشیانہ
۱۲۸	۱۲	خانچہ	اور
۱۳۳	۱۶	اوس کی	روس کی
۱۳۸	۱۵	لڑائی	لڑائی ہوئی
۱۴۱	۱۶	یہ قوت	قوت
۱۶۲	۱۱	نیپولین کے	نیپولین کے
۱۶۳	۳	دشمن کی	دشمن کی
۱۷۰	۳	خوردغرضی	خوردغرضی
۱۷۱	۱۸	چراتے تھے	چراتے تھے

# غلطنامہ کتاب گذشتہ نمبروں میں بونا پارٹ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۱	۱۳۱ و ۱۳۲	اور کنگریوں سے	کنگریوں سے
۱۲	۳	اوسادون	اوستادون
۳۳	۱۰	قومی	قوی
۳۶	۱۲	اوس	کے اوس
۳۹	۷	دولت	ذات
۴۰	۱۲	وہ ذاتی	نیولین نے وہ ذاتی
۴۰	۵	نسبت کیا کرتا تھا	نسبت ذکر کیا کرتا تو کہا کرتا تھا
۴۵	۱۶	اوسوقت	اسوقت
۴۷	۱	جب	جب میں
۴۷	۷	گذر گیا تھا	پہنچ گیا تھا
۴۸	۷	اوس	اون
۵۱	۵	اوسنے اسطرح پر	اسطرح پر
۵۲	۱	سامنے	سامنے
۵۲	۶	یعنی جوڑی میں	جوڑی میں
۵۲	۱۸	اصل مناد	اس مناد
۵۵	۱۹	مترود	مترود
۵۷	۱۱	ٹوا کر کٹر	ٹوا کر کٹری
۵۹	۹	گہر	گہر
۶۱	۱۳	فرانس	اہل فرانس
۶۱	۱۱	کرشل	کر وہ مثل
۶۲	۷	اوس خطاناک	خطاناک
۶۳	۱	ہمیں	میں
۶۳	۱	اور لیکن	اور لیکن
۶۳	۲	رتیا اور یانی سے	رتیا اور رنے سے

اہمیت بڑے بڑے موقع اور سکو خدا کے فضل و برکت کے شکر ادا کرنے کے واسطے  
 حاصل ہوئے اور خدا نے اس کو اس قابل کیا کہ انسانوں کی آسائش  
 اور خوشی کو طرح طرح سے ترقی دے سکے لیکن افسوس ہے کہ اس نے  
 اس عمدہ شہسبش کو بالکل ضائع کر دیا اور بہت خود غرضی اور دون ہمتی کو  
 کام میں لایا اور تمام تر اپنی بے بہا زندگی کو اسی دنیا سے دون سکے  
 حاصل کرنے میں خرچ کیا اور جیسا اور اس قسم کے سب لوگوں کو اپنے  
 ان اعمال کا بدلہ جلدیابہ و پیرل جاتا ہے نیپولین کو بھی وہی روزیاء  
 پیش آیا اور اس نے بھی جلد جان لیا کہ جو طریقہ اس نے اختیار کیا وہ  
 بالکل بیہودہ اور نہایت ذلت اور خرابی کا سبب ہے۔ چنانچہ سینٹ ایلنا  
 میں اس کو ایسے شخص کے مانند سناٹا چسکی سب امیدیں خاک میں  
 مل گئی ہوں اور جسکی ہر طرح کی خدمتیں پامال ہو چکی ہوں اور جس نے  
 بڑی بڑی لیاقتوں کو نہایت خراب طرح پر استعمال کر کے انجام کو نشتیا نی

اور رنج و ملال حاصل کیا ہو فقط





امیر کا کچھ خیال کیا جاتا تھا نہ غریب کا نہ الغرض جب لڑنے لڑتے  
 آرمینو کی تباہی اور بگیا ہون کی مصیبت اور مازنیوں کی آہ و زاری  
 اس جذبہ کو سیری ہوتی تو خاتمہ اونسکا ایسے ایک نفاک اور ظالم قوت  
 قائم ہونے پر یعنی نیپولین کے ظہور پر ہوا جسکی سنگدلی کچھ حد سے  
 گزری ہوتی تھی۔ پس یہ ایک نہایت عبرت کا مقام ہے اور اس قسم کی  
 آفتوں سے آئندہ محفوظ رہنے کے واسطے نہایت عمدہ ذریعہ صرف  
 ایک یہی ہے کہ ہر کو اپنے مذہب سے نہایت وابستہ رہنا چاہیے اور  
 صرف ظاہری اور بناوٹ ہی کا مذہب نہیں بلکہ وہ مذہب جسکی بنیاد  
 انسان کے دل پر ہوتی ہے یعنی اقرار باللسان ہی کافی نہیں تصدیق  
 بالقلب بھی چاہیے اور وہ مذہب ایسا بھی نہ ہو جو فاسد فلسفہ کی نازک خیالیوں  
 سبب سے اتر اور خراب ہو گیا ہو بلکہ وہ مذہب چاہیے جسکی اصول  
 نہایت سیدھے سادھے اور سچے اور منجانب اللہ ہوں

نصیحتیں جو نیپولین کی سرگذشت سے ہر کو حاصل ہوتی ہیں وہ انواع  
 انواع کی ہیں اور جبکا دل پر بہت اثر ہوتا ہے لیکن ہماری اس مختصر کتاب  
 زیادہ بیان کی گنجائش نہیں ہے اسلئے ہم صرف اتنا کہنا کافی سمجھے ہیں  
 کہ نیپولین کے حالات زندگی سے ایک خاص طور پر ہر کو یہ بات ثابت  
 ہوتی ہے کہ دنیا کے کاروبار میں جب مذہبی پابندی کا دخل نہیں ہوتا  
 اوں کاموں کا انجام نہایت خراب ہوتا ہے جیسا نیپولین کا انجام ہوا  
 اوسکو خداوند تعالیٰ نے اگرچہ نہایت عمدہ اور اعلیٰ قیمتیں بخاریاں

ان عیش و عشرت کے سامانوں میں اور پرستے کی تسکینگی اور ترقی معلوم  
 ہوتی تھی لیکن مذہب اور نیک کرداری کو متزل تھا مگر اب وہ وقت  
 قریب آ رہا ہے جتنا کہ خدا اور کی نا خدا پرستی کی سزا اونکو دے۔ اب بڑی  
 عبرت کے ساتھ انسان کو غور کرنا چاہیے کہ خدا نے اس سزا کو کیوں  
 کیا طریقہ اختیار کیا جب اس قادر مطلق نے جسکی کہنہ انسانی اور اس سے  
 باہر ہے اور جسکی قدرت اور دانائی کی کوئی انتہا نہیں ہو سکتی اس کام  
 پورا کرتا جا تا تو اپنی قدرت کے خزانوں میں سے ایک ایسا ہتھیار نکالا  
 جو اب تک کام میں نہیں آیا تھا اور اس ہتھیار کے ذریعے سے اس نے  
 اون ظالموں کو ایسی سخت سزا دینی چاہی جو ان کے سخت گناہوں کے  
 مناسب تھی اس نے اونکو وحشی قوموں کے حملے میں مبتلا نہیں کیا اور  
 نہ اس طرح اونکو برباد کیا جس طرح عموماً اور چیزوں کو برباد کرتا ہے نہ اس نے  
 اون پر زلزلے عائد کیے اور نہ اون میں کوئی وبا پھیلانی بلکہ اس نے  
 اونہیں کے دلوں میں ایک ایسا خونخوار جذبہ پیدا کیا جو تمام مذکورہ بالا  
 آفتوں سے زیادہ بربادی کا باعث ہوا اس خونخواری میں ایک حکمت  
 اس حکیم مطلق کی طرف سے یہ رکھی گئی تھی کہ بظاہر اس میں آزادی کے  
 واسطے کوشش پائی جاتی تھی اور اسلیئے زیادہ ناگوار نہ گذرتی تھی اور  
 بڑی بڑی تدبیروں سے جو بالکل تقدیر کے مخالفت تھیں اس میں مدد  
 لجاتی تھی اس جذبہ کے سبب سے ہر آدمی نے انہیں ہتھیاروں پر دست درازی  
 کی نہ بڑھے گا کہ لٹاؤ پاس باقی رہا نہ جو ان کا نہ مرد کی کچھ تمیز تھی نہ عورت کی

اوں عجیب ہنگاموں میں جو خراب خراب کام اہل فرانس سے ہر روز ہوتے  
 اؤنکا ٹھیک ٹھیک اتمام اوس خزانے جو منظم حقیقی ہے خود اویں  
 ہنگامہ پردازوں کے ذریعے سے لیا اور بظاہر نیپولین کو اس نراوچی کا  
 آئہ نبایا زمانہ حال کے ایک صحیح موزج نے جو اسے اس موقع پر تحریر کی ہے  
 اوسکا جیسے نقل کرنا ہم مناسب سمجھتے ہیں \* وہو ہذا  
 اگر تم کسی ایسے ملک کا تصور کرنا چاہو جو نہایت اقبال مند  
 ہو چکا ہو تو بے شک تمھاری نظر فرانس کی اوس حالت پر پڑے گی جو  
 ہنگامہ ساز سے چند برس پیشتر تھی فرانس اوس وقت میں علم اور فضل اور  
 کمالات کے واسطے مشہور اور فنون کی ترقی کا خاص گھر اور ہر قسم کی  
 وضع اور قطع کا مخج تھا۔ تمام ملکین سے منتخب منتخب امرا اوس کہاں  
 لطافت اور لیاقت کی تحصیل کے واسطے اس مقام پر آتے تھے جو انسان کو  
 حاصل ہونا ممکن ہے آخر اوس ملک کے لوگ اس قدر عیش و عشرت میں  
 ڈوبے کہ خدا تعالیٰ پر اؤنکو کچھ توکل نہ رہا اور ایک نہایت اعلیٰ اور  
 عمدہ موقع جو انسان کے واسطے کتب آسمانی کی رو سے آنے والا ہے  
 (یعنی بہشت کی نعمتیں) اوسکی نسبت فرانس والے یہ سمجھتے تھے کہ وہ  
 زمانہ ہمارے واسطے اسی وقت میں حاصل ہو گیا اؤنکا یہ حال بالکل  
 اوں لوگوں کے حال سے مشابہ تھا جو حضرت نوح علیہ السلام کے  
 طوفان سے پہلے گذرے ہیں اہل فرانس اب ہر وقت خوشی کے ساتھ  
 کھانے اور پیئے اور کھیل تماشوں اور شادیوں میں مصروف رہنے لگے

مگر قبول شخصہ کہ عیب می جملہ کیفیتیں ہنرش نیز گویا انصافاً جھوٹا بہت  
 بھی تسلیم کرنا ضرور ہے کہ نیپولین پسندیدہ اور ہر دل عزیز اوصاف سے  
 بالکل خالی بھی نہ تھا چنانچہ جو کوششیں اوس نے فرانسیدوں میں انہوں  
 معاشرت کے طریقوں کے قائم کرنے میں کیں اور قانونوں کی درستی میں  
 جس قدر جانفشانیان اوس سے ظہور میں آئیں اور نہراور فنونکی ترقی میں  
 جس طرح اوس نے ہمیشہ اپنی توجہ مصروف رکھی یہ سب کام اوس کے  
 اس لائق ہیں کہ اوس کے لحاظ سے بلاشبہ وہ بڑے رتبے کے آدمیوں  
 داخل ہوتا ہے اور جو نیکیا می اوس کو ان ذریعوں سے حاصل ہوئی اوس کے  
 وجوہات اون نام آوریوں اور شہرتوں کی وجوہات سے بالکل علیحدہ ہیں  
 جو جنگی مہمات کی کامیابیوں کے لحاظ سے اوس کو حاصل ہیں۔ نیپولین  
 ایک سپاہی ہونے کی حیثیت سے بھی اور فہمندیوں کے مقابلے میں  
 اچھا درجہ رکھتا ہے اور گو وہ اون اور فہمندیوں کی نسبت زیادہ  
 بلند نظر تھا جو انسان کے لیے ایک عیب ٹھہرایا گیا ہے لیکن اس  
 ایک برائی کے سوا اوسکی ذات میں وہ بہت سے عمدہ اوصاف بھی  
 مجتمع تھے جن سے اور نامور فہمندان آتش سے منحس تھے۔ لیکن ان تمام  
 خوبیوں سے جو اوسکی ذات میں تھیں وہ بذنامی کا دھبہ چڑھا تو  
 عام تکلیف اور بربادی اور تباہی کے سبب سے اوپر عائد ہوا نہ ہیں  
 نیپولین کی کارروائی فرانس کے پہلے ہنگاموں سے ہقدر  
 مخلوط ہے کہ ایک واقعہ کی تاریخ سے دوسرے واقعہ کا نتیجہ نکل آتا ہی

لوگوں کو اڑھانا پڑین تو غالباً کوئی انسان ایسا نہ ہوگا جو ان مولد  
 نتیجوں پر خیریت اور انسانوں کی اس بجاہی اور بد قسمتی پر افسوس  
 نہ کرے گا۔ ایسے ہی واقعات پر مطلع ہونے سے آدمی کو امن اور  
 کی نعمتوں کی قدر ہوتی ہے اور اس بات کی خواہش ہوتی ہے کہ  
 خدا کرے تمام دنیا کی قوموں میں ہمیشہ امن و امان قائم رہے +  
 مختلف فرقہ کے آدمیوں نے نیپولین بونا پارٹ کے  
 چال و چلن کی نسبت اپنے اپنے ڈھنگ پر مختلف رائیں قائم  
 کی ہیں اور اسکے وہ مہم جو انگلستان اور اور ملکوں میں تھے اور  
 جنگ اور اس سے میدان جنگ میں پالا پڑا تھا وہ لوگ عموماً اسکی  
 نسبت یہ رائے دیتے ہیں کہ نیپولین آدمی تھا بلکہ ایک سبب دیو تھا  
 جو آدمی کی صورت میں ظاہر ہوا تھا۔ اور اسکے وہ ستم رسیدہ مخالف جنگو  
 اسکے ظلم اور اسکی اول فوجیوں کے سبب سے جو لڑائیوں میں جنگی  
 فخر حاصل کرنے کی غرض سے اوس میں سمائی ہوئی تھیں ایذا پہنچی تھی  
 وہ اوسکو ہر قسم کی بدنامی اور برائی کا الزام لگاتے ہیں اور کایہ بیان ہے  
 کہ اوس ناشدنی نام اور میں ایک بات بھی انسانیت کی یا تعریف کو لایا  
 تھی۔ تاہم جون جون زمانہ گذرنا گیا وہ شکایتیں کم ہوتی گئیں اور  
 اب پچھلے زمانے میں اسکی نسبت وہ پہلے سے سخت رائے نہیں رہی ہے  
 اور اگرچہ ہمارے فرض ہے کہ ہم اسکی خود غرضی اور عالی مہتی سے نفرت  
 کریں جسکے سبب سے اس نے ایسے ایسے ستم اور قہر لوگوں پر ڈھائے

اس طرح نیپولین اعظم کے عالی خاندان کا خاتمہ ہوا اور ایک سبے بنیاد  
اور خیالی عمارت کے مانند نظرون کے سامنے تباہ ہو گیا۔ بیک گریٹ  
چرخ نیلو فری + نہا اور بجا ماند و نئے نادری +

نیپولین کے زوال سے یورپ کے لڑائی جھگڑے سب فرو ہو گئے اور  
اب اس بات کا تصفیہ سنجوبی ہو گیا کہ نیپولین جو اون بہت سی لڑائیوں کا  
الزام جنہن وہ مشغول رہا بغیر قوموں پر لگاتا تھا وہ الزام اوس کا  
بالکل نا واجب تھا اس لیے کہ ملکی معاملات میں سے اوس کو خارج ہو ہی  
دنیا میں بالکل امن چہن ہو گیا۔ سمئے اپنے اس بیان میں نیپولین کو  
چھوٹے چھوٹے جنگی عمارت کو عہد افضل ذکر کرنے سے کنارہ کیا ہے  
اور اس لیے اس بات کا اندیشہ ہے کہ ناظرین کتاب پر وہ تمام مصیبتیں اور  
بربادیاں سنجوبی ظاہر نہونگی جو نیپولین کے سبب سے لوگوں پر پڑیں  
اور اس صورت میں ناظرین کی نظر شاید نیپولین کے عیبوں پر چسبی  
چاہیے ویسی نہ پڑے اور صرف اوسکی عقل اور دانائی ہی ذہن نشین ہو  
لیکن درحقیقت جب یہ بات یاد آتی ہے کہ اوس آفت روزگار کے  
بلند ارادوں کے سبب سے انسانوں کی کئی لاکھ دہا بیان قتل ہوئیں  
اور جب ہر مقتول کے پس ماندوں کی مصیبت پر لحاظ کیا جاوے اور  
اس بات کا خیال کیا جاوے کہ کس طرح لاکھوں بیچے یتیم ہوئے اور  
لاکھوں عورتیں بیوہ ہوئیں غرض جب اون تمام مصیبتوں اور  
تباہیوں کو جمع کیا جاوے جو نیپولین کے اقبال روزانہ خون کی بدولت

نیپولین کے خاندان کے چند آدمی اوسکے مرنے کے بعد بھی مدت تک زندہ رہے اور گو وہ لوگ بہت کچھ ثروت بھی رکھتے تھے لیکن وہ بات اور وہ غرتیں جو نیپولین نے اونکو بخشی تھیں اب اون سے کیسوں دور تھیں۔ نیپولین کی ماں جسے اپنے بیٹے کا وہ تمام عروج اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اب اوسکے زوال اور تباہیوں کے دیکھنے کے واسطے نیپولین کے مرنے سے دس برس بعد تک زندہ رہی اور اوس ضعیفہ نے اون تمام گردشون اور بد قسمتوں کو جو اوسکے خاندان اور اوسکے پیارے بیٹے نیپولین پر پڑیں بہت ہی صبر اور استقلال کے ساتھ برداشت کیا۔ نیپولین کا وہ لاڈلا اور سکھون پایا بیٹا جسکو اوسکی ولادت کے وقت روم کے شہنشاہ کا خطاب دیا گیا تھا سل کے عارضے میں اس جہان فانی سے گزر گیا۔ نیپولین کی وہ قابلہ مطلقہ بی بی جوزی فین جسکے جاہ و جلال اور زوال کا حال اوپر ہم مفصل بیان کر چکے ہیں دل شکستہ ہو کر نہایت ناپوسمی اور رنج میں اپنی زندگی سے بیزار ہو کر رہا ہے عالم باقی ہوئی۔ میرا وہی غزا جو ملکہ کے جو شہنشاہ آسٹریا کی بیٹی تھی اور جسکے ساتھ نیپولین نے کیسی کیسی آرزوں سے شادی کی تھی اوسے نیپولین کے مرنے بعد وہ نامعقول حرکت کی جسکا بیان افسوس سے خالی نہیں ہے یعنی اوسے اپنے ایک خاندان کے ساتھ نکاح کر لیا اور اپنی بقیہ عمر گناہی کے ساتھ بسر کی اور سب سے پیچھے اوسکا انتقال ہوا۔

اور وہ کیننہ میں بھی اس وصیت نامہ سے ظاہر ہوتا ہے جو نپولین کے مزاج میں بہت کچھ تھا نپولین اس وصیت میں اس سپاہی کو کچھ بخش گیا جسے نپولین کے اس حریف کے قتل کا ارادہ کیا تھا جو وائر لو کے میدان میں نپولین پر غالب آیا تھا اس وصیت نامہ کے ایک جملہ میں نپولین نے اپنی یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ میری مٹی فرانس کے لوگوں میں جنکو میں نے نہایت عزیز رکھا ہو اور یا کسی کناری پر دفن کیجاوے یہ خواہش اسکی منظور ہوئی اور ۱۸۴۰ء میں گورنمنٹ فرانس کی تحریک سے یہ تجویز کی گئی کہ نپولین کی لاش جزیرہ سینٹ ہلنا سے فرانس کے دار الحکومت کو منتقل کیجاوے۔

قبر کو کھولنے کے وقت نپولین کی لاش نہایت صحیح و سالم پائی گئی جس سے دیکھنے والوں کو بہت تعجب ہوا۔ نپولین جس طرح میدان جنگ میں ظاہر ہوا کرتا تھا اسی طرح لوگوں نے اس موقع پر بھی اسکی سہ گوشہ ٹوپی اس کے سر پر رکھے اور اسکا جنگی کوٹ اور بوٹا اسکو پہنایا تھا تا شاہیوں نے جب اس وضع اور قطع سے اس مسافر عدم لاش کو دیکھا ڈر گئے اور کچھ دیر تک اون لوگوں کو یہ معلوم ہوا کہ گویا وہ جسم بیجان خواب میں ہے نہایت شان و شوکت اور جاہ و خشم کے ساتھ آخر کار اسکی لاش پیرس کو پہنچائی گئی اور وہاں پہنچ کر بڑے تامل و شامانہ سے دفن ہوئی اور اس کے ساتھ ہی وہ تمام تازہ بھی اسکی قبر میں دفن ہوئے جو انگلستان اور فرانس میں واقع تھے۔



آیا کرتا تھا تمام فضا اوس مقام پر ایسی تھی جیسی سے گاؤں کا سا سما  
 نظر آتا تھا اور گزر بھی لوگوں کا وہاں بہت کم ہوتا تھا یہ خوشگوار اور  
 امن کے سامان جنہیں نپولین دفن ہوا نپولین کی خصلت کے باہر  
 مخالف تھے ایک قسم کے بیدکا و رخت اوس عاشق کی قبر پر یہ  
 کہتے ہوئے تھا برسوں تک یہ حال رہا کہ لوگ اوس و رخت کی مہزیاں  
 نپولین کی یادگار کے طور پر کہاں آرزوؤں کے ساتھ لے لے گئے  
 یہاں تک کہ اوس مقام کے گورنر نے اس اندیشہ سے کہ جہاں اس  
 وہ و رخت بالکل نیست و نابود ہو جاوے اوس مقام پر پہرہ اٹھانا  
 کر دیا تاکہ کوئی شخص اوسکی ٹہنی نہ توڑنے پاوے :

نپولین کی وفات کی خبر بہت جلد تمام یورپ میں پھیل گئی لیکن  
 اوسکے سبب سے کوئی بڑا جوش پیدا نہوا جسکی پشتیر سے شاید  
 لوگوں کو توقع تھی کچھ برسوں سے یہ بھی سمجھ لیا گیا تھا کہ اب کئی  
 معاملات میں نپولین کو کوئی بڑا دخل باقی نہیں رہا تاہم لوگوں کے  
 دل میں اس بات کا اثر ہوا کہ نبی اوم میں سے ایک نہایت عجیب آدمی  
 اس دارفانی سے گزر گیا اور یورپ کی قوموں کو گویا اب دم لینے کا وقت  
 اور ایسے شخص کی سازشوں سے جو تمام دنیا کو امن اور چین میں  
 خلل انداز تھا ہمیشہ کو اطمینان حاصل ہوا :

نپولین کا وصیت نامہ حجابا گیا ہے اوسکی بہت سی باتیں دلچسپ  
 اور بہت سی ایسی بھی ہیں جنسے طبیعت پر ایک بڑا اثر پیدا ہوا ہے

پانچویں مئی ۱۸۶۱ء کو نیپولین نے اپنی زندگی کا اخیر دم لیا  
 اوس حالت میں بھی جو لفظ کبھی کبھی بلیا ختہ اوسکے منہ سے نکلے  
 اونسے ایک بڑا جذبہ مرتے وقت بھی اوسکی طبیعت میں ظاہر ہو گیا  
 یعنی اوسوقت بھی اوسکے تمام خیالات جنگ و جدل سے معمور تھے۔

جس روز نیپولین مرا اوسدن شام کو اوس جزیرے میں آندھی اور منہ  
 وغیرہ کا ایک طوفان آیا گویا ان عنصر و ن پر بھی ایسے شخص کی حلیت کا  
 اثر ہوا جسے انسان کی جوشون کو لڑائی جھگڑوں میں طوفان کے ہند  
 براگانیمتہ کر رکھا تھا۔ آٹھویں مئی سنہ مذکور کو وہ متوفی شہنشاہ  
 شک قبر کو سپرد ہوا مارنگو کی لڑائی میں جو لبادہ نیپولین نے زیب بدن  
 کیا تھا وہی اس موقع پر اوسکے تابوت پر ڈالا گیا اوسکے جنازے کو  
 منجم ساتھی آہستہ آہستہ مدفون تک جنازے کے ہمراہ گئے انگریزی  
 فوج کا ایک گروہ اوسکی لاش کو اٹھائے ہوئے تھا نیپولین جوت  
 قبر میں رکھا گیا تو سچا نو نے اور بندو قون نے اوسکی آخر سلامی ادا کی  
 مٹی مٹی میں بل گئی اور خاک خاک میں اور خاکستر خاکستر میں۔ اس  
 زیادہ موثر قصہ بھی انسان کی بہبودہ بلند نظری کا شاید کسی نے لکھ  
 نہ کیا ہو گا یہ وہ واقعہ تھا جسکے ملاحظے سے ایک نہایت بے پروا آدمی  
 کو بھی عبرت ہوتی تھی :

نیپولین نے اپنے مرنے سے پہلے اپنی قبر کا مقام تجویز کر دیا تھا یہ مقام  
 ایک چشمہ کے کنارہ پر واقع تھا جہاں سے اوسکے واسطے پانی پینے کو

ایک پھوڑا نمودار ہوا اور یہ وہ بیماری تھی کہ اسی میں اوسکی باپ نے بھی اس جہان سے انتقال کیا تھا۔ اس بیماری میں نیپولین کی بہت بہت شکستہ ہو گئی تھی وہ یہ آپہن سبھا کرتا تھا کہ میں اب نیپولین اعظم نہیں رہا افسوس کیوں میں توپ کے اون بڑے بڑے گولوں سے بچ رہا جو اس شراب حالت میں مبتلا ہوا اربعہ ہے کہ مرتے وقت تک بھی نیپولین کو اپنے گناہوں سے پشیمانی نہ ہونی چھینچہ جو تقریر اوسنے مرتے وقت کی وہ ایسی تقریر تھی جیسے کوئی قدیم زمانے کا ہاڈیت پر کرتا ہے اوسنے اپنے ہزار ہوں سے کہا کہ میں جب مر جاؤنگا تو تم خوش ہوؤ گے اور یورپ کو لوٹ جانے کی امید کرو گے تم میں سے ایک اپنے رشتہ داروں سے ملیگا اور دوسرا اپنے دوستوں سے ملکر خوش ہوگا اور میں اپنے بہادر متوفی ساتھیوں سے بہت کے میدانوں میں ملاقات کرونگا نیپولین نے اس گفتگو میں بکا ریکارڈ کر اپنے اون ساتھیوں کا نام تفصیل لینا شروع کیا کلیور ڈزنیہکس بسی ارز ڈوراک سے سینا مورلٹ برتھیر اور کہا کہ یہ سب میرے پاس آونگے اور بہت میں جھکو مبارکبادونگے اور ہم اور وہ آپس میں اپنے گذشتہ کاموں کا ذکر کرنیگی میں اونسے اپنی اخیر زندگی کے حالات بیان کرونگا جھکو وہ دیکھتے ہی ایک دفعہ جوش اور حرارت سے مخمور ہو جاونگے اور پھر ہم اپنی اون لڑائیوں کا حال بیان کرنیگی جو گویا ایسے ایسے بہادر و نکو ساتھ ہوئیں جیسے سپیو ہینیل تمیر اور فریڈرک کی خاندان اور

دو پادری بھی یورپ سے بولا کر اوسکی خدمت میں متعین کر دیے گئے تھے۔  
 نیپولین کے رفیقوں اور دوستوں نے بہت سی تدبیریں  
 اس باب میں کیں کہ جس طرح سے ہو سکے نیپولین کو اوس جزیرے سے  
 نکال لیجاوین لیکن گورنمنٹ کی بیدار مغزی کے سبب سے اون میں سے  
 کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی ان تجویزوں میں سے ایک نہایت عمدہ اور  
 عجیب تجویز جو ایک بڑے گھاتی آدمی نے جبکا نام جانسن تھا مذکورہ بالا  
 مقصد کے واسطے کی تھی وہ یہ تھی کہ اوسنے ایک ایسی کشتی بنائی  
 جس میں ہوا نکلنے کے نل لگائے تاکہ پانی میں ڈوب جانے کے بعد بھی  
 ہوا نکلتی رہے اور جب چاہیں اوسکو پانی کے تلے لیجاوین اور جب چاہیں  
 پیوں کے ذریعہ سے اوسکو پھراور پلے آوین۔ اس پرین ایجاد کے  
 ذریعہ سے یہ بھروسہ کیا گیا تھا کہ رات کے وقت میں یہ کشتی اوس  
 جزیرے پر لگادی جاوے تاکہ لوگوں کو اوسکی آمد کا حال معلوم نہو اور  
 اوسوقت تک وہ کشتی اوس موقع پر مخفی رہے جب تک نیپولین کے  
 نکل چلنے کا موقع ہاتہ آوے۔ بیان ہوا ہے کہ یہ کشتی دریا میٹیز کے  
 کنارے پر تیار ہوتی تھی جہاں جہازوں کے بنانے کا کارخانہ تھا لیکن  
 اوسکی عجیب شکل کے سبب سے حا کون کی توجہ اوس طرف مصروف ہوئی  
 اور اصل غشا اوسکی ساخت کا معلوم ہو گیا اور اسلئے اوسکو توڑوا ڈالا گیا  
 مدت کی قید کے بعد جس سے نیپولین بھی عاجز آ گیا تھا  
 بیماری کی سی علامتیں اوسپر معلوم ہوئیں اور آخر کار اوسکو معدے پر

اس مقام پر اوترا اور اوس مکان میں رہنے سے پہلے گھاٹ کے بعد  
 نیپولین کی بقیہ زندگی کے حالات چند لفظوں میں بیان ہو سکتے ہیں  
 اگرچہ انگریزی گورنمنٹ کی طرف سے اس مقام پر ہر طرح کے سامان  
 اس غرض سے مہیا کر دیے گئے تھے کہ نیپولین کو اپنی قید گران معلوم  
 لیکن با این ہمہ ہمیشہ نیپولین نے اپنے آپ کو رنجیدہ خاطر ظاہر کیا اور  
 ہمیشہ شاکی رہا اور اس نیت سے کہ اب بھی اس کا نام یورپ میں کسی  
 نہ کسی پرانی میں باقی رہے اور اسے اوس خبریرے کے گورنر سے خواہ مخواہ  
 جھگڑے کی طرح ڈالی اور تمام یورپ میں ہر جہاں طرف بہت مبالغہ کے ساتھ  
 یہ جھوٹی خبریں اور باتیں کہ میرے اوپر بہت کچھ تشدد اور سختی کی جاتی ہے  
 بعض اوقات نیپولین اپنے رفیقوں سے اپنی گذشتہ زندگی کی یاد دہانی  
 ذکر کر کے اپنا جی بہلا لیتا تھا اور کبھی اوں مسافروں سے گفتگو کرتا تھا  
 جو ہندوستان سے آتے جاتے ہوئے سینٹ ہلنا میں لنگر انداز ہو جاتے تھے  
 انکی ہم سرگزشت غم سے خاطر شاہد کرتے ہیں کہ ٹرپ جاتے ہیں  
 جب دل کا ترنبا یاد کرتے ہیں کہ اگرچہ نیپولین نہایت ضابطہ شخص تھا  
 اور اسی لیے اپنے خیالات کو بیکانہ لوگوں پر ظاہر نہیں ہونے دیتا تھا  
 لیکن اوسکے بشرے سے یہ بات بخوبی ظاہر ہوتی تھی کہ وہ نہایت  
 رنج میں رہتا ہے۔ عیون عشق نہان درشت ز مردم لکین بہ  
 زردی رنگ رخ و خشکی لب را چه علاج بہ نیپولین بظاہر رومن کہیں کسک  
 مذہب کا معتقد تھا اس لیے اوسکی درخواست کی بموجب اوسی نوتے کے

جسے تمام دنیا میں شعلہ بلند کر رکھا تھا اپنے ملک میں رہنے سے دوبارہ  
 پھر اوسکو بھیجا جانے کا موقع دیتے تو اوسکے نوے یہ بہت بڑا الزام  
 عائد ہوتا \* .

سینٹ بلنا انگلستان اور ہندوستان کے درمیان واقع ہے اور  
 اون روزوں وہ ایسٹ انڈیا کمپنی کی عملداری میں تھا یہ دریائی سفر  
 بغیر کسی مشہور واقعہ کے ختم ہوا شہنشاہ مغزول تمام سفر میں اپنا بہت بڑا  
 ولی اطمینان ظاہر کرتا ہوا جلا جاتا تھا اور اپنی دلربا عادتوں سے اوسنے  
 جہازرانوں کے خیالات کو جو اوسکی کشتی پر تھے اپنی طرف راغب کر لیا  
 پذیر حوین اکتوبر ۱۸۵۷ء کو نیپولین اپنے آئندہ کے قید خانے کے  
 سامنے آیا تارک چٹانین جنہر کسی قسم کی بھی گھانس ٹکانہ تھی اور  
 اون پر توپین چمکتی ہوئیں نیپولین کو دکھلائی دین اور جدہر نظر اوسکا  
 دیکھا کوئی دلکش اور خوشنما فضا وہاں نظر نہ پڑی۔ بہت دیر تک نیپولین  
 ایک دور میں کے وسیلے سے اوس مقام کی سیر کرتا رہا اور اگرچہ نیپولین  
 وسوقت اوسکے خیالات رنج سے بھرے ہوئے تھے لیکن ظاہر میں  
 گزراونے اپنے اوپر اضطراب کی علامتوں کو ظاہر نہیں ہونے دیا  
 مقام لانگ وڈ میں جو گرمیوں کے موسم میں اوس جزیرے کے حاکم کے  
 بیون کا صدر مقام ہوتا تھا نیپولین کے رہنے کے واسطے ایک مکان  
 ستہ کیا گیا۔ نیپولین اپنے چند وفادار عہدہ داروں سمیت جنھوں نے  
 زوال اور بدقبالی کے وقت میں بھی اوسکا ساتھ نہ چھوڑا تھا

بری بری طرح سے ظلم اور زیادتیوں کی تھیلین۔ اور ان کتابوں سے بھی  
 جو حال کے زمانے میں مشہور ہوئی ہیں ثابت ہوتا ہے کہ نیپولین کا  
 یہ اندیشہ درحقیقت بیجا نہیں تھا کیونکہ اوسکے یورپ کو چند ہفتوں  
 اس بات کا قوی ارادہ کر لیا تھا کہ اوسکو گولی سے مار دیکھے۔  
 انگلستان کے کناروں پر پہنچنے کے بعد نیپولین کو  
 زمین پر اترنے کی اجازت نہیں ہوتی تھی تاہم تاشا ہون کو ایک  
 جم غفیر نے چاروں طرف سے اوسکی سواری کی کشتی کو گھیر لیا  
 اور اوں میں سے ہر ایک تنفس ایسے شخص کے ایک نظارے کا مشنا  
 ہو رہا تھا جسکی شہرت یورپ میں گھر گھر تھی۔ نیپولین اس باب  
 نہایت کوشش کی کہ اوسکی بود و باش خاص انگلستان میں قائم ہو جاوے  
 لیکن ملکی مصلحتوں کے لحاظ سے اوسکی یہ درخواست منظور نہ ہوئی  
 اور اوسکی جلا وطن سکونت کے واسطے سینٹ ہلنا کا جزیرہ منتخب  
 کیا گیا یہ ایسا مقام تھا جہاں نیپولین کی حفاظت اور نگہ رانی بخوبی تمام  
 ہو سکتی تھی اور وہاں اوسپر کچھ زیادہ روک ٹوک کرنے کی بھی چنداں  
 ضرورت نہ تھی۔ انگریزی گورنمنٹ کی فیاضی پر بیگانہ ملکوں کے  
 مورخوں نے اس بات سے بہت اعتراض کیا ہے کہ نیپولین نے  
 انگریزوں سے اوسکے ملک میں پناہ لینے کی درخواست کی اور  
 انگریزی گورنمنٹ نے اوسکو منظور نہ کیا لیکن تھوڑے سے تامل اور  
 غور سے معلوم ہو جاوے گا کہ اگر انگریز نیپولین سے شخص کو

ایک مقام پر اکٹھے ہو سکے لیکن اب اوسکی فوج میں وہ دم خم باقی نہ رہا تھا  
 جس پر پہلے اوسکو فخر تھا۔ غرض کہ اٹھارہھویں جون ۱۸۰۵ء کو اوسکو  
 وہ مشہور معرکہ واقع ہوا جو دنیا کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا  
 ایک پورے دن بھر کی سخت لڑائی کے بعد جو انگریزی فوج سے رہی اور  
 جسکا سپہ سالار دیوک ویلنگٹن تھا نیپولین کو شکست فاش ہوئی اور  
 جس سلطنت کو اوسنے اسقدر مدت تک انسانوں کی ضرر رسائی کیوں  
 اپنے قبضے میں رکھا تھا اب وہ ہمیشہ کے واسطے اوسکی ماتہ سوجاتی رہی  
 نیپولین شکست پا کر بہت جلدی کے ساتھ پیرس کو لوٹا  
 اور یہاں پہنچا اوسنے ایک بے فائدہ کوشش اس باب میں کی کہ  
 فوج کے منتشر ٹکڑوں کو پھر جمع کرے مگر بہت جلد اوسکو یہ بات  
 معلوم ہوئی کہ اب سوائے فراہ کے اور کوئی سچا وکی صورت نہیں ہے  
 پس کنارہ سمندر پر پہنچا اوسنے ایک کشتی تلاش کی جس پر سوار ہو کر  
 امریکا کو بھاگ جاوے لیکن انگریزی تعاقب کر نیوالے جہازوں کے  
 بیڑے نے کل کنارے کو روک رکھا تھا اسلئے نیپولین کی وہ بھجی  
 بالکل بیکار گئی۔ نیپولین کو اب اپنی حالت خطرناک معلوم ہوئی  
 اور مجبور ہو کر اوسنوی آئی کو انگریزی جہاز کو کپتان کے حوالہ کر دیا اور یہ بھی  
 اوسکی بہت ٹھیک تھی اسلئے کہ اس تدبیر سے اوسکی جان کو بہت کم خطرہ تھا بہت  
 اسکے کہ یورپ کے اور اون ہادشاہوں کے ہاتھ پڑ جا جن پر اوسنے  
 لے یہی ڈر کہ ویلنگٹن منہ دستان کے گورنر جنرل ہو کر آئے تھے

سرگند شد نیپولین کو باپارت



پنجرے میں بند کر کے لے آؤنگا اور سکو بھی یہ عام رو بہا لے گئی اور طوعاً  
 و کرہاً وہ بھی اپنی تمام ماتحت فوج کے ساتھ نیپولین سے آ ملا ۔  
 اس بغاوت کی ترقی سے یورین کے خاندان کو بہت  
 پریشانی ہوئی یہاں تک کہ وہ خوف زدہ ہو کر پیرس سے بھاگ گیا  
 اور بیٹوین مارچ ۱۸۱۵ء کو نیپولین بھرتی و فیروزی سے دارالخلافہ  
 میں داخل ہوا اور ٹیگرنز کے محل میں آرام کیا ۔  
 اول روزوں میں جب کہ نیپولین فرانس پر اور تادم کورہ بالا سلاطین  
 یورپ کے نابون کی مجلس مقام وینا میں منعقد ہو رہی تھی وہ لوگ اس  
 خبر کو سنتے ہی چونک پڑے اور یہ خبر ایسی خلاف توقع تھی کہ جس کے  
 سبب سے تمام وہ تدبیریں جو ان لوگوں نے یورپ کے آئندہ انتظام  
 کی واسطے کی تھیں سب اس ماجرے سے تہ و بالا ہوئی جاتی تھیں  
 پس تمام مجلس نے اس ناگہانی خبر پر قہقہہ مارا لیکن اس بے موقع خوشی کے  
 بعد بہت ہی جلد نہایت تیزی اور حسرتی سے بڑھی بڑھی تیاران کی گٹنیز  
 اور تھوٹے عرصہ میں دس لاکھ سپاہ نے فرانس کے مقابلے پر کوچ کیا  
 نیپولین بھی اس اثنا میں غافل نہیں تھا اوسے بھی اس عرصہ میں  
 چھ لاکھ فوج فراہم کر لی تھی اور اوسکو اپنی سلطنت کے مختلف حصوں پر  
 متعین کر دیا تھا ۔ نیپولین بلیجیم کی طرف جلد آگے کو بڑھا اس  
 غرض سے کہ اپنی معمولی لڑائی کے فائدہ و فطرتوں سے دوبارہ اپنے  
 غنیمت کو ایسی جلدی سے اور قبیل اسکے ایک رک دی کہ اونکی فوج

گرم گرم فقرے اوسنے اپنی سپاہ کو سنانے یہاں تک کہ اپنے اقوال کو اپنی حرکتوں سے بمطابق کرنے کی غرض سے نیپولین نے سپاہیوں کے سامنے اپنا سینہ کھول دیا اس تقریر کا اثر اذن سپاہیوں پر بلاشبہ بہت کچھ ہوا اور وہ اپنے اذن تمام مخالف خیالات سے درگزر اور اپنے آپ کو نیپولین کے قدموں پر ڈالا اور بہت شوق کے ساتھ اوس سے آئے اور اوسکی فوج میں شامل ہو گئے۔ اب نیپولین خاص شہر گرے نوبل کی طرف کو بڑھا اور دیکھا کہ میرے مقابلے کی واسطے شہر کے دروازے بند ہیں اور شہر نپاہ کی رونیاں مسلح آدمیوں اور توپوں سے جھلک رہی ہیں نیپولین نے اوسی قسم کی اور ویسی ہی گفتگو ان قلعہ کے آدمیوں سے بھی کی اور اس موقع پر بھی ویسی ہی کامیابی حاصل ہوئی جو عہد و پیمان ان فوجوں لے جدید گورنر سے کیے تھے اذن سب کو بھلا دیا اور نیپولین کے آجانے سے خوش ہوئے تاہم جنگی قاعدے کے پاس ولحاظ سے وہ لوگ خود دروازہ نہ کھول سکے لیکن نیپولین کی بھی کچھ مزاحمت نہ کی اور بلا تکلف اوسکو ایک ہی توپ سے دروازہ توڑنے دیا یہاں تک کہ نیپولین شہر میں داخل ہوا لوگوں نے طح طرح سے اوسکے آنے پر خوشیوں کو ظاہر کیا جسے خود نیپولین بھی سیر ہو گیا۔ مسی نے جو اوسکے پرانے جنگی سرداروں میں سے تھا اور جسکو بوریں کے خاندان نے اوس مقام کی فوج پر حکمران کیا تھا اور جسے یہ شیخی ماری تھی کہ میں نیپولین کو لوہے کے

اور شور کے ساتھ یہ صیڈا بلنڈ کی کہ (شہنشاہ کی عمر دراز) پس نیپولین  
 اب پیرس پر کوچ کیا لیکن اوسکا یہ کوچ ایسا معلوم نہیں ہوتا تھا کہ  
 جیسے کوئی حملہ آور کوچ کرتا ہے بلکہ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے فتح کو  
 کسی فتح مند بادشاہ کی آرزو ہوتی ہے۔ ایک نصیح البیان موزج کا  
 قول ہے کہ نیپولین اب اسطرح پروا پس آیا جیسے کوئی موزج اسطرح  
 لوتی ہے کہ جب قدر در سے لوٹ کر وہ موزج پھرتی ہے اوسقدر  
 زیادہ زور و شور اوسمیں ہوتا ہے \*

گرے کوئل کے مقام پر خاص کر نیپولین کی طاقت کا اثر اوسکی  
 پرانی سپاہ کے دل پر بہت کچھ ہوا نیپولین بہت ہی تھوڑے  
 آدمیوں کے ساتھ اس شہر کی طرف کوچ رہا اس موقع پر اوسنے  
 دیکھا کہ ایک فوج اوسکے مقابلے کے واسطے تیار کھڑی ہے جسکو  
 اس شہر کے گورنر نے اوسکی فراحت کے واسطے بھیجا تھا یہ  
 دیکھتے ہی نیپولین سخت متحیر ہو گیا اسلئے کہ اب تک اوسکو یہ سمجھی  
 وہ پرانی فوج میری ہمدردی کرے گی حالانکہ اب برخلاف اوسکے  
 حمت پیش آئی۔ نیپولین بڑی بہادری کے ساتھ آگے کو  
 اور ایک دردناک آواز سے اوسنے اپنی اوس پرانی سپاہ  
 سے اے میرے لڑکو تم مجھکو پہچانتے ہو میں تمھارا شہنشاہ ہوں  
 ماری ایسی ہی خواہش ہے تو لو میرے اوپر فرکو پانچواں پر  
 پانچویں تمھارے ہر لڑکے پر علی ہذا القیاس اور بھی کچھ ایسے ہی

تو اپنے پہلے سردار کے زوال پر زور و شور کے ساتھ علانیہ واویلا مچایا اور صاف اس بات کا اقرار کیا کہ اگر ہم نیپولین کے زوال کے وقت اوسکے پاس ہوتے تو ایسا حادثہ ہرگز واقع نہوئے پاتا۔ نیپولین ان تمام اشاروں کو بہت غور سے دیکھا کرتا تھا اور خفیہ خفیہ فرانس کے تخت پر پھر قائم ہونے کی تدبیر کو مستحکم کرتا جاتا تھا اور یورپ کی سلطنت حاصل کرنے کے واسطے پھر ایک جھگڑا برپا کرنے کی فکر میں لگا ہوا تھا۔

۲۶ چھبیسویں فروری ۱۸۱۵ء کو کیشنبہ کے دن نیپولین نے اپنا رادو کو اوس تھوڑی سی فوج پر ظاہر کیا جو اب بھی اوسکی خدمت میں حاضر تھی چنانچہ اون سب لوگوں نے بڑی سرگرمی کے ساتھ اوس تجویز کو اتفاق کیا پس اوس دن شام کے وقت نیپولین اپنے اون ہرا میوں سمیت خہاز پر سوار ہوا اور یکم مارچ کو پھر فرانس میں بندرگاہ کینٹس میں آا اور جو فرانس کے متصل واقع ہے \*

وہ بڑا رعب جو فرانس کی قوم کی طبیعتوں پر نیپولین کو حاصل تھا اوسکا اظہار جیسا صاف صاف اس موقع پر ہوا ایسا کبھی نہیں ہوا تھا جن لوگوں نے اوسکے خلعے جانے پر خوشی کی تھی اب اونہوں نے ایک عجیب تلون فرامی اور بہت سرگرمی کے ساتھ نیپولین کی آمد کو مبارک سمجھا اور بالخصوص فرانس کی فوج پر اس خبر نے اپنا اثر بہت تیزی کے ساتھ کیا حال کی گورنمنٹ نے جن مختلف رجمنٹوں کو نیپولین کے مقابلے کے واسطے روانہ کیا تھا وہ بہت خوشی سے نیپولین سے آملین اور بہت خوشی

محبت کچھ یا نہ ہالیا تھا۔ ایک روز کا تذکرہ ہے کہ نبیوں اور لوگوں کے  
 یہ صحابیوں کو کشتی کے ساتھ ساتھ تیار کیا کشتی پر سوار ہو کر تھے نبیوں نے  
 ان کو کشتی سے کہا کہ اس وقت میرے اور تمہارے سوا کوئی اور  
 موجود نہیں ہے اب جو تمہارے بھی میں آؤں گے وہ تمہاری محبت  
 دریافت کرو میں آؤں گا جو اب روزِ نکلیں یعنی حاضرین نبیوں نے ان  
 کشتی کو اپنا بڑا روزِ نکلیں لیا۔ بہت سے غور و تامل بھی انہیں ہوا  
 بہت سے مسافر اور مساج بھی وہاں گئے اور نبیوں ان سب کو  
 بہت مہربانی سے پیش آیا۔ اس وقت میں نبیوں اپنی نسبت ہمیشہ  
 یہ بات کہتا کرتا تھا کہ اب میری ملکی کارروائی ختم ہو چکی اور اب میری  
 زندگی ایک ایسے مساج کے ہاتھ سے جو اور لوگوں کو جنگی کارروائیوں  
 عسروں سے بچاتا ہے اور خود اوسکو اوس میں کچھ غرض نہیں ہوتی ہے  
 لیکن باوجود ان تمام باتوں کے کہ نبیوں اپنی زبان سے  
 اطمینان کی باتیں کرتا تھا اور ایسے پیرامون ارادوں کا اقرار  
 تھا تاہم دل میں ایک بڑی ڈرائی کا مشورہ پھر درست کر رہا تھا  
 کے شانہ و ان کے بحال ہونے سے اہل فرانس کو کچھ سرت نہونی  
 میں جاہ و چشمہ اور بے بنیاد شوکت کے جاری رہنے سے جس سے  
 ان کے نہانے میں پیریں محو رہ رہا تھا وہ لوگ شاکھی تھے  
 کے نبیوں کے زمانہ کے وقت بہت سی فوج یورپ کے  
 فرعون بن متین تھی یہ فوج جب اپنے ملک کو لوٹ کر آئی

لائے پڑ گئے اور بدشواری تمام اوسے ایک قاصد کا بھیجس بد لکرا اپنی  
جان بچائی۔ اس سفر میں نیپولین بعض اوقات نہایت رنجیدہ اور  
ہراسان رہتا تھا اوسکی بی بی مرالو میا اگرچہ اس قسمت مصیبت میں  
اوسکے شریک حال ہونے کو حاضر تھی لیکن ملکی مصلحت کے لحاظ سے اور  
لوگوں نے اوسکو ایسا کرنے سے باز رکھا۔ اوسکی دوسری بی بی جوزی  
بھی ان امتحان کے وقتوں میں اوسکا ساتھ دینے کے واسطے آمادہ ہوتی  
لیکن اوسکو بیماری کچھ اس قسم کی لاحق ہو گئی کہ نیپولین کے فرانس چھوڑ  
سے ایک مہینے بعد وہ بھی اس جان سے سفر کر گئی۔

ایلیا میں ہونے ہی جو ایک مختصر سی سلطنت تھی اور چند میل سے زیادہ  
وسعت نہ رکھتی تھی نیپولین نے مختلف قسم کی ترقیان دینے سے اپنی  
لیاقت کو بہت جلد ظاہر کر دیا۔ نئی شکرین اور نہرین اور عوض تیسر  
کے گئے اور ایک محل بھی تعمیر کرایا گیا قرب وجوار میں ایک اور جزیرہ  
پر بھی دخل کر لیا گیا۔ ایلبیریہ کے غارت گردن کی دست برد سے محفوظ  
رکھنے کے واسطے اوس جزیرے کی قلعہ بندی بھی کی گئی ایک نیا  
قومی جھنڈا بلند کیا گیا جس پر ہمال کی تین مکھیاں اوس نشان کی نشانی  
کیواسطے نبی ہوئی تھیں۔ شور و غوغا اور دوامت و اقبال کی علامت  
جلد بیان موجود ہو گئیں جس سے ایلیا والے اب تک بالکل نا آشنا تھے  
انگریزوں کی طرف سے ایک کشتہ نیپولین کی نگرانی کے واسطے  
دلیا میں متعین کیا گیا تھا لیکن نیپولین نے اوسکو بھی ظاہر میں

خوشبودار ہوا جو کسی سخت جڑے کے بعد آتی ہے اور لوگوں کو اس واقعے سے  
 اس قدر مسرت ہوتی جیسی کسی کو ایک طوفان کی آفت سے بچنے کے بعد  
 ہوتی ہے سچ ہے (قدر نعمت کے) داند کہ بھلیے گرفتار آید۔  
 نیپولین نے بہت جلد فرانس کو ترک کرنے کے اہتمام  
 ٹھیک ٹھاک کیے اور یسویں اپریل ۱۸۱۳ء کو ایلیا کی جانب روانہ ہوا  
 اس موقع پر اوسکی اخیر سلامی ادا کرنے کے واسطے اوسکے پرانے  
 ذاتی حفاظت کے سپاہی فوج میں بلا کے محل میں صرف بانڈھک کھڑے  
 ہوئے۔ نیپولین نے اونسے چند لفظ کہے جس سے اون لوگوں کی  
 آنکھوں سے بے اختیار آنسو ٹپک پڑے۔ نیپولین نے اون کے  
 نشان کو منگا کر اوس عقاب کو بوسہ دیا جو اس نشان پر بنا ہوا تھا  
 اور کہا کہ لو خدا حافظ اے خدایہ بوسے میرے بہادر آدمیوں کے ولین ہمیشہ  
 یاد رہیں لو خدا حافظ اے میرے بہادر رفیقو ایک دفعہ اور اس موقع پر  
 تم میرے پاس پاس جمع ہو جاؤ میں تمکو ہمیشہ یاد رکھوں گا اور تم مجھکو  
 یاد رکھنا۔ اس گفتگو کے بعد نیپولین گاڑی پر سوار ہوا اور اپنی جلاوطنی کا  
 راستہ لیا۔

تمام مسافت آٹھ دن میں تیر ہوئی اس سفر میں نیپولین کو بہت کچھ  
 نظر اور قشے اون شہروں کے باشندوں کی زبانی سننے پڑے زمین کو  
 سنا گذر ہوا وہ لوگ اوسکی بیجا اولوالعزمی پر اوسکو جڑاتے تھے اور  
 مقام پر تو نیپولین ایسے خطرے میں بچس گیا کہ اوسکی جان کے

جو نیپولین کا ایک عزیز سردار تھا اور اسے ایسی سے نیپولین کو چھوڑا اور اعلیٰ القیام  
 روسان نامی جو نیپولین کا معری ملازم تھا وہ بھی اس بدنام فرارین  
 شامل ہوا۔ اگرچہ نیپولین کو لوگون کا دیکھتی آنکھوں یہ کنارہ کرنا  
 نہایت ہی کڑوا معلوم ہوا ہوگا لیکن درحقیقت وہ اس خور غرضی کا  
 ایک قدرتی نتیجہ تھا جسیر نیپولین کی تمام طاقت غیبی تھی جس  
 نیپولین کے مخالف سلاطین متفقہ نے بہت کچھ فکر و تاامل  
 بعد یہ ارادہ کیا کہ فرانس کے تحت سلطنت پر اٹھارہویں لوتی کو قائم  
 کریں یہ لوتی اس بد قسمت بادشاہ کا بھائی تھا جسکو فرانس کے  
 انقلاب کے دنوں میں بھانسی دی گئی تھی۔ نیپولین کے واسطے  
 یہ قطعی فیصلہ کیا گیا کہ وہ ایلپا کا بادشاہ مقرر ہووے یہ ایک مختصر سا  
 جزیرہ اٹلی کے مقابلے پر واقع ہے اس جزیرے میں نیپولین کے  
 بادشاہ ہونے سے یہ امید تھی کہ وہ اپنی ماویہ اولوالعزمی سے  
 یورپ کی امن و امان میں خلل انداز نہ ہو سکے گا لیکن اس ماجرم کے بعد  
 بہت ہی جلد یہ بات معلوم ہو گئی کہ یہ امیدیں بالکل غلط ہیں۔  
 اس اثنا میں نیپولین کے زوال کی خبر سے تمام یورپ میں شادیاں  
 بچنے لگے لوگون کو بمشکل اس بات کا یقین آتا تھا کہ وہ طاقت جو کسی  
 زمانے میں اس قدر غالب اور بالکل ناممکن التسخیر معلوم ہوتی تھی وہ اب  
 بالکل نہ وبالا ہو گئی۔ اس زمانے کا ایک مزوج بیان کرتا ہے کہ  
 دنیا پر یہ امن و امان ایسی معلوم ہوتی جیسی موسم بہار کی تری تازہ اور



قانون پر دستخط کر دینے اور اس کے ذریعے سے اپنے اور اپنی وزارتوں کے  
 طرف سے فرانس اور اٹلی کے تحت سے دست بردار ہوا۔  
 جون ہی نیپولین کے ہمراہیوں نے اس استغی کا حال سنا وہ اوس سے  
 کتا رہ کوش ہوئے شروع ہو گئے اور نیپولین کے مخالفوں کے دربار میں  
 حاضر ہوئے اور اونسے یہ التجا کی کہ نئی سلطنت جو مغرب فرانس میں  
 قائم ہوئے والی ہے اوس میں بھگوان کو بیان عنایت ہوں۔ ایک سردار  
 جو اس تمام بغاوت اور مصیبت کے ذیوں میں اپنے پرانے آقا کا  
 رفیق رہا تھا اسے اون خود غرضیوں کا حال جو اس موقع پر برقی گھنٹہ  
 مفصل بیان کیا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ نیپولین کے تمام اہل دربار  
 اس بات کے سخت شاکی تھے کہ کیوں شہنشاہ نے خلع سلطنت کے  
 قانون پر دستخط کرنے میں اس قدر تاخیر کی علاوہ اسکے بولہوں ٹھونڈوں  
 یہ بھی کہتے تھے کہ ایسے وقت میں جبکہ پیرس میں اور لوگوں کی طرح  
 سرفراز ہو رہے ہیں سارا نیپولین کے ساتھ فونٹین بلا میں رہنا نہا  
 نادانی کی بات ہے۔ نیپولین کے مکر سے کا دروازہ ہر وقت اسلئے  
 کھلا ہوا پایا جاتا تھا کہ بہت سے اسکے ہمراہی ہر لحظہ اوس کرتے ہیں  
 جھک جھک کر یہ بات دیکھتے تھے کہ دیکھیے یہ کبخت (یعنی نیپولین)  
 خلع سلطنت کے قانون پر کب تک دستخط کرتا ہے خباخہ میں ساؤر کے  
 کھل ہوتے ہی اگلے درجے کے افسروں سے لیکر چھوٹے درجے کے  
 افسروں تک سب نیپولین کو چھوڑ چھوڑ کر رفو چکر ہونے لگے برتھیر

۷۵۰



اور ول سے اوس کے زوال کے خواہاں تھے اور وہ یہ جانتے تھے کہ نیپولین کے زوال سے عام امن و امان نکلے گا اور وہ یہ جانتے تھے کہ نیپولین نے جو نیپولین کے مخالف تھے نیپولین سے یہ درخواست کی کہ اگرچہ اس وقت اس بات کا تصفیہ کرنا مشکل ہے کہ وہ درخواست کتنی صحافیوں سے کی گئی تھی کہ وہ اپنی ہی فتوحات سے ہاتھ اٹھاوے اور فرانس کی سلطنت کی حد جو پہلے سے تھی اسی پر قیامت کرے لیکن نیپولین نے بڑے غرور کے ساتھ اس تجویز سے انکار کیا۔ بہت سے مورخے جو غنیمت کی سپاہ اور اہل علاقہ فرانس کے درمیان میں واقع تھے وہ کے بعد دیگرے نیپولین کے قبضے سے نکلے چلے گئے آخر یہاں تک لوہے پہنچی کہ وہ پیرس جس سے اس قدر فتوحات کی تجویزین اور تدبیریں نکلی ہیں اور جہاں اور قوموں کو تکلیف دینے کے واسطے ایسی بہت سی تدبیریں کی گئی تھیں آسٹریا اور روس اور پروشیا کی افواج متفقہ کا ہو گیا۔

ن نے جن ہی یہ خبر سنی کہ پیرس پر غنیمت مسلط ہو گیا اور اسکے بلوں کی گئی اور اوسکی پیشانی سے سینا نکلنے لگا اور ایک دیر تک دم بخود سکوت میں رہا اور بلاشبہ اس واقعہ سے اس نے ایسا دلی صدمہ کے واسطے اور کسی آدمی کا ذہن بھی تحمل نہیں ہو سکتا جو بڑی بڑی سے ایک مدت کی جانکاہی کے بعد کہتے تھے وہ اب سب شے برات کی طرح بالکل مٹ گئے اور صرف وہ بہت سے ظلم

نیت و بنا بود ہونچکے تھے اور اب اس نئی بھرتی کے لیے صرف ایسے لڑکے  
 باقی رہ گئے تھے جو ٹرامپون کے خوفناک خطرے پھیلنے کی نسبت ابھی  
 کمب میں پڑھنے کے بہت لائق تھے۔ نیپولین اس نا تجربہ کار فوج کو  
 جلد اکٹھا کرنے کے سب معمول خود دشمن کے مقابلے کے واسطے آگے کو بڑھا  
 اور اگرچہ ابتداً ایک دو لوگ جھونک میں نیپولین کو کچھ کچھ کامیابی  
 حاصل ہوئی لیکن جلد ہی اوسکو یہ بات معلوم ہو گئی کہ فتح نے اب  
 مجھے روگردانی کی۔ نیپولین نے جنگی ہرزوں کو نئی نئی طرح کام میں  
 لانے میں ہر چند کوشش کی اور ہر چند اوس نے اپنی فوج کی جا پوسی کی  
 اور اونکو بڑھا دئے دیے مگر کچھ فائدہ نہوا اور ہر ایک مقام پر اوسکو  
 شکست پر شکست ہوتی چلی گئی اور پچھلے کی طرف کو جرمنی میں ہٹنا پلا آیا  
 آخر میان تک نوبت پہنچی کہ خود فرانس کے ملک میں لڑائی آسری او  
 وہ قاتل موج جو اکثر فرانس سے نکل کر دوسرے ملکوں کو تباہ کیا کرتی  
 تھی اب بہت انصاف کے ساتھ اوسکا عوض اوتارنے کی غرض سے  
 خود فرانس پر لوٹی

نیپولین نے فرانس کی رعایا کو آمادہ کرنے میں دیوانہ وار بہت کچھ  
 کوششیں کیں اور حملہ آوروں کے مقابلے پر اونکو برا نگینہ کیا لیکن  
 اوسکو معلوم ہوا کہ اب لوگوں پر اوسکا پہلا سا وہ رعب و داب جو  
 ایک یوکا سارعب تھا باقی نہیں رہا بہت سے آدمی جو نیپولین کے  
 رات دن کی بھرتی سے تنگ آگئے تھے نہایت افسردہ دل ہو گئے

ہماری آزادی کا وقت نزدیک آگیا ہے۔ تین سالوں سے تمام بادشاہین  
 ایک عام اشتہار اس غرض سے جاری کیا کہ سب ہماری فوج سے شامل  
 ہو جائیں۔ شہنشاہ ہوضوں سے اس اشتہار میں ظاہر کیا کہ وقت  
 از دست رفتہ بازی آید اب یہ عین مناسب وقت ہے اس مفید موقع کو  
 جو پھر سیکڑوں برس تک نصیب نہوگا ہاتھ سے جانے دینا اور یورپ کو  
 اعتدال کی حالت پر نہ لانا اور بنی نوع انسان کی بھلائی اور ہر فرد بشر کی  
 آرام و آسائش کو مستحکم کرنا حقیقت میں خدا کی عنایتوں کی ناشکری ہے  
 یہ اشتہار پور شاہ لوہ کے پاس بھی بھیجا گیا تھا وہ بھی روس کے  
 شریک حال ہو گئے۔ آسٹریا نے بھی باوجود اس رشتہ داری اور رفاقت  
 جو اسکو نیپولین کے ساتھ تھی اس گزروہ متفقہ کا ساتھ دیا انگلستان بھی  
 اس اتفاق کو روپے سے بہت مدد دی اور ایک تازہ جوش و خروش  
 کے ساتھ اس جھگڑے کو بھی قائم رکھا جو اسپین میں برپا ہوا تھا۔  
 اب نیپولین نے دیکھا کہ ٹھکڑے بڑے بڑے خطرے پیش ہیں  
 اسلئے اس نے اپنی بد قسمت رعیت میں سے ایک تازہ فوج کی بھرتی کی  
 مگر رعایا نے اس موقع پر بڑی واویلا اور فریاد مچائی۔ ہیت جو روس کی  
 لڑائی سے پیدا ہوتی تھی وہ فرانس کے تمام گرد و نواح میں بہت موثر  
 طور سے پھیل گئی تھی روس سے بازگشت کرنے کے بعد چھ مہینے تک  
 برابر فرانس والوں کا لباس ماتی رہا شاہ و نادر ہی کوئی خاندان ایسا  
 بچا ہوا تھا جو کوئی نہ کوئی رشتہ دار اس لشکر کشی میں مارا نہ گیا ہو جان آدمی

یورپ کی قوموں کا نیپولین پر لشکر کشی کرنا

بازار

یہ افواہ مشہور کر دی تھی کہ میپولین روس کی لڑائی میں مارا گیا چند اور  
 دلیر آدمی بھی اوسکے ساتھ ہونگے اور یہ شہریر آدمی امریکی مجلس کی طرف سے  
 ایک جعلی حکم اس غرض سے سرکاری دفتران میں لیکر گئے کہ اور ایک ہی  
 حکومت قائم کرنے کی فکر کریں یہ سازش اسقدر قوی تھی اور سازشیوں نے  
 اپنے ارادے کو ایسی جا لاکھی سے پورا کیا تھا کہ میپولین کے چند وزرا کو بھی  
 قید کر لیا اور ابھی وہ لوگ اس سے بھی زیادہ اپنے ارادوں کو وسعت دیتے  
 لیکن قسمت سے ایک پولیس کے آدمی نے مالٹا کو کسی موقع پر بیان لیا  
 کہ یہ وہی فراری قیدی ہے اور پھراوسکو گرفتار کر لیا۔ یہ تمام سازشیں  
 میپولین کی مراجعت سے پہلے پہلے درہم برہم کر دی گئی تھیں لیکن بائیں  
 میپولین پر اس واقعے کے سننے سے بہت کچھ اثر ہوا اس لیے کہ اوسنے  
 دیکھ لیا کہ وہ بنیاد چہر اوسکی حکومت قائم تھی بالکل غیر مستحکم تھی  
 اور اوسکے غیر مستحکم ہونے کا اس لیے اور بھی زیادہ یقین ہوا کہ جو منصوبہ  
 اوسکے مخالفوں نے اوسکے تہ وبالاکر دینے کے واسطے باندھا تھا وہ  
 قریب اسکے پہنچا تھا کہ سازشی لوگ اوسمیں پورے پورے کامیاب ہو  
 اور بھی طرح طرح کے انتشار چاروں طرف سے میپولین پر چھوم چھوم کر آئے  
 مصیبت ناک نتیجہ جو روس کی لڑائی سے میپولین کو حاصل ہوا تمام یورپ  
 وہیں بردہن ہو گیا اور جو شہرت اوسکی فوج کلاب تک اس باب میں  
 حاصل تھی کہ اوسکا مغلوب ہونا ناممکن ہے وہ اب بالکل بدل گئی اور  
 جو قومیں میپولین کے ظلم سے مالان تھیں انکو بھی اب یہ امید ہوئی کہ

چھوڑ آیا تھا دن بدن زیادہ نقصان اور بھاری بھاری اونکی غیر مساوی  
 لڑائی جو روسیوں سے ہمیشہ جازی رہی اس نے اور بھی اداں کو  
 ضعیف کر دیا اور آب و ہوا کی سردی دشمن کی تلوار سے بھی زیادہ  
 کام کرتی تھی۔ جھہ لاکھ فوج میں سے صرف پچاس ہزار آدمی باقی  
 کم و بیش جانبر ہوئے جن میں سے بیس ہزار آدمی ہسپتال میں اگر اور مر گئے  
 اور باقی فوج خواہ لڑائیوں میں کام آئی یا برف میں تمام ہو گئی اور ایک  
 آدمی اپنی خوش قسمتی سے اس تباہی کے عالم میں دشمن کے ہاتھ میں  
 قید ہو گئے۔ انکو اس لیے خوش قسمت کہا جاتا ہے کہ اور تباہ شدہ  
 لوگوں کے مقابلہ میں اونکی بچہ بھی کسی قدر اچھی گزری +

### باب نہم

مالٹ صاحب کی سازش۔ یورپ کی قوموں کا نپولین پر لشکر کشی کرنا  
 نپولین کی سلطنت کا زوال۔ مخالفوں کا فرانس پر حملہ اور ہونا اور  
 جمہوری نپولین کا تخت سے دست بردار ہونا۔ اٹھارویں لوی کا  
 تخت فرانس پر قائم ہونا اور نپولین کا ایلیا کو چلا جانا اور پھر فرانس کو  
 لوٹنا۔ نپولین کی کامل بربادی اور سینٹ الٹا میں ملا وطن ہو کر جانا  
 اور اوسے مقام پر مرنے۔ نتیجے جو نپولین کی مہمات سے پیدا ہوئے ہیں  
 نپولین جب پیرس میں پہنچا تو وہاں بھی اسے ایسے  
 معاملات موجود پائے جسے اسکا تردد اور زیادہ ہونا مالٹ نامی ایک  
 جو مقید تھا قید خانے سے نکل گیا تھا اور اسے اپنی فہم و فطرت سے

مالٹ صاحب کی سازش

یہ مذکورہ بالا کائنات باقی رہ گئی تھی۔ ایک تنگ و تاریک کمرے کا دروازہ  
 آہستہ سے کھولا گیا اور میں تنہا شہنشاہ کے حضور میں حاضر ہوا جو شاہانہ  
 پوشاک پہنے ہوئے تھا اور چہرہ سخی جھالر لگی ہوئی تھی اور کنارہ اوسکا  
 سمور کا تھا اور وقت شہنشاہ جلد جلد ادھر ادھر اوس کمرے میں  
 چل قدمی کر رہا تھا اور ایک خادمہ آگ کو بھونک رہی تھی جو گیلی  
 لکڑی سے سلگائی گئی تھی اور اس لیے وہ ہرگز نہ جلتی تھی اور تمام  
 کمرے میں بھاب اور دھواں بھر گیا تھا نیپولین نے اسی گفتگو میں  
 ادس خوفناک تباہی کو جو اوپر پڑی تھی بہت ہی خفیف کر کے بیان کیا  
 اور کہا کہ مجھ کو یقین ہے کہ میرے پیرس پہونچنے ہی اوسکا مدارک چاہیگا  
 بہت تھوڑی دیر آرام کر کے شہنشاہ نے پیرس کو کوچ کیا اور اسی دن  
 وہاں پہونچ گیا اور درحقیقت نیپولین کے جو جستی اور حال کی اس موقع  
 برقی اوسکے لیے نہایت مفید پڑی اس لیے کہ پرتیسا کے حاکم انہی حکمت عملی  
 اوسکے گرفتار کرنے کی فکر میں تھے۔ نیپولین جو وقت پیرس میں  
 داخل ہوا میرا تو کیا اپنے آرام کے کمرے میں جا چکی تھی مکان کے  
 پرے والے وغیرہ لوگ باگ ایک ایسی صورت کے ظاہر ہونے سے  
 جو سموز میں لپٹی ہوئی تھی چونکہ پڑے اور پڑے خوف کے ساتھ  
 چیخ اور ٹھے مگر جب ہی اونہوں نے اپنے شہنشاہ کی وہ مشہور آواز  
 پہچانی اونکی خوفناک آواز میں خوشی کے ساتھ بدل گئیں +  
 اس اثنا میں وہ فوج جسکو نیپولین روس کی برف میں



معلوم ہوتا تھا کہ اوس کے ہزاروں دوست اب وہو اکی سزونی سے مرے  
 جاتے ہیں۔ روس والے بھی اپنے دشمن کی بازگشت سے قوی  
 ہو گئے اور ایک بیرجم سختی کے ساتھ اور اکثر ایک خوفناک سنگدلی سے  
 فرانس والوں کے قیدیوں کو زخمی کر کے اور برہند کر کے بروت میں  
 چھوڑ دیتے تھے۔ اس بازگشت میں نیپولین کے خیالات اگرچہ بہت ہی  
 تلخ ہوئے لیکن اوس سے بڑی قابلیت اور استقلال سے اپنے اوس  
 بیج کو دیکھنے والوں کی نظروں سے چھپائے رکھا۔ اٹناے سفر میں  
 نیپولین کے پاس پیرس سے ایک ایسی ضروری خبر ہو چکی جس کے سبب سے  
 اوس نے اپنے گھر پوٹینے کی بہت جلدی کی اور اپنی بقیہ خزانہ شہر کو  
 اپنے اور سرداروں کے سپرد کیا۔

سے بی وی پرنٹ جو مقام وارسا میں نیپولین کی طرف سے بہ طور  
 بی کے مقیم تھا اور سنے ایک نہایت دلچسپ طور سے بیان کیا ہے کہ  
 عتہ نیپولین وارسا کے شہر میں ہو کر گذرا اور جو تقریر اوس میں اور  
 ولین میں اوس وقت ہوئی اوسکو بھی اس ایلی نے سمجھ کچھ بیان  
 ہے وہ لکھتا ہے کہ رات کو ایک بجنے کے بعد تین آمنت گذرے تھے  
 میں نیپولین کے ہوٹل میں پہونچا صحن مکان میں ایک چھوٹی سی گھاری  
 تھی جو بغیر مہیوں کے بروت پر گھسٹی ہوئی چلتی ہے دو ٹوٹی  
 اسی قسم کی کھلی گاریاں اور بھی حاضر تھیں اور اوس تمام  
 دشمن میں سے جو اس ہم میں نیپولین کے ساتھ گیا تھا اب صرف

نے جہاں کے لائق تھیں سپاہی خراب کھانا لینے گھوڑوں کا گوشت  
 رکھ رکھ کر کھاتے تھے۔ ایک قرص نان کے عوض جو گرد نواح کے  
 کسان لوگ بیچنے کو لاتے تھے بہت بیش قیمتی اسباب بخوشی تمام حوالہ  
 کیا جاتا تھا۔ سچ ہے کہ مرد افتادہ و زیبا بننے پر کمر بند اور چہ زور  
 چہ خدو + نپولین بھی اس موقع کے پورے خطر و نسو وقت تھا  
 اور اسی لیے اوسنے گلزنڈر شہنشاہ روس کے پاس چند پیام صلح کے  
 روانہ کیے اور جب ان کا کچھ جواب اوسنے نہ دیا تو نپولین نے مجبور ہو کر  
 اپنے قدم فرانس کی طرف کو پھیرے اور بازگشت کے واسطے تیاریاں  
 وہیں امر اگرچہ نپولین اس بات سے بھی بخوبی واقف تھا کہ اس طرح  
 نہ کہیں سے اوسکی وہ تمام شہرت برباد ہو جاوے گی جسکا تمام ملک من  
 ہے۔ بسبب اسے کہ کوئی اوسکا مقابلہ نہیں کر سکتا اور جو اوسکی کامیابی کا  
 سبب ہے لیکن رسد کی نایابی سے مجبور تھا +

۱۷۹۶ء میں فرانس کی فوج کی کیفیت چند افسروں نے اپنی آنکھ کی  
 سبب سے دیکھی اور طبیعت پر بہت اثر ہوتا ہے۔ جب قدر  
 سے اس وقت تک اس سے زیادہ ہرگز کسی  
 ہو گیا تھا اور فوج کے راستے پر ایسے ملک  
 کھانا ایسے آبانہ اور کسی قسم کی رسد  
 اور  
 ہر روز کوچ ختم کرنے کے بعد

۱۷۹۶ء



نیپولین کے جمع کی تھی اور اسکی تعداد چھ لاکھ آدمیوں سے بھی زیادہ تھی۔  
 مگر اسقدر کثرت فوج سے کچھ فائدہ نہیں تھا۔ آخر الامر جباریوں کی ہار مار  
 اور بے ترتیبیوں کی بدولت وہ فوج دن بدن گھٹنے لگی اور یہاں تک  
 گھٹی کہ اس کے سبب سے لوگوں کو ایک قسم کا ہراس ہونے لگا۔  
 قصہ مختصر لڑائیاں ٹھن ہی گئیں اور اکثر لڑائیوں میں نیپولین  
 غالب رہا اور اہل روس کو شکست پر شکست ہوئی لیکن باوجود ان  
 شکستوں کے روس والے نہایت ہی عمدہ انتظام اور ترتیب کے ساتھ  
 میدان جنگ سے پیچھے کو ہٹے اور اب اونھوں نے اپنے دشمن کو  
 ہلاک کرنے کے واسطے یہ خوفناک تدبیر مرقی کہ جو شہر اور آبادی دشمن کے  
 کوچ میں راستہ پر پڑی اور اسکو پہلے ہی سے خود روس والوں نے آب  
 خاک سیاہ کر دیا اور اسن تمام ملک کو ایسا مہیت ناک ویرانہ بنا دیا  
 کہ فرانس کی فوج کو مطلق اوس سے رسد نہ مل سکے۔ یہی حکمت  
 اہل روس نے ماسکو کے مقام پر بھی کی جو اون روزوں میں روس کا  
 خاص دارالخلافہ تھا اس عظیم الشان شہر کے تمام لوگ یہ خبر سنتے ہی کہ  
 فتح مند نیپولین کی فوجیں قریب آ پہنچی ہیں ایک سخت شہر کو چھو کر  
 بھاگ گئے۔ نیپولین اوس مقام پر داخل ہوا اور یہ حال دیکھ کر اس  
 دارالخلافہ کے تمام بازار بالکل آجڑے پڑے ہوئے ہیں نیپولین کو  
 اور اسکی فوج کو نہایت تعجب ہوا۔ لیکن جب رات ہوئی تو روسیوں کا  
 یہ منصوبہ بخوبی کھل گیا شہر کی ہر ایک طرف سے ایک بیک آگ کے

نئی بھرتی شروع ہو گئی یہ واقعات یمن سنہ اٹھارہ سو بارہ عیسوی کے  
 (۱۸۱۷ء) ایک موزخ کا بیان ہے کہ اس وقت یمن یورپ کی تمام  
 جنگی قوت نیپولین کے قبضہ اختیار میں تھی اور یہ ایک سخت تعجب کی  
 بات ہے کہ ایک ہی زبان اور ایک ہی طریقہ کی اور ایک ہی ہی قومیں صرف  
 ایک آدمی کی خاطر ایک ایسی سلطنت سے لڑنے مرنے پر آمادہ تھیں  
 جس نے ان کا کچھ نہ بگاڑا تھا۔ کچھ شک نہیں کہ سکاندر کی فتح ہندوستان کو بعد  
 نہایت بڑی مہم جو انسان نے اپنی عالی حوصلگی سے کی وہ بھی بڑی مہم تھی  
 جس کا نیپولین نے ہیرہ اوٹھایا اور جس پر سب لوگوں کی توجہ اور سب کے  
 خیالات اور سب کی عقل اور فکر لگی ہوئی تھی۔ نیپولین کے سرداروں نے  
 قبل اسکے کہ نیپولین ایک ایسے خطرناک ملک پر جیسا روس تھا اور  
 جس میں حملہ آور فوج کے واسطے بہت سے موانع پیش تھے اس کو بہت کچھ  
 سمجھایا کہ آپ فوراً سوچ کر اس مہم کا قصد کریں لیکن نیپولین نے ایک ہی  
 اور دیوانہ وار یہ حکم دیا کہ تمام عمدہ عمدہ زرق برق کے سامان جو اس کی  
 سواری کے جلوس سے متعلق تھے اس مہم میں ساتھ لیے جاویں اس  
 غرض سے کہ روس پر فتح پانے کے بعد روس کے دارالسلطنت میں اس تمام  
 جاہ و چشم اور ساز و سامان اور بڑی شان و شوکت اور کروڑوں آدمی  
 سواری داخل ہو۔ اس محل کو مفصل بیان کرنے کے واسطے اور  
 لڑائی کی خوفناک کیفیت بیان کرنے کے لیے کئی جلدیں اور کارہین  
 لیکن مکمل اس موقع پر صرف اس قدر بیان کرنا کافی ہے کہ جو بڑی فوج

یورپ کے ساتھ جھگڑا اٹھانا اور اسکی دنیاوی حکومت کو چھین کر اسکو  
 مقامِ نوین میں بلائیں پس کے قریب مقید کیا لیکن اس مقام پر نیپولین  
 یورپ کے ساتھ نہایت خوش خلقی اور توجہ سے پیش آیا اس زمانے میں  
 نیپولین کی طاقت کمال کے درجے کو پہنچ چکی تھی اور ظاہر یہ بات معلوم  
 ہوتی تھی کہ کوئی انسانی قوت اسکو عمارت کر سکے گی مگر درحقیقت اسکو  
 زوال کا وقت بہت ہی قریب آ پہنچا تھا یعنی جس مقصد کے واسطے خدا  
 نیپولین کو دنیا میں پیدا کیا تھا وہ صرف یہ تھا کہ اسکو باسحق سے  
 یورپ کی قوموں کی گمشدگی کرے اور یہ کام اب پورا ہو چکنے کو تھا علاوہ  
 اسکے نیپولین کے معاملات سے ذرا مطلق تمام دنیا کے لوگوں پر  
 عسرت کے ساتھ یہ بات ظاہر کرنے کو تھا کہ خدا جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے  
 تو گو وہ کام لوگوں کی نظروں میں کیسا ہی بڑا اور اہم کیوں نہ معلوم ہو  
 لیکن وہ نہایت آسان اور سہل طریقہ سے اسکو پورا کرتا ہے قال  
 تبارک و تعالیٰ (انا قولنا لشی اذا ارزاه ان نقول کہ کن فیکون)  
 نیپولین اور اسکو پرانے دوست الگنڈر روس کے شاہنشاہ میں  
 ایک نزاع اس بات پر برپا ہو ا کہ نیپولین نے یورپ کی تجارت کو متعلق  
 جو انتظام کیا تھا اسکی شرائط کی تعمیل الگنڈر نے قرار دیا تھی اس تک  
 نوکی جس سے بہت کچھ ظلم اور فساد ملک میں پھیل جاتا۔ پس نیپولین نے  
 مرنے پر آمادہ ہو گیا اور اسنے لڑائی کے واسطے بڑے بڑے ٹھکانے  
 کیے اور اہتمام ریاستوں میں جہاں جہاں نیپولین سے اتفاق تھا فوج

دو روزہ نہایت خطرناک تھا اور بہت دیر تک ملکہ کی جان کے لاسے پر رہے۔ وہ ڈاکٹر بھی جو اس موقع پر حاضر تھا گھبرا گیا اور جو اس باختہ ہونے لگا۔ نپولین نے اس سے کہا کہ تم اس بات کا خیال بالکل دل نکال ڈالو کہ یہ ملکہ ہے بلکہ تم یون سمجھو کہ یہ بھی شہر کی بیویوں میں سے ایک بی بی ہے اور اس کے معالجہ کرنے میں کچھ تکلف نہ کرو۔ الغرض ہزار خرابی و دشواری جب وہ لڑکا پیدا ہوا تو ظاہر میں مردہ معلوم ہوتا تھا لیکن کچھ دیر کے بعد نہایت آہستہ اور ضعیف آواز سے زویا نپولین نے بہت خوشی سے اسکو گود میں اٹھالیا اور اپنے حاضرین و بار کو دکھلا کر اہل دربار نے اس بچے کی بادشاہ روم کے خطاب سے مبارکباد دی اور یہ خطاب اس کے واسطے پہلے ہی سے تجویز ہو چکا تھا۔ دنیا کے تمام معاطے بے ثبات ہیں وہ نونہال گلشن آرزو جو ایسے اللہ آمین کے ساتھ پیدا ہوا ایسا کم بھلا اور چھو لاکہ اسکی سرگزشت صرف چند لفظوں پر یہ مشکل ہے۔ نپولین کے زوال کے بعد اس نے اپنے نانا یعنی فرانسس شہنشاہ آسٹریا کے دربار میں تعلیم پائی یہ بادشاہ اسکو نہایت عنبریز رکھتا تھا شاہزادہ ممدوح الوصف نہایت نیک مزاج اور اپنے چال چلن میں نہایت شریف تھا لیکن اسکی عمر نے وفا کی اور ۱۸۳۶ء ع میں سن بلوغ کو پہنچتے ہی ایک سخت بیماری میں مبتلا ہو کر اس جہان گزران سے گزر گیا +

ان واقعات سے جو ہم ابھی بیان کر چکے کچھ دنوں پہلے نپولین نے

جو زہی نین کو طلاق دینے کے بعد بیوپلین کی شادی جلدتہ منشاہ آسٹریا  
 کی بیٹی مریا لویا کے ساتھ ہو گئی۔ بیوپلین کا جو بیان ہے کہ مریا لویا  
 ایک مہربان اور ہر دل عزیز بی بی تھی اور جن بڑے بڑے کاموں پر جو اس  
 مرتبہ سے متعلق تھے بیوپلین نے اسکو سرفراز کیا اور ن سب کو اسنے  
 بیوپلین کی مرضی کے مطابق بہت ہی خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیا اور  
 اسکے علاوہ اس بی بی کی بدولت وہ جو پیشین بھی پوری ہوئیں بیوپلین  
 دل میں اپنا وارث پیدا ہونے کی نسبت تھیں۔ اور بیوپلین مارچ ۱۸۸۷ء  
 کو اس ملک کے لڑکا پیدا ہوا تو یوں کی گرج نے اسے خبر کو سیرس میں مشہور  
 کر دیا جسکی بڑی آرزوؤں کے ساتھ ایک مدت سے خواہش کی جاتی تھی  
 اس شانہزادہ کی ولادت کے وقت ملک کو بڑی کٹھن مشکلین جھیلنا پڑیں

پولیس والوں سے بڑی بڑی رشوتیں لیتی تھی اور پھر ہم آئندہ ایک مقام پر اسی  
 کتاب میں یہ دیکھتے ہیں کہ بیوپلین کے جلاوطن ہوتے وقت جب مریا لویا اسکی  
 دوسری بی بی کو لوگوں نے ملکی مصلحت کے لحاظ سے بیوپلین کے ہماراد جانے سے  
 باز رکھا تو جو زہی نین اس بد قسمتی کے وقت بیوپلین کا ساتھ دینے کو آمادہ تھی لیکن  
 بیماری سے مجبور ہو گئی اور بیوپلین کا زوال جو شاید اسکی خوشی کا سبب ہوتا اس  
 اسکو نہایت صدمہ پہنچا تو ان حالات سے جو زہی نین کی کمال انسانیت اور خلوص  
 محبت پر افراز کرنے سے جکا موقع تھا کہ تروہ ہوا ہے اور میان بی بی دونوں کے  
 مکار چال چلن کے لحاظ سے ہمارا گمان بعد اس طلاق کے بھی کسی اور طرف  
 جاتا ہے واللہ اعلم بالصواب



قائم رکھنے کے واسطے نیپولین ایسے بڑے گناہ کا مرتکب ہوا وہ چند ہی برس بعد ایسا فنا ہو گیا کہ سوائے ایک تودہ گناہ کے جو اس کے قائم کرنے میں ہوا تھا اور کوئی نشان بھی اوس خاندان کا باقی نہ رہا۔

۱۵۴  
 واضح ہو اہل مصنف کتاب نے جو اسے اس مقام پر تحریر کی منجھے اوسکو جیسے ہم مقام پر نقل کیا اور ہماری جو اسے اس موقع پر ہے وہ یہ ہے کہ مصنف کی یہ لعنت ملاحت بلحاظ اوسکے مذہبی اصول کے نیپولین کی نسبت بالکل ٹھیک ہے لیکن قانون قدرت کے صریح مخالف ہے اور اسی لیے جام پڑھنے والے اوس سے اتفاق نہیں کر سکتے نیپولین نے اپنا عیش بڑھانے کے واسطے یہ کام نہیں کیا وہ اس بات مجبور تھا کہ جزی فیئین سے اوسکے کچھ اولاد نہ ہوئی اور طلاق دینے پر اس لیے مجبور ہوا کہ ایک بی بی کے ہوتے ہوئے دوسری بی بی سے نکاح نہیں کر سکتا تھا نہ دوسری بی بی اور اوسکے اولیا اس بات پر راضی ہو سکتے تھے اور یہ بات کچھ نیپولین ہی خاص نہیں ہے ہر صاحب تخت و تاج بلکہ ہر امیر نہایت تک کہ ایک فقیر بھی اولاد کا خواستگار ہوتا ہے با این مہم ہم دیکھتے ہیں کہ نیپولین نے بعد طلاق کے بھی اوسکے ساتھ سلوک جاری رکھا اور بیش قرار سالانہ وظیفہ اوسکو عنایت کیا اور جب ہم یہ بات دیکھتے ہیں کہ جزی فیئین نے جسے اپنی ایک خاوند کے مرنے کے بعد نیپولین سے دوسرا نکاح کیا تھا اس طلاق کے بعد کسی اور امیر سے نکاح نہ کیا اور جب ہم اسی کتاب میں مصنف کی طرف سے جہان اونخون نے جزی فیئین کے چال چلن سے بحث کی ہے یہ بیان ہوا پاتے ہیں کہ وہ ایک مکار اور بھیا رہ عورت تھی اور ہمیشہ نیپولین کو فریب اور دھوکہ دیتی تھی اور اوسکی بھید کی باتیں ثابت کر

واسطے عنایت ہوا اور چند برس اوسی طرح اوسنے بغاوت مٹائی مین کالے  
 ماہم وہ بہت دنوں تک زندہ رہی اور یہاں تک زندہ رہی کہ اوسنے  
 نیپولین کا وہ تمام زوال جکا ذکر ہم آئندہ کریں گے اپنی آنکھ سے دیکھا  
 اور اگرچہ نیپولین کا وہ زوال ایک ایسا واقعہ تھا کہ جوزی فین کا دل  
 اوس سے ٹھنڈا ہوتا لیکن برعکس اوسکے وہ اس صدمہ سے اسی سخت  
 بیمار ہوئی کہ آخر کو اوسی مین اوسکا کام تمام ہو گیا۔ اور صحیح یہ ہے کہ  
 جوزی فین جسکے ساتھ ایسی نا احسانمندی اور نا انصافی برتی گئی تھی اپنی  
 بد قسمتی کے رنج و افسوس مین اس جان سے رخصت ہوئی۔ نیپولین کی  
 سرگذشت مین کئی باتیں ایسی پائی جاتی مین جنسے اوسکو حال چلن پر بہت  
 براحت آتا ہے چنانچہ جوزی فین کو طلاق دینا یہ بھی ایک ایسا ہی  
 واقعہ ہے جوزی فین جو ہر وقت اور ہر حال مین نیپولین کے ساتھ  
 کیساں محبت سے پیش آتی رہی اوسکے لحاظ سے کسی طرح وہ ایسے صلہ کی  
 مستحق تھی جو نیپولین کے حضور سے اوسکو مرحمت ہوا۔ اگر یہ عذر کیا جا  
 کہ وہاں تو بہت نیپولین کو ایسی بری طرح نصیب ہوئی تھی اوسکے  
 ساتھ کسی وقت کا ہونا ضرور تھا اور اس لحاظ سے نیپولین کو اس  
 عذر کا کوئی حق نہ تھا تو اس عذر کا جواب اوس نتیجہ سے بخوبی  
 واضح ہوتا ہے کہ خدا ایسا ہی  
 کی بات ہے یعنی حسن خاندان کے  
 دیکھو اسی کے مین کا شہ

تخلیے میں عملدرہ رہنا چاہتا ہے۔ حالت تخلیے میں جو معاملہ گذرا وہ خا  
 جوزی فین کے مفصلہ ذیل دیگر فقرات سے تجویزی ظاہر ہوگا۔ جوزی فین کا  
 قول ہے کہ میں نے دیکھا کہ اب میرا وقت آج رہا ہے۔ نیپولین کا اوست  
 یہ حال ہو گیا کہ تمام جسم پر عیشہ چڑھ آیا اور میرے اوپر بھی ویسا ہی خوف  
 طاری ہو گیا۔ نیپولین میرے قریب آیا اور میرا ہاتھ اپنے سینے پر رکھا  
 اور ایک لمحہ تک مجھ کو دیکھتا رہا اور زبان سے کہہ نہ کہا گیا اور بالآخر  
 یہ خوفناک باتیں کہیں۔ اسے میرے پیاری جوزی فین تو جانتی ہے  
 کہ میں تجھ کو کیسا عزیز رکھتا ہوں اور اس دنیا بھر میں جو خط مجھ کو حاصل  
 ہوتا ہے وہ تیری ہی بدولت ہوتا ہے لیکن میری قسمت میری مرضی پر  
 غالب ہے پس اب ضرور ہوا کہ فرانس کے فائدوں کے مقابلے میں  
 میں اپنی نہایت عزیز محبتوں سے دست بردار ہوں۔ میں نے جواب دیا  
 کہ۔ اب زیادہ نہ کہو مجھ کو پہلے سے یہی توقع تھی اور میں تمہارے منشا کو  
 خوب سمجھتی ہوں لیکن بااین ہمہ یہ صدرہ میرے حق میں نہایت قائل ہے  
 جوزی فین کو لوگ غمش کی حالت میں کمرے سے باہر لائے اور  
 چند روز کے بعد اوسمیں اسقدر توانائی آئی کہ وہ ایک کونسل میں حاضر ہوئی  
 جان اوسکو علانیہ طلاق دی گئی۔ اس موقع پر اس لحاظ سے کہ نیپولین  
 اور جوزی فین دونوں نے فرانس کی مہبودی کے واسطے اسطرح پر  
 صدرہ اٹھایا اور خود غرضی کو کام نظر آیا دونوں کے سامنے ٹرے  
 خوشامد آمیز سامنا دیا۔ گئے ایک بہت بڑا سالانہ وظیفہ جوزی فین کے

چاروں طرف ہوت کا بازار گرم ہو رہا تھا اور خونریزی و تباہی پھیل رہی تھی۔ نیپولین کو اس وقت میں یہ خبر لگی کہ آسٹریا کی ایک نیا نیا شاہی محل میں بیمار پڑی ہوئی ہے اور اسکو شاہی خاندان کے اور لوگ اسی حالت میں تنہا چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں یہ دریافت کر کے نیپولین نے حکم دیا کہ اس مکان پر گولہ اندازی بند کیجاوے یہ شاہزادی جسکی طرف نیپولین نے یہ التفات ظاہر کیا مریا لویا نامی تھی جو آئندہ نیپولین کی بی بی ہوئی۔ اب لوگوں کو یہ امید تھی کہ نیپولین آسٹریا کے شہنشاہ کو اپنے مقام کا پورا پورا مزہ چکھاوے گا لیکن اس بات سے تمام لوگوں کو تعجب ہوا کہ بڑی متدل شرطوں کے ساتھ صلح ہو گئی۔ نیپولین کی ان عنایتوں کا اصلی سبب بھی تھوڑے عرصہ میں ظاہر ہو گیا۔ پیرس میں آنے کے بعد نیپولین نے ملکہ جوزیٹین سے بہت کچھ سردہری برتی۔ جوزیٹین سے نیپولین کے اب تک کچھ اولاد نہیں ہوئی تھی اور اسی لیے بہت برسوں سے جوزیٹین اپنے خاوند کے عروج کو نہایت رنج اور ترو کے ساتھ دیکھا کرتی تھی اس لیے کہ وہ اس بات سے بخوبی واقف تھی کہ انجی بلنڈ نظری کی ترقی کے ہر درجہ پر نیپولین کے دل میں اپنا وارث ہونے کے سبب سے جو اتنی بڑی سلطنت پر اس کے اجداد کا نشین ہو رہا وہ رنج بڑھتا جاوے گا۔ اب جوزیٹین کے غم پورے ہونے لگے۔ ایک دن شام کو کھانا کھانے کے بعد نیپولین نے اپنے ہمراہیوں کو جمع کیا اور کہنا یہ اوان لوگوں پر یہ ظاہر کرنا کہ اس وقت ہلکے کرتا

نیپولین کا جوزیٹین کو طلاق دینا

شاہ کے مقابلہ پر اوہ کھڑے ہوئے۔ انگلستان نے بھی اس  
برایک مریانہ عیاش ظاہر کیا اور باغیوں کو آرمیوں اور ہتھیاروں

تک کچھ بددوی

یہ نازک زمانہ کے قریب ڈیوک وولینگٹن نے جو اس وقت  
آرٹھر ویلر کی خطاب سے مشہور تھا جنگی کاموں کے وہ سلسلے  
شروع کیے جنہوں نے آخر الامر فرانس کی فوجوں کو ہسپانیہ سے  
کال دیا اور نیپولین کی کامل تباہی کی بنیاد ڈالی یہ ناجرے واقعہ ہے

۱۸۰۸ء میں نیپولین جن روزوں ہسپانیہ کی لڑائی میں مصروف  
اوسکو یہ پرچہ لگا کہ آسٹریا نے باطنیان تمام نئی فوج بھرتی کر لی ہے  
اور اب وہ نیپولین کے مقابلہ پر مخالفت کرنے کی تیاریاں کر رہی ہے  
نیپولین اس وقت پیرس میں مہین تھا لیکن اب وہ معاہدوں کو  
لوہا اور گھوڑے پر سوار ہوا اور ایسی غیر معمولی تیزی کے ساتھ روانہ ہوا کہ  
پچھتر میل راستہ ساڑھے پانچ گھنٹہ میں طے کر گیا اور جو خبر اوسکو آسٹریا کی  
بابت ملی تھی اوسکو صحیح پایا پس اپنی معمولی تیزی اور مستعدی کے ساتھ  
آسٹریا سے لڑنے پر آمادہ ہو گیا اور اوسمیں کامیاب ہوا۔ آسٹریا کی  
فوجوں کو چند آرتیوں میں متواتر شکستیں ہوئیں یہاں تک کہ خاص  
دارالسلطنہ ویاگر کوہ انداز ہی ہوئی اور اسپر بھی نیپولین قابض ہو گیا  
اس شہر کے محاصرے کے وقت باشندوں کی تکلیفیں حد سے زیادہ بڑھ گئیں  
راستوں پر یہ حال تھا کہ نہرا ناہم کے گولے ٹیکتے تھے جنکے سبب سے

جنگ ہسپانیہ کی لڑائی آسٹریا سے

سپر دکر کے آپ الگ ہو بیٹھا فریدی ٹینڈ نے نہ بے احتیاطی برتی کہ  
 اپنی حدود سے گذر کر نیپولین کے پاس اس امید سے چلا گیا کہ  
 اوسکا التفات حاصل کرے لیکن سچاے التفات حاصل کرنے کے  
 وہاں قید ہو گیا اور کئی برس تک قید رہا اور اپنی قید کے دنوں کو  
 بادشاہ سلامت نے حضرت مریم کی مورت کے واسطے ایک سایہ  
 بنانے میں صرف کیا ۔

اسپین کے شاہی خاندان کا زوال ٹھیک ٹھیک اوس نا انصافی کی  
 سزا تھی جس میں وہ سلطنت بدنام ہو رہی تھی ۔ مٹر لاک ہارٹ کا  
 قول ہے ۔ کیا دوسرے جرم کے ذریعے سے پہلے جرم کی تلافی  
 ممکن ہے کیا ایک خراب اخلاق والی قوم اپنی بیجا خواہشوں اور  
 شہوت آمیز خیالات سے ایسے جرم کا غذر کر سکتی ہے جو ویدہ و  
 اوس قوم کے بڑے بڑے رتبہ والوں سے سرزد ہو ۔ پس جو  
 ہنگلی تدبیر نیپولین نے شاید اپنی بلند نظری سے اسپین کے ملک کی  
 نسبت عمل میں لانی چاہی اوسکی معذرت کے واسطے نیپولین کو  
 یہ خاصہ حیلہ اور ہونہ تھا کہ اسپین کے دربار کی حرکات و افعال نا اہستہ  
 اسی لائق تھے بالجملہ نیپولین کی فوجیں جلد ہسپانیہ میں داخل  
 ہوئیں اور نیپولین نے اپنے بھائی جوزف کو نیپاس کے تخت شاہی  
 منتقل کر کے ہسپانیہ کا بادشاہ مقرر کیا ۔ نیپولین کی اس عالی  
 حد ہنگلی و اسپین کا تمام ملک غضبناک ہو گیا اور سب لوگ اہم متفق ہو کر

دو تیزہ مقدمہ یہ بات تیری خاص محبت کی علامت ہے جو جھکو  
ہسپوین کی نسبت ہے اور تو نے اپنے بیٹے (یعنی نیپولین) کو سنا  
ہے کہچہ اپنا رعب و بدبہ اسطرخیزرتا ہے کہ تو نے اپنے نہایت  
اچھے دنوں میں سے خاص اپنے بڑے و نکو نیپولین عالی تبار کی  
ولادت کا روز بنایا یہ بات ازل میں لکھی تھی کہ تیری قبر سے ایک ہاؤ

پیدا ہو ققط

اوسی زمانہ میں جب کہ یہ ناقص فرستادین کی گئیں نیپولین نے او  
تجزیوں کا سلسلہ شروع کیا جو بالآخر اوسکے دولت و اقبال کے  
زوال کا باعث ہوئیں۔ نیپولین نے برٹکاں پر حملہ کیا اور آسانی  
اوسپر قابض ہو گیا اور جب ہی نیپولین کے آنے کی خبر گرم ہوئی  
اوس ملک کا حکمران خاندان بھاگ گیا اور جہازوں میں بیٹھ کر  
چل دیا جہاں اپنے رہنے سے ہونے کا منصوبہ اوس پر قرار دیا تھا۔ فرانس  
ایک گروہ اسپین میں بھی قائم ہو گیا تھا اور سازشیں شروع ہوئی یہ  
جبکا نتیجہ یہ ہوا کہ اوس ملک کے ضعیف القاب بادشاہ کو بھی برٹکاں  
والوں کی طرح بھاگ جانے کی ترغیب ہوئی چنانچہ بادشاہ موصوف نے  
سیول کے مقام سے امریکا کو بھاگ جانے کی تمام تیاریاں کر لیں اوس  
عام لوگوں کو اوسکے کاموں کی طرف سے شہرہ پیدا ہوا اور لوہے  
میان تک پہنچی کہ غدر کے سے ہنگامے شروع ہونے لگے الحاصل  
بادشاہ اپنے ارا و می سے باز رہا اور اپنے بیٹے فریدی نیکو ملک

نیپولین کا طرز عمل اور اسکی

زندہ کیا چاہتا ہے۔ اوسنے ریاست کے جند حیلانے بھی تعمیر کرانے  
 جنہیں سرکاری مجرم رہا کرتے تھے اور اولین اکثر مجرم بہت تھوڑے  
 تھوڑے جرم والے ہوتے تھے +

اس وقت میں تمام فرانس میں نیپولین کی تعریفوں کی نغمہ سرائی کی کئی  
 بیپولین کی طاقت کی نسبت یہ بیان کیا گیا کہ دنیا میں کوئی اور  
 مقابلہ نہیں کر سکتا یہ بھی کہا گیا کہ نیپولین ایک ایسا ہٹا در شخص ہے  
 جسکو خدا نے اپنی قدرت سے ایک خاص طور سے ممتاز کیا ہے۔  
 پیرس میں بعض بڑے بڑے ہودیوں نے مرتد پنپے سے اور نہایت  
 ذلیل خوشامد سے نیپولین کا نام خدا کے نام کر ساتھ اپنی اپنی مہر  
 لگاتے کرایا گویا اونسکے خیال میں نیپولین ہی وہ مسیحا تھا جسکے آئینکی  
 مدد سے۔ رومن کیتھولک کے چند یادریوں نے نیپولین کی خوشامد میں  
 شریعت بھی نہ کی اونسکے گرجا کے ایک لشب نے ممبر پر سے مفصلہ ذیل  
 استعمال گفتگو کی +

و ہونہا

بہشت  
 حضرت مریم کو زمین پر اپنا خلیفہ بنا یا ہے۔ ملکہ  
 حضرت مریم نے نیپولین کی سالگرہ کے دن کو اس طریقے سے  
 حضرت مریم بہشت میں داخل ہوئی تھیں  
 حضرت مریم نے بھی بعض ایسی ہیانات ہیں گڑھی تھیں لیکن اللہ کے  
 پیغمبر سے تعلق نہیں + (من ترجم)



سعدی بہت اقلیم اریگیر و بادشاہ بہ بہمچیان در بند اقلیم و گہ  
 چنانچہ نیپولین کا حال بھی اس قول کا مصداق ہے نیپولین کی قوت  
 کو اگرچہ بے نظیر وسعت حاصل تھی اور اگرچہ اسکی قلمرو استقدر  
 بڑھ گئی تھی کہ اسکے انتظام کرنے کے واسطے ایک وقت درکار تھا  
 اور خود نیپولین اس بات کا محتاج تھا کہ کچھ فرصت اور امن ملے تو اپنی  
 طاقت کو مستحکم کرے لیکن یا این ہمہ وہ نئی نئی فتوحات کے واسطے  
 نہایت بقیہ را اور بے چین رہتا تھا۔ اس زمانہ میں نیپولین نے  
 اپنے بھائیوں کو بادشاہتیں عطا کیں۔ نیکلس میں جوڑت کو  
 بادشاہ کیا اور لانس کو ہائی لند میں بادشاہ کیا۔ ولٹ فیلڈ کی  
 بادشاہت اسنے جرمنی کو عطا فرمائی۔ نیپولین کے ایک اور  
 بھائی لیوسین نے نیپولین کے مصر سے لڑتے وقت ایسی بے احتیاطی  
 برتی تھی کہ نیپولین کو اوسپر بھر دسہ نہ رہا اور اسلئے اوسکو کوئی بادشاہت  
 مرحمت نہ ہوئی ❖

اس غفلت کے الزام سے جو اوسپر لگایا گیا تھا لیوسین متنفر ہو کر اول  
 اٹلی کو بھاگ گیا اور اٹلی سے انگلستان کو چلا گیا اور وہاں مقیم ہو کر  
 علمی تلاشوں میں مصروف ہوا۔ نیپولین نے اپنی سلطنت میں انہما  
 مشہور مشہور ڈوک اور سردار جمع کیے اور ان لوگوں کے ایک  
 منتخب گروہ کو مارشل کے خطاب سے معزز کیا۔ نیپولین کے برتاؤ  
 یہ بات ظاہر ہوئی کہ وہ فرانس کے پرانے اصول سلطنت کو دوبارہ بچھ

تو وہ خیالات جو صورت ان لڑائیوں کی تکلیفوں سے پیدا ہو سکتے ہیں او  
 ذل پر گزریں گے۔ مثلاً نیپولین کے کاموں میں ایک روس پر چڑھائی  
 تھی۔ اس کے حال میں بیان ہوا ہے کہ زخمیوں کے واسطے تیس ہزار  
 خیمے کاٹے جا کر پٹیاں بنائی گئی تھیں۔ ایک مورخ بیان کرتا ہے کہ  
 پہلی اکتوبر ۱۸۰۶ء سے تیسویں جون ۱۸۰۷ء تک نو مہینے کے  
 عرصے میں جنگی اسپتال میں دس لاکھ آدمی آئے جن میں سے کم سے کم  
 ایک لاکھ آدمی مر گئے۔ علیٰ ہذا القیاس لڑائی میں جو آدمی مارے گئے  
 وہ بھی اسی قدر تھے۔ یہ ایسی سخت اور ہتھیار نکلیں ہیں کہ وہ وہم  
 و گمان میں نہیں آسکتے اور بڑے بڑے عالی خیال اونکے ادراک سے  
 قاصر ہیں فقط

## باب ہشتم

نیپولین کی عالی ہمتی اور ادسکا عروج اور اپنے بھائیوں کو بادشاہت میں  
 عنایت کرنا۔ حملہ پرنگال اور اسپین پر۔ آسٹریا سے بھر لڑائی ہونا  
 نیپولین کا جوزی فین کو تلاق دینا۔ نیپولین کا کلیج ثانی۔ نیپولین  
 ٹیے کا پیدا ہونا۔ نیپولین کا یورپ کو قید کرنا۔ چڑھائی نیپولین کی  
 روس پر۔ مصیبتیں فرانس والوں کی۔ اور شکست فاش نیپولین کی  
 فوج پر۔

انسان کی ہوا و حرص کا اگر خدا او سکوا نبی عنایت سے نروس کے خواہنا  
 کہ ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی کی خواہش کرنے لگتا ہے

نیپولین کی عالی ہمتی اور ادسکا عروج اور اپنے بھائیوں کو بادشاہت میں

ان ڈراہیری کی کامیابی کا بڑا سبب تھا اور یہ تھی مارا کرتا تھا کہ ان میں  
 کا جنگل جہین اونسے سرخ چندر کی کاشت کرانی تھی تمام یورپ کے  
 شکر دیا کر وایگا۔ ملکی پیداواری کے محفوظ رکھنے میں نیپولین کو بیان  
 اہتمام تھا کہ ایک موقع پر کسی غریب خاندان کے کسی بزرگ کے گھر میں  
 کچھ شکر ملی جو انگریزوں کی آبادیوں سے آئی تھی وہ غریب اس  
 جرم میں مرتے مرتے سچ گیا۔ بورین بیان کرتا ہے کہ چھپا چوری کیسے  
 لوگ تاہم باہر سے شکر لے ہی آتے تھے اور ہر طرح لائے تھے کہ بہت  
 بھرے کے برتنوں میں سفید شکر بھر کر اور اون پر پوری کی پتی تلی تہنگا کر  
 شکر کو چھپا دیا کرتے تھے اور پھر اون برتنوں کو کارٹوں میں بھر کر  
 لے آتے تھے۔ اس کارروائی سے لوگوں کو البتہ بہت سخت  
 تکلیف ہوئی۔ فرانس کے ایک مصنف کا قول ہے کہ اس زمانہ میں  
 یہ بات دیکھنا نہایت مشکل ہے کہ یورپ کے کس طرح پر اس علم کو ایک  
 گھنٹہ بھر بھی برداشت کیا جسے ایشیا کی قیمت کو تین صدیوں تک  
 برابر اس قدر ارزان کر دیا تھا کہ وہ ایشیا میں غریب سب کے لیے یکساں  
 ہو گئی تھیں ؟

لیکن ان سب باتوں سے بڑھ کر نیپولین کی حکمت عملی کی لڑائی کا وہ  
 نتیجہ تھا جس کے ذریعہ سے انسانوں کی زندگی ہلاکت میں پڑی۔ ہم  
 اس موقع پر اختصار کتاب کی وجہ سے اس کو مفصل بیان کر سکتے  
 متاثر ہوں تاہم ناظرین جہاں واقعات کا ملاحظہ فرماویں گے

وہ بتدبیر جس کا اوپر ذکر ہوا یہ تھی کہ نیپولین نے قطعی اس بات کی ممانعت  
 کر دی کہ فرانس میں خواہ اور تاکوں میں جو نیپولین سے اتفاق رکھتے ہیں  
 انگلستان کی دستکاری کی کوئی چیز نہ آنے پاوے۔ اس حکم کی  
 تعمیل کے واسطے اونسے بہت سے پرمٹ کے افسر مامور کیے لیکن  
 برخلاف اس کے نیپولین کی تجویزین چھپا چوہی بہت کچھ توڑی گئیں  
 نہت سے مگر اور فریب ظہور میں آئے اور بہت سے موقعوں پر نیپولین  
 کے کارندے قانون کی خلاف ورزی پر حتم لوشی کرنے میں مجبور ہوئے  
 اور فریج کے واسطے وروی کا سامان انگلستان سے طلب کیا گیا۔  
 یورپ میں جب مقام ممبرک میں متعین تھا تو خود اونسے سپاس نزار بڑے  
 بڑے گوٹ اور سولہ ہزار درویان اور دلاکھ جوڑوں کے جوڑوں کے  
 واسطے حجرہ ملک پن آنے دیا۔ اس برتاوے سے جو کلیغین عموماً اہل  
 فرانس کو پہنچیں وہ نہایت سخت تھیں۔ یہ سچ ہے کہ نیپولین نے  
 بہت بڑے بڑے انعام اپنے ملک کی دستکار یون پر امداد کے طور سے  
 اولن ایشیا کی ساخت کے صلہ میں اور کارگیروں کی مہمت بڑا کر کے  
 عنایت کیے جن چیزوں کے باہر سے آئے تھے واسطے اونسے ممانعت  
 کر دی تھی لیکن جو چیزیں اونسے اسطرح پر تیار کرائیں اونسے  
 کارر آری نہ ہوتی

اولن کو شدتوں میں جو کوشش اب تک بھی فرانس میں باقی ہے نہ کہ  
 کرنے کے لائق ہے اور وہ چند سے شکر کا انکا نام ہے۔ نیپولین

اور

تمام مہوج اس بات پر متفق ہیں کہ بلنٹ کے عہد و چمان کے وقت نیپولین کے اقبال کا آفتاب اپنے نصف النہار پر تھکا ہے یعنی ریشیت پہنچ گیا تھا۔ اوسکے بعد یہ آفتاب آہستہ آہستہ غروب ہونا شروع رہا تاکہ بالکل غروب ہو گیا۔ نیپولین اپنے انجام سے بالکل غافل رہا اور اپنی کامیابیوں کے خیال سے بہت مغرور اور تشکیں ہو گیا اور اپنی طاقت کو غرور کے ساتھ ظاہر کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جو قومیں اوسکی اوسکی مطیع ہو گئی تھیں وہی اخیر کو اوسکی سخت دشمن ہو گئیں۔

نیپولین نے یورپ کی قدیم حدوں کو مٹا ڈالا تھا اور یہ حال کر دیا تھا کہ بلا لحاظ باشندوں کی خواہشوں کے جس صوبہ کا چاہا ایک ملک سے لگا کر دوسرے میں شامل کر دیا اور جن ریاستوں کو اوسنے مطیع کر لیا تھا اون پر نہایت بھاری بھاری محصول روپیہ پسیہ اور آدمیوں کے لگا اور نہایت سختی سے وصول کیے۔ جنکاکی لڑائی کے بعد چھ کروڑ اسی لاکھ روپیہ اسی طرح پریشیا کو بھی ادا کرنا پڑا۔ اور سیدین کے شہر کو جس میں صرف تیس ہزار آدمی بستے تھے اسی لاکھ روپیہ کا چنڈہ دینا آیا۔

انگلستان نے اب بھی اپنی مخالفتیں جاری رکھیں اور نیپولین کو یہ یہ قوت نہ ہوئی کہ اوسکی بحری فوج کا مقابلہ کرے اسلیے نیپولین نے انتقام لینے کی خواہش سے اپنا وہ مشہور طریقہ اختیار کیا جو اوسنے کل یورپ کی نسبت برتا اور جسکے ذریعہ سے وہ انگلستان کی شوگری کو ایک سخت ضررہ پہنچانا چاہتا تھا۔

دو تازہ طور سے صفت باندھے ہوئے گھری تھیں تو سچاٹون نے سلامی  
 ادا کی جو جنون بادشاہوں کے کشتیوں پر قدم رکھا اور اس جو تری  
 کینٹرف بڑھے۔ اول نیپولین اس مقام پر پہنچا اور الگنڈر کے  
 آنے کے واسطے دروازہ کھولا اور چند ہی لمحہ میں وہ دونوں بادشاہ  
 جو اپنی ٹراؤن میں اس قدر بے باخیزری کا سبب ہوئے تھے ایسے  
 پیار اور ارتباط سے ہم کلام ہوئے گویا بڑے پرانے دوست ہیں  
 فریقین میں ایک جھوٹا عہد و پیمانہ منعقد ہوا جسکی نسبت ازل میں  
 یہ حکم ہو چکا تھا کہ ایک جیلہ کے ساتھ آئندہ توڑا جاوے گا۔ بہت محو  
 طرفین سے اس موقع پر عہد نامہ زمین داخل کیے گئے جنسے یہ بات  
 ظاہر ہوتی ہے کہ الگنڈر بھی اپنی عالی ہمتی میں نیپولین کا ہم بلہ تھا۔  
 الگنڈر نے یہ عہد کیا کہ اگر اسکے اون فتنہ انگیز ارادوں میں جو  
 فرید لہند اور ترک کی نسبت تھے نیپولین کی طرف سے کوئی فراحت  
 نہوگی تو اسکے معاوضہ میں الگنڈر اون ارادوں کا مزاحم نہوگا جو  
 نیپولین کو ترکال اور اسپین پر ہیں۔ لیکن مثل مشہور ہے کہ  
 چاہ کن را چاہ در پیش خدا کو الگنڈر کی یہ کارروائی پسند نہ آئی  
 اور الگنڈر پر خدا کا قہر نازل ہوا اسکا مفصل بیان ہم اوہ مقام پر  
 کریں گے جہاں نیپولین نے روس پر حملہ کیا ہے۔ غرض کہ الگنڈر نے  
 جو مہرت دوسروں کے واسطے تجویز کی تھی خدا نے بڑے انداز  
 کے ساتھ خود الگنڈر پر ہو سجاتی +

بازگشت کرنے پر مجبور کیے گئے تاہم انھوں نے ایسی قوت  
 کے ساتھ مزاحمت ظاہر کی جسکا پہلی لڑائیوں میں نیمولین کو تجربہ  
 نہیں ہوا تھا۔ نیمولین نے جس قدر لڑائیاں لڑی تھیں ان میں  
 چند ہی ایسی لڑائیاں پیش آئی ہونگی جنہیں آئی لاکھ لڑائی کے  
 برابر سخت خونریزی اور مصیبتیں واقع ہوئی ہوں۔ یہ لڑائی جارجو  
 موسم میں واقع ہوئی اور لڑائی کے خاتمہ پر پچاس ہزار لاشیں میدان  
 جنگ پر پڑی ہوئی نظر آئیں یہ بد بخت سپاہی برف پر چھپے ہوئے  
 پیسے تھے اور العطش العطش بکا رہے تھے اسکے علاوہ ہزاروں  
 زخمی گھوڑوں کی سخت تکلیف اور شور و غل سے میدان جنگ  
 گونج گیا اور کان بڑھی بات نہیں سائی دیتی تھی۔ ایسی ہی ایسی  
 ہیبت ناک لڑائیوں پر غور و فکر کرنے سے لڑائیوں کی سخت مصیبتوں کا  
 اثر آشکارا ہوتا ہے اور امن و امان کی بے بہا نعمتوں کی قدر یہی  
 خرابیوں کے مقابلہ پر ظاہر ہوتی ہے۔

نیمولین اور روس کا شاہنشاہ الکترندرووون اب اس بات کے  
 واپس ہونے کے چند روز کے لیے جنگ و جدل کو موقوف کر کے  
 حاصل کریں پس اس بات پر اتفاق ہوا کہ دونوں بادشاہ  
 بات کریں اور شرطوں کا تصفیہ عمل میں لادیں چنانچہ فریڈرک ٹیٹس  
 یون کا ایک چوترا تیار کیا گیا اور اوس میں مناسب مناسب کرے  
 کے گئے طرفین کی فوجوں میں سے جو دیا کے دونوں طرف

لکھ کر تمام ریکارڈ میں لکھنا

فتح کر کے اوسین داخل ہوا اوس وقت اوسکی رکاب میں نہایت بڑی سرداروں کا گروہ نہایت زرق برق سے موجود تھا۔ تمام یورپ اس بات کو دیکھ کر بہت حیران و مضطرب ہوا کہ یورپ میں نیپولین کی بلند نظری کے مقابلوں میں جو اخیر مزاحمت باقی رہی تھی وہ بھی اڑ گئی اور بالکل میدانِ غاصت ہو گیا کسی ہتھیار میں یہ اثر نہ رہا تھا کہ نیپولین کے مقابلوں میں کامیاب ہوتا۔ جو لوگ آزادی کو پسند کرتے تھے وہ ناامید ہو گئے۔ اور نیپولین کے مداحوں اور خوشامدیوں نے اوسکو اس قدر بڑھایا کہ اوسکو انسان کے زہر سے کچھ زیادہ سمجھتے تھے۔ تاہم تیز فہم لوگوں نے اوسی وقت میں اوسکے زوال کی پیشین گوئی کر دی تھی۔

اگرچہ نیپولین نے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے پریشیا کی جنگی طاقت کو پامال کر دیا تھا تاہم ابھی اوس فوج سے مقابلہ باقی رہا جس کو شاہنشاہ روس نے پریشیا کی دوستی کے لحاظ سے جمع کیا تھا۔ اس موقع پر نیپولین نے اپنی معمولی تیزی کے ساتھ نئی فوج کی بھرتی کو لگے بڑھایا۔ اگرچہ معقول شرطوں پر یہ لڑائی باز رہ سکتی تھی لیکن صلح نہ ہونے اور لہنیا نیپولین کی کامیابی ایسے محقق طور سے اس لڑائی میں ظاہر ہوئی جیسی پہلی لڑائیوں میں رہتی تھی۔ ان لڑائیوں میں سے ایک بڑی لڑائی میں جو آٹھویں فروری سن ۱۸۰۷ء کو آئی لاسکے تمام پر واقع ہوتی فریقین کو یہ دعویٰ رہا کہ فتح ہماری ہوتی۔ اوسکے بعد ایک اور لڑائی جو فروری ۱۸۰۷ء میں ہوئی اگرچہ اوس میں روس اور



مہرت سمجھی سے اونکے ساتھ کرتا تھا۔ اور جب پریشیا والوں کو یہ بات  
دریافت ہوئی کہ نیپولین نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ صلح کی صورت میں  
ہینودر کی ریاست جو پہلے انگلستان کی مقبوضہ تھی پھر انگلستان کو  
لجائے جو پریشیا نے بے ایمانی کی راہ سے بطریق رشوت اس  
معاوضہ میں حاصل کی تھی کہ پہلی لڑائی میں طرفین میں سے کسی کی  
طرفداری نہ کرے۔ پریشیا کے دربار نے نادائی کی راہ سے فرانس کے  
مقابلہ میں لڑائی کو ظاہر کیا اور بغیر اسکے کہ ہوشیاری کے ساتھ انہو آپ کو  
لائق دوستوں کے فریوہ سے محفوظ و مستحکم کریں اور بغیر اون سامانوں کی  
درستی کے جو بمقتدا سے وقت ہونی ضروری ہے پریشیا واسلے بیٹھے تھے  
یکایک جھگڑوں میں گھس پڑے۔

طویلہ کی بلا بندر کے سر اور تو سب آپ کو ہو گئے تمام ہمتیں اور  
مصیبتیں اس جھگڑے کی صرف پریشیا کو اٹھانا پڑیں نہ عظیم کی  
سلطنتوں میں سے جو طاقت پریشیا کی مدد کے واسطے آئی وہ اس  
کی سلطنت تھی لیکن نیپولین نے اتنی فرصت نہ دی کہ روس کی فوج اپنے  
قرار کے بموجب پریشیا کی مدد پر آتی اونے سیلاب کے مانند اپنی فوجوں  
پریشیا کے ملکوں پر حملہ کیا اور جنہا کی لڑائی میں جو چوہو ہو پرین کو تو پریشیا  
واقع ہوئی پریشیا کی فوج کو اسطرح ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا جیسے مٹی کے  
برتن کو کوئی پاش پاش کر ڈالتا ہے۔ یہ لڑائی جس تاریخ شروع ہوئی  
اوس سے تین ہفتہ کے اندر اندر اختتام کو پہنچ گئی نیپولین برلن کو

پہلی جنگی - اور روس سے بھاگ کر

مگر چونکہ نیپولین کو اس وقت پریشا سے لڑنا منظور نہیں تھا اس لیے اسے  
 اس وقت اپنے غمخو کو ضبط کیا اور دل میں یہ بات ٹھان لی کہ تھوڑی سی  
 عرصہ میں پریشا کو ضرور اسکا مزا چکھا دینا چاہیے۔ آسٹریا کی لڑائی کی  
 خیرے مسٹرٹ صاحب انگلستان کے وزیر اعظم کے دل پر بہت حد  
 پہنچایا یہی وزیر اس وقت اتفاق کا باعث ہوا تھا جسکو نیپولین نے اب  
 ایسی جلد بالکل توڑ دیا۔ اس صدمہ سے اس وزیر با تدبیر کی روح کو  
 کبھی خلاصی نہ ہوئی اور بعد اس کے ہمیشہ ریچ والہم کے دریا میں ڈوب رہا  
 اور ایک سخت بیماری میں مبتلا ہو گیا اور انگلستان کی آئندہ بہبود کی

طرف سے اسکو بہت کچھ خوف و ہراس پیدا ہوا۔

آسٹریا کی لڑائی کو ابھی پورا ایک برس نہ گزرنے پایا تھا کہ نیپولین کو  
 پریشا کی سزا دہی کا موقع ملتا آیا اور جسکا ارادہ پریشا کے مذبذب  
 چال و چلن کے سبب سے پہلے سے اس کے دل میں تھا۔ نیپولین نے  
 کوئی موقع ملتا سے نہ دیا تھا جو اس ملک پر لعن و طعن کرنے کے  
 واسطے پیش آیا تھا اور جو ریاستیں پریشا کی سرحد پر واقع تھیں انکو  
 نیپولین نے ہمیشہ ضبط اور اپنے ملک میں شامل کرتے رہنے سے اپنا  
 یہ ارادہ صاف ظاہر کر دیا تھا کہ کسی روز پریشا کو بھی اپنا ایک صوبہ  
 بنا دیکھا۔ لیکن ان کامیابیوں کے زعم میں جو پریشا واسے  
 اپنے پہلے بادشاہ فریڈرک اعظم کے وقت میں حاصل کیا کرتے تھے  
 اہل پریشا اس برسے برتاؤ کی برداشت ابھی طرح نہ کر کے جو نیپولین

اوس سرد پانی میں غرق ہو گیا اور بہت مصیبت کے ساتھ برباد ہو گیا۔  
 لڑائی کے بعد آسٹریا کا وہ مغلوب شہنشاہ نیپولین سے اس  
 غرض سے ملنے کو آیا کہ صلح کی شرطوں کا تصفیہ کرے جو آسٹریا کی واسطے  
 بہت مضر تھیں وہ مکان جہاں یہ جلسہ واقع ہوا میدان جنگ کے  
 قرب و حواریں کسی ایک غریب کا جھونپڑا سا تھا نیپولین نے اپنے  
 مغلوب دشمن سے کہا کہ دیکھو یہ کس قسم کا محل ہے جہیں تم نے مجھ کو ہرگز  
 محصور کیا ہے۔ شہنشاہ نے جواب دیا کہ میرے نزدیک آپ کو ایسی  
 شکایت کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اس لیے کہ یہ تمام ویرانی آپ ہی کی  
 بدولت ہے۔ پرشیا بہت دنوں تک نیپولین اور اورسلاطین متفقہ  
 جھگڑوں سے الگ تھلاک رہی لیکن آخر کار نیپولین کے مقابلہ پر لڑنے  
 کے واسطے آمادہ ہوئی۔ پرشیا کا ایلچی نیپولین کو خیمہ گاہ پر اس پیام  
 کو ساتھ آسٹریا کی لڑائی کو شروع میں پہنچا لیکن اوس نے یہ انائی برتی  
 کہ اوس مخالف پیام رسائی کو خستام لڑائی تک ملتوی رکھا۔  
 جب اوس نے یہ دیکھا کہ یہ لڑائی ہر طرف سے فرانس کے حق میں ختم ہوئی تو  
 اوس نے پرشیا کی لڑائی کے اشتهار کو جو اوس کے سپرد تھا قطعی مخفی کر دیا  
 اور ملاقات کے وقت نیپولین کو اوس فتح کی بابت اوس مبارکباد دی  
 نیپولین نے چپکے سے اوس ایلچی کے کان میں کہا کہ جو پیغام آپ کے  
 پاس ہے اوس سے ہم بخوبی واقف ہیں لیکن آپ نے حالات کے  
 بدل جانے کے سبب سے اوس کے اظہار میں فرق برتا ہے۔

لڑائی آسٹریا کی

مجبور کیا گیا کہ نیپولین کے حوالے کر دیا جاوے۔ آسٹریا کی فوجیں اوسے  
 پونچنے سے پہلے ہی شہر کو خالی کر کے شہنشاہ روس سے متفق ہو چکی  
 واسطے چلی گئی تھیں۔ چنانچہ آسٹریا اور روس کی یہ فوجیں باہم متفق  
 ہوئیں اور فرانس کی فوج سے ایک بڑی لڑائی کے واسطے تیار ہوا  
 کی گئیں اور بالآخر یہ لڑائی مقام آسٹریا پر واقع ہوئی یہ دن نیپولین کے  
 بادشاہ ہونے سے ایک برس بعد واقع ہوا اور ٹھیک وہی دن تھا  
 جس روز وہ تخت پر بیٹھا تھا۔ اس موقع پر جو ہنر لڑائی کے نیپولین کی  
 ذات سے ظہور میں آئے وہ اس فن کے ماہر دن کے نزدیک نہایت  
 تعریف کے قابل تھے کوئی اور لڑائی ایسے ہنر و ن کے ساتھ نہیں  
 لڑی گئی تھی جیسی یہ لڑائی ہوئی۔ بہت سے داؤ اور حکمتوں سے  
 نیپولین اپنے دشمن کو ایک بے موقع مقام پر ٹھاکر لایا اور پھر اپنی تمام  
 فوج سے اوپر بیک بیک حملہ کیا اور انکو شکست فاش دی۔ مسقدر  
 عزیز می اس لڑائی میں واقع ہوئی اوس سے ناظرین کو ایک در انگیز  
 خوف پیدا ہوا ہوگا۔ فرانس کی فوج نے چاروں طرف سے دشمن کی  
 فوج کو گھیر لیا اور ہر طرف سے شعلہ افگن توپوں کی ماروں پر پڑی۔  
 اوسکی فوج کے چند ہزار سپاہیوں نے اس باب میں کوشش کی کہ ایک  
 برف کی جہی ہوئی جمیل پر سے گذر کر اپنی جانوں کو بچاویں لیکن  
 نیپولین کی طرف سے گولوں اور گراہ کی بوجھا فوٹا ہی اوس  
 برف پر کی گئی جو ہر جگہ سے باش باش ہو گیا اور مصیبت زدہ گرو

اپنے جنگی انتظاموں کو کافی طور سے ٹھیک ٹھاک بھی نہ کرنے پائے تھے +  
 آسٹریا نے اس وقت میں اپنی فوج کے ایک بڑے حصے کی  
 سرداری تاکہ نامی ایک سردار کو سپرد کر دی تھی یہ سردار بہت ہی کم لیا  
 اور نیپولین کی رہنمائی کے مقابلے کے سرگزشت لائق تھا اس لیے اس نے  
 بحبوری نیپولین کی اطاعت اختیار کی اور ایلیم کے مقام پر اس نے  
 اپنے آپ کو مع تیس ہزار سپاہیوں کے لڑائی کے قیدیوں کی طرح  
 نیپولین کے سپرد کیا۔ اس واقعہ سے آسٹریا اور اس کے رفیقوں پر  
 نہایت حیرت اور مہمیت چھا گئی +

نیپولین اپنے سرداروں سمیت ایک بہت بلند تیلے پر کھڑا ہوا اور بہت  
 غور کے ساتھ آسٹریا کی اون فوجوں کی طول طویل صفوں پر نظر ڈالی  
 جو اس وقت ہتھیار ڈالنے کے واسطے مرتب ہوئی تھیں۔ نیپولین نے  
 بہت اچھی طرح سے مغلوب سرداروں کو خاطر و تواضع سے تسخیر اور  
 دلاسا دیا۔ لوگوں کو نیپولین کے نام سے ایسی حیرت تھی کہ آسٹریا  
 سپاہی بھی جب اس کے پاس ہو کر گزرتے تھے اس کے دیکھنے کی واسطے  
 ٹھہر کر جاتے تھے جسکی کامیابیوں کی کوئی حد معلوم نہیں ہوتی تھی  
 نیپولین نے اپنے دشمنوں کو اس بات کی فرصت نہ دی کہ جو حادثہ اور  
 پریشانی اس کے دشمنوں پر ایلیم کے معاملہ سے طاری ہو گئی ہے  
 اس سے وہ بے خبر لالے سکیں۔ پس اس لیے نیپولین نے مقام دنیا  
 دار الحکومت آسٹریا پر کوچ کیا جو بغیر کسی مہم مقابلے کے اس بات پر

سبب سے اسکو معلوم ہوا کہ مذکورہ بالا مذکورہ بہت بری طرح سے  
انجام دی گئی ہے

بوناپارٹ نے انگلستان کے علاوہ اور مخالفت قوتوں میں بھی اپنی  
چھٹا ہوا پایا اور لڑائی کا یہ خاصہ ہے کہ خود بخود پیدا ہو جاتی ہے  
اور ایک مقام سے تمام مقاموں میں پھیل جاتی ہے۔ یوں کہ وہی انگلیں کے  
قبل کا حال اوپر کے باب میں بیان ہو چکا ہے اس واقعہ سے بادشاہ  
سومین اور شاہ روس دونوں نہایت غضبناک ہوئے اور ناشی کا  
یہ اثر غصہ آہیزرسل و رسائل سے جو واقع ہوئی اور نکتہ بردار کاموں  
جو نیپولین نے ہینڈ اور نیملر کی ریاستوں کو ساتھ برتے اور بھی ترقی  
پکڑ گیا۔ پس لڑائی باضابطہ مشتمل ہوئی۔ اسٹریا والے اول اول  
شاہ فرانس کے مخالفوں کے ساتھ شریک ہونے سے خفا  
رہے لیکن جب شاہ فرانس انکی کا بھی بادشاہ بن بیٹھا اور ابھی  
اوس ملک پر اوسنے دست اندازیاں کیں یعنی جنیوا کی جمہوری سلطنت کو  
اپنی قلمرو میں شامل کر لیا تب اسٹریا اپنے غصہ کو زیادہ نہ روک سکی اور  
ناشی خوشی نیپولین کے مخالفوں کے ساتھ موافق ہو گئی۔ بوناپارٹ  
نے یہ شکر کہ یہ خوفناک خبیث میرے مقابلے پر واقع ہوئی ہے معمولی  
دائمی سے بھی کچھ زیادہ کام کیا اور بولون سے اپنا لشکر اٹھایا اور  
سخت سخت کوچ کرتا ہوا آسٹریا کے شاہ کی قلمرو میں داخل ہوا  
اور ایسی جلدی سے جا پہنچا کہ آسٹریا والے اور اوسکے ساتھی

پیش آنے والے تھے بخوبی واقف تھا پس اوسنے اس کام میں حلیہ کیوں  
کام نظر پایا۔ انگلستان کے تمام باشندوں نے بھی نہایت مستعدی  
کے ساتھ اپنے سچا و کی تیاریاں کیں ہر ایک صوڈر میں ایسے لوگوں سے  
فوجیں مرتب ہو گئیں جو بلا تنخواہ اپنی رضا و رغبت سے اپنی ملک کی  
حمایت پر لڑنا چاہتے تھے۔ دریا کے کنارے پر چاروں طرف اونچی  
اونچی زمینوں پر اس غرض سے دلدے قائم کیے گئے کہ دور سے  
دیکھ کر دشمن کی آمد سے اطلاع دیوں۔ ہر درجہ کے آدمیوں کو لیے  
اوس وقت کے واسطے جدا جدا کام آپس میں تقسیم ہو گئے جب  
نیپولین مخالفانہ اونکے ملک میں داخل ہو جاوے۔ حاکموں نے  
اپنی رعایا کو حکم دیا کہ جناب باری میں بہ عاجزی و زاری رجوع لاؤں  
روزہ کے دن مقرر کیے گئے کہ اون میں خدا سے ملک کی بھلائی  
کے واسطے دعا مانگی جاوے۔ خدا بے قائلے نے اونکی ان دعاؤں کو  
رد نہ کیا اور اونکو دشمن کے ہاتھوں سے محفوظ رکھا۔ نیپولین نے  
جس قدر فن و فطرت اس باب میں کی کہ گریٹ برٹن یعنی انگلستان  
اور اسکاٹ لینڈ کے جہازوں کو اوس ملک کے کناروں سے  
جبکی وہ حفاظت کر رہے تھے کہیں دور لیجاوے وہ سب  
سٹرٹس صاحب کی دانائی کے سبب سے درہم برہم ہو گئے نیپولین کو  
معلوم ہوا کہ اس حملہ کی کوشش میں کچھ کامیابی کی امید نہیں رہے  
سلیم اوسکو اپنے اون سبھی افسروں پر بہت غصہ آیا جبکی لالائی کے

دوسرا کام جبکی طرف نیپولین نے اپنی ہمت کو مصروف کیا وہ انگلستان  
 حملہ کرنا تھا جسکے پورا کرنے کے واسطے نیپولین نے ہر ایک طرح سے  
 نہایت مرتبہ پراور حد سے زیادہ کوششیں کیں اور کوئی دقیقہ اٹھا  
 نہ رکھا تاہم فرانس نے میپولین کے اس ارادہ کی نسبت نہایت شوق  
 سرگرمی ظاہر کی اور اس موقع پر بمشکل کوئی ایسا شہر یا ضلع ہوگا جسے  
 اولن کشتیوں کے بنانے کے واسطے چندہ ندیا ہو جسکے ذریعہ سے  
 کناروں انگلستان پر حملہ آور فوج روانہ ہونے کو تھی۔ بندرگاہ بالون  
 میں یہ کشتیاں بتدریج نہایت کثرت کے ساتھ اکٹھی ہو گئیں باوجود  
 انگلستان کی فوج نے اونکے جمع ہونے میں ہر قسم کی مزاحمت کی۔  
 ایک لاکھ چھالیس ہزار آدمیوں کی ایک فوج جمع ہو گئی اور آئندہ کو فوج  
 کی امید میں خوشی سے پھول کر بہت بے صبری سے اس وقت کا  
 انتظار کیا جب اونکو جہاز پر سوار ہونے کا اشارہ کیا جاوے۔ فوج  
 جس بات کے انتظار میں بقیارہ تھی وہی اشارہ میپولین نے ایک مرتبہ  
 اپنی فوج کی چستی و چالاکی آزمانے کے واسطے کیا۔ توپ کی آواز سنتے ہی  
 تمام فوج کیساں ٹہری چالاکی اور چستی کے ساتھ آگے بڑھنے کے واسطے  
 سواری ہوئی خوشی کی آوازون سے ہوا گونج گئی اور جب فوج کو یہ  
 معلوم ہوا کہ یہ ہماری مسعدی کا ایک امتحان تھا تو انکی وہ سب  
 خوشی کی آوازیں شور و فریاد کے ساتھ تبدیل ہو گئیں۔  
 تاہم میپولین اولن بہت بڑے خطروں سے جو انگلستان پر حملہ کرنے سے



اور لڑائی کے نتیجے میں اس کے سبب سے کچھ فرق نہ آیا اور یہ نیپال نہ گیا کہ  
 انجام ان جھگڑوں کا کیا ہوگا۔ نیپولین نے یہ حکم محکم جاری کیا کہ  
 تمام انگلستان کے باشندے جو فرانس کی عسکری میں اسٹارہ بری  
 عمر سے ساٹھ برس کی عمر تک کے سفر کر رہے ہوں وہ سب گرفتار  
 کر لیے جاویں۔ یہ ایک وحشیانہ برتاؤ تھا جسے دس ہزار آدمیوں کو  
 کئی برس تک آزادی سے محروم کر دیا اور وہی رات کا وقت تھا جب  
 نیپولین نے جیوناٹ نامی اپنے ایک سردار کو جو بالآخر برٹس کا ڈوگون ہوا  
 یہ خراب حکم دیا تو وہ سردار بیان کرتا ہے کہ نیپولین کی آنکھیں اس وقت  
 غصے کے مارے لال ہو رہی تھیں اور اس کا تمام جسم غصے سے کانپ  
 رہا تھا نیپولین نے چلا کر کہا کہ دیکھو اون میں سے کوئی بچکر بچا نہ پاوے  
 جیوناٹ نے اس ذلیل حکم کی تعمیل کرنے سے پہلے اس غرض سے کہ  
 یہ حکم ملتوی رہے نیپولین کی بہت کچھ منت و سماجت کی لیکن کچھ فائدہ  
 نہ دیا اور نیپولین نے اس کو بہت سخت ڈپٹا۔ بوناپارٹ نے کہا کہ  
 کیا ہم پھر وہی موقع دیکھیں جیسا پہلے دیکھ چکے ہیں۔ میں یہ  
 جانتا تھا کہ دیوراگ انہی تمناؤں اور ظرافت سے مجھ کو غصا کرنے  
 آوے گا مگر تم دیکھو گے کہ میرے اس حکم کی تعمیل کیسی ہی طرح ہوتی ہے  
 الحاصل لڑائی کے تمام دستور اور قواعد کے برخلاف نیپولین کے اس  
 حکم کی تعمیل عمل میں لائی گئی اور اس کا رد وانی کا یہ اثر ہوا کہ ہر ایک  
 قسم کے جنگی کاروبار فوراً چھڑ گئے۔

آغاز ہی میں پامال کر دیا جاوے اور اوسکو اتنی فرصت نہ دی جاوے کہ وہ زور بیکڑ کر کل دنیا کی آزادی کو خطرہ میں ڈال دی جیسا عاقلوں کا قول ہے کہ گزریہ گشتن روز اول۔ اس موقع پر انگلستان نے جو کچھ سکھار روائی کی اوسکی نسبت ایک مشہور موزج کا قول بیان کرنا کچھ زیادہ مضائقہ نہیں رکھتا اس مصنف کے بیان سے اون حملوں کا حال بھی معلوم ہوگا جو مختلف وقتوں میں براعظم کے بڑے بڑے بادشاہوں نے نیپولین پر کیے تھے اور وہ بیان اس مصنف کا بشرح ذیل ہے۔ کہ اس بات کے تحقیق کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہے کہ اس لگائز کا مظاہر ہی سبب کیا تھا مگر بات اتنی تھی کہ لوگوں کو جو ہر وقت مقول اس بات کا بھروسہ تھا کہ نیپولین امن و امان کا خواہاں ہے چنانچہ اون لوگوں کے اس خیال کی تصدیق آئندہ واقعات سے بخوبی ہوگی چنانچہ یہ بات ثابت ہوگئی کہ نیپولین انگلستان پر ایک سخت حملہ کی تیاریاں کر رہا تھا اور اگر اوسکو جب قدر امن اس صلح کے ذریعہ ملتی بلاشبہ وہ اوسکے ذریعہ سے اور اپنی کمال لیاقت سے زور سے انگلستان کے برخلاف تھوڑے ہی عرصہ میں بہت کچھ فائدہ اٹھاتا اور غالب ہے کہ آئندہ زمانہ کے لوگ بھی اس رائے کو تسلیم کر کے اوسکو اور استحکام بخشیں گے۔

نیپولین نے اپنی ایک کارروائی کے ذریعہ سے مخالفت کے معاملات کی چھپر شروع کی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ خاص خاص آدمیوں کو سخت تکلیف پہنچی۔

## باب ہفتم

فرانس اور انگلستان میں پھر مخالفت کا شروع ہونا۔ نیپولین کے سخت سخت انتظام۔ انگلستان پر ایک حملے کی تجویز۔ واقع ہونا لڑائی کا برا عظیم میں۔ عہد نامہ مقام الم کا۔ لڑائی آسٹریا کی۔ پریشیا سے لگا رہنا۔ لڑائی جینا کی۔ روس سے لگا رہنا۔ لڑائی آئی لاکا کی ٹکٹ کے مقام پر عہد و پیمان منعقد ہونا۔ نیپولین کا سخت محصول لینا۔ برٹا و نیپولین کا برا عظیم میں لڑائی کی مصیبتیں۔ نیپولین کے شہنشاہ ہونے سے پہلے فرانس اور انگلستان لڑائی کے شعلے مشتعل ہوئے۔ ہم اس رسالہ کے اختصار کی وجہ سے اولن مباحثوں میں پڑنا نہیں چاہتے جبکہ مختلف مورخوں نے آئینہ کی صلح ٹوٹنے کا باعث بیان کیا ہے مختصر یہ ہے کہ نیپولین نے جو برا برا عظیم کی بعض چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے ساتھ اختیار کیا اوس سے یہ بات علامتہ ثابت ہو گئی کہ ہنوز اوسکی بلند نظری میں کچھ کمی نہیں ہوئی اور صلح سے اوسکی صرف یہ غرض ہے کہ اس فرصت میں اوسکو آئندہ فسادوں کے واسطے بری اور بھری فوج بھرتی کر نیکا موقع ملتا آوے اسلئے وزیراے انگلستان نے بہت سے ممبران پارلیمنٹ کے اتفاق اور بہت سے لوگوں کی عام راجی کی شرکت سے مجبوری یہ تجویز قرار دی کہ گو لڑائی کرنا بہت افسوس کے قابل ہے لیکن یہ بات بھی نہایت ضرور ہے کہ نیپولین کی بڑھی ہوئی طاقت کو

فرانس اور انگلستان میں پھر مخالفت کا شروع ہونا

رجا یا گیا تھا واقع ہوئی۔ توپ جو وقت گرجا میں داخل ہوا پانسو  
 گولیوں کے وہاں حاضر تھے جنہوں نے بہت خوش الحانی کے ساتھ مگر  
 بالکل بے محل انجیل کے یہ الفاظ گانے تو سب پتیر تو سب پتیر۔ جب  
 وقت آیا کہ نیپولین کو تاج پہنایا جاوے تو توپ تاج کو گدی سے  
 اٹھانا چاہتا کہ نیپولین کے سر پر رکھے لیکن نیپولین نے خود اپنے  
 ہاتھ سے اوسکو اٹھاکر اپنے سر پر رکھ لیا اور بعد اوسکے نیپولین  
 اوس تاج کو اپنی بی بی جوزی تین کے سر پر رکھا جو اوس موقع پر چشم برآب  
 ہو گئی۔ جاہ و شہ اور رونق جب قدر ہونا ممکن ہے سب کچھ اوس موقع  
 دنیا تھی لیکن باوجود اس تمام ساز و سامان کے ناظرین کی نظر و بین  
 اور اسی چہار ہی تھی۔ تھیون نے باؤار بلند یہ صد آئین بلند کین  
 نیپولین شہنشاہ فرانس کا۔ نیپولین شہنشاہ فرانس کا۔ تو نچا تو کی  
 گرج اور فوج کے غافلہ خوشی سے ہوا گونج گئی۔ نیپولین کی مراد  
 برائی اور جس بات کی اوسکو مدت سے تمنا تھی وہ اب اوسکو  
 حاصل ہوئی فقط

بادشاہ کے وقت میں بھی ایسی ہی دھوم دھام ہوئی تھی خیر انس کا  
 شاہی تاج اوس کے سر پر رکھا گیا تھا لیکن ان دنوں تقریبوں میں  
 اس قدر فرق تھا کہ شہزادوں کی رسم پیرس میں نہیں ہوئی تھی بلکہ روم کے  
 گرجا سینٹ پیر میں ہوئی تھی اور نیپولین کے واسطے خود یورپ  
 روم سے آیا۔ نیپولین کی اس عزت کو جو اس طرح بڑا اوسکو دیکھی یورپ کے  
 تمام رومن کیتھولک فلکوں نے پوشیدہ حسد سائے دیکھا۔ نیپولین نے  
 یورپ کی عیشوائی کے واسطے نہایت مرتبہ پر اہتمام کیا۔ کوہ ایلڈریس  
 راستے جنیور سے یورپ گزرنے والا تھا وہ دنوں کے ذریعہ سے برابر  
 اور بے نظر کر دیے گئے تھے۔ اور جب یورپ پیرس میں پہنچا تو  
 محل میں وارد ہوا جو اوس کے واسطے پہلے سے مرتب کیا گیا تھا تو او  
 پنی خواہگاہ کے مکران کو نہایت نفاست اور نہایت کوشش کے سائے  
 ہیک ٹھیک اوسی طرز پر آراستہ پایا جس طرح اوسکی خواہگاہ میں  
 م میں تھیں۔

یہ رسم تحت نشینی کے واسطے بڑے بڑے ٹھاٹ درت کیے گئے۔  
 لیکن کالیاس اوس وقت اوس روش و انداز کا تھا جو بندہ ہون  
 میں راج تھا اور جسکو نیپولین کے زمانہ کے ایک نہایت مشہور  
 نے تیار کیا تھا۔ یورپ کے تمام حصوں سے ایک بڑا مجمع  
 روم کے دیکھنے کے واسطے جمع ہو گیا تھا جو نوٹر ڈیم کے گرجا میں  
 بند برس پیشتر انقلاب کے دنوں میں عقل و تدبیر کی دیہی کا میلہ

نیپولین نے اس بات کا بھروسہ کر کے کہ اس کو سب لوگ دل سے عزیز  
 رکھتے ہیں اور ایک مجوزہ گورنمنٹ کے نمونے سے اون لوگوں کا  
 ایک بڑا حصہ مست ہو گیا ہے تمام لوگوں سے اس بات میں عام  
 رائے لینا چاہا کہ کانسل کا غمدہ نیپولین کے جیتے جی تک قائم رہے  
 نتیجہ اوسکا یہ ہوا کہ جو کچھ اوس نے خیال کیا تھا وہی وقوع میں آیا  
 منجملہ بیٹیس لاکھ ستاون ہزار آٹھ سو پچاسی ایون کے بیٹیس لاکھ آٹھ  
 دو سو نو ولسٹھہ رائیں نیپولین کے مفید مطلب دی گئیں اور جب ہی یہ خبر  
 عام طور پر مشہر ہوئی جا بجا بہت سا روپیہ لوگوں نے جمع کیا اوسکے بعد  
 دو برس میں نیپولین کے خوشامدیوں نے زیادہ تر سحر کمال میں اس کی  
 کہ نیپولین کو شاہنشاہی کا خطاب ملنا چاہیے اور فرانس کا تاج تخت  
 اوسکے خاندان میں نسلاً بعد نسل قائم رہے۔ نیپولین کی حیرت انگیز  
 لیاقتوں کے سبب سے تمام قوم نیپولین پر فریفتہ ہو رہی تھی اسلئے  
 جس قدر لوگوں نے نیپولین کے جین حیات کا نسل ہونے کی بابت  
 منظوری کی تھی اوس سے زیادہ آدمیوں نے اوسکی بادشاہت  
 کے واسطے رضامندی ظاہر کی +

نیپولین نے اپنی توجہ تمام تر اس باب میں صرف کی کہ اس موقع پر جہاں  
 ہو سکے دھوم دھام کیا وے اور اس معاملہ میں وہ یہاں تک کامیاب  
 ہوا کہ پوپ بھی اوسکی تخت نشینی کے وقت روم سے واپس  
 تشریف لایا۔ بہت سی صدیوں قبل اسکے ساری میں ایک مشہور

اوس رسالے میں مصنف نے نیپولین اور قیصر اور کرام و آل کا مقابلہ کیا اور نیپولین کی بہت کچھ تعریف و توصیف لکھی اور یہ بھی لکھا کہ نیپولین ایک ایسا آدمی ہے جسکے واسطے چاہیے کہ فرانس ہمیشہ کے لئے پوری طاقت عنایت کرے نیپولین نے جیب دکھا کہ یہ رسالہ لوگوں کو کچھ پسند نہ آیا تو خود بھی بظاہر اپنی ناخوشی ظاہر کی اور فوجی کو اپنے سامنے طلب فرما کر بناوٹ سے یہ حکم دیا کہ اس رسالہ کے مصنف کو گرفتار کرے۔ فوجی جب نیپولین کے حضور سے چلا آیا تو اسے کہتا کہ اسے اور زیادہ خرابی پیدا ہوگی فوجی کا بیان ہے کہ میں نے لیوسین سے یہ کہا تھا کہ اس رسالہ کا چھاپنا مناسب نہیں ہے تو وہ اوس رسالہ کا اصلی مسودہ نکال لایا میں نے دکھا کہ اوس میں اصلاحیں اور کچھ زیادہ عبارتیں خاص نیپولین کے قلم کی لکھی ہوئی موجود تھیں۔

نیپولین نے یہ دیکھ کر کہ یہ مقصد کچھ اچھی طرح سے مستحکم ہوا اپنے اوس اولوالعزم اراک کو ملتوی کر دیا تاہم اون دونوں کو نسلوں یعنی مجلس امرا اور مجلس وکلاء عام رعایا نے نیپولین کی پوشیدہ خواہشوں سے مطلع ہو کر نیپولین کی خاطر اور رعایت سے آخر کار یہ تجویز کی کہ نیپولین اوس برس کے واسطے عہدہ کانسل پر مامور کیا جاوے۔ نیپولین اس بات سے بدل آزرده ہوا کیونکہ اوسکے واسطے اس عہدہ میں وسعت نہیں دی گئی اور بظاہر اشرم سے اپنی اس وسعت طاقت کے قبول کرنے سے اوسوقت تک انکار کیا جب تک کہ رعایا اچھی و سرتفاتی کرے

نیپولین نے اوبسکے قتل میں یہ مصلحت سمجھی کہ بادشاہی خاندان کی طرف  
 آئندہ اپنے قتل کا دغذبہ مٹ جاوے اور پھر مارے خوف کے کوئی اور  
 طرفداری کی خیرات نہ کر سکے۔ تاہم معاملہ جو پیش آیا اوسپر کچھ تاویل  
 نہیں ہوسکتی یعنی کم سے کم اتنا تو ضرور ہے کہ ایک بیگناہ آدمی کا خون  
 بہت سنگدلی سے ساتھ ہوا۔ اس ہیئت ناک واقعہ کے بعد جو نیپولین  
 ظہور میں آیا نیپولین نے افسوس سے باور بلند یہ کہا کہ ہمارے ہاتھوں  
 یہ معاملہ محض ایک گناہ بے لذت ہوا۔ اسکے جواب میں اوسکے ایک  
 بے رحم وزیر صیغہ پولیس نے عرض کیا کہ خیر گناہ تو جیسا ہوا ویسا ہوا  
 لیکن ہاں یہ معاملہ مصلحت علی کے لحاظ سے البتہ بہت قبیح ہوا۔ اس  
 ماجرم کے سبب سے تمام یورپ کو نیپولین کے چال و چلن پر غصہ آیا۔  
 مشرق صاحب انگلستان کے وزیر اعظم نے یہ کہہ کر گویا ایک عام راک  
 ظاہر کی کہ نیپولین کو اس حرکت سے اسقدر نقصان پہونچا ہے جو  
 مخالفانہ لڑائیوں سے برسوں میں بھی نہ پہونچتا +  
 وہ لالچ جسے نیپولین کو برائیگنمتہ کیا اور جسکے سبب سے نیپولین نے  
 اس بیگناہ خون سے اپنے ہاتھوں کو آلودہ کیا فرانس کا شاہی تاج تھا  
 جسکا نیپولین جی جان سے خواہشمند تھا۔ تین برس تک اوسکا  
 خطاب کانسل رہا اور اسلئے شروع سے نیپولین کا مقصد یہ تھا کہ  
 اوس عہد کی میعاد میں وسعت حاصل کرے۔ اوسکو بیانی لیون نے  
 خود نیپولین کی تحریک سے ایک رسالہ لکھا اور مصنف کا نام ظاہر کیا



شہادت پیش ہوئی اوس سے اوس سردار پر بہت ہی کم الزام ثابت ہوا  
 یہاں تک کہ وہ سردار پر ہائی کے قابل ہو گیا۔ غالب یہ ہے کہ اوسکی طاقت  
 اور شہرت کے سبب سے نیپولین کو اوسکے ساتھ رقابت پیدا ہوئی اور  
 اسلیئے اوسنے یہ چاہا کہ اس حیلہ سے اپنے رقیب کو ٹھکانے لگا دے  
 تاہم موریہ کے واسطے کوئی سزا تجویز ہوئی چونکہ نے علامہ نیپولین سے  
 کہا کہ اگر آج ہم اس سردار پر قصاص جاری کر دین تو کل پھر ہم کو کون  
 بری کرے گا۔

اور بھی چند بدنامیاں اسی قسم کی نیپولین پر قائم رہیں اور وہ یہ ہیں  
 کہ نیپولین کا قدیمی ہم مکتب پیکر و قید خانہ میں مرا جسکے سبب سے لوگوں کو  
 یہ شبہ ہوا کہ نیپولین نے خود اوسکو مروا ڈالا لیکن سب سے زیادہ سخت  
 معاملہ نیپولین کی سنگدلی کے حالات میں ڈیوک ڈی اینگہمیں کا قتل ہے  
 جس شریفیت آدمی پر غلط خیالات اور جھوٹی شہادت کے ذریعہ سے  
 الزام لگایا گیا کہ وہ قدیم شاہی خاندان کی سازشوں میں شریک تھا  
 ولین کے کچھ سواروں سے نیک بیک اوسکو ایسی حالت میں جا پکرا  
 کہ وہ ایک دوسرے ملک میں مقیم تھا اور اوسکو فرانس میں لے آئے  
 لے آئے سے تھوڑی دیر بعد پوشیدہ عدالت کے ذریعہ سے اوسکی  
 ت عمل میں آئی اور کوئی موقع اوسکو ایسا نہ ملا کہ اپنی بے قصوری  
 رتا اور بہت و مشیائہ پن کے ساتھ گولی سے مار دیا گیا۔  
 ی اینگہمیں بوریں کے جلا وطن خاندان کا ایک رکن تھا

کسی دہوکھوں سے قتل کر دیا جاوے اگرچہ بیان ہوا ہے کہ بوریوں کے  
 خاندان کو اس سازش کی مطلق اطلاع تک نہ تھی :-  
 ایک شام کو نیپولین کی سواری حسب معمول فرانس کی ایک ٹانگہ شرکت  
 ہنر گذری اور وقت نیپولین ٹینڈین میں تھا کہ دفعہ ایک سخت اور  
 مہیب آواز سے جو ایک تو سچانہ کی سی آواز معلوم ہوئی چونک پڑا اور  
 درحقیقت یہ آواز اوس باروت کے چھوٹنے کی تھی جو نیپولین کے  
 مخالفوں نے ایک بڑے پیرو میں بھر کر عین راستہ کے سرے پر  
 رکھ دی تھی اس باروت کے اڑنے سے آٹھ آدمی جان سے  
 مارے گئے اور اٹھائیس خستہ و مجروح ہوئے۔ نیپولین کی سواری  
 کھڑکیاں بھی اسی صدمہ سے پاش پاش ہو گئیں اور اگر اتفاقاً  
 یہ نہوا ہوتا کہ اوسکا کوچوان سواری کو اس وقت معمول سے زیادہ تیز  
 ہانکے ہوئے جاتا تھا تو نیپولین بھی اس موقع پر غارت ہو جاتا۔  
 دوسرے موقع پر شاہی خاندان کے آدمی ایک اور سازش درست  
 کرنے کی غرض سے پیرس میں آئے اور ناکامیاب رہے لیکن اس  
 دوسرے واقعہ کے سبب سے نیپولین کے آئندہ کے واسطے وہ  
 تدبیریں برتیں جس سے نیپولین کی خصالت پر بدنامی کا دھبہ باقی رہا  
 ایک یہ سالار سے موریا جو سپاہ کی نظروں میں ایسا ہی عزیز تھا  
 جیسا نیپولین اور پھر اس جرم کی تحقیقات ہوئی کہ گویا وہ بھی  
 مر یا کرنے والا ہے لیکن تحقیقات کے وقت جو

۱۱  
 ۱۱

ترنگون پر غالب تھی جو آدمیوں میں موجود ہوتے ہیں \*  
 جو لوگ بونا پارٹ کی ترقی کے حالات کو بغور دیکھتے سمجھتے رہا کرتے  
 تھے وہ یورپ کے اوس شاہی خاندان کے واسطے لوگ تھے جو  
 انقلاب کے دنوں میں جلا وطن ہو گیا تھا۔ ان جلاوطنوں میں سے  
 کہ لوگ جو انگلستان اور اور ملکوں میں جا رہے تھے وہ نیپولین کی  
 نوازش ہائے مصلحت ملکی سے پھر فرانس میں آکر آباد ہو گئے۔  
 نیپولین نے اون سخت قانونوں کو جو کنونشن سے اون جلاوطن  
 لوگوں کے برخلاف جاری کیے گئے تھے منسوخ کر دیا اور اونکی بہت سی  
 ایجاد جو گورنمنٹ فرانس نے ضبط کر لی تھی پھر اونکو واپس کر دی۔  
 جلاوطن خاندان جو انگلستان میں مقیم تھا اوسے نیپولین سے  
 صلہ و کثامت کے سلسلہ کو جاری کیا اور نیپولین کی طبیعت کو اس  
 بے مین ٹولا کہ وہ اونکی بادشاہت بجالا ہونے میں اونکو کچھ مدد  
 دیکھا یا نہیں۔ بونا پارٹ نے اس درخواست کو نامنظور کیا اور اوسکے  
 وضع میں یہ چاہا کہ اون شاہزادوں کو اٹلی میں ایک بڑی رہت  
 نیت کرے اور علاوہ اسکے ایک پیش قرار وظیفہ بھی اس شرط سے  
 نامنظور کیا کہ وہ شاہزادی فرانس کے شاہی تخت کو استحقاق سے  
 بہرہ ور ہوں لیکن اون شاہزادوں نے اس سچو تر کو منظور کیا  
 اپنی درخواست کی نامنظوری سے شاہی خاندان نیپولین سے  
 وہ خاطر ہو گئے اور اون میں سے بعض نے یہ ارادہ کیا کہ نیپولین

کہ لوگوں کو اکثر اوسکے منصب سے فرا جاتا تھا۔ اوسکی محالوں میں سے  
 ایک محل بڑی شان و شوکت کے ساتھ مرتب کیا گیا تھا اوسکے ملاحظہ  
 کے وقت نیپولین نے ایک مسیری عین سے ایک سنہری پھندا کاٹ کر  
 اپنی جیب میں ڈال لیا اوسوقت نیپولین کی اس حرکت سے اوسکے ہزار  
 مہبت متعجب ہوئے لیکن چند روز کے بعد نیپولین نے ایک دوسرے پھندا  
 اوسہی دربان پر سے کچھ کم قیمت پر خرید کیا اور جن لوگوں نے اوسکا مکان  
 تعمیر کیا تھا اونسے یہ جھگڑا کیا کہ اونہوں نے اوس سے مکان کی لاگت  
 زیادہ لی ہے۔ اس کتاب کے موزع نے بچشم خود تجھنہ کی ایک فرو جملہ  
 کی ہے جو نیپولین کے ہاتھ کی لکھی ہوئی اوسکے خانگی اسباب کی درستی  
 کے باب میں تھی وہ فرو بھی ایک اعجوبہ تھی۔ دیکھنے میں مختصر لیکن خوب  
 استحکام کے ساتھ تفصیلین کی گئی تھیں۔ مجوزہ رقموں کی ایک تہائی کی  
 سب کام پورا کر دیا گیا تھا اور باقی دوثلث لاگت ایسی خوبصورتی کی  
 ساتھ تخفیف کی گئی تھی گویا اوسکی کچھ ضرورت ہی نہیں ہوتی تھی۔  
 نیپولین کی نگاہ اگرچہ ظاہر میں اسقدر سخت معلوم ہوتی تھی لیکن  
 روپیہ کا لالچ اوسکو ہرگز نہ تھا وہ مہبت کچھ روپیہ اپنے ساتھیوں پر  
 تقسیم کرتا تھا اور تجارت کو ترقی دینے کی عرض سے بڑے بڑے کارخانہ  
 نہایت بڑے اخراجات کے ساتھ قائم کرتا تھا۔ تاہم وہ اپنی ذات  
 نہایت سیدھا سادھا اور کفایت شعار رہا مگر اوسکی بلند نظر می  
 حواہ کے تمام اعمیوں پر غالب تھی اون تمام کسرا دون اور

نہیں ہونے دیتا۔ نیپولین باوجود اس بات کے کہ بڑے بڑے اہم معاملات کا متحمل ہو رہا تھا لیکن بااہنہ اون چھوٹے چھوٹے معاملات پر بھی وہ متوجہ رہا جو اسکو پیش آتے رہے۔ عام وقرون کو محض تک بھی اس خیال سے اپنے فرض کو ادا کرتے تھے کہ بادشاہ اونکے کام کا مگر ان حال ہے اور کسی نہ کسی وقت ہمارا کام ضرور اوسکی نظر سے گذرے گا۔ خانگی معاملات میں بھی نیپولین اونٹھیں اصولوں پر چلتا تھا وہ اپنے سچ کے حسابوں کو بھی ایسے اچھے طریقے سے جانچا کرتا تھا

حاصل ہوا تو ہم صین مضمون کی طرف چاہیں اپنے خیالات کو مائل کر سکتے ہیں اور بہت استقلال کے ساتھ اور بہترین اوسپر قائم رہ سکتے ہیں۔ طبیعت کی یہ حالت تمام اخلاقی حالات کی بنیاد ہے اور ایسی تربیت سے عقلمندی برتنے میں طبیعت کی قوت اور خفیف باتوں میں ضائع ہو جاتی ہے جو پیش آتی رہتی ہیں یا بجا فائدہ تخیلات اور فریبوں کے سبب طبیعت کو ولعب میں مصروف ہو جاتی ہے اور یہ لغو خیالات اوسکی عالی تصدوں کے ہرگز شایان نہیں ہوتے۔ پس طبیعت کی اونٹھوں کو ٹھیک رکھنا اور اوسپر خوب اثر جسے قائم ہونا یہی اون تمام باتوں کی بنیاد ہے جو ہمارے جہت میں عالی اور عمدہ پائی جاتی ہیں جو شخص اوسکو اچھی طرح سے کام میں نہیں لاتا اور جو اتفاقی خیالات اوسکو پیش آویں اونکے لحاظ سے اور اون خارجی معاملات کی نظر سے جہت طبیعت ہمیشہ متوجہ ہو جاتی ہے پریشان خاطر ہو جاتا ہے وہ اپنے اون نہایت بڑے بڑے فائدوں کو خطرہ میں ڈالتا ہے جو ایک عاقل اور اچھے خلیق آدمے ہونے سے متعلق ہیں۔

اسے روشنی طبع تو برین بلا شادی ہے ان سکڑے یون کو ہر وقت جب ضرورت  
 ہوتی تھی حاضر ہونا پڑتا تھا اور بعض اوقات ایسا اتفاق بھی ہوتا تھا  
 کہ وہ کئی کئی راتوں تک برابر کام کرتے رہتے تھے۔ ایک موقع پر اتفاق سے  
 کوئی سکڑی بہت کمینڈ ہو کر انہی جگہ پر سو گیا تھا جب اسکی آنکھ  
 کھلی تو اوشنے دیکھا کہ اسکا آقا یعنی نیپولین خود اس چٹھی کو  
 اپنے ہاتھ سے پورا کر رہا ہے جسکو وہ سکڑی لکھتے لکھتے سو گیا تھا۔  
 یہ بات خاص نیپولین کی ذات کے واسطے مخصوص تھی کہ وہ اپنے  
 تو اسیر یہاں تک قابو رکھتا تھا کہ جب اسکا جی چاہتا تھا اسکو  
 غنیمت آجاتی تھی نیپولین اس مشقت اور ورزش کے فائدہ کی قدر  
 کو بخوبی سمجھتا تھا جسکے سبب سے طبیعت اس بات کی عادی ہوجاتی  
 ہے کہ جس کام پر اسکو مصروف کیا جاوے اسی طرف لگی رہے  
 اور اسکی طرف بٹنے نہاوے نیپولین کی یہی بے بہا عادت اس  
 بات کا بڑا سبب تھی کہ وہ اسقدر کام بہت آسانی سے انجام دیتا تھا  
 چنانچہ نیپولین کہا کرتا تھا کہ میرا دل درازوں کے مانند ہے اور میں  
 ایک مضمون کو میں کہتا ہوں اور جب اسکو ختم کر لیتا ہوں پھر  
 بند کر کے رکھ لیتا ہوں اور اسلئے میں اپنے خیالات کو منتشر  
 نہ کرتا ہوں۔ یہ ضبط نفس جو نیپولین سے ظاہر ہوا نہایت بے بہا چیز ہے اور اس سے ایک  
 مشہور مورخ کی مفصلہ ذیل رائے کو ثابت ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ عقل و فہم کی  
 تربیت کی تمام بنیاد اس بات پر ہے کہ آدمی اپنی طبیعت پر قادر ہے اگر یہ بات



قیدی کو پھانسی لگنے کو ہوتی تھی اور من پھلک پاؤڑنی اوز کے پاس جاتے  
 تھے اور وہ مجرم اوزن پاؤڑیوں کے حضور میں اپنے گناہ کا اعتراف  
 کر کر اپنے گناہ کی معافی چاہتا تھا اور وہ پاؤڑی اوس پر ظاہر کر دیا کرتے  
 تھے کہ تمہارے گناہ بخشے گئے۔ نیپولین اس طریقہ پر راضی نہ ہوا  
 اوسنے یہ سمجھا کہ اس سہل طریقہ میں علانیہ گناہوں کی معافی سے  
 اوز کو گون کو بھی اڑکاب جرم کی جرأت ہوتی ہے اور یہ ایک بڑا  
 خطرناک اثر ہے پس نیپولین نے قلعی یہ حکم دیدیا کہ پھانسی دینے کے  
 وقت پاؤڑی لوگ مجرم کے پاس نہ جایا کریں اعلیٰ القیاس اور  
 بہت سحر طریقوں میں بھی نیپولین نے اس بات میں کوشش کی کہ  
 پاؤڑیوں کے اوس اختیار کو روکے جس کے سبب سے ہر ایک ماہ میں  
 مہران و عثمان سلطنت کو دشواریاں اٹھانا پڑی ہیں۔ گرجاے  
 ٹورڈیم میں جب اول ہی اول جماعت کی نماز ہوئی تو نیپولین مع  
 اپنے چند بڑے بڑے افسروں کے اوس جماعت میں شریک ہوا  
 جاکر نیپولین نے بشکل سمجھا بوجھا کر اپنے ساتھ لیا ان افسروں نے اوس  
 نماز کی حقارت ظاہر کرنے میں کچھ وسواس نہیں کیا۔ نیپولین نے  
 اوزن سرداروں میں سے ایک سردار سے دریافت کیا کہ اچکی اس رسم  
 کی بابت تم کیا خیال کرتے ہو اس نے جواب دیا کہ سبحان اللہ ایک  
 سبت اچھا تا تھا اور اس جلسہ کی کامل رونق میں صرف ایک سرگرمی  
 کو روک کر ان آدمی موجود تھے جنہوں نے اس مذہب کے توباللا



کا رواج بھی نہایت مرتبہ رخصت ہو رہے تھے۔ آؤزہ بات بھی اچھی طرح  
 سمجھا کہ ننگا رہنے کے وقتوں سے فرانس میں حالت کفر میں دو بی  
 بی ہے اور اس حالت میں تبدیل ہونا بہتر ہے۔ اس طرح برنڈی  
 علامات کی طرف اوسکی علانیہ توجہ دیکھ کر اوسکے بددین رفیقوں کو  
 ریشانی واقع ہوئی۔ نیپولین نے اوزن لوگون کے جو آپ میں بہت  
 استقلال کے ساتھ بیان کیا کہ مذہب ایک ایسا اصول ہے جو کسی  
 کسی رنگ میں انسان کے دل کو مغرب ہونا چاہیے۔ مذہب کی شہر نیپا  
 کھوونہ کے واسطے کوشش کرنا محض بیفائدہ بات ہے اوسی زمانہ  
 میں ایک دن اتوار کو شام کے وقت نیپولین اکیلا اٹھل رہا تھا اوسکا  
 بیان ہے کہ اوسی وقت میں رول کے گرجا کے گھنٹے بجنے شروع  
 ہوئے جنکی آواز سے میرے دل پر بہت اثر ہوا اوس آواز کو سنتے ہی  
 اوائل عمر کے خیالات میرے ذہن میں حاضر ہو گئے پس جب میرا یہ  
 حال ہوا تو اور لوگون کا خدا معلوم کیا حال ہوتا ہوگا ؟  
 اس میں مذہب رومن کیتھولک پھر قائم ہونے کے وقت بہت ہی  
 احمقین اور مذہب کی قوت کے مقابلہ پر پیدا ہوئیں۔ نیپولین  
 اس عہد نامہ میں جو اس نے پوپ کے ساتھ کیا یہ شرط کی تھی کہ پوپ  
 افسر وڈ کا تقرر گورنمنٹ کے اختیار میں رہے اور پوپ کے وہ  
 تم فرماں جنکو نیپولین منظور نہ کرے گا فرانس میں جاری نہونگے  
 فرانس سے منسوخ کیے جاونگے۔ دستور یہ ہو رہا تھا کہ کسی

اس میں دو بی بی کیتھولک  
 ناکتہ میں مذہب کی طرف توجہ

بے دینی کے اصول نیپولین کے ابتدائے عروج میں نیشنل کنونشن سے  
 ظاہر ہوتی تھی اور اسے بہت بڑے نتیجے پرورش دینے لگی تھی یہاں تک کہ  
 ۱۸۰۲ء میں جب ڈاکٹر لوگ صاحب اور اورما جان انگلینڈ کے دارالخلافہ  
 پیرس میں وارد ہوئے تو انکو تمام دنی کی تلاش میں کتب و نسخوں کے یہاں  
 بیبل مقدس کی صرف ایک جلد فراہم کی رہا ان میں دستیاب ہوئی۔  
 انگریزوں نے اس کتاب سے خاص نیپولین کے اس طریقہ سے عداوت سے  
 مصر میں برتا یہ بات دریافت کی ہوگی کہ وہ اپنے مذہبی اصول سے کس قدر  
 بے بہرہ تھا۔ نیپولین نے ایک موقع پر بیان کیا کہ ہر ایک چیز سے  
 خدا کا واحد ہونا ثابت ہوتا ہے اور اس میں کچھ شبہ نہیں ہو سکتا اور  
 یہ بات کہ میں کہاں سے آیا اور کہاں جاتا ہوں اور میں کیا ہوں  
 میری اور اک سے باہر بات ہے۔ نیپولین علانیہ کہا کرتا تھا کہ میرے  
 دل میں کس طرح ان عقائد کی جگہ ہو سکتی ہے جب کہ میں یہ دیکھتا ہوں کہ  
 بہت سے وہ لوگ جنکا کام حکم و عطا کرنے کا ہے بیوہ و یتیم اور  
 برے برے کام کرتے ہیں۔ میں بہت سے ایسے پادری دیکھتا ہوں  
 جو ہمیشہ یہ بات کہتے ہیں کہ ہماری بادشاہت دنیا کی سب سے زیادہ  
 نہیں ہے اور باوجود اسکے کہ کچھ اونکے ہاتھ پلے پڑ جاتا ہے اور کو  
 موکار جانتے ہیں +

نیپولین اگرچہ اس طرح پر اپنی ذات سے کسی مذہب کا معتقد نہ تھا  
 لیکن با اس مہمہ وہ یہ خوب سمجھتا تھا کہ لوگوں کے حسن معاشرت کو لیے

اور انقلابوں کی لڑائیوں کے سبب سے جو حالت اور ناشائستگی فرما  
 میں پھیل گئی تھی اس کے لحاظ سے بہت غنیمت تھی۔ نپولین نے  
 گورنمنٹ کی طرف سے جو چھ ہزار روپیہ طلبہ طلبوں کے واسطے  
 مقرر کیے اور اس ذریعہ سے اس کی تدبیر کا بہت بڑا اثر تعلیم کے کام میں  
 ہو گیا۔ نپولین نے اول فضول خرمیوں کی عادتوں کو جو اس کی طالب علمی  
 کے زمانہ میں تمام مدارس میں برتی جاتی تھیں، ترک کر دیا اور اس کی جگہ  
 تعلیم کا ایک ایسا سلسلہ قائم کیا جس سے طالب علم محنت اور مشقت کے  
 عادی ہو جاویں۔ سرداروں کے لڑکے جو مدارس میں تعلیم پاتے  
 تھے ان کو یہ بتلایا جاتا تھا کہ اپنے گھوڑے کی نعل خود آپ باندھیں  
 اور علاوہ اسکے سائیس کے اور کام بھی خود آپ انجام دیں اور ساڑھ  
 کھانا کھانے کی عادت ڈالیں۔ مغز طبقہ کی لڑکیوں کے واسطے  
 علمی رہ مدرسے قائم کیے گئے تھے اور ان میں جو لڑکیاں جوان ہوتی تھیں  
 ان کو قطعی یہ حکم تھا کہ مختلف قسم کے اشیاء جو خانہ داری کے واسطے  
 درکار ہوتی تھیں خود اپنے ہاتھ سے بنا دیں اور تمام عیاشیوں اور  
 فضول خرمیوں سے ان کو قطعی منع کیا گیا تھا تاکہ بہت جفاکشی اور  
 تکلیفوں کی خوگر ہو جاویں اور گھر کی اچھی منتظم بیبیاں بن جاویں۔  
 نپولین کی وہ تدبیریں جن کے ذریعہ سے اوسنے فرانس کے  
 لوگوں کی حالت میں ترقی بخشنا جایا اور جن کے ذریعہ سے اوسنے یہ  
 ارادہ کیا کہ فرانس کا قومی مذہب رہے بلا شہرہ بہت مشہور ہیں جو

وہ اس میں اور اس کے تھکانے سے بچا گیا

بہت عجیب کر دیتا تھا۔ اس زمانے کے بعد نیپولین پھر اس بات کا شاکہ رہا کہ باوجود اسکی تمام کوششوں کے جو اسے قانون کے سہل اور عام ٹھہر کرنے میں کہیں پھر بھی مقننون نے اوسکو اکثر پھیدہ کر دیا۔ نیپولین نے کہا کہ میں نے اول میں خیال کیا تھا کہ تمام قوانین ایسے مختصر اور صاف اور ریاضی کے مانند ثابت اور محقق ہو جائیں ممکن ہیں جن سے ہر آدمی جو اوقاف و نوٹوں کو دیکھے خود اذکاراً مطلب سمجھنے لے لیکن اب سمجھو یہ یقین ہو گیا کہ میرا یہ خیال بالکل لغو ہے اور متفنان زمانہ کی پچھڑا رائیں کبھی اوسکو صاف نہونے دینگی اور مقننون کے نزدیک ایسا ارادہ کرنا خیالی پولاؤ پکانا ہے۔ نیپولین اپنے مجموعہ قوانین کے مشہر کرنے کے بعد جو نہایت ہی سلیس عبارت میں لکھا گیا اس بات سے بہت رنجیدہ ہوا کہ مقننون نے اس کے مجموعہ پر بھی اپنی لیاقت بگھارنے کے واسطے شرحیں کہنی شروع کر دیں اور اس کے معنی بیان کرنے شروع کیے ہیں۔ نیپولین نے اون لوگوں سے جو اس کام میں اس کے شریک ہوئے تھے کہا کہ اسے صاف جو ہم نے بری وقت سے آج اس کے اس طویلہ کو صاف کر دیا ہے اب برابر بنانا۔

وہاں اوسکو تھکاؤ مت کرو۔

وہ اس کے نیپولین عام تعلیم کی طرف متوجہ ہوا اور اپنی توجہ سے تعلیم کا یہ سرشتہ قائم کر دیا یہ سرشتہ اگرچہ بوجہ نامکامل تھا لیکن بنیاد

سے توجہ سے یہ سوار گھڑا ہے اور اس کے طویلہ میں برسوں کا ایسا جمع رہتا تھا۔

حکے ذریعہ سے اولاً عدالتوں کے فیصلوں میں باہم تناقض اور مخالفت نہوا کرے۔ نیپولین نے جو وقت فرانس کے قانون میں ترمیم کرنے کا قصد کیا اور جو وقت وہ قانون نہایت اہتر حالت میں اور نہایت منتشر تھا اور جن لوگوں کو اس سے کام پڑتا تھا ان کے لیے بڑی نا اہلیوں کا صبح ہو رہا تھا۔ مقدمہ معاملہ والوں کو اس اہتری کے سبب سے بڑی حیرانی اور وقت واقع ہوتی رہتی تھی۔ نیپولین کے زمانہ سے پہلے بھی مروجہ قواعد کی تبدیلی کی بہت بڑی ضرورت لوگوں کو معلوم ہوتی تھی لیکن وہ سب کام اولاً لوگوں کے نزدیک میں ایسا دشوار تھا جیسے سرکولس کو مشکل مشکل کام پیش آتے تھے +

نیپولین نے اس کام میں اپنی مدد کے واسطے اس وقت کے چند نہایت مشہور مشہور مقنون کو بھی طلب کیا اور نہایت محنت اور جان کاہری کے بعد نیپولین ان پر مطلب میں کامیاب ہوا اور فرانس کے پرانے قاعدوں اور قانونوں کو مختصر صورت میں لے آیا بالآخر نیپولین کی یہ محنتیں مجموعہ قوانین نیپولین کے نام سے مشہور ہوئیں اور یہ مجموعہ اب نیپولین کی فہم و فراست کا ایک پراسن یادگار ہے جو اسکی جنگی فتوحات کے شانوں سے زیادہ عرصہ تک قائم رہے گا۔ نیپولین ان مقنون کے جلاسوں میں جو اس کام پر مامور کیے گئے تھے بہت خوشی سے شریک ہوا کرتا تھا اور انکو اپنے علم اصول قوانین کے ظاہر کرنے سے ہر کوئی ایک بڑا مشہور یونانی سردار گڈرامو اور بڑی بڑی کٹھن کام اختیار کیے تھے +

نوجوچی ان خدماتوں پر نامور کرنا تھا چنانچہ اسکے کہ وہ مفدہ کو  
 رافع و دفع کریں کثروہ لوگ اپنی کارگزاری دکھلانے کے واسطے خود  
 فتنہ و فساد کا باعث ہو جاتے تھے۔ اونے سے لیکر اسے تک سب  
 فرقوں میں رشوت جاری ہو گئی تھی نہی ان تک کہ جزی فیق نیپولین کے  
 اعلیٰ افسر سے اپنے خاوند کے راز ظاہر کر دینے کے عوض میں ایک بڑا  
 وظیفہ پاتی تھی۔ الغرض انجام ہمت سلطنت میں جو اصول نیپولین  
 برتنا تھا اون سب میں اپنی ذاتی اغراض شامل ہوتی تھیں نیپولین نے  
 علانیہ اقرار کیا کہ جس قاعدہ سے انسانوں پر حکمرانی ہو سکتی ہے وہ  
 صرف ایک طریقہ ہے یعنی یہ کہ ہر محکوم آدمی کو اسکی ذاتی غرض کی  
 پیٹی پر پانی چاہیے فقط

### باب ششم

کوئٹس نیپولین کی قوانین فرانس کے ترمیم کر کے میں۔ اسکی توجہ  
 عام تعلیم پر۔ فرانس میں رومن کتھلک کا قومی مذہب قرار پانا۔  
 نیپولین کے عادات۔ قتل ڈیکوئی ڈی انگیلین کا۔ نیپولین کا بادشاہ ہونا  
 کانسل کے اختیارات حاصل کرنے کے بعد نیپولین جس کام میں  
 اول ہی اہل معروف ہوا وہ قوانین فرانس کا ترمیم کرنا اور اونکے  
 ستائش اور بے ترتیبیوں کو رافع کرنا تھا۔ صوبوں کی عدالتوں اور  
 مناصبات کی پارلیمنٹوں کی کثرت کے سبب سے جو پرانی سلطنت میں  
 یہ بات نہایت ضروری تھی کہ کوئی ایسی تدبیر نہ کی جاوے

اسے میرے عزیز جرنیل جو رائین تم بیان کر رہے ہو اور لگا عمل نہیں آنا  
 ممکن نہیں ہے میری ہمیشہ سے یہ رائے ہے کہ اگر بالفرض کسی بادشاہ کا  
 انتظام کفایت شعاروں کی کفایت شعاری کے سبب سے ایسا ضعیف  
 ہو گیا ہو جیسے بھڑ بھڑا پتھر تو یہ دیوانے کفایت شعار بد اپنی عقل کی  
 تیزی سے اوسکو اور بھی اسقدر ضعیف کر دینگے جیسے اوس پتھر کو  
 کوئی پس پس کر سر مہ کر دیوے پس اسے سردار تم ان باتوں کو اب  
 رہنے ہی دو معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت تکونیند آگئی اور تم نے خواب  
 دیکھا ہے جرنیل نے جواب دیا کہ حضور کیا فرماتے ہیں بھلا ایسے وقت  
 میں اور نیند۔ میں شرط لگاتا ہوں کہ جہاں آپ تشریف رکھتے ہوں  
 وہاں پھر کوئی سو سکتا ہے آپ تو خود ہمارے سونے نڈیوں کے دہلو ایک  
 وبال جان ہیں۔ اس حاضر جوابی سے تمام حاضرین جلسہ بے اختیار  
 ہنس پڑے اور رادی کہتا ہے کہ نیوکلین خود سب سے زیادہ  
 ہنسنے مار کر مہینا پ

یوکلین نے گورنمنٹ کے جو انتظام اور قاعدے تجویز کیے تھے انہیں  
 یہ بات بہت نفرت کے قابل تھی کہ اوسنے مجبوں کا بھی ایک  
 شتہ قائم کیا تھا اس فرقہ کی سرداری ایک مشہور آدمی مسے  
 کو عنایت ہوئی تھی جسکے مزاج میں مطلق رعایت اور عروت  
 مطلق نہ تھا۔ اس بکروہ طریقہ سے لوگوں کو اپنے گھروں  
 نا دشوار ہو گیا تھا اور ہر قسم کا فریب ہونے لگا وہ لوگ جنکو

لٹاؤ سے نیپولین کی کونسل کے اکثر ممبروں نے اپنا منہایت تعجب ظاہر کیا ہے  
 بعض وقت مباحثہ یہاں تک طویل ہو جاتا تھا کہ دن کے گیارہ بجے سے  
 رات کے نو بجے تک مباحثہ رہتا تھا لیکن اختتام مباحثہ کے وقت نیپولین  
 ہمیشہ ایسا تازہ دم معلوم ہوتا تھا جیسا ابنا سے مباحثہ میں اور ممبروں کا  
 یہ حال ہوتا تھا کہ مکان کے مارے گرے پڑتے تھے شربت کا ایک گلاس  
 نیپولین کی قوت تر و تازہ کرنے کے واسطے کافی ہوتا تھا۔ نیپولین ایک  
 بہت لمبے چوڑے مباحثہ کے ختم ہونے پر اپنی کل گفتگو کو چند صاف اور  
 روشن فقروں میں ممبروں پر اس غرض سے ظاہر کرتا تھا کہ وہ اس پر  
 اچھی طرح سے رائے لگا سکیں۔ نیپولین جیت دیکھتا تھا کہ کوئی ممبر اپنی  
 پوری رائے ظاہر کرنے میں کچھ متردد ہو رہا ہے تو بآواز بلند اور زور سے  
 یہ بات کہتا تھا کہ صاحب آپ جرات کو کام میں لا کر کچھ فرمائیے اور اپنے  
 خیالات کے بیان کرنے میں کوتاہی نہ کیجیے جو کچھ آپ کو بیان کرنا ہو  
 بے تکلف اور آزادانہ بیان فرمائیے اسلئے کہ یہاں سب آپس ہی کو  
 اور ہمارے سوا کوئی غیر نہیں ہے۔ بعض وقت نیپولین تصریح کر دیتا تو  
 سلام کو طرفت سے قطع کرتا تھا چنانچہ ایک موقع پر تو سچانہ کا ایک جٹیل  
 فرانس کے پرانے کفایت شعاروں کی رائے نقل کر رہا تھا اور نیپولین  
 ان باتوں سے قطعی نفرت تھی پس نیپولین نے یہ ایک ایسی بات  
 کاٹ کر اس سے کہا کہ یہ بڑی لیاقتیں حضرت نے کہاں سے ہمہ پہنچا  
 اور نے بھی بر محل جواب دیا کہ حضور آپ ہی سے نیپولین نے کہا کہ



م لوگوں کے کان تک نہیں ہوئے پاتی تھی۔ نیپولین کی کوئی نہایت  
 وجہ تجویز بھی نامعلوم ہوتی تھی تو نیپولین اور سپر بھی مذاق کی راہ سے  
 یہی کہتا تھا کہ خیر صاف جو ہماری ہی رائے غلط سی۔ اور بعض موقعوں پر  
 اوسکو طیش بھی آجاتا تھا اور اس طیش میں اوس سے طرح طرح کی ہتھیاری  
 علامتیں ظاہر ہوتی تھیں اور عرصہ کے مارے تیار کر سی کی پوشش اور اس کے  
 عمدہ کندہ کاری کے کام کو بیٹھا بیٹھا خراب کر دیتا تھا۔ مجلس میں سے  
 جب کوئی ممبر بہت پریشان تقریر کرتا تھا اور بہت دیر تک نیپولین سے  
 کلام ہوتا تھا تو نیپولین اون کا غزون پر جو اوس کے سامنے پڑے رہتے  
 تھے اپنی وٹھن میں اگر خیالی نقشے اور خاکے تیار کرتا تھا اور کبھی بے اختیار  
 ہاتھ بڑھا کر کسی ممبر کی ہولاسدانی مانگ لیتا تھا اور تھوڑی دیر تک اوسکو  
 وٹھن میں اوجھال اوجھول کر اپنی جیب میں ڈال لیتا تھا ایک دن  
 کے قریب جوزی فین نے اوس کے انگرکھ میں سے ایک درجن  
 دانیان نکالیں جنکو نیپولین اپنی بے خبری اور اوسکی خیال کی  
 میں اپنی جیب میں ڈال لیا کرتا تھا۔ جوزی فین نے نیپولین سے  
 جو میں نے آپ کی جیب میں سے نکالایہ کیا چیز ہیں اور کیا  
 دوداگری کریں گے۔ یہ ہولاس دانیان جن لوگوں سے نیپولین  
 ما اونکو ایسے شکایت کا موقع نہیں ملتا تھا کہ نیپولین اوس کے  
 مت پیش قیمت ہولاس دانیان بھیج دیا کرتا تھا +  
 وٹھن سے جو عقلی قوت کونسلوں میں مشاہدہ ہوتی ہے اوس کے

اوہ کی جگہ دو اور مجلسیں قائم ہوئیں ایک مجلس امیر و ملکی اور دوسری  
 مجلس شام لوگوں کی وکلا کی۔ امیر و ملکی مجلس ایک ایسا گروہ تھا کہ اس سے  
 نیپولین کو کچھ وقت نہیں ہوتی تھی چنانچہ اوہ کا جو کام تھا کہ  
 جو اعام نیپولین جاری کرتا تھا اس کو قلمبند کرتے تھے اسکے سوا  
 اور کام اوہ کا بہت تھوڑا تھا۔ دوسری جماعت میں نیپولین کے  
 خاص آوروں کو بکثرت بھرتی ہوئے تھے جو بظاہر چھوٹے چھوٹے معاملات  
 آزادی برتا کرتے تھے لیکن نیپولین کی اون تدبیر و ملکی مطلق لفت  
 نہ کرتے تھے جسے آزادی کو بہت سخت صدمہ پہنچتا تھا تاہم لوگوں کو  
 اظہار رائے کے واسطے کچھ وسیلہ برائے نام باقی تھا لیکن طرح طرح کی  
 مزامتیں جو اوس میں پیش آتی تھیں اون کے ذریعے سے وہ وسیلہ  
 اس قابل نہ رہتا تھا کہ اس سے نیپولین کی خواہشوں کو کوئی بڑی مزا  
 پیش آوے۔

نیپولین کی مشہور کونسلوں میں سے کونسل سلطنت نہایت مشہور کونسل تھی  
 وہ مجلس بڑے بڑے عقلمندوں سے مرکب تھی جو سب سے پہلے اون  
 معاملات پر گفتگو کرتے تھے جنکی بابت آخر کار قانون تراشنے کا ارادہ  
 کیا جاتا تھا۔ جن روزوں میں نیپولین کو لڑائیوں کے کاروبار سے فرحت  
 ملتی تھی اون روزوں میں وہ اون مجلسوں میں شریک ہوتا تھا اور  
 مجلسوں کی کارروائی میں اپنا بہت شوق ظاہر کرتا تھا۔ ممبروں کو باقاعدگی سے  
 بہت آزادی ہوتی تھی البتہ یہ بات مشہور ہے کہ اون مباحثوں کی خبر

نیپولین کی کوئی نہایت

فوجات بنگال اور بھارت میں بھیجی گئیں جو سرگین دار الخلافہ کو اپنی خدمت میں لایا گیا اور فریب سے  
 سب سے پہلے بھی سب سے پہلے بھی اور فریب سے سب سے پہلے بھی  
 رسد بھی بکثرت موجود ہو گئی تھی کی خوشی کی مراد سے  
 عالیشان باغیچوں اور حیرت افزا تصویر خانوں کے سبب  
 دار الخلافہ کے باشندوں کو بہت خوشی ہوئی ان سبب کہ وہ لوگ ایک

مدت ہائے دراز سے اس قسم کی رونق سے آگاہ تھے۔ جب ہم  
 اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ان عمدہ کاموں کے سبب سے نیپولین  
 کی دماغی ظاہر ہوئی اور جن غرتوں کا نیپولین مستحق تھا اس کا ہم  
 اعتراف کرتے ہیں تو یہ بات بھی ہم کو بیان کرنا ناگزیر ہے کہ نہ تمام  
 عمدہ کام نیپولین نے بہت ہوشیاری کے ساتھ اس غرض سے اختیار  
 کیے کہ اس کو اختیارات ناطق حاصل ہو جاویں غرض کہ نیپولین نے  
 اون بیرون پر سونے کا ملمع کیا جنہیں فرانس کے سیلاب صفت  
 آدمیوں کو وہ رکھنا چاہتا تھا۔ نیپولین نے اول ہی بسم اللہ چھاپی  
 آزادی سے حسد کیا اور پیرس کے اختیارات کو اس حکم سے گویا  
 بند کر دیا کہ اون میں سوائے اون مضامین کے جو نیپولین کے  
 مفید مطلب ہوں اور کوئی مضمون نہ چھاپا جاوے۔ اسی طرح  
 برٹانویوں کو اپنے اور آزادی کے معاون کاموں کے حق میں برٹانوی  
 مجلسین جو جمہوری قواعد کی معاون تھیں موقوف کر دی گئیں اور

اوسنے اپنے بڑے بڑے گہرے گھاٹ اور اپنے لیے نخت محبت  
 کاموں کے نقشے ڈانے جیسے مہر عن پائے جانتے ہیں۔ نیپولین  
 حکم دیا کہ نہرین کھودی جاوین اور پل بنائے جاوین اور ولد نوکی  
 صفائی کے واسطے ناکیاں تعمیر کیاوین۔ یہ سرکین ایلپس کے  
 راستوں میں شروع ہوئیں جنکے ذریعے سے سمیلن اور کوہ سنس کے  
 راستے آسان ہو گئے اور پیرس خاص بہت سی خوش نما عمارتوں کے  
 سبب خوبصورت ہو گیا یہ عمارتیں آنکھوں ہی میں خوش نہ معلوم  
 ہوتی تھیں بلکہ تذرستی اور عام آسائش کے واسطے بھی بہت  
 مفید تھیں جس طرح وہ سرعت تعریف کے لائق ہے جس سے وہ کام  
 شرف کیے گئے تھے ویسے ہی وہ عقل اور بہت بھی شہرت کے  
 لائق ہے جسکے ذریعے سے وہ کام انجام کو پہنچائے گئے۔ نیپولین  
 اپنے محل پر سے دیکھا کہ دریائے سین کے بائیں کنارے پر گھاٹ اور پل  
 پڑا ہے پس اوس وقت اوسنے یہ حکم دیا کہ اوس موقع پر ایک بہت بڑا  
 گھاٹ تعمیر کیا جاوے دوسرے ایک اور موقع پر نیپولین کو ایک  
 گھاٹ سے اترنے میں ایسے کچھ دیر لگی کہ وہاں ناوون میں کچھ  
 کمی تھی تب اوسنے حکم دیا کہ آئندہ سال میں وہاں بھی ایک پل  
 بنا دیا جاوے چنانچہ یہ کام ٹھیک ٹھیک سجلائے گئے۔ تو میں جو  
 نیپولین نے دشمن سے لڑا یونین چینی تھیں وہ گلانی گئیں اور  
 اونسے ایک بڑا عینار لوہے کا ڈھالا گیا اور اوس پر نیپولین کی شہادت

میلے زمین داخل ہوا جسکے دروازے پر گویا لوگوں کے گھسانے کیوے  
 یہ عبارت لکھی گئی تھی کہ (باہوشا ہی فرانس سے غنیمت کی گئی اور پھر  
 ہرگز قائم نہیں ہو سکتی) یہ فقرے نیشنل کینوشن کے وقت میں  
 ۱۷۹۲ء میں نافذ ہوئے تھے۔ دوسرے روز نیپولین اپنے محل کی  
 کھڑکیوں میں بیٹھا ہوا سیر کر رہا تھا اوسے اتنا زمین اوس نے اپنے  
 سکڑی بوریوں کو وہ طبع و تشنیع یا دولائی جو دس برس پہلے لوگ  
 سولھویں بادشاہ لوئیس کو دیا کرتے تھے اس تذکرے پر نیپولین نے  
 یہ پر معنی فقرہ اور مستر او کیا کہ اب کوئی دن میں ہمارے ذریعے سے بھی  
 لوگوں کو وہی موقع پھر ہاتھ لگے گا

نیپولین کی تفریحیں اوس وقت میں یہ تھیں کہ اپنے سکڑی سمیت  
 بیس بدل بدل کر وکانوں پر جانا اور خرید و فروخت کے بعد لوگوں کا  
 عندیہ دریافت کرنا کہ وہ لوگ نیپولین کی نسبت کیا خیال رکھتے ہیں  
 ایک اور شخص نے جو ایسے موقعوں پر نیپولین کے ہمراہ رہا کرتا تھا  
 بیان کیا ہے کہ ایک موقع پر نیپولین ایک وکان سے اس بات پر  
 نکالا گیا کہ اوسے نیپولین کے حق میں کچھ نامناسب لفظ کہے تھے  
 اس حرکت پر نیپولین بہت ہی غوش ہوا۔ اسی وقت میں نیپولین نے  
 بہت بڑی عالیشان سرکاری عمارتوں اور مفید عام عمارتوں کا  
 سلسلہ شروع کیا جو اوسکی معات کا بہت اچھا نشان نسبت اوسکی  
 خوزیرا میوں کے باقی رہا۔ ہندرگاہ چربرک اور اٹلیٹھورپ میں

اس قسم کی بیزت کے نشانوں کو خالی خالی انعام کہتے ہیں لیکن درحقیقت  
 اتھین چیزوں سے انسان محکوم انسان بنے رہتے ہیں ۔  
 نیپولین نے دو سرخیات یہ کی کہ ٹیلے ریزین اپنی سیکورٹ اختیار کرنا  
 چاہی جو پہلے سے فرانس کے بادشاہ لوکا ڈارالقررتھا۔ اس کام کے  
 کرنے میں نیپولین نے نہایت مکاری برتی اور ہر طرح سے بظاہر آزادی  
 کے مضمون کو قائم رکھا لیکن درحقیقت اوسے زمانہ میں وہ پوشیدہ  
 پوشیدہ اپنی ظالم حکومت کا جال بھیلارہا تھا اور اس خیال سے کہ  
 شہر کے رئیس اپنی آزادی کا خیال کر کے خوش ہو جاویں نیپولین نے  
 یہ حکم دیا کہ ٹیلے ریزین بروٹس کا بت بنایا جاوے جو ظالموں کا دشمن تھا  
 وہاں شنگسن جو امریکہ کا جینیل تھا اوسکے مرنے کی خبر اس عرصہ میں فرانس  
 میں پہنچی تب نیپولین نے ایک اشتہار جاری کیا اور اوس میں  
 شنگسن کی اوں کو ششونگی تعریف کی جو اوسنے ملک کی آزادی قائم  
 رکھنے میں کی تھیں اور حکم دیا کہ دس دن تک اوس سردار متوفی کی  
 عزت کی یادگاری میں نوج کے جھنڈوں پر ماتمی علامتیں ظاہر کی جاویں  
 نیپولین نے اپنی اس حکمت سے غام آدمیوں کا دل اپنی طرف مائل  
 کر لینے کے بعد نیپولین ایک دھوم دھام سے سرکاری جلسے کے ساتھ  
 یہ بروٹس ایک رومی سردار تھا اور جمہوری سلطنت کا نہایت طرفدار تھا  
 اوسنے قبضہ روم کو باوجودیکہ وہ بادشاہ اوسکے حال پر نہایت مہربانی کرتا  
 صرف اس بات پر قتل کیا کہ بادشاہ اوسکا دشمن تھا ۔

نیز

درمیون کی تحقیقات کر کے خاص مجھ کو اسکی اطلاع دیا کرنی۔ لیکن خیالی  
 اوسکا ویسا کا ویسا ہی رہا اور اوسکو اس کام کے کرنیکا کبھی وقت ہوتہ نہ آیا  
 کانسل ہونے کے بعد نیپولین نے شاہی اختیارات کے حامل  
 کرنے میں بہت کوشش کی اور کوئی دقیقہ اوشھانہ نہ رکھا لیکن یقیناً  
 اس شو کے سے سمجھ کر رکھنا قدم دست خارج مجنون ہو گیا اس نواح میں  
 سو داہنہ پا بھی ہے۔ نیپولین نے اس آرزو کے میدان میں بہت ہی  
 چھونک چھونک کر قدم رکھا اوسنے پہلے ہی پہل اوان قاعدوں کو ٹورا  
 جنرل جمہوریہ سلطنت کی تباہی اور وہ سطح ہوا کہ اوسنے فوج میں خاص  
 آدمیوں کی عزت بڑھانے کے واسطے خلعتوں اور تمغوں کے طور پر  
 ہتھیار عنایت کیے ایک موقع پر نیپولین نے گرے نڈر پاسیوں کے  
 ایک سارجنٹ کو پیرس میں اپنے محل میں بلانے کے واسطے ایک چھی  
 لکھی اور اوسمیں لکھا کہ (اے میرے بہادر ساتھی) اعلیٰ حاکم کے پاس  
 التفات سے تمام فوج نیپولین کی مداح ہو گئی اور یہ سمجھی اس میں کیا  
 چیز ہے۔ کچھ دنوں بعد ہتھیاروں کی یہ بخشش ایک اچھی صورت پر لکھی اور  
 وہ لوگ جنکو یہ ہتھیار عنایت ہوتے تھے مغز طبقہ کے نام سے مشہور  
 ہوئے اور اس عزت کی بدولت فرانس کے لوگ پھر امارت اور ہر دار  
 دستوروں سے آشنا ہوئے۔ نیپولین نے ایک دن اور ملکوں کے  
 ایلیپوں کے سینہ پر مختلف قسم کے تمغے لگتے ہوئے دیکھا کہ  
 اچھی چیز ہے ہکو بھی کوئی اسی قسم کا تمغہ جاری کرنا چاہیے۔

خاتمہ پر نیپولین نے گلبرین کی شجاعت اور سردہری کو صلح پر مہرا  
کہ (گلبرین نے آج خیر اچھا جملہ کیا) گلبرین نے جواب دیا کہ ہاں  
اور اس حملہ نے تملکو بادشاہ بنا دیا۔ اس سچے جواب کی درستی نیپولین  
دل میں ہلکتی کھٹکتی رہی۔ مارنگو اوزہ پوپین لندن کی لڑائیوں میں  
مغلوب ہو کر آسٹریا والے جوہوشی صلح پر راضی ہو گئے اور کچھ تھوڑے  
عرصہ بعد انگلستان نے بھی اسیلے لڑائی سے کنارہ اختیار کیا کہ اس  
ساتھی اوس سے علیحدہ ہو گئے آسٹریا والے مخالفت سے دست بردار  
ہوئے اور ۱۸۰۲ء میں امینیس کے تمام پر صلح نامہ پر دستخط ہو گئے  
لیکن وہ شرائط جو اٹلیاٹان کے قابل تھیں بد قسمتی سے دیر پا نہیں  
مگر کسی قدر عرصہ تک لڑائی کا وہ خطرناک غلغلہ خاموش رہا اور اس  
ملک میں جو ویران ہو گیا تھا پھر از سر نو امن و امان ہوئی +  
امن کے اوس زمانہ میں جو ایلی نہیں کی صلح کے بعد آیا نیپولین  
کے بڑے بڑے اوصاف نہایت خوبی سے ظاہر ہوئے۔ کانسل  
مقرر ہونے کے چند دن بعد نیپولین نے اچانک جلیا نوک کا خط  
فرمایا اور بہت سے نقصانات جو اس نے ملاحظہ کیے ان کے رفع  
کرنے کا حکم دیا۔ اس کے کئی برس بعد نیپولین نے سینٹ ہلنا میں  
پہنچ کر اسی ذکر میں یہ بیان کیا کہ میرے ذہن میں مدت ستہ یہ بات  
کہ لڑائیوں کے ختم ہونے کے بعد بارہ ایسے آدمیوں کو جو تصدیق  
انسان و دست ہوں اس عملہ کام پر مقرر کروں کہ وہ جلیا نوک کی



وچھوٹی سی مزارحت اوزن تمام فائدون کو بیکار کر دیوئے جو اس میرا نہ ہم سے  
 ایندا ہونے واسطہ تھے۔ آخر کار قرب و چوار کی چٹانوں میں ایک راستہ  
 ایسا دریافت کیا گیا جس سے سواروں کا گذر دشمن کی توپوں کی مار سے  
 بچکر ممکن تھا نیپولین فوراً موقع پر پہنچا اور بہت غور سے دو درمیں  
 کے ذریعہ سے اوس قلعہ کو ملاحظہ کر کے اپنی فوج کو اوسپر حملہ کرنے کا  
 ڈھنگ بتلا جو نتیجہ اس تجویز سے ہوا اوس سے نیپولین کے ہنر کی  
 خوبی اچھی طرح سے ثابت ہوئی یہ گدھی فتح ہو گئی۔ فرانسیسی فوج  
 آسٹریا کے سپہ سالار میلانس نامی پر حملہ کرنے کو آگے بڑھی جسکو بہت کم  
 یہ امید تھی کہ پیچھے سے ایک خوفناک دشمن کی طرف سے اوسپر حملہ ہوگا۔  
 بعد کچھ ابتدائی چھیڑ چھاڑ کے جس میں فرانس والے فتحیاب ہوئے مارنگو پر  
 ایک بڑی لڑائی واقع ہوئی اس لڑائی کا نتیجہ بہت عرصہ تک مشتبہ رہا  
 بلکہ آسٹریا والوں ہی کا پلہ جھکنا ہوا معلوم ہوا مگر جب نیپولین نے  
 دیکھا کہ لڑائی ہارنے میں اب کچھ نہیں رہا ہے تب اوسکے ایک سردار  
 کلرین نے اپنے سواروں سے دشمن کی صف پر حملہ کیا اور اس  
 حملہ کے ذریعہ سے میدان جنگ کی صورت کو بالکل بدل دیا اور اپنے  
 دشمن کو شکست فاش دی۔ نیپولین کے چال چلن پر یہ ایک تھبہ کی  
 بات ہے کہ اوسو اپنے ایک ایسے سردار کے ساتھ خدا کیا جو نیپولین کی  
 شہرت اور نیکنامی قائم رکھنے میں ایسی سرگرمی سے شریک ہوا تھا  
 اباوجود ایسے کار نمایان کے کلرین کی کچھ ترقی نہوئی لڑائی کے

کیا کیا چیزوں پر کاربند ہے اور جب نیپولین نے اونسکو زخمت کیا تو اوسکو  
 ایک پروانہ عنایت کیا جسکے ذریعہ سے وہ تمام چیرن اوسکو بلجاویں  
 جس جس کی اوسنے اس سفر میں نیپولین سے خواہش کی تھی وہ دیکھا  
 نیپولین کی اس فیاضی سے دنگ رہ گیا۔ فوج نے اتنا سے راہ میں  
 دیرسٹیٹ برنڈ پر کچھ دیر کے واسطے قیام کیا جہاں اوس دیر کے  
 درویشوں نے فوج کے واسطے ماحضر موجود کیا نیپولین نے خود بھی  
 وہ کھانا جو اوسکے واسطے تیار ہوا تھا نوش فرمایا اور کسقدر وقت  
 نیپولین نے وہاں کے کتب خانہ میں کچھ پرانی کتابوں کے پڑھنے میں  
 صرف کیا۔ الغرض بعد مختلف قسم کی وقفوں کے جنکا تذکرہ کر دیا گیا  
 فوج نے بہت امن کے ساتھ ایلین کے راستے کو طے کیا اور اٹلی کے  
 میدان میں داخل ہوئے جہاں ہونچکر فوج کو ایک ایسی فراخمت  
 پیش آئی جسکا پہلے سے کچھ سان وگمان بھی نہ تھا اس فراخمت کے  
 سبب سے قریب تھا کہ نیپولین کی وہ تمام کوششیں بیکار ہو جان  
 جو اب تک اوسنے کی تھیں ایک تنگ راستہ میں جہاں سے ہوکر  
 فوج کا گذر ضروری تھا بارڈ کا ایک چھوٹا سا قلعہ ملا جس میں آسٹریا کا  
 ایک گارڈوحنیات تھا وہ لوگ نیپولین کے آگے جانے کے فرام  
 ہوئے۔ بہت سی ناکامیاب کوششیں نیپولین کی فوج کی طرف سے  
 اس باب میں ہوئیں کہ دبا واکر کے اوس قلعہ کو لے لیجیے لیکن  
 یہاں تک وقت پیش آئی کہ ایک موقع پر قریب تھا کہ اس قلعہ کی

وہ چھوٹی سی مزارحت اور ان تمام فائدوں کو بیکار کر دیونے جو اس کے لیے انہ سے  
 ایندا ہونے والے تھے۔ آخر کار قرب و چوار کی چٹانوں میں ایک رہتہ  
 ایسا دریافت کیا گیا جس سے سواروں کا گذر دشمن کی توپوں کی مار سے  
 بچکر ممکن تھا نپولین فوراً موقع پر پہنچا اور بہت غور سے دور میں  
 کے ذریعہ سے اس قلعہ کو ملاحظہ کر کے اپنی فوج کو اوپر حملہ کرنے کا  
 ڈھنگ بتلا جو نتیجہ اس تجویز سے ہوا اس سے نپولین کے ہنر کی  
 خوبی اچھی طرح سے ثابت ہوئی یہ گدھی فتح ہو گئی۔ فرانسیسی فوج  
 آسٹریا کے سپہ سالار میلانس نامی پر حملہ کرنے کو آگے بڑھی جسکو بہت کم  
 یہ امید تھی کہ پیچھے سے ایک خوفناک دشمن کی طرف سے اوپر حملہ ہوگا۔  
 بعد کچھ ابتدائی چھیڑ چھاڑ کے جمین فرانس والے فتحیاب ہوئے مارنگو پر  
 ایک بڑی لڑائی واقع ہوئی اس لڑائی کا نتیجہ بہت عرصہ تک مشتبہ رہا  
 بلکہ آسٹریا والوں ہی کا بلکہ جھگڑتا ہوا معلوم ہوا مگر جب نپولین نے  
 دیکھا کہ لڑائی مارنے میں اب کچھ نہیں رہا ہے تب اس کے ایک سردار  
 کلرین نے اپنے سواروں سے دشمن کی صف پر حملہ کیا اور اس  
 حملہ کے ذریعہ سے میدان جنگ کی صورت کو بالکل بدل دیا اور اپنے  
 دشمن کو شکست فاش دی۔ نپولین کے چال چلن پر یہ ایک تھپہ کی  
 بات ہے کہ اس نے اپنے ایک ایسے سردار کے ساتھ خدا کیا جو نپولین کی  
 شہرت اور نیکی نامی قائم رکھنے میں ایسی سرگرمی سے شریک ہوا تھا  
 پس باوجود ایسے کار نمایان کے کلرین کی کچھ ترقی نہ ہوئی لڑائی کے

کیا کیا چیزیں دیکھا رہے اور جب نیپولین نے اوسکو زخمت کیا تو اوسکو  
 ایک پروانہ عنایت کیا جسکے ذریعہ سے وہ تمام چیزیں اوسکو بلجاویں  
 جس جس کی اونے اس سفر میں نیپولین نے خواہش کی تھی وہ وہ تھا  
 نیپولین کی اس فیاضی سے دنگ رہ گیا۔ فوج نے اشنائے راہ میں  
 ویرسینٹ برنڈ پر کچھ دیر کے واسطے قیام کیا جہاں اوس ویرکے  
 درویشوں نے فوج کے واسطے ماہر موجود کیا نیپولین نے خود بھی  
 وہ کھانا جو اوسکے واسطے تیار ہوا تھا نوش فرمایا اور کس قدر وقت  
 نیپولین نے وہاں کے کتب خانہ میں کچھ پرانی کتابوں کے پڑھنے میں  
 صرف کیا۔ الغرض بعد مختلف قسم کی وقفوں کے جنکا تذکرہ کر دیا گیا  
 صبح نے بہت امن کے ساتھ ایلین کے راستے کو طے کیا اور اٹلی کے  
 میدان میں داخل ہوئے یہاں ہونچکر فوج کو ایک ایسی فراخمت  
 پیش آئی جسکا پہلے سے کچھ سان و گمان بھی نہ تھا اس فراخمت کے  
 سبب سے قریب تھا کہ نیپولین کی وہ تمام کوششیں بیکار ہو جائیں  
 جو اب تک اونے کی تھیں ایک تنگ راستے میں جہاں سے ہوکر  
 فوج کا گذر ضروری تھا بارڈ کا ایک چھوٹا سا قلعہ ملا جس میں آسٹریا کا  
 ایک گاڑو تعینات تھا وہ لوگ نیپولین کے آگے جانے کے فرام  
 ہوئے۔ بہت سی ناکامیاب کوششیں نیپولین کی فوج کے پاس  
 اس باب میں ہوئیں کہ دبا واکر کے اوس قلعہ کو لے لیجیے لیکن  
 یہاں تک وقت پیش آئی کہ ایک موقع پر قریب تھا کہ اس قلعہ کی

خوشامدی لوگ اور سکو بہت مشکل بیان کرتے ہیں لیکن فریقین کے بیانات پر غور کرنے سے کافی شہادت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ راستے میں نہایت خطرے پیش آئے ہونگے۔ سواروں کا ایک حصہ رات کے ایک ٹیلے کے گرنے سے بالکل غارت ہو گیا اور سپاہیوں کو لڑا اس سفر میں ایسی زحمتیں پیش آئیں جن سے معلوم ہوتا تھا کہ سپاہی آگے نہ بڑھ سکیں گے۔

ایسے موقعوں پر نیپولین خود آگے بڑھنے کا عادی تھا اور ہر مقام پر بذات خود موجود ہو جانے سے اپنی فوج کو تازہ طاقت اور جرات دے دیا۔ اس بند باری رکھتا تھا نیپولین کی مہم کو حالات اس تصور پر بنی ہوئے تھے کہ وہ ایک مشہور مصور کو جس کا نام ڈیوڈ ہی کھنچی ہی اس تصور سے بنی ہوئی تھی۔ نیپولین کا یہ سامان باندھا ہے کہ وہ ایک تند و تیز طور سے پر سوار ہے اور ایلین کے خطرناک غاروں میں سر پٹے ہوئے پلا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ نیپولین نے اس سفر کو بہ جو قرب و جوار کے ایک مجدد سے اس کے ہاتھ آیا تھا۔ مادہ وضع سے اختیار کیا قدم اس حجر کا بہت ہی درست اور ذرا لغزش نہیں کرتا تھا۔ ایک دہقان اس راستے میں راستہ تباہ کیوں واسطے اس کے ہمراہ تھا۔ نیپولین اپنے سے بہت اخلاق کی باتیں کیا کرتا تھا نیپولین نے فتن کیا کہ تمکو مالدار اور آسودہ ہونے کے واسطے

وہ راستہ جس میں موکر نیو پلین نے اپنی فوجوں کا روانہ کرنا تجویز کیا تھا کسی بڑے گروہ کے گزرنے کے باعث خیال نہیں کیا جاسکتا تھا۔ اب تک اس راستے میں صرف ایلن آرمیوونکی آمد و رفت تھی جو معمول سمجھنے کے واسطے چھپا چوری کوئی مال ایلن کو موکر لیجاتے تھے یا وہ اکاؤنٹ کا مسافر جو اس راستے کے خطروں کے جھیلنے کی قوت رکھتے تھے اور وہیں سفر کرتے تھے ایک موزج بیان کرتا ہے کہ اس راستے کے کنارے کنارے کھلے ہوئے ٹیلے چٹانوں کے اور ایسی برف کے تھے جو کبھی کم نہیں ہوتا تھا اور صرف جبراً بے بہار کے شکاری اور چھپا چوری سے مال لیجانے والے اس مقام پر آمد و رفت رکھنے کے عادی تھے اور جہاں ایسے ایسے خطرناک مقام تھے کہ اونپر سے ایک فٹ بھی پھسلنا موت کے منہ میں جانا تھا اور برف کے ایسے ایسے ٹیلے تھے کہ مذوق کی ایک گولی سے برف کا ایک ٹیلہ کا ٹھکانا لوڑک آتا تھا پارٹوں کے غار پانی اور برف سے بٹے پڑے تھے غرض کہ وہ راستہ جس کے گزرنے پر نیو پلین آما وہ ہوا ہتھکڑیاں لگا رکھا تھا۔ انجینیر جو اس راستے کی پیمائش کے واسطے مقرر ہوا اوسنے یہ رپورٹ کی کہ راستہ اگرچہ ایک فوج کے واسطے خطرناک اور دشوار گذار ہے لیکن تاہم ناقابل گذار نہیں ہے۔ نیو پلین نے اوسکا جواب دیا کہ اب ہمارا جلد روانہ ہونا چاہیے۔ حال کے مورخوں نے بیان کیا ہے کہ وہ راستہ کہ زیادہ مشکل نہیں تھا اور نیو پلین کے

چند دن شکستہ بلطین بھی او کو روکے ہوئے تھیں اس لیے آسٹریا وے  
 فرانس پر حملہ نہیں کر سکتے تھے۔ نیپولین کو جو خیال اب پیدا ہوا  
 یہ تھا کہ کوہ ایلپس میں سے کوئی راستہ تلاش کرے اور اگر کوئی راستہ  
 اوس میں کوہ کر بلجاوے تو ٹھنڈے ٹھنڈے ایک فوج ایلپس کی دوسری جانب  
 اوتار دیا جائے اور اوس کے ذریعے سے دفعہ آسٹریا کی فوج کو کھینچ کر  
 حملہ کیا جائے اور سطح آسٹریا کی فوج کو دو فوجوں میں کھینچ کر نال  
 کر دیا جائے۔ ایک دن جبکہ صبح کو نیپولین کا سکریٹری نیپولین کے  
 کمرے میں داخل ہوا تو اوس نے دیکھا کہ نیپولین کے سامنے اٹلی کا  
 بڑا نقشہ پھیلا ہوا ہے اور نیپولین بہت جستی کے ساتھ اوس میں بیٹھا  
 گور رہا ہے اور تیز کے واسطے اون سوئیوں کے سروں پر سرخ اور  
 سیاہ لاکھ لگا دی ہے اس ڈھنگ سے نیپولین نے اپنے آئینہ  
 کوچ کی سبز ایک منزل کو تجویز کر لیا۔ اوسکا سکریٹری بیان کرتا ہے کہ میں  
 اوس وقت بہت متعجب ہوا جبکہ میں نے چار ہفتے بعد نیپولین کی فوج  
 فوجوں کو اوس مقام پر موجود پایا جو نیپولین نے اوس وقت نقشہ میں  
 تجویز کر لیا تھا۔ ایلپس کا وہ مشہور راستہ اول ہی اول دریافت ہوا  
 اور یہ کام اس لائق ہے کہ نیپولین کی مشہور جہات میں سے یہ بھی ایک  
 یادگار ہے گا اور اوسکا یہ کام ایسی کامیابیوں کے واسطے ایک دلیل ہے  
 جو استقلال و مہمت کے ذریعے سے ایسے ایسے موانع پر حاصل ہو سکتی ہے  
 جو بظاہر لاجل معلوم ہوتے ہوں۔

پارلیمنٹ سے کثرت رائے پر نا منظور ہوئی۔ نیپولین نے اسی طرح آسٹریا کو بھی ایک درخواست بھیجی اور اس میں یہ لکھا کہ ایک کونسل صلح کے معاملات کے تصفیہ کے واسطے منعقد کی جاوے لیکن وہاں سے بھی اسکی یہ درخواست نا منظور ہوئی۔ اسپر نیپولین نے یہ کہا کہ دیکھو کیا اس صورت میں بھی اب اگلے زمانہ کے لوگ سمجھو اس بات کا الزام دینگے کہ نیپولین ہی کو لڑنے بھڑنے کا بہت شوق تھا اور یہ بات سجدی ظاہر ہے کہ ہمیشہ اور وہ ہی سنے میر سے اوپر حملہ کرنے میں ابتدا کی ہے چنانچہ اس کے اس بیان کی تصدیق اس لشکر کشی میں ہو گئی جو اب عنقریب شروع ہونے کو تھی اور اب مورخ اس بار میں متروکہ ہیں غور زری جو اس موقع پر واقع ہوتی اور کا الزام نیپولین پر عاید کرنا چاہیے یا اس کے دشمنوں پر۔ ناہم نیپولین کے گذشتہ اور آئندہ حالات اس بات کا بخوبی یقین ہوتا ہے کہ اس موقع پر نیپولین کی طرف سے صلح کی درخواست کرنا اپنی ذاتی غرض سے تھا صرف اس نیت سے کہ اس عرصہ میں اپنے حملوں کے واسطے ساز و سامان تیار کر لوں۔ نیپولین انگلستان کی بحری فوج سے لڑنے کے لائق تھا اس لیے اس نے اپنے زور و بدن کا تمام سنبھڑا آسٹریا پر ڈالا۔ تجویز جو نیپولین نے اس معاملہ میں کی اسکی خامس جزا اور اسکی لیاقت کی عبادہ دلیل تھی۔ آسٹریا کی فوج اور راستوں کو روک کے ہوسے پڑی تھی جو اٹلی سے فرانس کو جانے میں اور اس موقع پر ابھی تک فرانس کی



چند دل شکستہ بلتین بھی او کو پورے کے ہونے تھیں اس لیے آسٹریا کے  
 فرانس پر حملہ نہیں کر سکے تھے۔ نیپولین کو جو خیال اب پیدا ہوا  
 یہ تھا کہ کوہ ایلپس میں سے کوئی راستہ تلاش کرے اور اگر کوئی راستہ  
 اوس میں کو ہو کر لجاوے تو ٹھنڈے ٹھنڈے ایک فوج ایلپس کی دوسری جانب  
 اوتار دیا جائے اور اس کے ذریعے سے دفعہ آسٹریا کی فوج کو کھل چھوڑ  
 حملہ کیا جاوے اور سطح آسٹریا کی فوج کو دو فوجوں میں کھیر کر بلاگ  
 کر دیا جاوے۔ ایک دن جبکہ صبح کو نیپولین کا سکرٹری نیپولین کے  
 کمرے میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ نیپولین کے سامنے اٹلی کا  
 بڑا نقشہ پھیلا ہوا ہے اور نیپولین بہت جستی کے ساتھ اوس میں  
 گھور رہا ہے اور تیز کے واسطے اون سوہونے کے سر دن پر سرخ اور  
 سیاہ لاکھ لگا دی ہے اس ڈھنگ سے نیپولین نے اپنے آئندہ  
 کوچ کی ہر ایک منزل کو تجویز کر لیا۔ اس کا سکرٹری بیان کرتا ہے کہ یہ  
 اوس وقت بہت متعجب ہوا جبکہ میں نے چار ہفتے بعد نیپولین کی فتح مند  
 فوجوں کو اوس مقام پر موجود پایا جو نیپولین نے اوس وقت نقشہ میں  
 تجویز کر لیا تھا۔ ایلپس کا وہ مشہور راستہ اول ہی اول دریافت ہوا  
 اور یہ کام اس لائق ہے کہ نیپولین کی مشہور جنات میں سے یہ بھی ایک  
 یادگار ہے گا اور اس کا یہ کام ایسی کامیابیوں کے واسطے ایک دلیل ہے  
 جو استقلال و بہتیا کے ذریعے سے ایسے ایسے موافق پر حاصل ہو سکتی ہے  
 جو بظاہر لاجل معلوم ہوتے ہوں۔

پارلیمنٹ سے کثرت رائے پر نامنتور ہوئی۔ نیپولین نے اسی طرح اس  
 کو بھی ایک درخواست بھیجی اور اوس میں یہ لکھا کہ ایک کونسل صلاح  
 معاملات کے تصفیہ کے واسطے منعقد کی جاوے لیکن وہاں سے بھی  
 اوسکی یہ درخواست نامنتور ہوئی۔ اسپر نیپولین نے یہ کہا کہ دیکھو کیا  
 اس صورت میں بھی اب اگلے زمانہ کے لوگ مجھ کو اس بات کا الزام دینگے  
 کہ نیپولین ہی کو لڑنے بھڑنے کا بہت شوق تھا اور یہ بات بخوبی  
 ظاہر ہے کہ ہمیشہ اور وہی ہے میرے اوپر حملہ کرنے میں ابتدا کی  
 چنانچہ اوسکے اس بیان کی تصدیق اوس لشکر کئی میں ہو گئی جو اب  
 عنقریب شروع ہونی کو تھی اور اب مورخ اس باب میں متر و دہن کی غور و  
 جو اس موقع پر واقع ہوتی اوسکا الزام نیپولین پر عاید کرنا چاہیے  
 یا اوسکے دشمنوں پر۔ تاہم نیپولین کے گذشتہ اور آئندہ حالات  
 - بات کا بخوبی یقین ہوتا ہے کہ اس موقع پر نیپولین کی طرف سے  
 - یہ درخواست کرنا اپنی ذاتی غرض سے تھا صرف اس نیت سے کہ  
 - میں اپنے حملوں کے واسطے ساز و سامان مہیا کر لوں  
 نیپولین انگلستان کی بحری فوج سے لڑنے کے لائق نہ تھا  
 - یہ سب نے زور دیا کہ تمام سٹیٹس آفٹریا پر ڈالا۔ تجویز جو نیپولین  
 - یہ سب نے کی اوسکی خاص ملجز اور اوسکی لیاقت کی عیب  
 - یہ سب نے فوج اور راستوں کو روکے ہوئے تھی جو  
 - یہ سب نے ہیں اور اس موقع پر ابھی تک فرانس کی

جو فرانس میں باقی رہ گئے تھے بلا لحاظ اس کے ملکی امتیاز اور فخر کے اپنی  
کو نسل میں طلب کیا اور بڑے بڑے انعام و اکرام کے وعدے دیے اور انکو  
اپنی خدمت میں حاضر رکھا اور بجا اسکے کہ خزانہ عامرہ میں روپیہ اکٹھا  
ہو گیا وہ انعاموں کے وعدے بہت وفاداری سے وفا کیے گئے  
محاصل کے انتظام جو ڈاکٹری کے وقت میں جاری ہوئے تھے انکو  
بھی نیپولین نے ترمیم کر دیا اور جلد اون تمام باتوں کو جن میں اتبری  
ہو رہی تھی ٹھیک ٹھاک کر دیا۔ نیپولین لاونڈی کے باغیوں پر  
کچھ کچھ تالیف قلوب کے ذریعے سے اور کچھ بزور شمشیر غالب آیا  
لیکن انگلستان اور آسٹریا کی گورنمنٹوں سے لڑنے جھگڑنے کا  
بڑا مشکل کام ہنوز اوسکو باقی تھا یہ دونوں سلطنتیں ایک فرانس کی  
مخالف تھیں۔ نیپولین کو یہ سچوئی معلوم تھا کہ اوسکی حکومت کے  
قیام کے واسطے آرام و سکون و کاروبار اسلئے نیپولین نے  
انگلستان سے صلح کی درخواست کی اور اپنے ہاتھ سے شاہ جارج سوم  
نام چھٹی لکھی۔ ان درخواستوں پر پارلیمنٹ کے دونوں درباروں  
مقام اور خاص میں بہت مباحثہ ہوا لیکن نیپولین کی دعا بازی پر  
سب کو ایسا مضبوط یقین ہو رہا تھا اور یہ یقین اوسکی نسبت ایسا  
پختہ ہو گیا تھا کہ نیپولین کی یہ خواہش صرف اوسکے بڑے مقصد و لوہے پر  
ایک پر وہ معلوم ہوئی اور یہ بات سمجھی گئی کہ نیپولین اپنے ارادوں کے  
پورا کرنے کے واسطے کسی موقع وقت کا منتظر ہے پس اوسکی یہ درخواست

اس لیے نیپولین کو بے انتہا غصہ آیا اور اس نے باواز بلکہ کہا کہ اسپین  
 کچھ شبہ نہیں کہ سلطنت جہوریہ کے پہلے مجسٹریٹوں نے عام رعایا کے  
 مال کو غلب کیا اور تمام ذخیروں کو کیا سونے چاندی کے برتن اور کیا  
 کپڑے اور کیا ہر قسم کا جنگی سامان اور انھوں نے ان سب کو طع سے  
 خراب کر دیا ہے اب کوئی راہ اون سے اون چیزوں کے اوگلو لینا  
 نہیں ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اوس وقت فرانس کے محاصل کی  
 صورت اور وہاں کے لوگوں کی اخلاق کی کیفیت بہت اتر ہو رہی تھی  
 تمام قسم کے محصولات بشکل تمام وصول ہوتے تھے روپے عیسے کا چلن  
 اوسٹھ گیا تھا۔ خزانہ عامرہ کی حالت یہاں تک تباہ تھی کہ نیپولین نے  
 صاحب اختیار ہونے کے وقت بشکل تمام ایک قاصد کے فرج کار انجام  
 کر سکا۔ لاؤندی میں ملکی لڑائی کے شعلے پھر مشتعل ہوئے اور دورد  
 ملکوں میں صرف یہی نہیں ہوا کہ فرانس کے رفیقوں کے پاس سے  
 کہ اون کے مفتوحہ ملک اون کے قبضے سے نکل گئے ہوں  
 بلکہ فرانس کی فوجوں نے متواتر شکستیں اوسٹھائیں اور غنیم کے  
 پیرس پر حملے کی تیاریاں کیں اس غرض سے کہ بارلوئس کے خاندان  
 پھر تخت شاہی پر بٹھلاویں +

اس موقع پر نیپولین کی لیاقتیں انتظام سلطنت کے معاملات میں  
 اوسکی اون لیاقتوں سے بھی زیادہ روشن ہوئیں جو لڑائیوں میں  
 اوس سے ظہور میں آئی تھیں نیپولین نے تمام اون لیاقتوں کو

جواریس

اور تمام فرقے کے لوگ اس بات کو بخوبی سمجھ جاتے ہیں کہ جو فائدے سرگدشت  
کسی تبدیلی اور گھبراہٹ سے حاصل ہونے والے ہوں اور نہ نظر کرنا سچا ہے  
بلکہ اپنے کاموں میں بہت سنجیدگی اور ناک اندیشی اور ممانعت سے تہذیب  
و ترقی کرنا مناسب ہے ❖

### باب پنجم

نیپولین کی حکومت اول درجہ کے کانسٹیبل ہونکی حیثیت سے - اور  
اسٹریا والون سے لڑائی - نیپولین کا مشہور راستہ ایلپس کو اور لڑائی  
میریکو کی - اور پھر ملک میں امن وامان ہو جانا - نیپولین کا ارادہ  
واسطے اختیار کرنے شاہی اختیارات کے - امن وامان کے دونوں  
نیپولین کا ملک کی حالت میں تہذیب و ترقی دینا یعنی بناا عمارت  
سرکاری اور اور مفید عام کاموں کا - اور مقرر کرنا شاہی کونسل کا -  
اور مقرر کرنا مجوزوں کا ❖

نیپولین نے اول درجہ کی طاقت حاصل کرنے کے بعد اپنا وقت ضائع  
نہیں جانے دیا اور اپنے جبری دل کو اون ذریعوں کے حصول کی طرف  
مائل کیا جن سے فرانس کو اون انواع انواع کی دقتوں سے آزادی  
حاصل ہوئی جس میں وہ ڈاکٹری کے کمزور اور خراب حکومت کے سبب سے  
دوبلی ہوئی تھی - روز روز نیپولین کے سامنے نئے نئے معاملات  
پیش آئے جنکے سبب سے نیپولین کو یہ معلوم ہو گیا کہ اس سے پہلے  
حکمرانوں کی حکومت بالکل ایک غارت گری کے اصولوں پر مبنی تھی اور

ہو گئی تھی چند کار پرواز لوگ حالت انتشار میں باہم ایک گوشہ میں مجتمع ہونے اور چند خدمتگار شمع ہاتھ میں لیے ہوئے حاضر تھے، جنگی دھندلی روشنی میں وہ احکام جاری کیے گئے جنکا نتیجہ یہ تھا کہ ایک آدمی کو کل اختیارات سنبھالے جاویں اور فرانس کا وہ انقلاب جس میں بہت سی جانیں تلف ہوئی تھیں اور بہت سا مال برباد کیا تھا اس طرح پر خاتمی کو ہوسنچا \*

دوسرے دن صبح کو بونا پارٹ کی سناوی ہوئی جسمیں نہایت جھونٹ طہریز میپولین نے ظاہر کیا کہ کونسلوں کی رائیں اون بعض مفید پروازوں کے سبب سے روکی گئیں جنہوں نے تلوار کے زور سے اونکی فراحت کی اور جب وہ مفسد خارج کر دیے گئے تو عام لوگوں نے کثرت رائے سے یہ تجویزین صادر کیں (یعنی وہی تجویزین جنکا اوپر ذکر ہو چکا)۔ لیکن لوگوں نے کچھ اسطرح توجہ نہ کی کہ جو بات میپولین نے مشترک تھی اور جھونٹ سچ کو مخفی طور سے تحقیق کرتے۔ لوگوں نے میپولین کی اس ترقی کو بہت مبارک سمجھا اس لیے کہ ہر مقام کے آدمی اون غدردوں اور مصیبتوں کے سبب سے جو اون انقلابوں کے سبب سے اوپر بڑھی تھیں جنکے باعث وہ خود ہوئے تھے۔ میپولین کی سرگرمی میں یہ موقع بھی عجیب عبرت خیز ہے اس واقعہ سے اور اسی قسم کے اور تاریخی واقعات سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ عام بد عملی کا انجام آخر کار یہ ہوتا ہے کہ سپاہیوں کی ظالمانہ حکومت قائم ہو جاتی ہے

میان سے اپنی تلوار نکال کر اور پوری بد لکھ کر کہا کہ اگر مجھ کو یہ یقین ہو جاوے  
 کہ نئیپولین اپنے ملک کی آزادی میں خلل انداز ہوا چاہتا ہے تو خود  
 میں اس تلوار کو اپنے بھائی کو میٹین گنگول ونگا کے پاس فوج میں  
 آگے کو بڑھین اور اس مجلس پر بجا پرین مجلس کے ممبر اس سنی  
 نظر سے سخت حیران رہ گئے اور بعض سنی ان میں سے ہجرات  
 کر کے پامپین سے کلا کر یا شروع کیا اور سپر سیا ہی پھر رک گئے  
 لیکن اسی نازک وقت میں ایک نئی پلیٹین اور آہو پو پوچی اور شروع  
 چلا کر کہا کہ وہاں کرو نمبر چہارے تیر ہو کر سر ایک طرف کو جہاں جسکے  
 سینکڑے سمائے بھاگ نکلے اور بعض کھڑکیاں گور گئے  
 اپنے ساتھیوں کے منتشر ہو جانے کے بعد چند کار پر وہ لوگ  
 جو نئیپولین کے طرفدار تھے انہوں نے ملکر پھر اجلاس کیا اور  
 مسلسل تجویزین نافذ کیں جبکہ منشا یہ تھا کہ ملک واسے نئیپولین اور اسکی  
 فوج کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آئیں۔ انہوں نے یہ بھی تجویز  
 کیا کہ موجودہ مجلسین معطل کیے جاویں اور گورنمنٹ یقین افسروں سے  
 مرکب ہو جو کانسٹبل کے نام سے ملقب ہوں اور ان میں سے اول نمبر  
 نئیپولین ہو اور دواور افسر ہوں اور وہ دونوں افسر نئیپولین کے  
 کاموں کی روک تھام کرتے رہیں۔ لیکن حقیقت یہ تھی کہ وہ دونوں  
 افسر محض ایک سفیر کا حکم رکھتے تھے۔ ان تجویزوں کے ناطق  
 ہو جانے کے بعد اجلاس کی کیفیت صبح کی نسبت اب کہ اور بھی

خود مختاری چاہنے والے کا سرکچا پو۔ نیپولین نے ہر چند اس باب میں کوشش کی  
 کہ لوگ اوسکی بات پر کان لگادیں لیکن کچھ مفید نہوئی یہ حال دیکھکر  
 نیپولین نے ہر اسی دو سپاہیوں کو نیپولین کی سلامتی کی طرف سے اندیشہ  
 پیدا ہوا اور اسلئے وہ نیپولین کو ہاتھوں ہاتھ اٹھا کر مجلس سے باہر  
 لے گئے اس مجلس کا میرمجلس لیوسین تھا جو نیپولین کا بھائی تھا  
 اوسنے بھی ہر چند اس باب میں کوشش کی اہل مجلس کو نیپولین کو بڑے  
 شخصداری سے لیکن اوسکی یہ کوشش کچھ بکار آمد نہوئی لوگوں نے اس بات پر  
 اصرار کیا کہ لوہا پارٹ کو عملانیہ سلطنت کا باغی قرار دیا جاوے۔ لیوسین نے  
 اس کوشش کو روکا مگر جب دیکھا کہ جماعت کے لوگ اوسکا کہنا نہیں  
 مانتے تب وہ اپنے عہدہ میرمجلسی سے دست بردار ہو کر مجلس سے باہر چلا آیا  
 مجلس سے باہر آکر لیوسین نے دیکھا کہ نیپولین خصم میں بھرا ہوا کھڑا  
 اور اپنی فوج سے یہ استفسار کر رہا ہے کہ آیا میں اسوقت میں تمھارے  
 اوپر بھروسہ کروں یا نہیں۔ لیوسین نے بھی موقع پا کر استبازی سے  
 کنارہ کیا اور کہا کہ اے سپاہیو پانسو آدمیوں کی کونسل کا پریسڈنٹ  
 تمکو اطلاع دیتا ہے کہ اس مجلس میں جو لوگ مسلح ہو کر آئے ہیں وہ  
 مجلس کے مشورون میں خلل انداز ہوتے ہیں پریسڈنٹ تمکو حکم  
 دیتا ہے کہ اپنی قوت کو کام میں لاؤ۔ اور پریسڈنٹ حکم دیتا ہے  
 کہ یہ مجلس توڑ دی جائے۔ فوجوں نے ایک لمحہ اوسکی اس درجہ سے  
 ہر کرنے میں تامل کیا لیکن لیوسین نے اور بڑے سے اونکی دلیلی کی



پیدا ہوتا اگر میرے مجلس اور وقت یہ حکم دیتا کہ پیرہ والو کو کوئی چائے نہ پیا  
 شاید یہ نتیجہ ہوتا کہ جیسے اسکے کہ نیپولین نے دو سہرے روز محل لکھنؤ  
 میں آرام کیا اور سبکی کارروائی کا خاتمہ بچائیں یہ ہوتا ہے  
 دوسری کونسل میں جسکو پانسو آدمیوں کی کونسل کہتے تھے جسقدر کارروائی  
 ہوتی وہ سب پہلی مجلس کی کارروائی سے بھی زیادہ نیپولین کے برخلاف  
 تھی۔ نیپولین کی اولوالعزمی کے مقصدوں کی اطلاع اس گروہ کو پہنچ  
 گئی تھی وہ لوگ نیپولین کے برخلاف نہایت بدزبانی سے پیش آنے  
 ٹھیک اور وقت میں کہ یہ شور و شر ترقی پر تھا نیپولین اجلاس کے  
 بڑے کمرے میں داخل ہوا اسکے وہاں پہنچنے سے جبر نہایت  
 برا لگیجئے ہوئے اور چاروں طرف سے یہ آوازیں سنائی دین۔ کرام و  
 کرام ول۔ بونا پارٹ نے جو فخر حاصل کیا تھا اسکو داغ لگا دیا۔  
 شاہ انگلستان کے بادشاہ چارلس سے پارلیمنٹ کی مخالفت ہوئی گئی برس میں لڑائی بھاری  
 کے بعد پارلیمنٹ غالب آیا پارلیمنٹ کی طرف سے اس موکو میں کرام ول نامی ایک سردار نے  
 بڑے بڑے کارہائے نمایاں کیے تھے لیکن آخر کو اسنے یہ حال کیا۔ کہ ازخپال گریگ  
 درر بودی ہے چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی ہے خود کرام ول سلطنت جمہوری کے  
 نام سے سلطنت پر و خیل ہو گیا اسنے پارلیمنٹ کے ممبروں کو بہت ہی تنگ پکڑا  
 اور تین چار برس تک بادشاہ رہا اپنے دشمنوں کے غم سے رات اور دن ہر وقت  
 مسلح رہتا تھا سوتا تھا تو بھی ہتھیار لگاتے ہوئے مسلح سوتا تھا اسنے اپنی اس  
 سلطنت کا نام حافظ سلطنت جمہوریہ رکھ دیا تھا۔ (مترجم)

سرور کے کیا کہ عجیب کیفیت ہو رہی ہے۔ نیپولین نے جواب دیا کہ اطمینان رکھو کیا تم بھول گئے آرگولائی کی لڑائی میں تو اس سے بھی زیادہ بڑے آثار نمودار کئے۔

نیپولین ابن اوسن جا بخت کے بڑے کمر بین داخل ہوا اور چند دوستوں کے ساتھ ساتھ اور دو ایک سپاہی اسکے گرد و پیش میں تھے۔ میرمجلس نے نیپولین کو اجازت دی کہ جس سازش کی تمکو اطلاع ہوئی ہے اسکو ممبروں کے سامنے بیان کرو۔ نیپولین نے فوراً ہی ایک ایسی لپیٹوان تقریر شروع کی جو امر مستفسرہ سے کچھ علاوہ نہ کھتی تھی۔ اس تقریر کے خاتمے پر میرمجلس نے جواب دیا کہ ابھی تک ممبروں کو اس سازش سے بخوبی اطلاع نہیں ہوئی اس لیے اسکو زیادہ شرح بیان کرو۔ نیپولین نے پھر ایک اوجھنا ہوا اور بیڈ ہنگا سلسلہ تقریر کا شروع کیا اور اسکو اس بات پر ختم کیا کہ جہاں میں جانا ہوں وہاں لڑائی اور قسمت دیوتا میرے مددگار رہتے ہیں اس کے دوستوں نے یہ بات دیکھ کر کہ اس کلام سے سامعین پر ایک خراب اثر پیدا ہوا ہے نیپولین کا کوٹ کھینچا اور کہا کہ چلو اسے سردار تم نہیں جانتے کہ کیا تم کہہ رہے ہو۔ نیپولین فوراً ہی وہاں سے اولٹ کر چلا گیا اور باواز بند یہ کہا کہ تمام وہ لوگ جو مجھ سے محبت کرتے ہیں میرے ساتھ آئیں سپاہیوں نے لبتہ اسکی معاویت کے وقت اسکی فراحت نکلی۔ ایک شخص جو اس وقت حاضر تھا یہ حال واقعی بیان کرتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ کیا نتیجہ

یا اسکا بالکل زوال ہوتا ہے وہ تمام جسکے بعد یہ صبح آئی اور میں نے سوچا  
 تمام تر کوشش اس باب میں صرف کہیں کہ پانچون ڈائرکٹروں کو اپنا حامی  
 بنا لیں۔ اول میں سے دو ڈائرکٹر نیپولین کے طرفدار تھے اور دو اس  
 سخت مخالفت اور پانچون نہ اللذمی نہ اولذمی۔ اس صبح کو جب  
 یہ کام ہونے کو تھا نیپولین کے مکان پر بہت سے جنگی افسر جو اس کے  
 طرفدار تھے جمع ہو گئے عرض اس جان نثار گروہ اور کچھ فوج کے ساتھ جو  
 بطاہر ملاحظہ کے واسطے جمع ہوئے تھے نیپولین اس مقام کو سوار ہوا  
 جہاں وہ دونوں مذکورہ بالا کونسلین اجلاس کرتی تھیں۔ اور بطرح  
 اور نہایت خطرناک موقعوں پر نیپولین کے اوسان جمع رہتے تھے  
 اوسی طرح اس سخت امتحان میں بھی اس کے اوسان بجا رہے۔ اس  
 موقع کے حاضر بیون میں سے ایک شخص یہ لکھتا ہے کہ نیپولین اس  
 صبح کو ایسا ہی مطمئن تھا جیسا وہ کسی برانی کی صبح کو مطمئن ہوتا تھا۔  
 قدیمی کونسل کے پاس آنے پر نیپولین نے دیکھا کہ معاملات کا طور کچھ  
 بے طور ہے سلطنت جمہوریہ کے بعض ممبروں کو اس کے مقصدوں پر  
 علم حاصل تھا اور انہوں نے بڑی گراگرچی کے ساتھ مباحثہ شروع کیا  
 جس میں نیپولین کے اولوالعزم مقصدوں کی علانیہ تشہیر کی۔ نیپولین  
 پوشیدہ مددگار اس مخالفت سے جو اور ممبروں کی طرف سے ظہور میں  
 آئی سم گئے اور بہت بارنے لگے اس وقت ہر ایک غیر نیپولین کو  
 اپنے مقصدوں کے برخلاف نظر آئی۔ نیپولین سے اس کے ایک پسر

اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتا تھا لیکن اپنی معمولی حکمت عملی سے وہ اس بات کا خواہشمند تھا کہ ظاہر میں غلام کو گون کی رایون کو اپنے مطلب کے واسطے مددگار بنا لیں۔ ڈاکٹر کرمی کا حال جیسا ہم ابھی بیان کر چکے یہ تھا کہ نیپولین نے اس میں سے بھی کم سے کم ایک حصے کو اپنی طرف کر لیا تھا تاہم رعایا کی طرف سے اسے دینے والے وکیلوں کے دو گروہ منہور باقی تھے جن میں ایک پورانی لوگوں کی کونسل کے نام سے موسوم تھا اور دوسرا گروہ پائلو لوگوں سے مرکب تھا نیپولین نے بڑے بڑے وکیلوں کے ذریعہ سے ان دونوں جماعتوں میں سے ایک قوی گروہ کو اپنی طرف کر لیا۔ اب نیپولین کو یہ امید تھی کہ اس کے طرفدار لوگ ایسے ایک گروہ کو صادر کرنے کے واسطے راضی ہو سکیں گے جس کے ذریعہ سے نیپولین کو معاملات مملکت میں ایک اعلیٰ حکومت حاصل ہو جاوے اور ظاہر داری قائم رکھنے کے واسطے فریب کی راہ سے یہ منصوبہ درست کیا گیا تھا کہ جنرل بونا پارٹ اور دونوں کونسلوں میں جاوے اور یہ جیلہ کرے کہ میں نے سلطنت جمہوریہ کے مخالف ایک ایسی خطرناک خبر پائی ہے جسکی رو سے لازم ہے کہ وہ کونسلین مجھکو (یعنی نیپولین کو) اعلیٰ درجہ کے اختیارات حکومت میں عنایت کریں کہ اس تدبیر سے ان کو نساؤں پر کوئی الزام نہ لگائے گا۔

آخر کار وہ آفت ناک صبح آئی جس پر اس بات کا تصفیہ منحصر تھا کہ وہ فریب کا جال کامیاب ہوتا ہے یا نہیں ہوتا اور نیپولین کو اقبال نصیب ہوتا ہے

یہ ٹراکٹ پہنچے ہوئے اور ترکستانی سیٹ ایک طرف کولنگ کے ہوتے  
 اس پوشاک کے ذریعہ سے وہ مصر کی قدیم ہینارو کی ٹرائی اور فتح کو یاد  
 دلاتا تھا۔ اور کبھی نیپولین علمی اسٹوٹ کو ایک ممبر کو لباس میں ہر شام  
 در بہت شوق کے ساتھ عالموں فاضلوں کی گفتگو سنتے ہوئے دیکھا گیا  
 رہا ایسا معلوم ہوا تھا کہ گویا علمی تحقیقات اور تلاش اوسکی خوشنویس  
 سب سے اعلیٰ مقصد تھا۔ اوسکا حال اس شعر کا مصداق تھا  
 گئے در صورت لیلے فروشندہ گئے بر صورت مجنون برآمدہ لیکن اسی  
 عرصہ میں اوسکی طبیعت در حقیقت اون معاملات کی طرف مصروف تھی  
 جنگو ریاضی اور طبیعت سے کچھ سروکار نہ تھا۔ چنانچہ اپنے کارندوں کے  
 ذریعہ سے نیپولین نے اوسوقت کے بڑے بڑے جنگی افسروں سے  
 فقیہ غنیہ سازش کر کے اونکو اس بات پر راضی کر لیا تھا کہ وہ لوگ  
 پولین کو اعلیٰ درجہ کی طاقت حاصل کرنے میں نیپولین کے مہینوں  
 گزار ہوں۔ ڈاکٹر کے بھی دو معزز اور مشار الیہ ممبروں کو  
 میں نے نئے انتظام کے وقت بے انتہا اختیار بخشے اور عدو  
 وٹ توڑ لیا۔ بلاشبہ اوس عرصہ میں امورات ملکی کی حالت انتظام  
 کے واسطے ایسی متقاضی ہو گئی تھی کہ جو مختلف تدبیریں  
 لیکن وہ نیپولین کے پیرس میں آجانے کے بعد آٹھ ہی دنوں  
 میں نیپولین کو جنگی طاقت اسقدر حاصل تھی کہ وہ اعلیٰ  
 کرنے کے واسطے علانیہ جھگڑا برپا کر سکتا تھا اور نہ تو

حکمرانوں میں کوئی تبدیلی واقع ہو گو وہ ازاد می بھی ماتہ سے جاتی رہے  
 جسکے واسطے ابتدا سے انقلابوں فرانس سے لوگ نہایت خواہشمند رہے تھے  
 نیپولین فوراً آتے ہی ڈائرکٹری سے ملاقی ہوا اس ملاقات میں  
 دونوں کو فکر لاحق تھی اور ڈائرکٹری کو یہ تردد تھا کہ نیپولین اور کو  
 اٹلی کے ماتہ سے نکل جانے پر ملامت کرے گا اور وہ نیپولین کو یہ  
 اندیشہ کہ ڈائرکٹری مجھ کو مصر میں فوج کے چھوڑ آنے سے ملزم ٹھہراو گی  
 الغرض ملاقات دونوں طرف سے بہت بے لطفی اور سرد مہر کی سی  
 ہوئی اور ایک دوسرے سے بدگمانی اور نفرت کے ساتھ رخصت ہوا  
 لیکن عام لوگ اپنے حکمرانوں کی رایوں کے شریک نہوسے بلکہ  
 اونہوں نے نیپولین کے ساتھ ایک بڑی رغبت ظاہر کی چنانچہ نیپولین  
 جب کہیں باہر نکلتا تو لوگ بہت اشتیاق سے اوسکے دیکھنے کے  
 مشتاق ہو جاتے لوگوں کو اپنی طرف لکھا لینے کا مالکہ نیپولین کو بخوبی  
 حاصل تھا اسلیے اوسنے یہ ہوشیاری برتی کہ اوس جوش و خروش کو  
 جو لوگوں کے دل میں اوسکی طرف سے تھا اور بھی شوق و لادلا کر اوسکو  
 دوبا لاکیا۔ نیپولین اسوقت میں عام آمدورفت کے مقاموں سے  
 کنارہ کش رہتا تھا لیکن جب کبھی وہ عام مجمعوں میں شریک ہوتا تھا  
 تو ہمیشہ ایسی پوشاک میں ہوتے کہ اگرچہ ظاہر میں وہ سادہ ہوتی  
 تھی لیکن دیکھنے والوں کو اوسکی جنگی کامیابیاں یاد آجاتی تھیں  
 ابھی وہ اس طرح سے بہرگمانا تھا کہ ایک روز وہ زنگن کا لہوا

نیپولین کی کشتیاں بہت مدت کی غیر حاضری کے سبب سے اون خاص  
 خاص اشارات کا جواب نہ دے سکیں جو کنارہ پر سے کیے گئے تو  
 کنارہ کی فوج نے اون کشتیوں پر توپیں چلانا شروع کیں جب  
 شتی والوں نے نہایت جوش و خروش سے خوشی کی علامتوں کو  
 رکھا تو کنارہ پر سے توپیں چلنا بند ہو گئیں اور بہت جلد یہ شہت  
 ملی کہ بوناپارٹ نے معاودت کی پس فوراً وہ تمام خلیج کشتیوں  
 چھا گیا جن میں وہاں کے باشندے بڑی خوشی سے نیپولین کے دیکھنے  
 کی خاطر سوار تھے ان سب لوگوں نے بہت خلوص اور غایت نسیاط  
 نیپولین کو اوس کے خیر و عافیت سے لوٹ آنے پر مبارکباد دی۔  
 جہاز جن میں نیپولین وارد ہوا اصر سے آئے تھے جان ہمیشہ وہا  
 ن ہے اسیلے ضرور تھا کہ ایک کافی عرصہ تک وہ جہاز اول  
 مقام پر ٹھہرائے جاتے لیکن وہاں جو لوگ نیپولین کو جلد  
 پر لے آئے اور کہا کہ ہم آسٹریا والوں کے ظلم کے پچھ سے باکو  
 تھے ہیں۔ فی الفور نیپولین کے تشریف لے آنے کی اطلاع  
 دار الخلاۃ کو بھیجی گئی جان لوگوں نے اوس خبر سنی ہی  
 کے اشارات کو ظاہر کیا جیسا اوس ملک کے اور صوبوں میں  
 ان ہو کر نیپولین گذرا۔ فرانس والے آسٹریا والوں کی  
 سبب سے بہت شکستہ دل ہو گئے تھے اور جہاں جہاں  
 موقت ہو رہی تھی وہ اس بات کی مقتضی تھی کہ وہاں

دو چھوٹی چھوٹی جنگی کشتیاں زہ گئی تھیں جنہیں بہت تھوڑے سے آدمی  
تھے جو ہر موقع پر اس لائق تھے کہ اپنے دشمن کے شکار ہو جاتے۔  
اس تمام دریائی سفر میں نیپولین ہر وقت اس خوف و  
اضطراب میں رہا کہ انگریزی جہاز جو دشمن کی تلاش میں بھرتے ہیں  
کہیں سکو گرفتار نہ کر لیں پس نیپولین نے اس فکر سے کچھ رہائی  
پانے کی غرض سے گینتے سے اپنا جی بھلایا اور کا موزج بیان کرتا ہے  
کہ اس کھیل میں بھی وہ بے دہرک فریب سے کام لکاتا تھا مگر جو  
روپیہ وہ اس کھیل کے ذریعے سے حاصل کرتا تھا چھرا و سکو واپس  
کر دیتا تھا۔ جزیرہ کارسیکا یعنی اپنے خاص وطن کی سرزمین کو چھوڑتا  
ہوا آخر کار نیپولین فرانس کے کنارے کے قریب پہنچا تاہم یہاں شام  
کی وقت وہ انگریزی جنگی جہازوں سے بھگ گیا اور بڑی دشواری سے  
گرفتار ہوتے ہوئے بچ گیا۔ اس تردد ناک رات میں جو نیپولین کے  
سفر میں پیش آئی سب کے چھلکے چھوٹ گئے تھے صرف نیپولین نے  
اپنے حواسوں کو مجتمع رکھا اور جب اس کے جہاز کے افسر کے ہاتھ پاؤں  
خون کے مارے پھول گئے تو خود نیپولین نے جہاز رانی کی سربراہی کی  
آخر کار جب وہ صبح نمودار ہوئی جسکی نہایت آرزو تھی تو انگریزی جہاز  
بہت دور فاصلہ پر رہ گئے تھے اور بڑی خوش نصیبی سے نیپولین  
فرانس کے کنارے کے نزدیک پہنچ گیا +

لویس اکتوبر ۱۷۹۹ء کو نیپولین خلیج فرانس میں داخل ہوا اور جب



م دیا اور اندیشہ صرف اس بات کا تھا کہ مبادا اونکی فرط خوشی اور لوگ اونکے ارادے سے مطلع نہ ہو جاویں۔ تینیسویں اگست ۱۷۹۹ء کو بوناپارٹ نہایت مخفی طور سے اور تھوڑے سے ہمراہیوں کے ساتھ دو چھوٹے چھوٹے جنگی جہازوں پر سوار ہوا جو ان عالی شان جہازوں کی بقایا تھے جنکو نیپولین فرانس سے اپنے ہمراہ لایا تھا نیپولین نے اپنے اس مراجعت کے ارادے کو اپنی فوج سے بلکہ سزار کلیبر سے بھی جسکو اس نے اپنی غیر حاضری میں اس ملک کی حکومت پر مقرر کیا تھا نہایت ہی مخفی رکھا اور اسلئے کسی کو ہرگز یہ یقین نہوا کہ نیپولین نے مصر سے مراجعت کی اور جب یہ خبر فاش ہو گئی تو اس کے لوگوں کو اس خبر سے بہت رنج ہوا۔ نیپولین پر یہ دہمہ ہمیشہ باقی رہے گا کہ وہ اپنی فوج کو ایک خطرناک مقام پر لگایا اور انکو اسی طرح خطر میں چھوڑ کر خود اپنی غرض کے واسطے وہاں سے چل دیا اپنے یوں کو ناووت کرتے وقت نیپولین کے دل میں ضرور بہت تلخ خیالات گذرے ہونگے۔ اس موقع پر تاشا یونکی وہ بھیڑ بھار مخفی جو نیپولین کے فرانس سے رخصت ہوتے وقت کنارے پر بہت شوق کے ساتھ مجتمع ہو گئی تھی اب اس کے صرف چند سپاہی و بے پاؤں اور ہر ایک قدم پر ترسان و لرزان اس کے ساتھ ہوئے اس خوف سے کہ مبادا اونکی یہ فراری حرکت اور انکو معلوم ہو جاوے۔ اور ان درہ جنگی جہازوں کی جگہ جو کئی میل تک پھیلے ہوئے تھے اب صرف

نیپولین کو ایسی ایک خبر ہو چکی کہ وہ تمام اطمینان پر فروہ ہو گیا۔ بعض اخلاقوں کے عوض میں بمقتضا سے ہل خراب والا احسان الاحسان اوس میرا لہجے نے جو انگریزی فوج پر حکمران تھا اور ترکستان کی فوج کی حفاظت بھی کرتا تھا نیپولین کے پاس خبر میں کے کہ اخبار بھیج دے درحقیقت نیپولین کے واسطے یہ ایک بڑا احسان تھا اس لیے کہ اس مہینے سے اوسکو یورپ کی کوئی خبر معلوم نہیں ہوئی تھی اور اس لیے نیپولین نے اون اخباروں کو بڑے ذوق و شوق سے پڑھا ان اخباروں کے مطالعہ کے وقت نیپولین کو فوراً معلوم ہوا کہ آسٹریا والے میری غیر حاضری سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور پھر انھوں نے اہلی کو فتح کر لیا ہے اور اس طرح انھوں نے نیپولین کی تمام ہنرمندی اور دانش کے نتیجوں کو بیکار کر دیا ہے نیپولین نے اخباروں کو پڑھ کر ہاتھ سے ڈال دیا اور کہا کہ ہماری بد نصیبی ہے کہ ہماری فتح کے تمام فائدے اکارت گئے اور میں تباہ ہو گیا۔

نیپولین نے اپنی ہوشیاری سے یہ تصور کیا کہ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ فرانس کی بادشاہی پر تسلط کیا جاوے اس لیے کہ اہل فرانس اکثر کمری کی کمزور حکومت سے نفرت کرتے ہیں اور ایسے وقت میں وہ میرے وہاں پہنچنے کو بہت غنیمت تصور کریں گے چنانچہ نیپولین نے اپنے چند افسروں کو یہ ہدایت کی کہ نہایت خفیہ خفیہ اوسکی روانگی کی واسطے سامان تیار کریں اون سرداروں نے اس حکم کو بڑی خوشی کے ساتھ

مریضوں کو اوس عذاب سے نجات دے جو ترکوں کی فوج نے  
 ہمیشہ فرانس کے قیدیوں پر روا رکھا تھا۔ کچھ شہد نہیں کہ یہ جو  
 ایک ضعیف و جبہ تھی اور بے شک وہ ایک ایسا کام تھا کہ اوسکا  
 عذر ہو نہیں سکتا یہ بات ہرگز مناسب نہیں ہے اور قانونِ قدرت  
 بالکل برخلاف ہے کہ کسی بھلائی کی امید میں کوئی برائی روا رکھی جا  
 مورخوں نے سپاہیوں کی اوس تعداد میں جو اس طرح افسوں کے اثر سے  
 مرے اختلاف کیا ہے بعض اوسکو بڑا کر یا تو تک ہو چکاتے ہیں  
 اور بعض کم کر کے صرف ساٹھ بیان کرتے ہیں لیکن نتیجہ دونوں کا  
 واحد ہے پانسو مارے گئے یا ساٹھ یہ بات مناسب تھی کہ اس طرح  
 اوسکو قتل کیا جاتا آدمی کو چاہیے کہ اس مقولہ پر عمل کرے کہ اچھے  
 کام کرنے ہمارے ذمہ ہیں اور اوسکے نتیجے خدا کے اختیار میں  
 ہیں۔ - السعی امی واللاتام من اللہ +

قاہرہ میں پھر داخل ہونے کے بعد نینولین کے جھوٹ سے زیادہ  
 کام نکلتا ہوا دیکھ کر حسب معمول سچائی کی طرف سے بے التفاتی برتی  
 اور بہت سی جھوٹی سرکاری خبروں کے ذریعے سے اپنی مراجعت کو  
 ظاہر کیا ان خبروں میں اسنے اپنی کامیابیوں کو بہت ظمطراق کے ساتھ  
 بیان کیا اور اپنی مصیبتوں کو معنی رکھا۔ بعد اسکے قسطنطنیہ سے  
 ترکوں کی فوج بھی جلد وہاں پہنچ گئی مگر نینولین نے غنیمت کی اس فوج  
 بہت بڑے نقصان کے ساتھ شکست دی تاہم اس فتح کی خوشی میں

بقیہ مار تو تھی۔ اس کوچ میں نیپولین کے بڑی و شواری کے ساتھ اپنے آپ کو ایک ناگہانی قتل سے بچایا جو عرب کے ایک خانہ بدوش کے ہاتھ سے ہو سچنے والا تھا یہ قاتل شکر کے ایک کنایہ پر جباری میں چھپ کر ٹھیکہ رہا اور جب نیپولین اوسکے برابر پہنچا تو اوسنے ایک بندوق اوسپر سر کی لیکن وہ خالی گئی۔ نیپولین کے سپاہیوں نے اوس عرب کو سمندر کی طرف پیچھے کو ہٹا دیا تھا کہ اچھی طرح اوسکے اوپر نشانہ لگا سکیں لیکن اوسنے بھی سپاہیوں کے ہاتھ سے محفوظ رہنے کے واسطے بہت کوشش کی اور سمندر میں تیر کر دور ایک پہاڑی پر چڑھ گیا جانے اوسکے ہٹا دینے کے واسطے بہت سی کوششیں کی گئیں لیکن سب عبت تھیں کوئی کارگر نہوئی اسی عرصہ میں پیچھے سے نیپولین کی ایک اور فوج آہو پئی نیپولین نے اوسکو حکم دیا کہ جس طرح ہو سکے اس سحرہ کو جیتا نہ چھوڑیں چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ عرب گولی سے مارا گیا ۛ

قاہرہ کو جاتے وقت مشرق کی مشہور و بادلے نیپولین کے سپاہیوں کو دایا اور اسلیے مجبور ہو کر نیپولین کے جغفہ کے شہر کو بھی چھوڑ دیا اسوقت اوس شہر کے تھا خالی میں بہت سے سپاہی اوس وہاں سخت مبتلا تھے جنکے بچنے کی امید نہی تھی۔ نیپولین کے حکم دیا کہ انکو اسیوں کھلا دیا و سے تاکہ وہ مر جاویں۔ اس کارروائی سے جو نیپولین نے اس موقع پر برائی بغرض اوسکی صرف یہ تھی کہ اول

جی اسکو یہ معلوم ہوا کہ مصر میں اون کے موجود ہونے کی اس وقت بہت ضرورت ہے تو نیپولین نہایت نعم اور رنج سے جو اس مایوسی اور ناکامیابی سے اوسکو حاصل ہوا شکست کھانے اور اپنی فوج کو صحرا پر سے اٹھالینے پر مجبور ہوا اور یہ پہلا ہی مرتبہ تھا جس میں اوسکو شکست ہوئی تھی ❖

اوسکے سپاہیوں نے اپنی آئندہ فتوحات سے مایوس ہو کر لوٹنے واپس بہت سے ظلم کیہ مشعلیں ہاتھوں میں لیے ہوئے شوخی کے ساتھ اوس تمام گروہ و فوج کی فصلوں کو جلاتے چلے جاتے تھے اور چونکہ وہ اس بات پر قادر نہ تھے کہ اون قدر ترقی چیزوں کے ذریعہ سے فائدہ اٹھائیں اس لیے جلن کے مارے اوتھوں نے یہ ارادہ کیا کہ اور لوگ بھی اون چیزوں سے نفع نہ اٹھاسکیں انسا تون کا یہ خود غرض طریقہ اس موقع پر نہایت ہولناک طور سے ظاہر ہوا۔ اپنے زخمی سرداروں کو کچھہ دنوں تک اوس صبح نے اپنے ساتھ رکھا اور اوسکے بعد اونکو ڈولپون سے نیچے ڈال دیا اس عرض سے کہ کہیں مرچکیں۔ بہت سے سپاہی تکان کے سبب سے بالکل بے ہوش یا ہو کر ریگستانوں میں غارت غول ہو گئے اور اونکے ساتھی جو اونکے پاس ہو کر گزرتے تھے اون سے وہ مصیبت زدہ ہر چند نعمتیں اور خوشامدین کرتے تھے کہ اس وقت میں اونکے ساتھ ہمدردی ظاہر کریں لیکن وہ ہرچیز ہمدردی کر کے ان کے گہراؤں کی تہ تیہ پر اور اوسے

یورپ میں پھیل گئی اور یہ کلٹاک کا ٹیکا نیپولین پر ہمیشہ قائم رہا۔  
 اس بات کے بعد کہ قیدیوں نے اپنے آپ کو اس شرط سے سہرا لیا کہ  
 ان کی جانیں محفوظ رہیں لڑائی کے تمام قوانین اور اخلاق انسانی کے  
 ہر ایک اصول کے بموجب وہ قیدی اس بات کے مستحق تھے کہ ان کی  
 جانیں محفوظ رہیں۔

اس خوفناک ماجرے کے بعد نیپولین اکیڑے کے محاصرے کے واسطے آگے کو  
 بڑھا جو اپنے عمدہ موقع کے سبب سے تمام ملک شام پر قبضہ و تاج  
 رکھ سکتا تھا اسی بھر و سو پر اس شہر نے نیپولین کے حملے اور  
 اس کی بلند نظر تدبیروں کے مقابلے پر ایک ناقابل گزار فراغت کی۔  
 شام کی ان مشکلات نے یہاں تک طول کھینچا کہ نیپولین نے اسی عرصے  
 میں اپنا ایک ایلچی ٹیپو سلطان کے پاس اس مقصد سے روانہ کیا کہ جہاں تک  
 ممکن ہو انگریزوں کے مقابلے پر ہندوستان میں ایک بغاوت برپا کرنے  
 واسطے ٹیپو سلطان کو براہ کھینچ کرے لیکن انگریزوں کی قسمت اچھی تھی کہ یہ  
 کوشش کامیاب نہ ہوئی۔ اکیڑے میں سرسندی اسمٹ کی سرداری میں جسے  
 حال ہی میں فرانس کے قیدخانے سے رہائی پائی تھی نیپولین کے مقابلے پر  
 وہ فراغت پیش آئی جسکی پہلے سے امید تھی۔ ان متواتر فراغتوں سے  
 نیپولین جھنجھلا اٹھا اور ہر چند اس سردار کے پرہیزگاروں پر  
 نیپولین نے ایسی تیزی کے ساتھ حملے کیے جو شیخی کر گری ہونے سے  
 پیدا ہوا کرتی ہے لیکن ہر تہ لوٹ جانے پر مجبور ہوا اور آہستہ آہستہ

دلاوری بھی برہمی گئی مضیبت اور سختی کے وقت میں نیپولین کی مستعدی  
 اور مضبوط عقل بڑے زور و شور کے ساتھ ظاہر ہوئی۔ نیپولین کو  
 اب یہ پرچہ لگا کہ قسطنطنیہ میں ایک برہمی فوج اوس کے مقابلہ کیواسطے  
 آراستہ ہو رہی ہے اور روس کی فوج بھی اپنی اوس پرانی عداوت سے  
 جو اوسکو قسطنطنیہ کے دربار کے ساتھ تھی و شکش ہو کر اس حملہ میں اپنی  
 شریک ہو گئی ہے۔ علاوہ اسکے اوسی وقت میں انگریز بھی ہندوستان  
 ایک فوج اوس کے مقابلہ پر روانہ کرنے کو تھے ایسے خطرناک وقت میں  
 بھی نیپولین کو اتنی فرصت ملی کہ اوسنے اپنی عالی ہمتی سے بڑی بڑی  
 جدید منصوبے باندھے۔ نیپولین نے اب ارادہ کیا کہ شام پر ایک  
 حملہ کیا جاوے اور اوس ہلک کی مختلف قوموں کو اوسکے حاکموں کے  
 مقابلہ پر انگینہ کر کے اور خود اولکاسر و اربکر خاص قسطنطنیہ پر چڑھائی  
 کرے اور اسطر سے اپنے واسطے فرانس کا راستہ نکالے اور اپنے  
 راستے پر آسٹریا کو فتح کرتا جاوے۔ بوریس کہتا ہے کہ میں نے اکثر  
 اون دنوں میں یہ دیکھا کہ ایک بڑا نقشہ اوسکے پیش نظر رہتا تھا  
 اور وہ اپنی ان مہات کی بابت اس نقشہ پر غور و رجوع کیا کرتا تھا۔  
 ایکر کے پاشانے جبکانام خبر زار تھا نیپولین کے ان عالی ارادوں  
 عزاحت کی اور بڑے استقلال کے ساتھ نیپولین کے بہکانے میں نہ آیا  
 یہاں تک کہ جو افسر نیپولین نے اوس سے معاملہ کرنے کے واسطے  
 بھیجا تھا اوسکو بھی اوسنے قتل کرا دیا۔ با این مہم نیپولین نے شام پر

۶۸  
 سرحد تک پہنچا کر پورے کو پھیلے  
 کہ اگر میں بھی فرعون کی طرح ڈوب جاتا تو یورپ کے تمام واعظوں کے  
 واسطے اس واقعے سے ایک اچھا مضمون ہاتھ لگتا۔ مگر محضی نرس ہے  
 کہ آخر الامر نیپولین نے بھی خبریہ سینٹ ہینا میں تمام نامراد یونکے ساتھ  
 قید رہنے سے وہ سزا پائی جس سے انسان کو پوری عبرت اور سزا  
 اس شوخ گفتگو کے مقابلے میں حاصل ہو سکتی ہے ۛ

### باب چہارم

نیپولین کا شام پر حملہ کرنا۔ اور نفاذ دیکر پریس پا ہونا۔ اور مصر کو  
 لوٹ آنے پر مجبور ہونا۔ فرانس سے ایسی خبروں کا آنا جنکے سبب  
 نیپولین جیکے جیکے سوار ہو کر فرانس کو روانہ ہوا۔ نیپولین کا بحری سفر  
 اور فرانس میں اوسکا بڑی غزقوں کے ساتھ لیا جانا۔ نیپولین کی سازش  
 واسطے حاصل کرنے اعلیٰ اختیارات کے۔ فرانس کی مجلسوں کے مشور  
 واقعات۔ نیپولین کا اپنی کوششوں میں کامیاب ہونا ۛ

مصر میں نیپولین کی حالت اس وقت میں ایسی خطرناک تھی کہ ہر ایک  
 ایسے ویسے کے چھکے چھوٹ جاتے جہازوں کے جس بڑی سے نیپولین  
 یہ امید تھی کہ اوسکے ذریعے سے فرانس کو اپنی فوج لیا سا کون گا وہ تباہ  
 ہو چکا تھا اور غنیمت کے جہازوں کا ایک مخالف بیڑہ یعنی نیلس اور اسکے  
 سامنے موجود تھا اور ایک ایسے بڑے ملک مصر جو فوراً موقع پاتے ہی  
 بناوت پر آمادہ ہو جاتا نیپولین کے تھوڑے سے آدمی قابض ہو رہے  
 تھے لیکن بقدر ریز وقتیں اور خطرے زیادہ ہوتے گئے نیپولین کی



تندرست تھے اور اونکے دل بڑھے ہوئے تھے اور طرح طرح کی امیدوں کے ساتھ اپنی ماؤں اور بھوڑوں اور بہنوں سے لنگھ کر اور اونکو روٹا ہوا چھوڑ کر اور اپنے پیارے بچوں کے خفیہ جھگڑوں سے منہ موڑ کر رخصت ہوئے تھے اسے افسوس جن لوگوں کو اونھوں نے اپنے وطن میں چھوڑا تھا وہ اب تک اونکی تندرستی اور خیر سلا سو گھر کو آنے کی دعائیں مانگ رہی ہیں اور اونکی فحشوں کی خبروں کے بہت شتاق ہیں وہ اونکے لیے دعوتیں تیار کرتے ہیں اور اونکی واپسی کے انتظار میں گھریاں گن رہے ہیں اور وہ حال ہے اور آج ہر بد قسمتی سے اون کم بختوں کی لاشیں جلتے جلتے سوچ میں جھلس رہی ہیں اور اونکی ہڈیاں بیگانہ ملک کرنا رہی پر سفید ہو رہی ہیں نیپولین نے اپنا وقت مصر کے انتظام سلطنت کی ترمیم میں صرف کیا اور معاملات مصر کا انتظام ایسی خوبی سے کیا کہ خلافت کو جلد اس درجہ پر امن اور آسائش نصیب ہوئی جس سے وہ لوگ ایک مدت نا آشنا ہو رہے تھے نیپولین نے اس ملک کے باشندوں کی تالیفِ قلوب کی غرض سے ترکانہ لباس اختیار کر لیا لیکن پھر یہ دیکھ کر کہ میرے سردار میری اس حرکت پر ہنستے ہیں اس لباس کو اتار رکھا۔ نیپولین نے جو یہ لباس مسلمانوں کا اختیار کیا اور جو تاہدین اور مسلمانوں کے مذہب میں کین اونکی نسبت بعد اس زمانے کے جب وہ سینٹ پلین میں پہنچا تو یہ گنا کہ مصر ہر طرح پر اس بات کے شایان تھا کہ میں اس میں مسلمانوں کا سا پایجام بہنوں ❖

غیتر کے بنے ہوئے تھے یعنی یہ عینا اسقدر عرصہ دُزار سے تمہارے  
 آج ہی کے دن کی لڑائی کے دیکھنے کے واسطے کھڑے ہوئے ہیں۔  
 لڑائی شروع ہوئی اور تھوڑے ہی عرصے تک قائم رہی لیکن نہایت سخت  
 تھی اس لڑائی میں ترکستانی فوجیں بالکل تباہ ہو گئیں جنہوں نے  
 فرانس کی فوج کے اوں ٹھوس مربعوں کے ٹورنے میں ہر چند کوشش کی  
 جو سنگینین چکار ہے تھے اور شعلے اور موٹین بہا رہے تھے +

ایک سخت مصیبت نیپولین پر اور آئی والی تھی نلسن انگریزی  
 میرا بمشام کے کناروں سے گذر کر اسکندریہ کو لوٹ آیا تھا اوسنے  
 فرانس کے بیڑے کو جو خلیج ابو کرین لنگر انداز تھا بالکل تباہ کر دیا۔ فرانس کے  
 سپاہیوں نے اپنے جہازوں کی اس تباہی کو جھکے ذریعہ سے اوں کو  
 اپنے وطن کو لوٹ جانے کی امید تھی نہایت رنج کے ساتھ دیکھا بہت  
 نے اپنی جانوں کو آپ ہٹاک کیا اور بہت سون نے اپنے افسروں کو  
 جو اونکے پاس سے سوار ہو کر نکلے طعنے دے دیے اور یہ کہا کہ دیکھو یہ فرانس  
 کے قاتل قسریں لیے جاتے ہیں۔ اس واقعے کے بعد مجبور فرانس والے  
 اپنی حالت پر قانع ہو گئے اور اوسوقت تک کہ فرانس سے اور مدد  
 آوے مگر اپنا تقرب جمانے کے سامان درست کیے +

دینین فرانس کا سیاح اپنے اوں جنہوں کو جو خلیج ابو کر کے کنارے پر  
 اوسکو سپاہیوں کی لاشوں کے دیکھنے سے پیدا ہوئے درو کو ساتھ  
 اسطرح بیان کرتا ہے کہ یہ بہادر سپاہی چند ہفتے پیشتر ہر طرح سے

کہ مصر کی مشہور مشہور پورانی پورانی چیزوں کی تحقیقات کریں راستہ میں  
 نیپولین نے اپنا اکثر وقت اونٹنیوں کو گولہ سے گفتگو میں صرف کیا  
 بہت سے مضمون جن پر نیپولین اور ان عالموں اور فاضلوں سے بحث  
 کرتا تھا خود منتخب کیا کرتا تھا۔ ان مضمونوں میں سے کچھ کچھ حال  
 نیپولین کی تاریخ لکھنے والوں نے لکھا ہے وہ مضمون یا مذہبی  
 معاملات سے متعلق ہوتے تھے یا حکومت سے اور بعض وقت  
 ایسے مضمون پیش ہوتے تھے جنہیں فکر اور غور و کار ہوتی تھی مثلاً  
 یہ کہ اجرام فلکی میں آبادی ہے یا نہیں۔ ایک اور شام کو اس مجمع میں  
 گفتگو پیش ہوئی کہ خواب صحیح ہوتا ہے یا غلط یہ مضمون اس ملک میں  
 بچکر سوچا جہاں حضرت یوسف علیہ السلام کے بہت سے عجیب  
 فی واقعات واقع ہوئے تھے۔ نیپولین کی ان فلاسفی تفریحوں میں  
 وقت اس بد مزہ اطلاع سے خلل واقع ہوا کہ انگریزی فوج کا  
 نیپولین صاحب کہیں اوسے قریب و جوار میں مقیم ہے اور فرانس کے  
 نے اس بات کا اقرار کیا کہ اگر دونوں بیرون میں مقابلہ ہو گیا  
 رکا نیپولین کی مہم کے واسطے بہت برا ہوگا۔ اور اگر  
 میر البحر کی فوفون کی بہت کچھ تصدیق بھی ایک موقع پر  
 ہا ہم نیپولین نے ان کو خفیہ ٹھہرایا۔ انگریزوں کی  
 نس کے بیڑے سے ایک موقع پر صرف پندرہ میل کے  
 تھی لیکن گہر کی نہایت کثرت کے سبب سے فرقہ سے

زوانم ہوا تو دور سے اٹلی کے پیارونکی چوٹیان اوسکو دکھلائی دین شکبے  
 دیکھنے سے اوسکے دل پر ایک بڑا جوش پیدا ہوا نیپولین نے اس  
 موقع پر اپنی اداں پہلی کا بیابونکویا وکیا جو اوسکو اوس ملک میں  
 حاصل ہوئی تھیں

ایلیا کو بھی نیپولین نے ایک دور فاضلی سے ملاحظہ کیا یہ وہ مقام تھا  
 جہاں کچھ دنوں ہی نیپولین جلا وطن ہو کر رہا تھا۔ اس مقام کو  
 دیکھنے سے اوسوقت نیپولین کو اپنی آئندہ تکلیفات کا کچھ بھی  
 خیال نہ آیا ہوگا اور اوس مقام کے ملاحظہ کے کچھ بھی اوس نے جو انکو  
 افق خاطر کیلک نہ کیا۔ کبھی کبھی نیپولین نے اپنی دریائی فوج کو یہ حکم دیا  
 کہ تمام جہازوں کو میر البحر کے جہاز کے پیچھے چلاوین جس میں وہ  
 خود بھی سوار تھا۔ ڈینین صاحب جو مصر کے سفر میں شریک تھا بیان  
 کرتا ہے کہ جب ہمارے جہاز میر البحر کے جہاز کے پاس پہنچے تھے تب  
 وہ صاحب قوت یعنی (نیپولین) خود موجود تھا جو تین سو جہازوں کے  
 درمیان بیٹھا ہوا رات کے نہایت سنان وقت میں حکم صادر کر رہا تھا  
 تو اوسوقت جو کیفیت ہمارے جہازونکی ہوتی تھی اوسکا کھیک ٹھیک  
 بیان کرنا مشکل ہے۔ چاندنی خوب کھیل رہی تھی ہمارے جہاز میں  
 اگرچہ پانسو آدمی تھے مگر کبھی کے ہاون کے برابر بھی کھتر کھتر اٹھ  
 نہوئے پاتا تھا ہم لوگوں کو رانس تک لینا و شوار ہو گیا تھا۔ نیپولین  
 اپنے ساتھ عالموں اور فاضلوں کا ایک گروہ اس غرض سے لیا گیا تھا

دیکھا بھالی کرتی تھی اور سکو ایک طوفان نے منتشر کر دیا پھر وہ اس کے  
 نیپولین نے اپنی فوج کو ہازون پر سوار کیا۔ جس صبح کو یہ صبح روز  
 ہونے کو تھی بہت پر فضا صبح تھی سوچ کی شعاعوں نے سمندر کو سنوار  
 کر دیا تھا جہر جڈ میل تک جہاز ہی جہاز دکھلائی دیتے تھے ہر ایک  
 شخص کا سینہ امیدوں کے ساتھ بھرک رہا تھا اور چونکہ مقصد اس  
 مہم کی کارروائی کا سب لوگوں سے مخفی رکھا گیا تھا اس لیے لوگوں کو  
 یہ واقعہ اور بھی زیادہ دلچسپ معلوم ہوتا تھا۔ فرانس کی فوج نے  
 اپنے اس دریائی سفر میں ٹھہری دیر کے واسطے مقام میلیا میں مقام  
 کیا یہ بات پہلے سے پکی ہو چکی تھی کہ یہ مقام نیپولین کو سپر کر دیا جائے گا  
 قلعہ کے پاسیوں کی وفاداری اور پوشیدہ اہلکاروں کے ذریعے سے  
 جنکو ڈارکٹر نے اسی مقصد کے واسطے روانہ کیا تھا بیکار کر دی گئی تھی  
 جو لوگ قلعے کی فصیوں پر تعینات تھے انہوں نے جھوٹ موٹ  
 دکھلاوے کے لیے دو چار توپیں سرکین اور صرف برائے نام کچھ  
 ٹھہری دیر قلعے کی محافظت کی۔ نیپولین جب اس قلعہ کے دروازوں  
 داخل ہوا تو اس کے استحکام کو دیکھا کہ اس قلعے کا سطح پر ہاتھ آ جانا  
 بہت اچھا ہوا اور یہ کام ہمارے اور دوستوں کی بدولت بن پڑا  
 جو قلعے میں موجود تھے ورنہ اس قلعے کا فتح کرنا بڑی دشواریات ہو جاتی ہے  
 اس قلعے میں اپنی فوج کی ایک کافی جماعت چھوڑ کر نیپولین  
 اپنی بچی فوج کے ساتھ مصر کو روانہ ہوا اور جب ہی وہ اس مقام سے

محبوط رہنے کی فکر میں پڑے ہوئے تھے اس لیے اونٹوں نے یہ سمجھ کر  
 کہ کسی طرح یہ آتی ہوئی بلا سر سے ٹلے او سکی نہی تجویزون کی مخالفت  
 نہیں کی با آنکہ یہ بات ظاہر تھی کہ نیپولین کی غیر حاضری سے فائدہ  
 اٹھا کر اشریا والے اٹلی پر لڑائی شروع کر کے کامیاب ہو جاوے۔  
 علاوہ اسکے یہ بھی دغدغہ لگا ہوا تھا کہ فرانس کی فوج جن جازوں کے  
 بیڑہ پر مصر کو روانہ ہوگی او سکو انگریز چھین لینگے۔ لیکن نیپولین نے  
 اپنی محبوبی تیزی کے ساتھ ان مشکلات کو خفیہ سمجھا اور اپنے سامانوں کو  
 نہایت محنت کے ساتھ تیار کرنا شروع کیا اور ایک بہت بڑا بیڑہ جمایا  
 فراہم کر لیا جسکی نسبت جیسا قیاس چاہتا ہے انگلستان کو ابتدا سے  
 یہ کھٹکا ہوا کہ اس بیڑہ کے ذریعہ سے ہمارے ہی ملک کی حدود پر  
 حملہ ہوگا۔ اس اثنا میں نیپولین نے فرانسیسیوں کے مصر میں آباد  
 کرنے کے ساز و سامان بھی تیار کیے چنانچہ اس نے بہت سے فرورد  
 اور کاریگر یوگون کو جمع کیا جو یورپ کی کاریگریوں اور دستکار یوں سے  
 واقف تھے اور اپنے سکریٹری بورین کو ہدایت کی کہ ہمارے واسطہ  
 ایک کتب خانہ جمع کرے یہ کتب خانہ چھ حصوں پر منقسم اور مرتب  
 کیا گیا تھا اول علوم دقیق دوم جغرافیہ سوم تواریخ چہارم نظم  
 پنجم قصہ کہانیان ششم سیاست مدن اس اخیر حصہ میں نیپولین  
 نے قرآن اور عبادت اور نبیل ان سب کو منلو کر دیا تھا

بڑی بڑی سنگین وارداتوں کے بھادر ہونے کی اجازت دینے کے  
وہی عادی ہو رہے تھے ۛ

بوناپارٹ کی چالاک طبیعت بہت دلون تک شغل سے خالی نہ رہی  
اور آخر کار اوسنے فرانس کے بندرگاہوں کا دورہ کیا اس غرض سے  
کہ باہمی گیرون اور کنارون انگلستان کے اور وقت کارون سے  
اس بات کی تحقیقات کرے کہ اوس ملک پر فوج کے اتارنے کی وسطی  
کو نسا موقع بہت اچھا ہے تاکہ اوس ملک پر حملہ آور ہو۔ لیکن  
تحقیقات کے بعد اوسکو اس بات کا بخوبی اطمینان ہو گیا کہ اس امر میں  
کوئی تدبیر نہیں چل سکتی نیپولین نے کہا کہ میں فرانس کی فوج کو ایسے  
تنگ مقام پر لیجا کر خطر عین نہ ڈالوں گا۔ پس نیپولین نے اپنے  
اس حملے سے نابوس ہو کر اپنی توجہ کو ایک اور بہت بڑے مقصد کی  
طرف مصروف کیا اوسکا حوصلہ مصر کی طرف مائل ہوا اوسنے یہ  
خیال کیا کہ مصر پر قابض ہو جانے سے ایسا مقام ہاتھ لگے گا جہاں  
اون فرانسسوں کو آباؤ کر سکیں گے جنکو انگریزوں نے امریکا سے  
جلا وطن کر کے اونکی بستیاں چھین لی تھیں اور مصر میں فرانسسوں  
بسنے سے بالآخر ہندوستان بھی انگریزوں کے قبضہ سے نکل کر فرانس  
کے قبضہ میں آ جاوے گا ۛ

ڈاکٹر گری کے لوگ بوناپارٹ کے اوس رعب و داب سے جو اوسکو  
فرانس میں حاصل ہوتا جاتا تھا مترد رہتے اور اوسکے ہاتھوں سے

جبر تخیل کا عالم ہے۔ ایک پاسبانے کا خواب جزاوسن مجمع کے بڑے بڑے  
 عالموں نے نیپولین کو دیا نیپولین نے اس طرح یردبا کہ سچی فتوحات  
 حقیقت میں وہ فتوحات ہیں جو علم کو جہالت پر حاصل ہوتی ہیں اور  
 صرف انہیں فتوحات میں یہ خوبی ہوتی ہے کہ اوزن کے سبب سے  
 لوگوں کو انہیں پہنچتی ہے۔ پیرس کی مینوسپل کے محکمے نے نیپولین  
 کی عزت کے واسطے اوسکی سڑک کا پہلا نام بدل کر اوس کا نام  
 اسٹریٹ وکٹری یعنی فتح کا کوچہ رکھا۔ لیکن وہ اپنی فتوحات کی  
 خوشیوں کے زمانے میں رنجون سے محفوظ نہ رہ سکا یعنی جزیری نہیں  
 کی فضول خرچیوں کے سبب سے نیپولین کا ناک میں دم آ گیا تھا  
 نیپولین کی غیر حاضری کے دنوں میں جزیری نہیں نے اوسکے مکان  
 کو نہایت ہی عمدہ عمدہ سامانوں سے جو بالکل نا واجب قیمتوں پر  
 خریدے گئے تھے آراستہ کیا تھا۔ ایک موقع پر نیپولین کو اپنی  
 جان کے لالے پڑ گئے تھے اور وہ یہ سمجھا کہ ایک عورت نے آکر  
 نیپولین کو یہ اطلاع دی کہ تیرے مارڈالنے کے واسطے ایک سازش  
 ہو رہی ہے نیپولین جب تیار ہو کر اوس سازش کے موقع پر پہنچا  
 تو اوسنے یہ دیکھا کہ وہ عورت اوس جگہ مقتول پڑی ہوئی ہے۔  
 اب اسقدر عرصے کے بعد یہ بات معلوم ہونا دشوار ہے کہ اوس  
 سازش کا بانی کون تھا۔ ڈاکٹر کٹری کے لوگ اگر اصل فساد کے  
 اصل موجد نہ قرار دیے جاویں تاہم اس میں تو شبہ نہیں کہ ایسی



طور پر ظاہر کیا جو وقت نیپولین نے ڈاکٹر ٹرون سے ملاقات کی ٹیلی زنگیا  
 سے ایک بڑی گفتگو کی اور اس میں نیپولین کے عہد کی بہت سی تعریف  
 و توصیف کی۔ اس مکار فصیح اور خوش تقریر نے کہا کہ یہ بات نہایت  
 بعید ہے کہ نیپولین کی بلند نظری سلطنت جمہوریہ کے واسطے خطرناک  
 ہووے بلکہ بھگواں یہ بات ضرور ہے کہ نیپولین کو اس بدلت پر آمادہ  
 کریں کہ جو شوق تحصیل علم کا ابتدائے او سکوس ہے بالفعل اویسکو ملتوی  
 کر کے اون نئی نئی عہد کو اختیار کرے جو اپنے ملک کے فخر اور عزت کا  
 باعث ہوں۔ نیپولین نے اس گفتگو کا جواب ایک بڑی جوش و خروش  
 کی تقریر سے دیا اور جو باتیں میان میں وہ سب سے ڈھنگی۔ ڈاکٹر ٹرون  
 نے دوسری گفتگو میں نیپولین کو انگلستان کے ملک کی طرف اشارہ  
 کیا کہ وہ ایسا مقام ہے جہاں کو ظفر مند کامیا بیان حاصل کرنا چاہیے  
 نیپولین نے پیرس میں بہت سکونت اختیار کی اور اپنے  
 طریقہ زندگی میں بہت ساوگی برتی وہ اس زمانہ میں اس طرح اپنے  
 بندوبست کر رہا تھا کہ وہ زبردست تدبیر میں جنگا وہ خفیہ خفیہ منصوبہ  
 باندھ رہا تھا لوگوں کو معلوم نہوں۔ اس نے ایک علمی ایشیوٹ کی  
 درخواست کو منظور کیا جسے یہ التماس کیا تھا کہ آپ ہمارے جلسہ کے  
 ممبر ہو جائیں چنانچہ اور جلسوں کی بہ نسبت اس گروہ کی مجلسوں  
 میں اکثر شریک ہو کرتا تھا اس مجمع نے نیپولین کو عزت سے ساتھ  
 یہ خطاب دیا کہ وہ لڑائیوں کی تحریر اقلیدس میں کامل اور فتوحات کے

ذریعہ سے ایک مختصر دائرہ میں نیپولین کی فتوحات کا نقشہ کھینچا ہوا تھا۔  
 ایسی فتوحات ایک آدمی کے ذریعہ سے بہت کم حاصل ہوئی ہیں۔  
 نیپولین اس مقام پر بہت دنوں تک نہیں ٹھہرا اس خیال سے کہ  
 پیرس کے واقعات تھوڑے عرصہ میں ایسے موقع پر ہونے چاہو نیچے جو  
 اس کے بلند ارادوں کے موافق مفید تھا۔ نیپولین اپنے گھر کو  
 لوٹتے وقت ہر ایک منزل پر نہایت ظفر مند غزوتوں کے ساتھ گیا گیا  
 اس نوجوان فتح مند اہلی کی طرف بہت شوق کے ساتھ لوگوں کی نظر  
 لڑی ہوئی تھیں۔ اس زمانہ کا ایک مورخ بیان کرتا ہے کہ میں نے نیپولین  
 کو اسکی تلبویروں کے بہت کچھ مشاہدہ پایا۔ وہ پتہ قدار و دبلا تھا  
 اور اس کے زرد چہرہ سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس نے بہت محنت  
 اٹھائی ہے اور قیافہ سے اس میں دلہندی پائی جاتی تھی اور  
 اس میں ایسی سچ اور فکر کی عادت ظاہر ہوتی تھی جسکا خاصہ یہ ہے  
 کہ جو کچھ خیال طبیعت میں گذرتا ہے وہ ظاہر نہیں ہونے پاتا۔  
 مگر نہیں کہ نیپولین کی پر فکر طبیعت اور عالی دماغ میں بعض ایسے  
 خیالات موجود نہوں جو یورپ کے معاملات کے تغفیہ میں بہت کچھ  
 دخل تھے +

نیپولین کے آنے پر ڈائرکٹروں نے اسکا بڑی عزت کے ساتھ  
 استقبال کیا اور باشندگان پیرس ڈائرکٹروں اور نیپولین کی ملاقات  
 دیکھنے کے واسطے جمع ہوئے ڈائرکٹروں نے انکی ملاقات کو سرکاری

ریزہ ریزہ کر دوں گا جیسا میں نے اس پھولدان کا حال کر دیا ہے۔  
 اٹلی کے عہد نامہ کے مکمل ہونے کے بعد نیپولین کی بیانی جوڑی فن نے  
 جاؤند سو اٹلی جن جن شہروں میں ہو کر اوسکا گذر ہوا وہاں کو لوگوں نے  
 شاہانہ ترک و احتشام کے ساتھ اوسکا استقبال کیا۔ نیپولین نے  
 جوڑی فن کے ساتھ اٹلی کے بہت سے حصوں کی سیر کی اوسے سطر چھ  
 گویا وہ تخت پر بیٹھ چکا ہے ناٹمی بلو میں اوسنے ایک براؤنار ہنہ مقد کیا  
 جس میں عمدہ عمدہ اور ذی وجاہت لوگ جمع ہوئے۔ اس بڑی شان  
 شوکت کے موقع پر جو فخر نیپولین کو حاصل ہوا تھا اوس میں ایک چھٹی  
 آنے سے نیپولین کو بلال پیدا ہوا یہ چھٹی اوسکی بہن نے بھی تھی جسے  
 ایک گنام آدمی سے اپنی شادی کر لی تھی چھٹی کا مضمون یہ تھا کہ اے  
 نیپولین تم بہن اسیلے نظروں سے نہ گراؤ کہ ہم غریب ہیں آخر تم سارے  
 مانی ہو۔ نیپولین کی سرگزشت لکھنے والا بیان کرتا ہے کہ نیپولین  
 اس چھٹی کو بڑے غصے سے زمین پر ٹپک دیا ہے  
 اسے اپنے معاملات پورا کرنے کے بعد نیپولین نے پیرس کو اپنی مرا  
 ریان کین لوگ عموماً اوسکی آمد کے منتظر اور آرزو مند تھے اور  
 مقام پر سب شخص اوسکا راستہ دیکھ رہے تھے۔ کچھ دنوں تک  
 نے بعض معاملات کی درستی کے واسطے مقام رساڈ پر مقام کیا  
 سے پہلے سے ڈائریکٹروں کے مجمع کے پاس اپنا ایک نشان  
 سپر نیپولین کی مختلف فتوحات کا حال تحریر تھا گویا اوسکے

نیپولین کی توقع کے صدر مقام بون پر بظاہر بعض بعض اور ضرورتوں کے  
 بہانے سے کچھ کچھ سرڈاروں کو بھیجا اور درحقیقت اس غرض سے کہ وہ  
 ذریعے سے نیپولین کی کارروائی کی اطلاعیں حاصل ہوں نیپولین اور  
 سرڈاروں کے ساتھ بہت مہربانی سے پیش آیا مگر یہ بات اوسے جاہل  
 بہت صفائی سے اوب کو گون پر ظاہر کر دی کہ عنان سلطنت میرے  
 قبضہ اختیار میں ہے اور میرا ارادہ ہے کہ میں اس حکومت کو اپنے ہاتھ  
 میں رکھوں گا اسکے بعد نیپولین کا خود مختار ارادہ اوس کارروائی سے  
 بھی ظاہر ہوا جو اسے اسٹریا کے ایچی سے خط و کتابت کرنے میں برتا  
 جو سووے عہدہ پیمان کا ایچی نے نیپولین کے سامنے پیش کیا اوسکا اول  
 فقرہ یہ تھا کہ شاہنشاہ اسٹریا فرانس کی جمہوری سلطنت کے وجود کا  
 اقرار کرتا ہے نیپولین نے زور سے کہا کہ یہ معاملہ مثل آفتاب کے روشن  
 اوسکے بیان کرنے کی حاجت نہیں ہے۔ نیپولین کی سرگزشت  
 لکھنے والوں نے ایک اور واقعہ جس سے نیپولین کا دوست بونی  
 انکار کرتا ہے بیان کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ ایک اور موقع پر نیپولین  
 اوسے ایچی سے عہدہ پیمان کی بعض شرطوں کے مقرر کرنے میں ہٹ  
 کر رہا تھا جسکے قبول کرنے سے اوس ایچی نے انکار کیا تب نیپولین نے  
 غصہ میں اپنا ایک قیمتی بلوری پھولدان جو وہاں رکھا ہوا تھا اوتھا کر  
 زمین پر دے مارا اور کہا کہ اگر ترے بادشاہ نے ان شرطوں کے  
 اقرار نہ کیا تو میں انکار کرتا ہوں۔

بناوے۔ بورین کا بیان ہے کہ جب نیولین کی فوج کے صدر مقام پر  
 پہنچا تو میں نے دیکھا کہ اسکے حضور میں بہت سے جلیل القدر سردار  
 حاضر ہیں۔ نیولین بورین کو دیکھتے ہی اپنی تمام قدیمی محبت کے ساتھ  
 چلا اوٹھا اور کہا کہ اب آپ آخر کا تشریف لائے بورین اور اسکے جواب میں  
 نہایت ادب سے تسلیات بجالایا اس لیے کہ وہ ایسا زمانہ ساز تھا کہ اس  
 شخص سے مساوات کا رتبہ برتنا جو پہلے زمانہ کی نسبت اب اس قدر عروج  
 و اقبال کو گذر گیا تھا۔ تھلپے میں نیولین نے بورین سے صاف کہا کہ  
 اس ادب سے جو تم نے برتا میں بہت خوش ہوا اور اسکو فوراً اپنی خاص  
 چھپات کا بکس سپرد کر دیا۔ جس طرح سے نیولین اپنی بے انتہا حظ و کثرت  
 کو انجام دیتا تھا اسکو دیکھ کر اسکا سکرٹری بورین بہت متعجب ہوا اور  
 دل میں بہت ہنسنا۔ صرف وہ چھپیان جو قاصدوں کی معرفت آتی تھیں  
 کھولی جاتی تھیں باقی وہ تمام چھپیان جو اور طرح پر پہنچتی تھیں بغیر  
 کسی توجیہ کے تین ہفتے تک بکس نہیں ڈالی گئی تھیں۔  
 بورین نے بیان کیا ہے کہ میرے ناظرین کو یقین کرنا چاہیے کہ اس  
 تدبیر سے ہماری خط و کتابت کا چار یا پانچ دن حلقہ خود بخود طے ہو جاتا  
 تھا جس میں اور طرح سے ناہی خط و کتابت کرنی پڑتی۔ نیولین  
 جب بورین کی بد اخلاقی مذکورہ بالا کا عذر اس طرح پر کرتا ہے تو اسکو  
 یہ خیال نہیں آتا کہ اس توقف کے باعث سے کس قدر وقت اور کلیمت  
 اور افسردگی خاطر لوگوں کو ہوتی ہوگی۔

اسی سببے شمار اہل وطن کو مقتول دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو بھی نکلتا تھا  
 لیکن اس موقع پر اوس جگہ کے آہ و زوال نے میرے دل کو ہلادیا۔  
 اٹلی میں نیپولین کی مہم کا حال بد دریافت کرتے وقت پڑھنے والوں کو  
 اوس جرأت و استقلال اور دانائی اور ضبط طبیعت پر سخت تعجب ہو گا  
 جو اس موقع پر نیپولین نے ظاہر کیں اور ناظرین کی طبیعت خود بخود  
 اوسکی تعریف پر مائل ہوگی۔ یہ معرکہ نہایت سرگرمی کی ایک نظیر تھا  
 اور یہ ایک ایسا منصوبہ تھا جسکو بہت استقلال سے پورا کیا گیا تاہم  
 جب ہم استقلال اور غور کے ساتھ یہ خیال کرتے ہیں کہ تمام مذکورہ بالا  
 عمدہ لیاقتیں ایسے ناکارہ کاموں میں صرف ہوئیں جنکا انجام رنج اور  
 مصیبت تھا تو بہت افسوس ہوتا ہے +

باب سوم

آنا بوریں ہم مکتب نیپولین کا نیپولین کے پاس۔ اور اوسکے لطیف  
 آٹھیا سے صلح ہونا۔ نیپولین کا پیرس لوٹنا اور وہاں اوسکی خاطر  
 و تواضع۔ معرکہ مہم کا منصوبہ۔ دریائی سفر کا بیان اور زمین پر اتر کر  
 باشندوں کے خانہ بہت سی لڑائیاں لڑنا۔ معرکہ فتح ہونا۔ نیپولین کا  
 معرکہ رونچی اور تیزیہ فتح اور بہت سی جہات اوس ملک میں۔  
 اسوقت میں جب کہ نیپولین آٹھیا سے صلح کے پیام سلام  
 کو برا تھا اٹلی میں اپنے پورا نے ہم مکتب بوریں سے ملاقی ہو گیا  
 جس نے اس غرض سے متواتر طلب کیا تھا کہ اوسکو اپنا سکریٹری

بغاوت اختیار کی تھی نینولین کا خود بیان ہے کہ میں نے اپنی فوج کے  
 واسطہ جو نہیں گھنٹے تک اوس شہر کی لوٹ معاف کر دی لیکن تین گھنٹے  
 کے بعد پھر مجھ سے وہ ظلم نہ دیکھا گیا اور میں نے اوس لوٹ کو بند کر دیا  
 ۔ میرے ساتھ اوس وقت صرف بارہ سو آدمی تھے عوام الناس کے آہ و نالے  
 نے جو میرے کانوں میں پہونچا مجھ کو رحم پر پائل کر دیا۔ اسی ہم کے ایک  
 اور دوسرے موقع پر نینولین نے اپنے آپ کو رحیم مزاج ثابت کیا جسکا  
 یہ مطلب ہے کہ اگرچہ اس نے پوری پوری انسانیت نہ برقی لیکن تاہم کسی قدر  
 مزاج میں نرمی ظاہر کی جسکا حال ہم اونہیں لفظوں میں بیان کرتے ہیں جو  
 خود نینولین کی زبان سے نکلے۔ وہ کہتا ہے کہ میں لڑائی کے بعد  
 ایک میدان جنگ کو دیکھ رہا تھا میں نے دیکھا کہ ایک کتا اپنی مرے ہوئے  
 آقا کے کپڑوں میں سے نکل کر ہماری طرف کو دوڑ کر آیا اور اس کے بعد پھر وہ  
 کتا نہایت دردناک آواز کے ساتھ کھونستا ہوا اپنی اوس جھپی ہوئی جگہ کو  
 لونا۔ میدان جنگ میں کسی حادثے نے ایسا بڑا اثر میری طبیعت پر پیدا  
 نہیں کیا تھا جیسا اوس وقت میری طبیعت پر ہوا اوس وقت میرے دل میں  
 یہ خیال گذرا کہ یہ مقتول آدمی اپنے گروہ اور اپنی فوج میں اپنے بہت سے  
 دوست آشنا رکھتا ہوگا لیکن اوس وقت اون سب دوست آشناؤں نے  
 اوسکو تنہا چھوڑ دیا ہے اور اب صرف یہ کتا اوسکی رفاقت میں ثابت قدم  
 ہے۔ میں اکثر اپنی فوجوں کو اون لڑائیوں کا حکم دیتا تھا جن میں بالآخر  
 ایک فوج کی فوج قتل ہو جاتی تھی اور میں کبھی اٹا بھی نہ کرتا تھا اور لڑائیوں میں

وہ غور تین نیپولین کے ہزاروں اور محنتی ارادوں پر مطلع ہو جاوے گی اور  
 اسکی طبیعت پر بہت اختیار حاصل کرے گی لیکن نیپولین نے اس  
 دام تذبذب کو بھی نہایت استقلال اور صبر کے ساتھ روکا۔ نیپولین جب سن ۱۸۰۶  
 میں تھا تو اسنے یہ کہا کہ میری طبیعت ایسی مضبوط تھی کہ ایسے ایسے جانہن  
 اسکا پھنسا ممکن نہیں تھا اسلیے کہ یہ خیال ہر وقت میرے پیرامون خاطر  
 رہتا تھا کہ ان پھولوں کے نیچے خار بھی پوشیدہ ہیں \*

نیپولین نے اہلی میں پوسختے ہی اول اول بہت سی ہمدردیوں کا دروازہ  
 کھولا یا اسلیے لوگوں کو اسکی ذات سے بہت بڑے فائدوں کی امید  
 ہوئی اور جو کہ نیپولین کا سیکا کارہنے والا اور ایک طرح سے اہلی والوں کا  
 ہم وطن بھی ہوتا تھا اسلیے اہلی والوں نے اسکی فتوحات میں محنت  
 مخالفت نہ کی اور خصوصاً اسلیے بھی وہ لوگ ان فتوحات کے فرائض  
 نبھائے کہ اسنے ذریعے سے اونکو بڑی آزادی نصیب ہونے کی امید  
 ہوئی اور نیپولین نے اونکو اس خام خیالیوں کو نختہ کرنے کے واسطے  
 پتہ دین کے لیے اہلی والوں کی چار ریاستوں کو خود مختار جمہوریہ سلطنت  
 بنا دیا۔ لیکن اسنے ایک بھاری محصول کے ذریعے سے جو اسنے  
 اپنے مقیمہ شہروں میں لگائے اور ان سخت سزاؤں کے سبب سے  
 جو اسنے ان باغیوں کو دین جنہوں نے فرانس کے مقابلے پر بغاوت  
 کیا تھی ان کو ان لوگوں کو خراب غفلت سے بیدار کر دیا۔ پیوٹیکا  
 شہر شہر دین شہروں کے تھا جنہوں نے نیپولین کے ظلم کے مقابلے پر



وہ فتح کرتا تھا اور میں سے فنون اور مہر و ن اور علم و فضل کی چیزیں  
انہیں قبضہ میں لانا تھا اور خوش سلاہتہ آدمیوں کی ایک کمپنی عمدہ  
عمدہ تصویروں کے منتخب کرنے کے واسطے فوج کے ہمراہ رہتی تھی  
یہ عمدہ عمارت تصویریں پیرس کو روانہ ہوتی تھیں اور وہاں بطوریا و گا  
فتح کے رکھی جاتی تھیں اور اسپر فخر کیا جاتا تھا۔ ایک موقع پر  
نیپولین کو آٹھ لاکھ روپیہ اس عوض میں نذر گذرانا گیا کہ وہ ہمیں  
ایک تصویر کو صحیح و سلامت رہنے دے اور اس کے سرداروں نے  
بھی اسکو اس بات پر مائل کیا کہ روپیہ کو قبول کر لیں لیکن اس نے  
انکار کیا اور کہا کہ روپیہ ایک ایسی چیز ہے جو جلد خرچ ہو جاوے گا  
لیکن تصدیق کی شہرت اور اس کے ذریعے پیرس میں عمدہ عمارتوں کا  
شوق صد سال تک جاری رہے گا۔ نیپولین نے بہت مختلف  
طرح کی رشوتوں اور لالچوں سے بڑے استقلال اور صبر کے ساتھ  
اپنی طبیعت کو روکا۔ اس پر والوں نے نیپولین کو یہ ترغیب دیکر  
اوسکی عنایت حاصل کرنا چاہی کہ ہم تمکو جرمنی میں ایک بڑی آمدنی  
کی زیادت دیتے ہیں لیکن نیپولین نے بلا تامل اس بات سے  
انکار کیا اس لیے کہ اسکا حوصلہ بہت بڑی بڑی چیزوں کے حاصل  
کرنے کی امید رکھتا تھا۔ نیز اور طرح طلسم کی کوششیں بھی  
حسین عورتوں کو ذریعے سے اس کے بھانسنے کے واسطے اس کے  
دشمن نے کیں جس کے ذریعے سے اس کے مخالفوں کو یہ امید تھی کہ

اوس جو رکھتا تو اس طرح پر کیا کہ لڑائی کے التوا کا نشان غنیم کے پاس  
 بھیج دیا اور یہ جیلہ کیا کہ پیرس سے کچھ صلح کی درخواست آئی ہے۔  
 دوسرے ایک موقع پر نیپولین تھوری سی فوج کے ساتھ ایک گاؤں میں  
 مقیم تھا کہ دفعہ اوسکا آسٹریا کی ایک بڑی فوج نے آگھر لیکن آسٹریا  
 کمان افسر کو اوسوقت یہ علم نہیا کہ خود نیپولین اس تھوری سی فوج  
 میں موجود ہے اوسنے صرف یہ پیغام بھیجا کہ اپنی فوج اس اپنے آپ کو  
 ہمارے سپرد کر دیں۔ نیپولین نے حکم دیا کہ وہ قاصد حاضر کیا جاوے  
 اوسکی آنکھوں پر پی بانڈہ دی گئی تھی نیپولین نے پختہ سے اپنے  
 مصاحبوں کو اپنے چاروں طرف بطور حلقے کے کھڑا کیا اور قاصد کی  
 آنکھوں سے پٹی کھلاوادی اور اوس سے کہا کہ تو نے جانا کہ بونا پارٹ  
 اپنی تمام فوج سے تیرے سامنے نہ بیا نہیں ہے۔ بونا پارٹ کا نام  
 سننے میں ایلچی کا یہ حال ہو گیا کہ جیسا کہ اس نے اوس پر جاو کر دیا ایلچی  
 نے تینوں کی خمیہ گاہ کو لوٹا اور اپنے افسروں کو جا کر اطلاع دی  
 کہ جو تیرے سپہ سالار ہیں اپنی تمام فوج کے موجود ہے اوس کمان افسر  
 نے سرسبزیرہا اس باختم ہو کر اپنے آدمیوں کو مشن قیدیوں لڑائی  
 کے لیے لیے سپرد کر دیا وہ افسر جس دھوکے میں آ گیا اوس کا حال  
 اوسکو اوسوقت تک معلوم نہوا کہ بالکل موقع ہاتھ سے جا رہا ہے  
 یہ نہیں سمجھا کہ وہ اعلیٰ میں حکومت کرتا تھا لڑائی کے  
 وقت میں یہ کچھ رواج دیا اور وہ یہ تھا کہ جو شہروں کو

اکھڑنے سے اوسکو پیچھے کی طرف کو دھکا دیا اور یہ بات کہنے سے گویا  
 اوسکی بہت تعظیم و تکریم کی کہ اسے تو اس موقع پر مر جاوے گا تو پھر وہ  
 دوسرا ایسا کون ہے جو ہم کو اس خطرے سے نجات دے؟  
 نیپولین اگرچہ عموماً اپنے تمام سپاہیوں کے ساتھ نہایت بے تکلف تھا  
 مگر اس ڈھنگ سے بھی بخوبی واقف تھا کہ ضرورت کے وقت اونسے  
 اپنے حکم کی تعمیل کس طرح پرکراوے۔ نیپولین کی رائے میں جب  
 اوسکی کوئی فوج ذلت سے شکست کھاتی تھی تو نیپولین اوسکو یوں  
 تیر ملامت سے غیرت اور دلیری دلاتا تھا کہ یہ لوگ ذرا اس کے سپاہی  
 نہیں رہے اور یہ بات اونسے نشانہوں پر لکھ دی جاوے کہ وہ اٹلی  
 کی فتح مند اور بہادر فوج میں سے نہیں ہیں ایسی پر تاثر ملامت سے  
 اوس فوج کے سپاہی غیرت سے آنسو بہا بہا کر اوس سے بہت سزا  
 یہ عرض کرتے تھے کہ ایک دفعہ ہمارا امتحان اور کر لیا جاوے یہ  
 درخواست اونسکی منظور ہوتی تھی اور دوسرے معرکہ میں وہ نیپولین کی  
 نایب حاصل کرنے میں کامیاب ہوتے تھے۔  
 مہم میں نیپولین کی فند و فطرت لڑائی کے کاروبار میں بہت اچھی  
 سے ظاہر ہوتی تھی لیکن یہ کہاں بغیر سپاہی کو چھوڑے ہوئے  
 نہیں ہو سکتا تھا۔ چنانچہ ایک وقت میں جب نیپولین لڑائی  
 غول تھا تو اوسکو ضرور ہوا کہ لڑائی کو کچھ عرصے تک ملتوی رکھے  
 ن اوسوقت میں کوئی جوڑ اپنے مفید طریقے کو دکھائے نیپولین

ایسے وقت میں ان پرست گذر جانا بالکل ایک معجزہ سمجھا وہ عجیب عجیب  
 طرح اوں تمام گولیوں اندر گولیوں کی مارا اسے جو چاروں طرف سے برس  
 رہے تھے جگہ غنیمت تک پہنچ گئی اور اسے سپر تھیاب ہوئی۔ آرکولائی  
 لڑائی میں بھی نیپولین نے وہی شجاعت ظاہر کی۔ اس وقت کے بعد  
 جب نیپولین اوں لڑائیوں کی نسبت کہا کرتا تھا کہ میں جتنی لڑائیاں  
 لڑا اوں سب میں ایسی سخت لڑائیاں کبھی مجھ کو پیش نہیں آئیں۔ لووی  
 کی لڑائی کا ذکر نیپولین کبھی بغیر اس لفظ کے زبان پر نہیں لاتا تھا  
 (لووی کی وہ ہیبت ناک لڑائی)۔

فوج کے تمام سپاہی جیسی کہ امید تھی جی جان سے اپنے ایسے سردار  
 فدا تھے جو اپنے سپاہیوں کے تمام خطروں میں اوں کا شریک حال  
 رہتا تھا۔ سپاہی اوسکو چھوٹا سا سردار کہہ لپارتے تھے اور علاوہ اسکے  
 اور طرح طرح کی بی تکافیان اوسکے ساتھ کیا کرتے تھے جنکی مزاحمت اسلئے  
 نیپولین نے کیا تھا کہ وہ بڑا مصلحت اندیش تھا۔ نیپولین جب اپنی فوج  
 میں روزگشت کے واسطہ لکھتا تو اوسکے سپاہی اکثر اوسکے ساتھ  
 اوسکی آئندہ حملوں کی تدبیروں پر بحث کیا کرتے تھے اور بعض وقت  
 وہ ایسی تدبیریں سوچتے تھے کہ نیپولین بھی اونکو عمل میں لانے کو  
 لائق سمجھتا تھا۔ ایک موقع لڑائی پر جب کہ نیپولین اپنے آپ کو  
 دبا لے جاتا تھا اوسکے ایک چھوٹے سے عمدہ دار

نیپولین سے یہ نہ جان کر کہ وہ نیپولین سے یہ کہا کہ جسطح لڑا اور  
 کی کارروائی آج کل ہوتی ہے اور اس سے زیادہ اہترتی ہو نہیں سکتی  
 دیکھو کہ ایسا جوان آدمی جو لڑائی کے قواعد سے بالکل ناواقف ہے  
 اوسی اہترتی کے سبب سے کیا کہ یہ ستم توڑ رہا ہے آج وہ ہماری پشت پر  
 ہے کل ہماری فوج کے بازوؤں پر آجاتا ہے یہ بیون پھر ہماری پشت پر  
 حملہ کرتا ہے فن لڑائی کے ایسی انحراف بھلا کیسے گوارا ہو سکتے ہیں  
 اس مہم میں نیپولین نے اپنی دولت سے وہ وہ بھرا ہیں ظاہر  
 کی تھیں جو ان الزاموں کا جواب شافی ہو سکتی ہیں جنہیں یہ بیان  
 کیا گیا کہ نیپولین اپنی فوج کو ایسے خطروں پر مامور کرتا ہے جنہ  
 خود جان چورا جاتا ہے۔ یہ جراثیم نیپولین سے بالتحصیص  
 موجود ہیں ظہور میں آئیں ایک لودی کے پل کی لڑائی پر اور دوسری  
 لودی کی لڑائی میں اپنی وہ ذاتی دلیری اور مردانگی ظاہر کی۔ ان  
 دونوں میں سے لودی کے پل پر غنیمت کے ایک تو بچانہ تیس تو پورا کا  
 تھا اور اس تو بچانہ کے ذریعہ سے دشمن نے پل کے اوس  
 ستے پر گولن اور گولیوں کا منہ بربار رکھا تھا فرانس کی  
 بد آگے کو بڑھتی تھی لیکن اوسکی کوشش بالکل عبث تھی  
 وہ فوج ایسی بدیرغ قتل ہوئی جیسے دراتنی ہو گھاس  
 یہ حال دیکھ کر آخر کار نیپولین نے اپنی فوج کا نشان  
 لیا اور خود اپنی فوج کے آگے آگے ہوا اوسکی فوج کا

کا زرو اٹیان بالکل اونھیں اضمول اور قواعد پر ہوتی تھیں جو پہلے سے  
 مقرر تھے آتے تھے ایک موسم میں صرف ایک یا دو لڑائیاں ہوتی  
 تھیں اور جارتھ سے بگے جنوں میں فی جین اون مقامات میں قیام  
 کرتی تھیں جو موسم کے لحاظ سے اونکے واسطہ مناسب ہوتے  
 تھے۔ مگر بوناپارٹ نے ان تمام قاعدوں کو الٹ دیا اور نے اپنی  
 فوج کو نہایت تیز رفتاری اور سبک روئی کا عادی کر دیا تھا اور فتح  
 کے بعد آرام حاصل کرنے کی جگہ او سکویہ تا کیند ہوتی تھی کہ سخت  
 کوچ کر کے بہت تیزی کے ساتھ برق وار دشمن کی کسی ایسی فوج پر  
 جا پڑے جو اس خیال میں ہو کہ ابھی غنیمت کی فوج سے پاس میں فاصلہ  
 سے ہے۔ اور حقیقت میں انھیں قاعدوں کے اختراع سے  
 وہ مسلسل اور لگاتار لڑائیاں یکے بعد دیگرے جلد جلد واقع ہوتی  
 جنکی زلیلے سے پہلے پائی نہیں جاتی۔ نیپولین نے ایک مصور کو  
 اس کام پر مامور کیا تھا کہ وہ اسکی فتوحات کا نقشہ کھینچتا جاوے  
 لیکن نیپولین کے کاموں کی سرعتوں کے سبب سے وہ نقشہ زلیلے  
 اپنے کام میں گھبرا گیا ابھی وہ ایک لڑائی کا نقشہ پورا کر چکا تھا کہ  
 نیپولین اپنی جستی سے دوسری لڑائی بھی فتح کر لیتا تھا اور اس طرح  
 وہ نقشہ جو شروع کیا جاتا تھا ناقص و ناتمام رہتا تھا۔ اور جتنی  
 پریشانی مصور کو اور سوت ہوتی تھی اس سے زیادہ نیپولین کے  
 دشمن کے پریشانی اور تھرر جانا آٹھ ماہ کے ایک ورلڈ سردار

نیپولین سے خائف ہو گئی تھیں نیپولین کے بادشاہ نے اس بات کو بہت غنیمت جانا کہ اپنی قلم و کواوس لوجوان فتح مندی آشی کے ذریعہ سے قائم رکھے۔ روم کے پوتے نے بھی عاجزی کے ساتھ نیپولین کی اطاعت اختیار کی اور بعض اپنے بہت بڑے بڑے شہروں نیپولین کے حوالہ کرنے سے نقصان برداشت کیا۔

نیپولین نے اپنی پورانی جمہوری سلطنت نیپولین اوسکی نظر رحم کی خواہش کا پھوٹی لیکن یہ درخواست نامنظور ہوئی اور وہ سلطنت توڑ دی گئی اور علاقے اوسکے فرانس اور آسٹریا میں منقسم ہو گئے۔ نیپولین کی مشہور لشکر الہی کا یہ نہایت ہی مختصر سا بیان کیا گیا اس عہد کے زمانہ میں نیپولین بہت بڑی بڑی فہم و فراست کی علامتیں ظہور میں آئیں اوسکی پختہ عقل اور اوسکی جستی و چالاکی اور خطروں کے وقت میں اوسکے سان درست رہنا اور اوسکے سامانوں اور حصول کامیابی کے جون کی افراط اور اوسکی فطرتی تدبیر میں یہ سب نیپولین کی نہایت درجہ کی لیاقت کے ثبوت کی دلیلیں تھیں۔

نیپولین کی فتوحات کی اصلی کارروائی پر کچھ غور کریں تو دریافت ہے کہ اوسکا اصلی سبب بہت کچھ یہ تھا کہ اوسنے لڑائی کے نکلنے سے قاعدے ایجاد کیے۔ قبل اس زمانہ کے جس کا بیان کیا لوگ خیال کیا کرتے تھے کہ لڑائی کا فن انتہا گہرا ہے اور اس کوئی نیا ایجاد اوس میں نہیں ہو سکتا لشکر کشی کی

جمع کر کے غنیمت کے ہر حصہ پر جدا جدا ٹوٹا اور اس طرح پراونکے ہر ایک حصہ کو  
 جدا جدا شکستین دین۔ ورم سر اس بات سے کہ اوسکی اسقدر بڑی  
 اور آراستہ فوج چھ مہینے میں تتر بتر ہو گئی جہاں ہو گیا اور تھوڑی سی  
 بقیہ اپنے فوج کو ساتھ شہر میں چلا آئے کہ مضبوط قلعہ میں پناہ لینے کو  
 ہتھیست جانا۔ لیکن ان حیرت انگیز شکستوں سے آسٹریا کی گورنمنٹ  
 مطلق نہراسان نہوتی اور اوسنے ایک اور فوج بھرتی کر کے بسر کردگی  
 اپنے ایک اور سردار کے روانہ کی۔ اس سردار نے بھی حماقت سے  
 وہی غلطی کھاتی جو اوسکے مقدمین کھا چکے تھے یعنی اوسنے بھی  
 اپنی فوج کو چند حصوں میں تقسیم کر دیا اور اس غلطی کے سبب سے  
 نیپولین کو پھر غلبہ رہا اوس نے اپنی ایک تازہ دم فرانس کی  
 فوج کے ذریعہ سے اپنے دشمنوں کو شکست فاش دی اور جبراً قرآ  
 ورم سر کو بھی زمین چھوڑا اوس مضبوط قلعہ کے خالی کر دینے پر مجبور کیا  
 آسٹریا والوں کی طرف سے ایک پھیلی کوشش نیپولین کے  
 مقابلہ پر اپنے نوجوان امیر اعظم چارلس کے ہنر آزمائے کیواسطہ اور  
 عمل میں آئی لیکن یہ نوجوان امیر بھی اپنے ارادہ میں ناکامیاب رہا  
 اور مغلوب ہو کر اٹلی سے نکالا گیا۔ شاہنشاہ آسٹریا نے صلح کی درخواست  
 کی اس غرض سے کہ اپنے علاقوں کو غنیمت کے حملوں سے محفوظ  
 رکھے۔ اٹلی کی اور بھی بہت سی ریاستیں آسٹریا کی مانند نیپولین کی  
 فتوحات کی ترقی سے جو مثل شاہان باقب کے غلام ہوئی تھی



کا حال دوسرے کو معلوم بھی نہوے پایا ان لڑائیوں کے نتیجے جو  
 موٹی لورٹ کی لڑائی کے نام سے مشہور ہوئیں بہت بڑے ہوئے  
 سارڈینیا کا بادشاہ جو اپنی فوج کے موقع کے لحاظ سے کوہ الپس کے رستوں کا  
 محافظ مشہور تھا اسے بھی مجبور ہو کر اپنے چند مضبوط مضبوط قلعوں کو  
 نپولین کے حوالہ کر دیا اور اڑھدہ لاکھ فوج بھی اس کو اٹھانا پڑیں چنانچہ  
 اسی مایوسی سے شکستہ خاطر ہو کر وہ اس جہان سے گزر گیا \*

جو فائدے نپولین کو اس فتح سے ہوئے تھے ان سے  
 فائدہ اٹھانے میں نپولین نے مطلق اپنا وقت ضائع نہیں کیا۔  
 دشمن کی فوجیں ان تمام مقامات سے جہاں وہ مقیم تھیں متواتر  
 ہٹائی گئیں نیورن اور ملن اور پاپا سب بڑے بڑے شہر نپولین  
 کے قبضہ میں آگئے۔ آسٹریا میں غنیمت کی اس غیر متوقع کامیابی سے  
 ایک غلغلہ مچ گیا اور انھوں نے اپنے نہایت پرانے اور تجسربہ کا  
 سردار ون مین سے ایک سردار ورم سرنامی کے زیر حکم تازہ فوجیں  
 جلد غنیمت کے مقابلہ پر روانہ کیں یہ سردار اتسی ہزار آدمیوں کی فوج سے  
 نپولین کی فوج پر حملہ کرنے کے واسطے آگے کو ٹہرا جسکی تعداد و  
 قیس ہزار تھی۔ سردار ورم سرے لڑائی کے قدیمی قاعدہ کے مطابق  
 اپنی فوج کو تین حصوں پر تقسیم کیا تھا جن میں باہم کچھ کچھ فاصلہ تھا۔  
 یہ غلطی جو دشمن نے کھائی نپولین کو جلد معلوم ہو گئی اور جو چاہا  
 وہ پہلے چلا تھا وہی چال اب پھر چلا یعنی اپنی تمام فوج کو ایک جگہ

ہمت بہت بڑھی اس اشہار میں نیپولین کے اپنے بیٹا ہینون کو آئندہ فتوحات کی بابت بہت کچھ توقع دلائی اور نئے کہا کہ اسے سپاہیوں پر یہ سلطنت بٹھاری بہت مفروض ہے مگر وہ اس وقت تک کہ یہ نہیں دے سکتی اور میں اس لیے آیا ہوں کہ تمکو نہایت زرخیز ملکوں میں لیجاؤں جہاں سوج خوب چمکتا ہے۔ زرخیز صوبے اور دولت مند شہر سب تمہارے قبضہ میں ہوں پس اسے سپاہیوں کی ایسی عمدہ نعمتیں تمہارے روبرو میں بھر وہ کوسی بات ہے جس کے سبب سے تم مغلوب ہوا چاہتے ہو۔

جو عجیب و غریب لشکر کشی آئندہ ہوئی اور سکوم اس مختصر میں مفصل بیان نہیں کر سکتے خلاصہ یہ ہے کہ نیپولین کو اب تین فوجوں سے مقابلہ کرنا پڑا جن میں آسٹریا اور ساردینیا کی فوجیں شامل تھیں اور جو جنیوا کو قرب جوار میں اول ریاستوں کی حفاظت پر مامور تھیں جو الپس کے پہاڑوں کو جاتے ہیں۔ نیپولین اپنی تمام فوج کو جمع کر کے غنیم کی فوجوں میں سے اول ایک فوج پر ایک ایک ٹوٹ پڑا اور اپنی فوج کی کثرت کے سبب سے اسکو شکست دی اور بعد اس کے فوراً ہی اور نئے اپنی فوج کو بھرا کٹھا کر کے اس ملک کے دوسرے حصہ پر کوچ کیا اور ایک لمحہ کی مہلت بھی اپنی فوج کو آرام لینے کے واسطہ نہ دی اور اسی طرح اوسے باقی دو فوجوں پر ایسی سرعت کے ساتھ جدا جدا حملے کر کے انکو شکستیں دیں کہ ایک کی شکست

ملہ فرانس کے ملک میں سوج کی گرمی بہت کم ہوتی ہوا اور اکثر کھنڈ وغیرہ گھرا رہا ہوا اور اسی لیے

نیپولین نے اپنی باہر کو ایسا لالچ دیا کہ وہ نہایت تندرستی تھی +

طرفین کی نہایت کمجوشی ٹپکتی ہے۔ اسی زمانہ میں جوزی فین نے اس عرض سے کہ اپنے خاوند کی تصویر ہر وقت اوسکے سامنے حاضر رہے خود اوسے اور اوسکی بیٹی ہارٹینس نے سوتی کے کام سے نیپولین کی ایک بہت عمدہ وہ تصویر تیار کی جو نیپولین کی عمدہ چیزوں میں شمار ہوتی ہے اور جو اب لندن کے عجائب خانہ میں موجود ہے اور یقیناً اس کام کی بدولت اوسکے خاوند کی تصویر ہر وقت اوسکے پیش نظر رہی ہوگی۔

نیپولین بڑی شتابی اور ذوق و شوق سے اپنے نئے عمدہ پر پونچا اسلیے کہ یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ ٹولین کے محاصرہ میں جو کام نیپولین نے انجام دیے وہ بطور ایک ماتحت کے انجام دیے تھے لیکن اب اوسکو ایک بہت بڑی قومی حکومت نصیب ہوئی تھی۔ جن کاموں پر نیپولین مامور کیا گیا تھا درحقیقت بہت دشوار تھے۔ فرانس کی فوج شکستوں کے بارے منتشر ہو کر اٹلی کے راستوں پر پری ہوئی تھی اور کسی راستہ سے اوس ملک میں داخل نہوسکتی تھی اور تھوڑا دیر میں دشمن کی فوج سے بہت کم تھی اور ہتھیار اور ساز و سامان بھی بہت خراب۔ خستہ ہو رہا تھا سپاہیوں کی وردی کی دھجیان لگ گئی تھیں اور پاؤں میں جوتے کا نام تک باقی نہ رہا تھا اور تنخواہ بھی بہت چڑھ گئی تھی۔ لیکن مقام جنگ پر نیپولین کے پہنچنے ہی بہت جلد تمام کاموں کا نقشہ بدل گیا نیپولین نے ایک اشتہار جاری کیا اور اپنے سپاہیوں کو ابھینا ایسے ایسے دلیرانہ فقرے سنائے کہ اوسکے سبب سے اون لوگوں کی

محمیٰ رکھا اور جب نکاح کے دن اوزس کے اصطبائح کے سارٹیفکیٹ پیش ہو  
 موقع آیا تو اس نے اپنے سارٹیفکیٹ کی جگہ اپنی مہین کا سارٹیفکیٹ پیش  
 کر دیا جو اس نے اپنے چچہ برنٹ عمر من چھوٹی تھی۔ جوزی فین کو عمدہ  
 لباس سے نہایت شوق تھا اور اکثر بغیر علم و اطلاع اپنے خاوند کے  
 نہایت فضولی کے ساتھ پیرین خرید لیتی تھی اور اسی لیے حساب کے  
 قصے کے دن ایک بڑا قصہ پیش آیا کرتا تھا۔ اس نے اسی انڈیسٹر  
 سے اکثر سودا گروں کو یہ حکم دے رکھا تھا کہ بل مین من نصف قیمت  
 چیزوں کی برج کیا کریں۔ نیپولین کی سرگزشت کے ملاحظہ کرنے والوں  
 کو چاہیے کہ ایسی بی بی کے عیبوں پر افسوس کریں جو اس قدر ہڈی عزیز  
 لیاقتیں رکھتی تھی اور جس نے اپنے ایسے خود غرض خاوند کے اوپر  
 اپنا ایسا وقار قائم کر رکھا تھا جس کے سبب سے نیپولین کو بہت کچھ  
 اسبابت برتنی پڑتی تھی۔ جوزی فین نے بھی اپنے فرقی کی اور بہت سی  
 عورتوں کے مانند دنیا کے فریب میں غوطہ کھایا اور خدا کے نام سے بالکل  
 نا آشنا رہی۔ جوزی فین کا پچھلا زمانہ بھی عبرت کا ایک نمونہ ہے۔  
 شادی کے بعد زیادہ عرصے تک نیپولین کو پیرس میں رہنا  
 نصیب ہوا نکاح سے بارہویں دن جوزی فین سے رخصت ہو کر  
 اٹلی کو روانہ ہوا جہاں وہ فرانس کی اوس فوج کا سپہ سالار مقرر ہوا تھا  
 جو اٹلی پر تھینات تھی۔ نیپولین کی چھپیان جو اس نے اس زمانہ میں  
 کرے تھے ان کے نام بھید وہ تھا کہ گیمز میں اس کے مشہوروں سے

کوٹ کوٹ کر مہربانی بھری ہوئی تھی اور بے انتہا فیاض تھی اور نیپولین پر  
 جی جان سے فریفتہ تھی اور اسکے مزاج پر بہت جاوی ہو گئی تھی اور  
 اپنے اس جاوی ہو جانے سے اس نے بہت سی انسانیت کے کام  
 کیے یعنی بہت کد گون کا بھلا کر دیا وہ بی بی اپنے خاوند کی برفارقت  
 میں ہرگز خوش نہیں ہوتی تھی اور بہت ہنسی خوشی سے نیپولین کی اکثر  
 تکلیفوں اور خطروں میں نیپولین کے شریک حال رہی۔ نیپولین  
 کا بیان ہے کہ جب کبھی میں نے کسی بڑے سفر کے ارادے سے گاڑی  
 میں قدم رکھا جوڑی قین کو اپنے ساتھ گاڑی میں سوار دیکھا اگرچہ  
 اسکی لے چلنی کا پہلے سے مجھکو کچھ خیال بھی نہ ہوتا تھا اگر میں اس سے  
 کہتا کہ تمہارا سفر میں چلنا ممکن معلوم نہیں ہوتا سفر بہت دور دور  
 ہے اور اس میں بہت تکاں ہوگا اسکا وہ یہ جواب دیتی تھی  
 کہ بالکل تکاں نہوگا اور جب میں اس سے کہتا کہ تمہارے ساتھ  
 بکھیرا چلے گا تو اس سے بھی وہ انکار کرتی اور کہتی تھی کہ میں بھی بالکل  
 تیار ہوں اور اسباب بھی سب بند ہا بندھا یا تیار ہے پس لاچار مجھکو  
 اسکی بات ماننی پڑتی تھی۔ جوڑی قین میں اگرچہ بہت سی عمدہ  
 خاصیتیں تھیں تاہم ایمانداری اس بات کی متقاضی ہے کہ اس میں جو کچھ  
 نقصان تھا اس سے بھی اپنی ناظرین کتاب کو اطلاع دیجادے۔ وہ اپنی  
 خاوند کو فریب دینے میں کچھ وسواس نہ کرتی تھی جوڑی قین کی برس  
 اپنے خاوند سے عمر میں بڑی تھی اور اس بات کو اس نے اپنی خاوند سے

بیمخا ہوتھا اور سکا ایک صحاب ایک نوجوان اور خوش وضع لڑکے کو لایا  
 جسکا باپ دبی بیو بارٹیس مخاطب جناب مارکیوس منگام کی کسی  
 لڑائی میں مارا گیا تھا اور ایک امیر آدمی تھا اس لڑکے نے نیپولین سے  
 اپنے باپ کی تلوار طلب کی اور جب نیپولین نے اسکی درخواست منظور  
 کر لی اور اس لڑکے کو اپنے باپ کی تلوار مل گئی تو فوراً اس کے آنسو  
 جاری ہو گئے۔ بونا پارٹ اس لڑکے کی نرم دلی سے خوش ہوا اور بہت  
 پیار و محبت کے ساتھ اسکو تسلی اور دلاسا دی اور ایسی مہربانیوں کے  
 ساتھ اس سے پیش آیا کہ اگلے روز اس لڑکے کی ماں کے نیپولین کے  
 پاس آکر اسکا شکریہ ادا کیا اس لیدی کا نام جوزی فین تھا جو بالآخر  
 نیپولین کی بی بی ہو گئی۔ جوزی فین کے ناز و داد نے جو اس موقع پر  
 اسے نیپولین کے ساتھ برقی نیپولین کے دل پر بہت اثر کیا اور دل سے  
 یہاں تک فریضہ ہو گیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں نیپولین نے اس سے  
 یہ شادی کا پیغام دیا اور یہ درخواست اسکی کچھ تھوڑے سے تامل  
 کے بعد منظور ہوئی +

یہ شادی بہت عین آکر کہا کرتی تھی کہ میں نیپولین کے دیکھنے سے پہلے  
 اسے یہ شادی ہو کے رنگ ڈھنگ دریافت کر کے نیپولین پر  
 اسے یہ شادی ہو کر اس بی بی کا حال بیان نہ کرتے جسکو اسطرچر  
 سے یہ شادی ہو کر اس بی بی کا حال بیان نہ کرتے جسکو اسطرچر

کے

حاضر تھے جو پیرس کے ذلیل الحشیت لوگوں میں سے تھے مگر مقدس گروہ کے خطاب کے سبب سے جو اونکو دیا گیا تھا اونکا ارادہ اور فخر بڑھ گیا تھا۔  
 اونس کے علاوہ ایک گروہ اون غیر ملازم ہنگامہ برداروں کا تھا جو اوس وقت میں حکمرانی کر رہے تھے۔ نیپولین نے تو سچاؤ کو بڑی بڑی سڑکوں کے گھاؤ پر قائم کیا اور آٹھ سو ہندو قین کنوٹیشن کے ممبروں کے پاس اس غرض سے بھیجی دین کہ ضرورت کے وقت وہ لوگ اونسے کام لیوں میں اس میں شہرہ نہیں کہ نیپولین کے اس انتظام سے وہ لوگ رنگ رہ گئے جو میدان جنگ میں کام دینے کی بہ نسبت زبان سے بہت کچھ لاف و کراف کرتے تھے۔ اگلے دن صبح ہوتے ہی باغیوں نے اپنا حملہ شروع کیا لیکن نیپولین کے ہر مندرجات نظام کے سبب سے جلد نہریت پا کر بالکل تتر بتر ہو گئے۔ کنوٹیشن نے بے اختیار نیپولین کا شکریہ ادا کیا اور اوسکو پیرس کا حاکم اور ملک کی اندرونی فوج کا سپہ سالار مقرر کیا جسکے سبب سے نیپولین اپنے افلاس و گنہامی سے دفعہ دولت اور شہرت کو پہنچ گیا۔ اور اب اوسکا غریب گھر ایک عالیشان محاسر سے بدل گیا اوس کے پورا نے دوست بیان کرتے ہیں نیپولین کا ابا یہ حال ہو گیا تھا کہ اپنے پورا نے دوستوں کی بے تکلف گفتگو سے خوش نہوتا تھا +

اسی زمانہ میں ایک اور ماجرا اسی قسم کا واقع ہوا جو نیپولین کے آئندہ حالات پر نہایت موثر ہوا ایک روز جب کہ نیپولین اپنے دفتر میں

مخواب نہ ہوئے :-

باغیوں کی اس کامیابی سے شوش ہو کر گورنمنٹ نے جلد ہی سی چارون  
 لطیف نظرین دوڑائیں کہ کون آدمی اس لائق ہے جو اس نازک وقت  
 میں ہمارا پیش زور بنے۔ نئی ڈائرکٹرون میں سے مسے بارس نامے  
 نے جو اتفاقاً نیپولین سے واقف تھا یہ جواب دیا کہ میں جانتا ہوں  
 کہ کارسیکا کا باشندہ جو ایک چھوٹا سا افسر ہے بلا تکلف اس کام کے  
 لائق ہے چنانچہ نیپولین کے واسطے نوح میں ایک عہدہ تجویز کیا گیا  
 نیپولین کو جب وقت اس حقیقت سے مطلع کیا گیا وہ آدھے گھنٹہ تک  
 ساکت رہا اور ہر طرح کا فکر اور تامل کرتا رہا اور ہر فریق کی طاقت کو تولتا  
 اور جانچتا رہا اور اس بات پر بھی اوسنے غور کیا کہ میرا ذاتی فائدہ کس میں ہے  
 اس تمام نشیب و فراز کے بعد نیپولین نے اس عہدے کو قبول کر لیا جس  
 فوراً یہ بات ظاہر ہو گئی کہ جس طرح نیپولین لڑائی کے معاملات میں مستعدی  
 اور چستی کی قدر خوب جانتا تھا ایسا ہی وہ غور اور فرض کے کاموں میں بھی  
 مستعدی اور تہائی کے فائدہ کو خوب سمجھتا ہے۔ غرض کہ نیپولین نے اسی  
 وقت اگرچہ آدھی رات جا چکی تھی اپنے ایک افسر کو اس عرض سے روک  
 کیا کہ ایک توپ خانہ برج پیرس سے تھوڑے ہی فاصلہ پر تھا قابض ہو جا  
 او۔ درحقیقت یہ کام ایسے اچھے وقت پر ہوا کہ اوس سے تھوڑی ہی دیر بعد  
 دشمن کا ایک گروہ اوس توپخانہ پر قابض ہونے کے واسطہ وہاں پہنچا اور  
 ان کام رہا۔ اس وقت نیپولین کی فوج میں پانچ ہزار سپاہیوں کے قریب



لوٹا خانی میں نوکری اختیار کرنا چاہیے \*  
 قریب اسی وقت کے ۱۹۱۷ء میں فرانس کی تمام مخلوق اپنی موجود  
 ہنگامہ آرا گورنمنٹ کے انتظام سے نہایت تنگ آگئی تھی۔ قومی مجلس  
 جو ایک وقت میں تمام لوگوں کو بہت عزیز تھی اب بہت کمزورہ اور  
 ناگوار معاہدہ منسوخ لگی اور اس لیے سب لوگوں کی یہ خواہش تھی کہ اس میں  
 کچھ تبدیلی کی جاوے۔ چنانچہ ہنگامہ پردازوں کے سرداروں نے  
 مصلحت وقت سمجھ کر گورنمنٹ کی شکل کو بدل دیا اور یہ تجویز قرار پائی کہ  
 آئندہ سے پانچ ڈاکٹر کٹرنگ کی حکومت کا کام انجام دیا کریں اور دو مشیر  
 کونسل میں قومی مجلس کی جگہ مقرر ہوں تاکہ کسی کونسل کو بہت غلبہ نہ ہو  
 پاوے۔ جن فائدوں کو اس جدید انتظام سے توقع کی گئی تھی اگر وہ  
 قومی مجلس کے اس قانون سے کہ قومی مجلس کے ممبروں میں سے  
 دولت مند ممبر نئی مجلسوں کے ممبر مقرر کیے جاویں بیکار نہوجاتے تو بلاشبہ  
 سب لوگ اس انتظام کو منظور کر لیتے۔ پیرس کے رئیس جو قومی مجلس کے  
 ظلم اور ستم سے عاجز آگئے تھے ویسے کے ویسے ہی سب اختیار رہے  
 تب اوتھون نے انجام کار یہ سوچ کر کہ اس انتظام کی تبدیلی سے کوئی  
 فائدہ مترتب نہوگا اور نیشنل کونشن کے گروہ کی حکومت دوسرے  
 نام سے بدستور جاری رہے گی اس جدید انتظام کے مقابلہ پر بغاوت  
 اختیار کی اور جو فوجیں کونشن والوں نے اون باغیوں کے منتشر  
 کر دینے کے واسطے بھیجیں اون سے بھی وہ لوگ مقابلہ پیش آئے اور

نیدرلینڈ کا گورنمنٹ اور فرانس کی حکومت



کسی کھانے کے برتنوں کی الماری میں ایک رسالہ پڑھا ہوا ملگیا جو روس کے قانون دیوانی میں تھا۔ اس کتاب کو نیپولین نے نہایت توجہ سے پڑھا اس کتاب میں مضامین کی کچھ ترتیب نہ تھی اور اس لیے نیپولین کے نزدیک وہ عملدرآمد میں مفید ہونے کے لائق نہ تھی پس نیپولین نے اوسکو ترتیب فریب کر کے یاد کر لیا۔ نیپولین کے اس کام سے جو نتیجہ ہوا اوس سے اوسکی وہ دشمنی ثابت ہو گئی جو ہر موقع اور وقت کو اپنے کاموں کی تہذیب اور اصلاح میں صرف کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ متع زہر گوشہ یافتہ زہر خرمنے خوشہ یافتہ چنانچہ کئی برس بعد جب نیپولین اپنا مشہور مجموعہ قوانین کا تیار کر رہا تھا تو اسے بڑے بڑے مہتمنوں کو جو اس مشکل کام میں شریک ہوئے تھے اپنے بہت بڑے علم اصول قوانین کے ظاہر کرنے سے متعجب کر دیا۔

پیرس میں واپس آنے کے بعد نیپولین نے نئی گورنمنٹ سے اپنی نوکری کے واسطہ درخواست کی لیکن وہ اوس میں کامیاب نہ ہوا۔ یہ بات سچ ہے کہ گورنمنٹ نے اوسکو اوس فوج میں جولا دندی پر کام کر رہی تھی ایک خدمت دینا چاہی تھی لیکن نیپولین نے اوس سے کار کیا یا تو اس لیے کہ اسے اپنے خاص ملک والوں کے مقابلہ پر لڑنا مذہب کیا یا غالباً اس سبب سے کہ اوسکو توپ خانہ میں عہدہ ملنے کی جوا اوسکو بہت مرغوب تھا یہ عہدہ اوسکو پیدلون میں عنایت ہوا تھا

نیپولین کا یہ قانون اس وقت سے کلچرہ رہا

تو گیا تھا انھیں بلکہ زمین رہا بلکہ چند ہفتوں کے واسطے قید میں بھی ڈالا گیا اس موقع پر نیپولین نے اس کشتی کے سامنے جسے اوسکو گرفتار کیا تھا اپنی رہائی کے واسطے ایک بہت بڑا شہر تقریر کی۔ نیپولین نے اس سے کہا کہ اے سالی سٹی تم عامہ خلافتی کے مرنے ہو کر ایک ایسے سردار کی تباہی کو رو اور کہو گے جو جمہوری سلطنت کی خدمتوں سے قائم نہیں ہا تم میرے اس استغاثے کو سنو اور جو عزت مجھکو اپنے ملک میں حاصل تھی او سپر بھر بحال کرو اور ایسا ہے تو پھر کبھی میری جان لے لینا جسکی جگہ کچھ قدر نہیں ہے اور جسکو میں نے نہایت ناچیز سمجھ رکھا ہے۔

نیپولین کی یہ تقریر کامیاب ہوئی اور اوسکو اجازت ہوئی کہ پیرس کو واپس چلا جاوے †

نیپولین کی رہائی کے بعد معلوم ہوا کہ اوسنے اپنی اس تھوڑی سی قید کے وقت کو بھی مفید مفید باتوں میں صرف کیا۔ وہ سردار جو نیپولین کی حفاظت پر مامور تھا اوسنے نیپولین کو قید کی حالت میں اکثر انکی کے نقشہ پر غور کرتے ہوئے پایا اور بلاشبہ نیپولین اور وقت میں اوس لشکر کشی کے منصوبے درست کر رہا تھا جسکے سبب سے آئندہ اوسکا نام تمام یورپ میں روشن ہو گیا۔ نیپولین بیان کرتا ہے کہ جب انکی کے نقشے کو دیکھتے دیکھتے ایک دن شام کو میں تھک گیا تو اس تلاش میں ہوا کہ کوئی کتاب مجھکو ایسی ملجاوے جسکے مطالعہ سے قید کے وقت میں انا عمر غلط کروں۔ کچھ تفتیش کے بعد اوس کو

کسی کھانے کے برتنوں کی الماری میں ایک رسالہ پڑھا ہوا ملگیا جو روس کے قانون دیوانی میں تھا۔ اس کتاب کو نیپولین نے نہایت توجہ سے پڑھا اس کتاب میں مضامین کی کچھ ترتیب نہ تھی اور اس لیے نیپولین کے نزدیک وہ عملدرآمد میں مفید ہونے کے لائق نہ تھی پس نیپولین نے اوسکو ترتیب مرتب کر کے یاد کر لیا۔ نیپولین کے اس کام سے جو نتیجہ ہوا اوس سے اوسکی وہ دانشمندی ثابت ہو گئی جو ہر موقع اور وقت کو اپنے کاموں کی تہذیب اور اصلاح میں صرف کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ متع زہر گوشہ یا فتم بہ زہر خرمنے خوشہ یا فتم بہ چنانچہ کئی برس بعد جب نیپولین اپنا مشہور مجموعہ قوانین کا تیار کر رہا تھا تو اسے بڑے بڑے مقنون کو جو اس مشکل کام میں شریک ہوئے تھے اپنے بہت بڑے علم اصول قوانین کے ظاہر کرنے سے متعجب کر دیا۔

پیرس میں واپس آنے کے بعد نیپولین نے نئی گورنمنٹ سے اپنی نوکری کے واسطہ درخواست کی لیکن وہ اوس میں کامیاب نہ ہوا۔ یہ بات سچ ہے کہ گورنمنٹ نے اوسکو اوس فوج میں جولاوندگی پر کام کر رہی تھی ایک خدمت دینا چاہی تھی لیکن نیپولین نے اوس سے انکار کیا یا تو اس لیے کہ اوس نے اپنے خاص ملک والوں کے مقابلہ پر لڑنا بند نہ کیا یا غالباً اس سبب سے کہ اوسکو توپ خانہ میں عہدہ ملنے کی بہ جوا اوسکو بہت مرغوب تھا یہ عہدہ اوسکو پیدلون میں عنایت ہوا تھا

نیپولین کا جو دوران تک ان کی خدمت سے علاوہ رہا

شکر گزشت نیپولین بوناپارٹ

گیا تھا چند دنوں میں رہا بلکہ چند ہفتوں کے واسطے قید میں بھی ڈالا گیا  
اس موقع پر نیپولین نے اس کشتی کے سامنے جسے اوسکو گزرا کرنا تھا  
اپنی رہائی کے واسطے ایک بہت بڑا ہتھیار تقریر کی۔ نیپولین نے اس  
سے کہا کہ اے سالی سوسنم عائدہ خلاق کے مرئی ہو کر ایک ایسے سردار  
کی تباہی کو روہا رکھو گے جو ہوری سلطنت کی خدمتوں سے قاصر نہیں  
تم میرے اس استغاثے کو سنو اور جو عزت مجھکو اپنے ملک میں حاصل ہو  
اوپر پھر بجا ل کر دو ایسا ہے تو پھر کبھی میری جان لے لینا جسکی مجھکو  
کچھ قدر نہیں ہے اور جسکو میں نے نہایت ناچیز سمجھ رکھا ہے۔  
نیپولین کی یہ تقریر کامیاب ہوئی اور اوسکو اجازت ہوئی کہ پیرس  
واپس چلا جاوے۔

نیپولین کی رہائی کے بعد معلوم ہوا کہ اوسنے اپنی اس بھوری  
کے وقت کو بھی مفید مفید باتوں میں صرف کیا۔ سردار جو نیپولین  
کی مخالفت پر مامور تھا اوسنے نیپولین کو یہ باتیں سن کر  
کے نقشہ پر غور کرنے ہوئے پایا اور بلاشبہ یہ باتیں  
اوس لشکر کشی کے منصوبے درست کر رہا تھا۔ یہ باتیں  
اور کا نام تمام یورپ میں روشن ہو گیا۔ نیپولین نے ان ترسے  
جب اسی کے نقشے کو دیکھتے دیکھتے ایک دن شام کو میں تک  
م تلاش میں ہوا کہ کوئی کتاب مجھکو ایسی ملجاوے جسکے مطالعہ  
کے نقشے کے بعد اوس

کسی کھانے کے برتنوں کی الماری میں ایک رسالہ پڑھا ہوا انگلیا جو روس  
 کے قانون و لوائی میں تھا۔ اس کتاب کو نیپولین نے نہایت توجہ  
 سے پڑھا اس کتاب میں مضامین کی کچھ ترتیب نہ تھی اور اس لیے  
 نیپولین کے نزدیک وہ عملدرآمد میں مفید ہونے کے لائق تھی پس  
 نیپولین نے اوسکا ترتیب مرتب کر کے یاد کر لیا۔ نیپولین کے اس  
 کام سے جو نتیجہ ہوا اوس سے اوسکی وہ دانشمندی ثابت ہو گئی جو  
 ہر موقع اور وقت کو اپنے کاموں کی تہذیب اور اصلاح میں صرف  
 کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ ہر متع زہر گوشہ یافتہ ہر خرمی  
 خوشہ یافتہ چنانچہ کئی برس بعد جب نیپولین اپنا مشہور مجموعہ قوانین  
 کا تیار کر رہا تھا تو اوسنے بڑے بڑے مہتمنوں کو جو اس مشکل کام میں  
 شریک ہوئے تھے اپنے بہت بڑے علم اصول قوانین کے ظاہر کرنے  
 سے متعجب کر دیا۔

پیرس میں واپس آنے کے بعد نیپولین نے نئی گورنمنٹ سے اپنی  
 باکری کے واسطہ درخواست کی لیکن وہ اوس میں کامیاب نہ ہوا۔  
 بات سچ ہے کہ گورنمنٹ نے اوسکو اوس فوج میں جولاوندگی پر کام  
 کر رہی تھی ایک خدمت دینا چاہی تھی لیکن نیپولین نے اوس سے  
 کار کیا تو اس لیے کہ اوسنے اپنے خاص ملک والوں کے مقابلہ پر لڑنا  
 مذہب کیا یا غالباً اس سبب سے کہ اوسکو توپ خانہ میں عہدہ ملنے کی  
 جو اوسکو بہت مرغوب تھا یہ عہدہ اوسکو پیدلون میں عنایت ہوا تھا

نیپولین کا کہنہ و نثران کتب و تصانیف سے علم ہوا رہتا

سرگذشت نیپولین بوناپارٹ

ہو گیا تھا۔ چند روز میں رہا بلکہ چند ہفتوں کے واسطے قید میں بھی ڈالا گیا۔ اس موقع پر نیپولین نے اس کشتی کے سامنے جسے اوسکو گرفتار کیا تھا اپنی رہائی کے واسطے ایک بہت پر تاثیر تقریر کی۔ نیپولین نے اس سے کہا کہ اے سالی سٹی تم عامہ خلائق کے مربی ہو کر ایک ایسے سردار کی تباہی کو رو رو رکھو گے جو جمہوری سلطنت کی خدمتوں سے قاصر نہیں ہے تم میرے اس استغاثے کو سنو اور جو عزت مجھکو اپنے ملک میں حاصل تھی اوپر پھر بحال کرو اور ایسا ہے تو پھر کبھی میری جان لے لینا جسکی جھکو کچھ قدر نہیں ہے اور جسکو میں نے نہایت ناچیز سمجھ رکھا ہے۔

نیپولین کی یہ تقریر کامیاب ہوئی اور اوسکو اجازت ہوئی کہ پیرس کو واپس چلا جاوے۔

نیپولین کی رہائی کے بعد معلوم ہوا کہ اوسنے اپنی اس تھوڑی سی قید کے وقت کو بھی مفید مفید باتوں میں صرف کیا۔ وہ سردار جو نیپولین کی حفاظت پر مامور تھا اوسنے نیپولین کو قید کی حالت میں اکثر انکی کے نقشہ پر غور کرنے ہوئے پایا اور بلاشبہ نیپولین اوسوقت میں اوسن لشکر کشی کے منصوبے درست کر رہا تھا جسکے سبب سے آئندہ ایسے تمام یورپ میں روشن ہو گیا۔ نیپولین بیان کرتا ہے کہ جب میں کشتی کو دیکھتے دیکھتے ایک دن شام کو میں تھک گیا تھا۔ ایش میں میرا کوئی کتاب مجھکو ایسی ملجاوے جسکے مطالعہ سے



عنایت ہوئی اور جب اس خدمت کو نیپولین نے گورنمنٹ کی مرضی کے مطابق انجام دیا تو اس کو اس فوج میں ایک عمدہ ملا جو اہلی کی سرحد پر مامور تھی اگرچہ وہ عہدہ ایک کمتر درجہ کا تھا۔ کچھ دنوں بعد نیپولین جنیوا کو ایک پوشیدہ پیمانہ رسائی کے واسطے بھیجا گیا جہاں قومی مجلس کی رائے میں فرانس کے پہلے ایچی نے قرب و جوار میں منگامہ برپا کرانے کی تدبیروں میں بہت سستی برتی تھی۔ یعنی جس طرح قومی مجلس نے اپنے ملک میں منگامہ برپا کیا تھا اسی طرح اہلی والوں سے بھی چاہتے تھے کہ وہ بھی اپنی گورنمنٹ کے مقابلہ پر منگامہ برپا کریں اور جس طرح ہم نے جمہوری حکومت قائم کرنی ہے وہ بھی ایسا ہی کریں۔ واضح ہو کہ جنیوا کا

نہر اوس وقت میں شہنشاہ آسٹریا کے تابع تھا \*

یہاں کانگریس گرہوں میں کے ایک گروہ میں سے رائس پائٹر کا چھوٹا بھائی بھی سفارت میں نیپولین کا شریک تھا اور اسکے دل پر نیپولین کی لیاقتوں کا زوال۔ نیپولین کے اس ساتھی کو جب اسٹپہ بڑے بھائی کے زوال سے خبر پائی تو وہ پیرس کو روانہ ہوا اور اپنے ساتھ نیپولین کو بھی چلنے کی سہولتیں ایک دوراندیش آدمی تھا اور اسے اسکے ساتھ سے انکار کیا اور حقیقت اگر وہ اوس وقت اسکے ساتھ چلا جاتا

کیسے نہیں کہ وہ بھی اوتھیں آفتوں میں مبتلا ہو جاتا جنہیں رائس پائٹر کے طرفدار مٹتا ہوئے تھے۔ کیفیتیں جو گذری تھیں ان کے

نیپولین کا جنیوا کو بطور اہلی کر کے بھیجا جانا

نیپولین کا جنیوا کو بطور اہلی کر کے بھیجا جانا

ایچ کے گروہ کے نیپولین بھی نئے گروہ کے شہادت سے جواب صاحب اقتدار

لئی گئی صدی میں صرف ایک یا دو پیدا ہوئے ہیں۔ نیپولین  
 اس طرح پر نیپولین کی لیاقتوں کی قدر کرتے تھے اور نیپولین  
 وراثتہ اوس سے اغماض کرتے تھے اور کیوں نہ اغماض کر  
 قومی مجلس میں کارٹاگس اور ڈاپٹ سے نہایت نالائق اور  
 اہلکار ہوں ان دونوں نالائق شخصوں نے بڑی عزت کے  
 آپ کو خطروں سے بچانے رکھا اور باوجود اسکے فتح کو تا مڑا  
 سے غصوب کیا یہاں تک کہ انہوں نے جو مراسلات اپنی مجلس  
 کیے اور ان میں نیپولین کا ذکر تک بھی نہ آنے و یا مختصر  
 جنگی کارروائیوں کا آغاز اس طرح پر ہوا +

### باب دوم

نیپولین کا جنیوا کو بطور ایلچی گری کے بھیجا جانا۔ اور اوس کا قید ہونا  
 اور کچھ روزوں کے لیے فوجی خدمت سے علیحدہ رہنا۔ ایلچی نیپولین  
 کے خانگی معاملات کے۔ اور پھر اس کا لوکر ہونا گورنمنٹ فرانس میں  
 اور جنرلی میں سے شادی کرنا۔ اوس فوج کا جرنیل مقرر ہونا جو ایلچی کی  
 ہم پر بھی گئی تھی۔ تاریخ لشکر کشی اٹلی کی۔ بیان نیپولین کی  
 جنگی لیاقتوں کا +

لوکن کے محاصرے پر نیپولین نے جو جو کارنامے کیے تھے وہ آئے  
 نہ تھے کہ کچھ کچھ ظاہر ہوتے چنانچہ اون خدمات کے صلے میں فرانس  
 کی گورنمنٹ سے اسکو قلعجات واقع کنارہ بحر قلم کے ملاحظہ کی خدمت

نیپولین کا جنرلی میں سے شادی کرنا

۱۸۹۲ء میں نیپولین کو کپتانی کا عہدہ عنایت ہوا لیکن کوئی خاص  
 رزمنٹ اوسکے نامزد نہ ہوئی اسلئے اوسکو نصف تنخواہ نہایت بڑی تھی  
 سے ملتی تھی۔ بوریں جو اوس زمانہ میں بھی اوسکا رفیق تھا بیان کرتا  
 ہے کہ تنخواہ کی اوس بڑی تھی میں نیپولین کو کچھ کچھ قرض لینے کی بھی  
 حاجت پڑتی تھی یہاں تک کہ ایک دفعہ وہ ایسا سنگدست ہو گیا کہ بھوپور  
 اوسے اپنی گھری گرو کرنی پڑی۔ اوس فوج مند نے اپنی آمدنی بڑھانے  
 کی ایک اور تدبیر نکالی تھی کہ خالی مکانوں کو تھوڑے تھوڑے کرائی پر لیتا  
 تھا اور اپنی طرف سے کرایہ داروں کو معقول معقول کرایہ پر دیتا تھا لیکن بائیںہہ ظلم  
 و سنگدستی ہمیشہ وہ بڑی بڑی کاموں کے منصوبہ باز تھا رہتا تھا +  
 کارسیکا جو نیپولین کا خاص مولد تھا اوسکے باشندوں نے گورنمنٹ  
 افس سے سرتابی کی اور خود نیپولین اوس خبری کے مقابلہ پر یا مور کیا  
 با۔ اس موقع پر اول ہی اول نیپولین نے لرائی کی چند سختیوں کا  
 چکھا ایک مرتبہ یہاں تک حالت تنگ ہوئی کہ اوسکو اپنے ہمراہیوں  
 ت کوئی دن تک صرف گھوڑوں کے گوشت پر قناعت کرنا پڑا۔  
 یکے سے مراجعت کر کے بعد جہاں نیپولین نے سپہ گری کے  
 سے ہنر ظاہر کیے تھے نیپولین ٹوکن کے محاصرے پر توپ خانے  
 مقرر ہوا۔ اس بڑے بندرگاہ ٹوکن میں فرانس کا نہایت عمدہ  
 ہے وہاں کے باشندوں نے قومی مجلس کے ظالمانہ اور  
 و فرانس میں ایک بڑا ہنگامہ برپا ہو کر گورنمنٹ کو اختیارات ہنگامہ پردازوں کے

نیپولین کی سوری کا مورخہ اور بیان



۱۸۰۲ء میں نیپولین کو کپتانی کا عمدہ عنایت ہوا لیکن کوئی خاص  
 تہنیت اسکے نامزد ہونے اس لیے اوسکو نصیب نتواہ نہایت ہی تہی  
 سے ملتی رہی۔ بوریں جو اوس زمانہ میں بھی اوسکا رفیق تھا بیان کرتا  
 ہے کہ نتواہ کی اوس بے تہی میں نیپولین کو کچھ کچھ فرض لینے کی بھی  
 حاجت پڑتی تھی یہاں تک کہ ایک دفعہ وہ ایسا سنگدست ہو گیا کہ مجھ  
 اوسے اپنی گھڑی گرو کرنی پڑی۔ اوس فحشہ نے اپنی آمدنی پر نانے  
 کی ایک اور تدبیر یہ نکالی تھی کہ خالی مکانوں کو تھورے تھورے کر کے پیرا لیتا  
 تھا اور اپنی طرف سے کر ایہ دار و نو مقبول مقبول کر ایہ پر دیتا تھا لیکن بائیمہ افلا  
 تہنگدستی ہمیشہ وہ بڑی بڑی کاموں کے منصوبہ باندھتا رہتا تھا۔  
 کارسیکا جو نیپولین کا خاص مولد تھا اوسکے باشندوں نے گورنمنٹ  
 فرانس سے سرتابی کی اور خود نیپولین اوس خبری کے مقابلہ پر مامور کیا  
 گیا۔ اس موقع پر اول ہی اول نیپولین نے لرائی کی چند سختیوں کا  
 فرا چکھا ایک مرتبہ یہاں تک حالت تنگ ہوئی کہ اوسکو اپنے ہمراہوں  
 سمیت کئی دن تک صرف گھوڑوں کے گوشت پر فطاعت کرنا پڑا۔  
 کارسیکا سے مراجعت کرنے کے بعد جہاں نیپولین نے سپہ گری کے  
 مت سے ہنر ظاہر کیے تھے نیپولین ٹولکن کے محاصرہ پر توپ خانے  
 حاکم مقرر ہوا۔ اس بڑے بندرگاہ ٹولکن میں فرانس کا نہایت عمدہ  
 خانہ ہے وہاں کے باشندوں نے قومی مجلس کے ظالمانہ اور  
 انصاف ہونے فرانس میں ایک بڑا ہنگامہ برپا ہو کر گورنمنٹ کے اختیارات ہنگامہ پردازوں کے

نیپولین کی مامورگی کا یہ تاریخ



یقیناً وہ متاخرین میں نہایت پر فکر اور خوش کرنے والا شخص تھا۔ نیپولین جب جلاوطن ہو کر سینٹ ہلنا میں بھیجا گیا تو وہ ان اپنی تصنیفات پر نظر ثانی کی اور ایک حسرت کے ساتھ خوش ہوتا تھا۔ ایک شخص جو نیپولین کی قید کے دنوں میں اس کی خدمت میں حاضر رہتا تھا وہ بیان کرتا ہے کہ اون کتابوں کو دوبارہ پڑھنے سے نیپولین کے دل پر بڑا قوی اثر پیدا ہوا اور نیپولین کو ان کتابوں کا بہت شوق ہو گیا اور اس کی طبیعت بہت جوش میں آئی چنانچہ ایک موقع پر اس نے غصے میں آ کر کہا کہ دیکھو وہ لوگ کیسے گناہ تھے جو میری نسبت یہ کہتے ہیں کہ اسکو تحریر کا ملکہ نہیں ہے۔

نیپولین نے اپنی لفظی کے زمانہ میں ایک نوجوان عورت سے محبت پیدا کی جسکا نام کلبر تھا لیکن یہ محبت اون و ونون میں ہمیشہ نہ تھی۔ نیپولین اپنے ایام جوانی کی قدر کو خوب سمجھتا تھا اسلیے اس نے اپنی اوس وقت کو بیفائدہ کاہلی میں صرف نہیں کیا۔ اوسکا ایک صاحب جو دریائی سیر میں اوسکے ہمراہ تھا بیان کرتا ہے کہ دریائی سیر کے وقت نیپولین کی توجہ خوبصورتی اور فضا اور عمدہ عمدہ چیزوں کی طرف مائل نہ تھی بلکہ اون خوبوں کی طرف مائل تھی جو جنگی کاروبار کے لحاظ سے پائی جاتی تھیں نیپولین نے اوس وقت میں اپنے دس مصاحب سے کہا کہ دیکھو کیا اچھی طرح پریشان تو نہ آسکتا ہے وروہ مینا جو وور سے نظر آ رہا ہے کیسی آسانی کے ساتھ تو لوں سے

نہیں ہوئی شہنشاہ نے جواب دیا کہ اسے دو سبت میری ترقی اس عہدہ سے سات برس تک نہیں ہوتی تھی اور پھر دیکھو کہ باوصف اسکے میں نے اپنے آپ کو کیسے رتبہ پر پہنچایا +

نیپولین اپنی فرصت کے وقت کو طرح طرح کی علمی کوششوں میں صرف کرتا تھا چنانچہ اوسنے کارسیکا کی تاریخ چھپوانے کے قصد سے تیار کی، لیکن معلوم نہیں کہ کس وجہ سے پھر وہ تاریخ کبھی نہ چھپی۔ اوسلی زمانہ میں نیپولین ایک انعام حاصل کرنے میں کامیاب ہوا جو ایک صوبہ کی سویٹی نے ایک ایسے جواب مضمون کی بابت دیا تھا جس سے قومی آسودگی اور اقبال کی ترقی کے عہدہ عہدہ قائم رہے معاوم ہوں۔ اسکے کچھ دنوں بعد ٹیلی زڈ صاحب کے ہاتھ نیپولین کا لکھا ہوا ذوق قلمی نسخہ کہیں سے لگ گیا اور اونہوں نے وہ نیپولین کو دکھلایا نیپولین نے اوسکو جلدی سے کچھ پڑھ کر اگ میں ڈال دیا اور کہا کہ ایک آدمی ہر چیز کی طرف متوجہ نہیں ہو سکتا۔ بلاشبہ اوس رسالہ میں آزادانہ مضامین مندرج تھے جو شباب کی ترنگ میں نیپولین کے قلم سے نکلے تھے اور جواب بادشاہ کے برتاؤ کے بالکل برخلاف تھے۔

نیپولین کی علمی کوششوں کے بیان میں ہم ایک ایسے دستہ مند مورخ کی رائے بیان کریں جن جسکی رائے ایسے معاملات میں بہت معتبر ہے وہ مورخ یعنی ایس۔ بی۔ ڈیوٹیہر کہتے ہیں کہ نیپولین بوناپارٹ اگر اسے



اوستا دون کو اوسکی لیاقتیں اچھی طرح معلوم ہو گئی تھیں اور جو عالی مرتبہ  
 نیپولین کو آمیزہ حاصل ہوا اوسکے چنداوستا دون نے پہلے ہی اوسکی  
 پیشین گوئی کی تھی۔ جب ہم نیپولین کی کارروائی میں بہت سے عیب  
 بیان کرتے ہیں تو اس بات کے بیان کرنے سے خوشی ہوتی ہے  
 کہ نیپولین نے بعد اپنے عروج کے اپنے اوستا دون کا حق فراموش  
 نہیں کیا جنکا وہ شاید کسی قدر اپنی حصول لیاقت میں احسانمند تھا  
 پیرس کے جنگی شاہی مدرسے کے چھوڑنے کے بعد نیپولین  
 تو نچاڑ کی ایک رجمنٹ میں جبکا نام لیفٹننٹ تھا لٹنی کے عہدہ پر  
 مامور ہوا۔ نیپولین جب بادشاہ ہو گیا تب بھی اوسکو اس لٹنی کے  
 زمانے کا ذکر کرنے سے کچھ شرم معلوم نہیں ہوتی تھی چنانچہ ایک دن  
 جب کہ بہت سے معزز سردار اوسکے دسترخوان پر حاضر تھے اوس  
 بادشاہ نے اس طرح پر ایک لطیفہ شروع کرنے سے کہ جب میں لیفٹننٹ  
 رجمنٹ میں لٹنی تھا سب حاضرین کو متحیر کر دیا۔ نیپولین کو اس عہدہ  
 سے سات برس تک کوئی ترقی نصیب نہیں ہوئی اس کیفیت کو وہ  
 بادشاہ بعض اوقات اون لوگوں کے سامنے بیان کیا کرتا تھا جو  
 اپنی جلد ترقی نہونے سے شاکی رہتے تھے۔ ایک روز صبح کی وقت  
 جب وہ بادشاہ اپنی فوج کا ملاحظہ فرما رہا تھا تو اوسکے ایک نوجوان  
 عہدہ دار نے اس بات کی سخت شکایت کی کہ میں پانچ برس سے  
 لٹنی کے عہدہ پر مامور ہوں لیکن آج تک میری خدمتوں پر نظر

نیپولین کا تو نچاڑ کی ایک رجمنٹ میں مامور ہونا

نیپولین جب چودہ برس کا ہوا تو اس نام آہی کے سبب سے جو اس نے  
 برین کے بدھو میں حاصل کی تھی برین کے مدرسے سے خاص پیرس کے  
 جنگی مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنے کے واسطے منتقل کیا گیا۔ ریوٹ جو  
 اس کے اوسبا دون نے اسکی لیاقت کی نسبت گورنمنٹ کو کی تھی وہ  
 اب تک موجود ہے اس ریوٹ میں نیپولین کی نسبت یہ عجیب سفارش  
 تھی کہ وہ بحری کاموں کے نہایت مناسب ہے۔ پیرس کا یہ جنگی  
 مدرسہ سمین نیپولین اب داخل ہوا اس میں خاص کرفرانس کے امیروں  
 کے لڑکے تعلیم پاتے تھے۔ طالب علموں کا یہ حال تھا کہ بہت عیش  
 و عشرت کے ساتھ گذرتی تھی یہاں تک کہ نیپولین کو یہ طریقہ بہت مکروہ  
 معلوم ہوا کیونکہ وہ برابر بچپن اور جوانی میں سختیاں جھیلنے کا عادی  
 ہوا تھا نیپولین نے اور طالب علموں کے برخلاف جو ایسی آرام کو عموماً  
 پسند کرتے اس انتظام کو ناپسند کیا اور مدرسہ کے گورنروں کے سامنے  
 ایک یادداشت اس مضمون سے گذرائی کہ طالب علموں کو لذت کھانوں  
 کی جگہ سادہ کھانا دیا جاوے اور انکو یہ بھی ہدایت ہو کہ خریدنیگاروں  
 سے کام لینے کی جگہ وہ خود اپنی ضروریات کو انجام دیا کریں۔ لوگ  
 یہ سنتے ہیں کہ اون گورنروں نے اس ریوٹ پر بہت کم التفات کیا ہے  
 پیرس کی عمر میں نیپولین نے اسکول کو چھوڑا۔ اوسی وقت  
 سے یہ سترخان کے عارضے میں اس بہان سے وفات  
 شکر کو نیپولین کا کام بھی تمام کیا تھا۔ نیپولین

بوریج میں جن نے نیپولین کی سرگذشت تحریر کی ہے ایک اور واقعہ لکھا ہے جس سے معلوم ہوگا کہ اس فحشد کے چری دل نے بچپن کے زمانہ میں بھی کیسے کیسے کام کیے۔ یہ راوی بیان کرتا ہے کہ ۱۳ سالہ ع کے عین جاڑوں اور ایام برف باری میں جیکہ چھ فٹ اور آٹھ فٹ تک برف جم جاتی ہے اور اس وقت میں کھیل کود کا کوئی شغل میدان میں کرنا غیر ممکن ہوتا ہے نیپولین نے ایک نئے کھیل کی تجویز کرنے سے اپنے تمام ساتھیوں کے واسطے چستی اور چالاکی میں مشغول ہونے کی تدبیر نکالی اور وہ تدبیر یہ تھی کہ کدالوں سے برف کو کھود کھود کر فصیلیں اور خندقیں اور دیسے بنا کر اور دو فریقوں میں تقسیم ہو کر ایک محاصرہ کا نقشہ قائم کر سکتے ہیں اور نیپولین نے کہا جگہ کرنے کی ہدایتوں کا کام میں اپنے ذمہ لیتا ہوں اس تجویز کو سب لڑکوں نے پسند کر لیا اور یہ نقلی لڑائی دو ہفتے تک قائم رہی اور درحقیقت یہ لڑائی اس وقت تک موقوف نہیں ہوئی تھی کہ جو گولیاں اور گولے طالب علموں نے نکلے اور اور نکلے یوں سیرت میں ملا کر لڑائی کو لہو بناؤ تھے اور کئی طالب علم زخمی ہوئے۔ مدرسہ کی تعطیل کے دنوں میں نیپولین کا رسید کا عین آیا اور وہ ان ایک مشہور سپہ سالار سے پاؤنی کی صحبت اختیار کی اور اپنی لیاقتوں کے سبب سے اس سردار کو اپنے اوپر ملتفت کر لیا یہ سردار نیپولین سے کہہ کر آیا تھا کہ اسے نیپولین تم اس وقت کے لوگوں سے مشابہ نہیں ہو تھو اسے رنگ ڈھنگ بہادران پلو مارک سے ملے جلتے ہیں۔

جو فن سپہ گری سے متعلق تھے اوسے کامل دستگاہ حاصل کی اور ان علموں میں وہ شہرہ آفاق تھا۔

مٹراک ہارٹ صاحب بیان کرتے ہیں کہ نیپولین کے اوتسا دون میں سے ایک اوتسا دونے کسی تصویر پر نیپولین کے واسطے یہ سزا

تجوئز کی کہ وہ ایک زرفز اوتسا کا سوٹا کپڑا پہنکر کھانے کے کمرے کے دروازے میں دوڑا تو بٹھیکر کھانا کھاوے اس بے غرتی سے نیپولین

کی روح پر صدمہ گذر گیا اور دفعۃً اوسکو قے آنے لگی یہاں تک کہ اوسے صدمہ سے اوسکو ایک قسم کی بیماری پیدا ہو گئی۔ اتفاق سے

علم ریاضی کا ایک اوتسا اوس موقع پر آنکلا اور نیپولین کا یہ حال دیکھ کر اور اوتسا دون سے کہا کہ تم کچھ سمجھے بھی ہو کہ یہ کیا حرکت کر رہے ہو اور اوسے نیپولین کو اس حالت سے رہائی دی۔

صاحب موصوف ایک اور موقع پر ذکر کرتے ہیں کہ مدرسے کے قرب وجوار میں کسی موقع پر کوئی میلا ہونے والا تھا اور نیپولین

یہ چاہتا تھا کہ اپنے ہم جولیوں سمیت اوس جلسہ میں شریک ہو لیکن اوتسا دون نے اوسکو ایسا کرنے سے روک دیا تھا تاہم

نیپولین نے اپنی لیاقت اور سپہ گری کے ہنر سے باغ کی دیوار میں اس طرح پر پوشیدہ پوشیدہ سزنگ لگائی اور اپنے ساتھیوں سمیت

صاف نکل گیا کہ اوسکے محافظ بھی اس کام سے حیران رہ گئے۔

ہاکی نام انگریزوں میں ہرگز نہیں ہوتا بلکہ ایک عداوت ہے کہ آدی جیوں ہر جانا اور ہر جانا

لاک ہارٹ صاحب کے قول کے مطابق نیپولین کے رنگ و ہنک کی عمر کی  
 اور اسکے اوائل عمری میں معلوم ہو گئی تھی۔ لیوسین بونا پارٹ نیپولین کا  
 رشتہ مند جو شہر ایچکشیو کے گرجا کا بڑا متولی تھا اور جسے مرتے وقت اپنے  
 کنبہ کے نوجوان آدمیوں کو اپنے پاس بلا کر اونکو دعائے خیر دی  
 اور الوداع کہی اور کہا کہ اے جوزف میری اس وقت کی بات تم یاد رکھو  
 کہ تم سب میں بڑے ہو لیکن فخر خاندان نیپولین ہے۔ نیپولین  
 جن روزوں جزیرہ سینٹ ہلنا میں تھا تو اسے اپنے حالات میں یہ بیان  
 کیا ہے کہ میں ابتدائے نہایت سرکش اور نڈر تھا اور کسی کے سامنے  
 من کے خجالت نہیں اٹھائی میں نہایت سینہ زور تھا اور کسی چیز سے  
 ڈرتا اور پریشان نہیں ہوتا تھا اور بڑا جھگڑا لوار شہر میں تھا کسی کو مارتا  
 ما اور کسی کو گھڑتا تھا عرض تمام کنبہ والے مجھ سے خائف رہتے تھے  
 میں ہمہ ہماری مان نہایت توجہ سے ہماری نگرانی کرتی تھی وہ ہمارے  
 من کے دنوں میں سوائے عالی اور عمدہ خیالات کے اور کسی بات کو  
 ہی طبیعتوں میں جتنے نہیں دیتی تھی۔ ہماری مان کو جھونٹ سے  
 تھی اور ان فرمان برواری پر غصہ ہوتی تھی اور ہمارے کسی مقصد  
 و رگدز نہیں کرتی تھی۔ نیپولین اپنی آئندہ کی بہت سی کامیابیوں  
 سے اسی تعلیم سے غصہ کیا کرتا تھا جو اس نے مان سے پالی  
 بلاشبہ اسکی مان کی مادراہہ شفقیتیں اور کوششیں جو اس نے  
 سے نیپولین کی تعلیم میں صرف کین گو وہ کیسی ہی تعریف کے قابل

نیپولین کی تعلیم

کی بدولت نیپولین کی طبیعت میں وہ سرگرمی اور دلچسپی پیدا  
 ہوئی جو اوسکی آئندہ عجیب و غریب کارروائیوں میں ظاہر ہوئی ہے  
 نیپولین کے مان باپ اگرچہ اوس جزیرہ کے شرفا میں سے  
 تھے لیکن کچھ مشہور نامور اور دولت مند لوگوں میں نہ تھے بعد اوسکے  
 جب نیپولین رتبہ عالی کو پہنچا تو بہت سے خوشامدیوں نے اوسکو  
 شانہ اور گان اٹلی کے معزز خاندان سے منسوب کیا لیکن نیپولین اس  
 عزت کے قبول کرنے سے ہمیشہ انکار کرتا رہا اوسکا یہ قول تھا کہ میری  
 عالی نسی کی سند کی تاریخ مونٹی نوٹ کی پہلی ڈرائی کی فتح یابی سے  
 شروع ہوتی ہے

نیپولین اپنے مان باپ کا دوسرا بیٹا تھا جو زوت جو آخر کو اسپین کا  
 بادشاہ ہوا نیپولین کا بڑا بھائی تھا نیپولین کے پنج بہن بھائیوں  
 نے اسپین میں وفات پائی تھی اوسکے علاوہ اوسکے تین بھائی

اور تین بہنیں اوس سے چھوٹی اور تھیں  
 نیپولین کے بچپن کے زمانہ کی بہت سی یادگاریاں اب تک موجود  
 ہیں وہ فتح مند اپنے کھلونوں میں جسکو ب سے زیادہ عزیز رکھتا  
 تھا وہ ایک برنجی توپ تھی اسے کچھہ زانغ جوانی میں نہیں عشق کا  
 چیکا ہے طفلی میں بھی ہم کھیل جو کھیلے تو منم کا ہے اب تک بھی ایک  
 دوران سرخانہ کو جو کنارہ سمندر پر واقع ہے لوگ وہ جگہ بناؤ ہیں جہاں  
 بعد اوسکے اور تھانگوشہ میں عینک سوج سجا کر رہا ہے

# سرگذشت نیپولین بونا پارٹ

## باب اول

نیپولین کا پیدا ہونا - اوسکی تعلیم - اوسکے بچپن کے حالات -  
 بچپن اور طالب علمی کے لطیفے - اوسچانہ کی ایک رحمت میں  
 بھرتی ہونا - کوششیں نیپولین کی تحصیل علم میں - نیپولین کا نامور  
 کرنا اپنے آپ کو محاصرہ ٹولن میں -

نیپولین بونا پارٹ - جسکے نام سے ایک جہان کا رنگ فوق تھا  
 پندرہویں اگست ۱۷۶۹ء کو مقام ایجکشیو میں جو جزیرہ کارسیکان  
 واقع ہے پیدا ہوا اوسکا باپ اوس شہر کی عدالت میں وکالت کے  
 عہدہ میں کسقدر مشہور تھا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ وہ عجیب اور بے  
 لیاقتین جنگسبب ہوا اوسکا بیٹا اسقدر ممتاز ہوا اوسکے باپ میں نہ تھیں  
 مان کر نیپولین کی مان جبکا نام لیتا را مولیٰ تھا ایک بڑی لیاقتوں  
 والی اور بہت سنجیدہ عورت تھی اور معلوم ہوتا ہے کہ اوسی عورت

میں اپنا وقت صرف نہیں کر سکتے تھے اس کتاب کا ترجمہ راتوں کو اکثر ۹ بجے اور ۱۱ بجے کر دیا کرتے تھے  
 ایسی گرم راتوں میں ہونے پر چپانگ کی صورت ناگوار معلوم ہوتی تھی جس طرح یہ کتاب  
 ہوئی اور اس بھی نہایت عمدہ نصیحتیں صاحب فکر لوگوں کے واسطے پیدا ہوتی ہیں اول یہ کہ جو کام  
 ایک آدمی کی قوت سے باہر ہوتا ہے اس کو کئی آدمی ملکر بہت آسانی سے پورا کر سکتے ہیں  
 دوسرے یہ کہ جب انسان اپنے وقتوں کی پوری پوری حفاظت کرے اور ان کو مفید کاموں  
 میں صرف کرنا چاہے تو باوجود نہایت مفید علم الفریسی کے بھی وہ کبھی کبھار  
 ۱۳۔ مسیٰ شہ ۱۸۷۰ عیسوی کو اس کتاب کا ترجمہ شروع ہوا یہ وہ زمانہ تھا کہ نپولین سوم کی

شاہنشاہی فرانس کے تخت پر شاہی عالم میں تھی تمام دنیا فرانس کی لیاقت اور شہنشاہ  
 کی دانائی کا اقرار کرتی تھی ابھی ہ ترجمہ ختم ہی نہ ہوا تھا جو ۱۵ جولائی ۱۸۷۰ عیسوی کو  
 شہنشاہ فریڈریش سے لڑائی کا اشتہار دیا۔ ۱۳ اگست ۱۸۷۰ عیسوی کو یہ ترجمہ ختم ہوا  
 میں شہنشاہ کا اقبال اور تاج تخت خاتمہ کو پہنچا فروری ۱۸۷۰ عیسوی تک فرانس  
 کی دارالخلافہ یعنی عروس البلاد پیرس نے غنیمت کی اطاعت کی نہ وہ شاہنشاہ ہی رہی  
 نہ وہ شاہنشاہ کی دانائی کچھ کام آئی ایک آن کی آن میں کچھ کا کچھ ہو گیا نپولین اول  
 کی طرح نپولین سوم بھی قید اور جلاوطن ہوا ۱۸۷۰ عیسوی میں نپولین اول شاہانہ کردار  
 سے بے لطف و فیروزی دارالخلافہ پریشیا میں داخل ہوا نپولین پوریشیا کی فتح مند تو  
 پیرس میں داخل ہوئے فاعتبروا یا اولیٰ الہابصار تعاقب الملک  
 من لشاء وتانزع الملک من لشاء وتعر من لشاء وتذل  
 من لشاء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر ۵



# سیر گذشت نیپولین بوناپارٹ

## باب اول

ولین کا پیدا ہونا - اوسکی تعلیم - اوسکے بچپن کے حالات -  
 اور طالب علمی کے لطیفے - اوسکا توجانہ کی ایک رہنمائی میں  
 ہونا - کوششیں نیپولین کی تحصیل علم میں - نیپولین کا نامور  
 اپنے آپ کو محاصرہ ٹولین میں -

نیپولین کا پیدا ہونا

بوناپارٹ - جسکے نام سے ایک جہان کا رنگ فوق تھا  
 ناگست ۱۷۹۹ء کو مقام ایجکشیو میں جو جزیرہ کارسیکا میں  
 پیدا ہوا اوسکا باپ اوس شہر کی عدالت میں وکالت کے  
 بیقدر مشہور تھا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ وہ عجیب اور جلی  
 بیا اوسکا بیٹا اسقدر ممتاز ہوا اوسکے باپ میں نہ تھیں  
 لیکن اسکا نام بشیارا مولینی تھا ایک بڑی لیاقتوں  
 خیز عورت تھی اور معلوم ہوتا ہے کہ اوسی عورت

میں اپنا وقت صرف نہیں کر سکتے تھے اس کتاب کا ترجمہ راتوں کو اکثر لکھتے اور انہی کے درمیان  
 ایسی گرم راتوں میں ہر چھتین چنانچہ کی صورت ناگوار معلوم ہوتی تھی پس صلیح یہ کتاب  
 مولیٰ اوس بھی جو نہایت عمدہ تصنیفیں صاحب فکر لوگوں کے واسطے پیدا ہوتی ہیں اول یہ کہ جو کلام  
 ایک آدمی کی قوت سے باہر ہوتا ہے اوسکو کئی آدمی ملکر بہت آسانی سے پورا کر سکتے ہیں  
 دوسرے یہ کہ جب انسان اپنے وقتوں کی پوری پوری حفاظت کرے اور اونکو مفید کاموں  
 سے بچ کر اچاہے تو باوجود نہایت عظیم القوتی کے بھی وہ کبھی کبھت کر سکتا ہے۔

۱۳۔ مسیٰ ۱۸۰۰ عیسوی کو اس کتاب کا ترجمہ شروع ہوا یہ وہ زمانہ تھا کہ نیپولین سوم  
 شاہنشاہی فرانس کے تخت پر شباب کے عالم میں تھی تمام دنیا فرانس کی لیاقت اور شہنشاہ  
 کی دانائی کا اقرار کرتی تھی ابھی وہ ترجمہ ختم ہی نہ ہوا تھا جو ۱۸ جولائی ۱۸۰۰ عیسوی کو  
 شہنشاہ فریوشیا سے لڑائی کا اشتہار دیا۔ ۱۳ اگست ۱۸۰۰ عیسوی کو یہ ترجمہ ختم ہوا  
 میں شہنشاہ کا اقبال اور تاج تخت خاتمہ کو پہنچا فروری ۱۸۰۰ عیسوی تک فرانس  
 کی دارالخلافہ یعنی عروس البلاڈ پیرس نے غنیم کی اطاعت کی نہ وہ شاہنشاہ ہی رہی  
 نہ وہ شاہنشاہ کی دانائی کی یہ کام آئی ایک آن کی آن میں کچھ کا کچھ ہو گیا نیپولین اول  
 کی طرح نیپولین سوم بھی قید اور جلاوطن ہوا ۱۸۰۰ عیسوی میں نیپولین اول شاہانہ کرپور  
 سے بے یقینی فریوشیا دارالخلافہ پریشیا میں داخل ہوا۔

پیرس میں داخل ہو میں فاعْتَبِرُوا يَا اُولِي الْاَبْصَارِ تَتَّقِي الْمَلِكِ  
 مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعِ الْمَلِكِ مَنْ تَشَاءُ وَتَعْرِضْ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعِ  
 مَنْ تَشَاءُ يُبْدِكَ الْخَيْرِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

# سرمگذشت نیپولین بوناپارٹ

## باب اول

نیپولین کا پیدا ہونا۔ اوسکی تعلیم۔ اوسکے بچپن کے حالات۔  
 اور طالب علمی کے لطیفے۔ اوسکا توجانہ کی ایک رجسٹر میں  
 ہونا۔ کوششیں نیپولین کی تحصیل علم میں۔ نیپولین کا نامور  
 بننے آپ کو محاصرہ ٹولن میں۔

ناپارٹ۔ جسکے نام سے ایک جہان کا رنگ فوق تھا۔  
 اگست ۱۷۹۹ء کو مقام ایجکشیو میں جو جزیرہ کارسیکا میں  
 اموا اوسکا باپ اوس شہر کی عدالت میں وکالت کے  
 قدر مشہور تھا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ وہ عجیب اور جلی  
 ہوا اوسکا بیٹا اس قدر ممتاز ہوا اوسکے باپ میں نہیں  
 مان جسکا نام لٹیرا مولینی تھا ایک بڑی لیاقتوں  
 مدہ عورت تھی اور معلوم ہوتا ہے کہ اوسی عورت

نیپولین کا پیدا ہونا

میں اپنا وقت صرف نہیں کر سکتے تھے اس کتاب کا ترجمہ راتوں کو اکثر ہر سچے اور اچھے کو درسیان  
 ایسی گرم راتوں میں ہو جنہیں چراغ کی صورت ناگوار معلوم ہوتی تھی پس جس طرح یہ کتاب  
 ہوئی اوس ہی و نہایت عمدہ نصیحتیں صاحب فکر لوگوں کے واسطے پیدا ہوتی ہیں اول یہ کہ جو کام  
 ایک آدمی کی قوت سے باہر ہوتا ہے اوسکو کئی آدمی ملکر بہت آسانی سے پورا کر سکتے ہیں  
 دوسرے یہ کہ جب انسان اپنے وقتوں کی پوری پوری حفاظت کریں اور اونکو مفید کاموں  
 میں صرف کرنا چاہے تو باوجود نہایت عظیم المصرتی کے بھی وہ کبھی کبھت کر سکتا ہو۔

۱۳۔ مسی ۱۷۰۰ عیسوی کو اس کتاب کا ترجمہ شروع ہوا یہ وہ زمانہ تھا کہ نپولین سوم کی  
 شاہنشاہی فرانس کے تخت پر شاہب ک عالم میں تھی تمام دنیا فرانس کی لیاقت اور شہنشاہ  
 کی دانائی کا اقرار کرتی تھی ابھی ہ ترجمہ ختم بھی نہ ہوا تھا جو ۱۰ جولائی ۱۷۰۰ عیسوی کو  
 شہنشاہ فریویشیا سے ڈرائی کا اشتہار دیا۔ ۱۳ اگست ۱۷۰۰ عیسوی کو یہ ترجمہ ختم ہوا  
 میں شہنشاہ کا اقبال اور تاج تخت خاتمہ کو پہنچا فروری ۱۷۰۰ عیسوی تک فرانس  
 کی دارالخلافہ یعنی عروس البلاد پیرس نے غنیم کی اطاعت کی نہ وہ شاہنشاہ ہی رہی  
 نہ وہ شاہنشاہ کی دانائی کچھ کام آئی ایک آن کی آن میں کچھ کچھ ہو گیا نپولین اول  
 کی طرح نپولین سوم بھی قید اور جلاوطن ہوا ۱۷۰۰ عیسوی میں نپولین اول شاہانہ کردار  
 سے بے رحم و فروری دارالخلافہ پریشیا میں داخل ہوا میں پوریشیا کی فتح مند ہون  
 پیرس میں داخل ہو میں فاعتبروا یا اولی الہابصار تعاقب الملک  
 من کشاء و بنزع الملک من کشاء و نزع الملک من کشاء و نزع الملک  
 من کشاء یبدل الخیر انک علی کل شی قدیر ۱۷

طالب کی طبیعت پانچا سید ہا ساوہ تراو اور غیرت اور اپنی عزیز و قوتوں کی حفاظت قائم رکھنے کی طرف مائل ہوتی ہے اسی طرح ملکی عمدہ دار و نوکواوس سے بہت بڑے بڑے بچے ہاتھ لگتے ہیں عورتوں کے لیے بھی اون نیتھون اور نصیحتوں کے ساتھ سچو اور استباری اور محبت اور وفاداری اور انتظام خانہ واری کی نسبت اوس میں مندرج ہیں یہ کتاب نفع و خالی نہیں ہے بچوں کی تعلیم کا طریقہ بھی اوس سے بخوبی معلوم ہوتا ہے اور جو بائین اون کی ابتدائی تعلیم میں مضرا مضید ہیں اون پر اچھی طرح سے اطلاع حاصل ہوتی ہے خصوصاً یہ بات اس کتاب کی گویا ہر مقام سے ثابت ہوتی ہے کہ بچپن میں بچوں کو مذہبی تعلیم سے محروم کرنا اون کے لیے سم قاتل ہے۔ یہ بات بھی اوس کتاب سے بہت اچھی طرح ثابت ہوتی ہے کہ مانوں کے تعلیم یافتہ اور مذہب ہونے سے اولاد کی تعلیم بہت خوبی اور آسانی سے ہوتی ہے مختصر ہر چیز اور ہر درجہ کے لیے کم و بیش سچا اور نصیحتیں اس کتاب میں موجود ہیں

اب مجکو یہ بیان کرنا فرض ہے کہ میں انگریزی سے بالکل ناواقف ہوں اور ایسے یکام بالکل خدا کے فضل اور میرے انگریزی خوان و دوستوں کی عنایت سے اختتام کو پہنچا ہوا ہوں لالی صاحب ہاکار دفتر ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع علیگڑھ کے ابتداء اوسکو انگریزی سے ترجمہ کرایا اور اوس پر ایسی سرگرمی اور محنت ظاہر کی کہ اس کتاب کو انہیں کے شوق اور محنت کا نتیجہ کہنا مناسب ہے جو گنگا پر شاہ صاحب رئیس نے اسی دفتر انگریزی عدالت جی علیگڑھ کے جواب ایک تاریخ ۱۸۷۰ء میں اس کتاب کو ترجمہ کے لیے منتخب کیا تھا اور پورا ہونے میں اوس کے ترجمہ کا مقابلہ اور اسی صلاح کرنی میں انصاف سے یہ بات ظاہر کرنے پر مجبور ہوں کہ انہوں نے جو تو جس کام پر ایسی ضروری تھی کہ اوس کے ذہن میں ترجمہ کے اور ان کی کتاب ہوجانی کی قابلیت حاصل نہیں تھی اور چونکہ ہم تینوں شخصوں میں اپنے اپنے عہدوں کا کام انجام دینے کے سبب اس کام

ایک غریب گنہگار زمین پیدا ہوا اور پھر اپنی لیاقت سے ایسی قوت کو پونچا کہ تم یورپ سے الہامان  
 الہامان نو پھار اوٹھا کوئی انسانی قوت اس کرہ زمین پر ایسی نہیں سمجھی جاتی تھی جو نظا  
 او سکو مغلوب کر سکتی لیکن جب خدا نے اوس کو اقبال کو ختم کرنا چاہا تو کچھ ہی دیر نہ لگی پس  
 کچھ شبہ نہیں کہ ایسی سرگزشت کا ترجمہ جو ایسے قریب مانہ میں واقع ہو ہی ہے ایک کتاب  
 رچسپ اور نصیحت آئیز اور عبرت انگیز کتاب ہوگی ایسے میں نے یہ ارادہ کیا کہ کسی انگریزی  
 کتاب سے اس کا ترجمہ اپنی ملک کی زبان میں کیا جاوے۔

یورپ کے تمام ملکوں نے اپنی اپنی زبان میں بونا پارٹ کی تاریخیں لکھی ہیں جو کچھ  
 بہت بڑی بڑی ہیں جنکے خالی مثالہم ہی کے واسطے کہ سے کم کسی کسی کو مینے چاہیں پس  
 اون کتابوں کا ترجمہ میری قدرت سے باہر تھا ایسے میں نے اوس انگریزی کتاب سے کچھ  
 فرج رلیو ولوشن اینڈ نیولین ہے اس سرگزشت کا ترجمہ کا ارادہ کیا یہ کتاب مختصر ہی  
 ہے اور تمام حالات ہی اوس میں ہیں اور رچسپ اور نصیحت آئیز ہے لیکن اوسکے مصنف نے  
 اوسکو ایسے ڈھنگ سے لکھا ہے اور واقعات کو سناج نکالنے کے بعد اپنی باختر نصیحتیں اون لفظوں  
 میں لکھی ہیں جن خاص عیسائی مذہب والوں کے پڑھنے کے لائق ہیں میں نے ترجمہ میں اس  
 طریقہ میں ترمیم کر دی ہے اور اون نصیحتوں کو اون الفاظ تک نہ دیا ہے جو ہر ملت اور  
 مذہب والوں کے لیے عموماً مفید اور قابل ملاحظہ ہیں تاکہ کسی مذہب آدمی اوس کو پڑھنے  
 سے اور اوسکی نصیحتوں کے قبول کرنے سے نفرت نہ کرے

یہ کتاب ہر فرد بشر اور ہر درجہ کو لوگوں کے ملاحظہ کو قابل ہے جس طرح ایک وہ آدمی جو  
 کچھ خدمت پر مامور ہو اس کتاب سے ہمت اور استقلال اور دانائی حاصل کر سکتا ہے اور  
 اس کتاب کو جس مقامات میں کہ ایک طالب علم کے لیے بہت اچھی سبق ہیں ان سے متوسل



بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 باب ہفتم

- ۱۰۸ ذرا در انکسائے ان میں چہ نسبت کا شروع ہونا ؟
- ۱۰۹ نیوکلین سے نسبت تمام ؟
- ۱۱۰ انکسائے ان کے نسبت کی توجیہ ؟
- ۱۱۱ براعظم یعنی اویسپ میں لڑائی کا واقع ہونا ؟
- ۱۱۲ اسی کے تمام ایٹم کا ؟
- ۱۱۳ لڑائی آسٹریا کی ؟
- ۱۱۴ پورٹیا سے لگاڑ ہونا ؟
- ۱۱۵ لڑائی ہنیا کی ؟
- ۱۱۶ روس سے لگاڑ ہونا ؟
- ۱۱۷ لڑائی آئی لاکھی ؟

۱۱۸ تہ کے تمام پر عدد و پیمانہ متعقد ہونا ہے  
 ۱۱۹ نیوکلین کا سخت حصول لینا ہے  
 ۱۲۰ براؤنیوکلین کا براعظم میں اور لڑائی کی سببیتیں ہے

باب ہشتم

۱۲۱ نیوکلین کی عالی ہستی اور اس کا عروج اور اس کے



فرانس میں نیپولین کا برسی غرقوں کے ساتھ لیا جانا	۷۹
نیپولین کی سازش واسطے حاصل کرنے اعلیٰ اختیارات کو	۸۱
فرانس کی مجلسوں کے مشہور واقعات	۸۲
نیپولین کا اپنی کوششوں میں کامیاب ہونا	۸۷
<b>باب پنجم</b>	
نیپولین کی حکومت اول درجے کے کانسل میں کی کیفیت	۸۹
اسٹریا والون سے لڑائی	۹۲
نیپولین کا مشہور راستہ ایلیس کو اور لڑائی میرنگو کی	۹۳
پھر طاک میں امن امان ہو جانا	۹۸
نیپولین کا ارادہ واسطے اختیار کرنے شاہی اختیارات کو	۹۹
امن امان کے دنوں میں نیپولین کا ملک کی حالت میں	۱۰۱
تہذیب و ترقی دینا یعنی بنانا عمارات سرکاری اور مفید عام کاموں کا	
مقرر ہونا شاہی کونسل اور مخبروں کا	۱۰۲
<b>باب ششم</b>	
کوشش نیپولین کی قوانین فرانس کے ترمیم کرنے میں	۱۰۸
نیپولین کی توجہ عام تعلیم پر	۱۱۰
فرانس میں رومن کیتھولک فوجی مذہب ڈال دینا	۱۱۱
نیپولین کی عادات	۱۱۵

تاریخ لشکر کشی اٹلی کی +

۳۲

بیان نیپولین کی جنگی لیاقتوں کا +

۳۶

باب سوم

آنا اوزرین ہم مکتب نیپولین کا نیپولین کے پاس +

۴۶

نیپولین کے لطیفے +

۴۸

اٹریا سے صلح ہونا +

۴۹

نیپولین کا پیرس کو لوٹنا اور وہاں اوسکی خاطر و تواضع +

۵۱

مصر کی فہم کا منصوبہ +

۵۵

دبیائی سفر کا بیان اور زمین پر اتر کر باشندوں کے ساتھ

۵۶

بہت سی ٹرائیاں لڑنا +

مصر کا فتح ہونا +

۶۰

نیپولین کا مصر کو رونق اور تہذیب بخشنا اور بہت سی جہاز

۶۵

اوس ملک میں +

باب چہارم

نیپولین کا شام پر حملہ کرنا اور مقام دیگر پر پس پا ہونا اور

۶۸

مصر لوٹ آنے پر مجبور ہونا +

فرانس سے ایسی خبروں کا آنا جنکے سبب سے نیپولین چلے

۷۶

چلے سوار ہو کر فرانس کو روانہ ہوا +

۱۵ سفر +

# فہرست کتاب سترگزشت نیپولین بوناپارٹ

دیباچہ

## باب اول

نیپولین کا پیدا ہونا

نیپولین کی تعلیم

نیپولین کے بچپن کے حالات

نیپولین کے بچپن اور طالب علمی کے لطیفے

نیپولین کا نوجوانی کے ایک رجسٹریں بھرتی ہونا

کوشش نیپولین کی تحصیل علم میں

نیپولین کی ناموری محاضرہ ٹولین میں

## باب دوم

نیپولین کا جنیوا کو بطور ایچی گری کے بھیجا جانا

نیپولین کا قید ہونا

نیپولین کا کچھ روزوں کے لیے فوجی خدمت سے علیحدہ رہنا

لطیفے نیپولین کے خانگی معاملات کے

پھرنوکر ہونا نیپولین کا گورنمنٹ فرانس میں

نیپولین کا جوزیٹین سے شادی کرنا

نیپولین کا اوس فوج برجنٹل مقرر ہونا جو اٹلی کی مہم پر بھیجی گئی تھی

